فایحہ لوائح وجہ اللہ

باب نبت توحید بصداق این انجیل

بعون اللہ العالم

گر ز سر معنی فو

لفظ بگذاری سوی معنی روی

این حکایت بشنوی

مثنوی معنوی

هست قرآن در زبان پهلوی

از تصنیفات حضرت محی ابن عربی و مولانا جلال الدین رومی سزاوار چنین تفضیل

من چه گویم وصف آن ناجناب | نیست پیغمبر ولی دارد کتاب

در مطبع منشی نول کشور لکھنؤ طبع شدہ

اطلاع ۔ اِس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جنکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ازان اِس کتاب کے ٹیسٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب اخلاق و تصوف فارسی و اُردو کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ مارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب اخلاق و تصوف فارسی

شرح مثنوی رومی ۔ از ملا بحر العلوم رح مقبول عام سہ جلد کامل ۔

شرح مثنوی رومی ۔ از شاہ عبد اللطیف معروف بہ لطائف معنوی ۔

شرح مثنوی رومی ۔ از ملا محمد رضا معروف بکاشفات رضوی ۔

شرح مثنوی مولانا روم ۔ کامل ہر شش دفتر حال الطبع از مولوی ولی محمد اکبر آبادی کاغذ سفید ۔

شرح مثنوی مولانا روم مسمی بہ جواہر الاسرار از دفتر اول تا دفتر سوم مصنفہ حضرت مولانا حسین بن حسن سبزواری ۔ کاغذ سفید گندہ ۔

انیس الارواح ۔ از حضرت شیخ معین الدین چشتی ۔

کلمۃ الحق ۔ از شاہ عبد الرحمن مع شرح نور مطلق از ملا نور اللہ در بیان وحدت وجود مع دلائل و دفع شکوک ۔

مکتوبات جوابی شیخ شرف الدین یحیی منیری قدس سرہ

مکتوبات حضرت شرف الدین یحیی منیری قدس سرہ

مکتوبات امام ربانی ۔ حضرت مجدد الف ثانی ۔

مطلع الانوار ۔ نظم از طوطی ہند امیر خسرو دہلوی تخلص مولانا ابو الحسن فرید آبادی

حدیقہ حکیم سنائی معروف بہ الٰہی نامہ تخلص جدید کاغذ سفید گندہ ۔

ایضاً ۔ کاغذ حنائی ۔

کیمیاے سعادت ۔ از امام غزالی رح معروف متداول

ہدایۃ المومنین ۔ رسالہ در بیان بیعت صالحین از ملا معین الدین ۔

مطالب رشیدی ۔ از حضرت تراب علی شاہ قلندر قدس سرہ ۔

نفحات الانس ۔ مع سلسلۃ الذہب از ملا عبد الرحمن جامی رح ۔

مصباح الہدایۃ ۔ ترجمہ عوارف از حضرت شاہ خود استانی ۔

فوائد سعدیہ ۔ از قاضی ارتضی علیخان تصوف مین

پند نامہ عطار ۔ از حضرت شیخ فرید الدین ۔

منطق الطیر ۔ از شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ ۔

می باید شنید ۔ رموز تصوف قابل دید از شاہ رفعت ی ۔

مرغوب القلوب مصنفہ مولانا شمس الدین قدس سرہ ۔

رشحات تذکرۂ اولیا ۔ از ملا حسین واعظ کاشفی

طبع مطبوعه سابقه این کتاب [illegible] بجناب منشی نولکشور صاحب مطابع دام اقبالهم

بر کبریای ذوالجلال
بقدر ظرف در مرآت شان
طفی شد نام آن بدرالدجی
شر در مظاهر کم نگر
ن تا بر نظر حق آفرید
ن در راه او ثابت قدم
ه انجام شرع آغاز عشق
غاط کردم که گفتم دار بود
سوزد همچو خس صبر و قرار
ن را خود بردم خجر نهند
ین الحان فی کلک دبیر
پند خاطر از بد و شباب
ن طرح مطالب کرده ام
یا من صرف صرف مبلغ
جیا بس مطول نسخه ها
ن در حلقه تقلید نیست
پرستان مذاهب اجمعین
ارت صورة نامد نصیب
ت از تائید رب ذوالمنن
در بود دست امکان نظر
هم با کل بود هر نگ کل
ربا من بذلکم موفور گفت
ی باد منقول کرام

[illegible] ات انبیا و اولیا
[illegible] بود آئینه اش شش قمر
نور آل پاک و اصحاب کبار
[illegible] اگر چشم بصیرت منجلی است
تا به بینی قرب من حبل الورید
تو شدی سر کو گلو من تنم
تا بود پاس ادب در راز عشق
نردبان بام آن دلدار بود
چون محبت شاه خوبان می زند
خال بینایی چو سنبل مینهند
وصل آنی از فنا حال شود
گر دم تسعین محمود و ملوم
همدمی مردم اهل کمال
مقصد من صحبت اهل حق است
کاهلان عصر گردد عاقلان
کاهل کار جهد لایق
منبع گردید با حسن وفا
جمل تحقیق جز توجیت
قسم اندر ضمیر حق نهان
فیض صحبت نیست جز فیض کلام
انتظام طبع بر وجه حسن
گشته در تصحیح اسعار اهم
در گل ست اند همیشه گل
اهل فن را اسیکی گشته
حسن طبعش نیز چون اطوار

از تجلی جلالش پر ضیا
پر تو کامل در و شد جلوه گر
عکس مهر از آینه شد بر جدار
چشم هم زان نور لامع منجلی است
از کمال قرب و وصل اتحاد
لطف او نهند چو گامی چند پیش
جای تو بردار شد دار نیست
شوق خاکستر شدن دامن زند
دست مردان قاتل میرنده
خون خوکن خونبها حاصل شود
هست سبل طبع من سوی علوم
هست منظور دلم فی کل حال
زین تجارت بس همین نفع من است
انچه در کار است در کار آشکار
شکر دادار است پیروان زبان
باطنا پاک از تعصب مشربی
طبع من مشتاق طبع مثنوی
بهر فیاض کریم ذوالمنن
کاسمانیان چشم فلک هم دیده کم
کان بود بعد از تمام مثنوی
شد مهیا جمله قسم اولین
شد چو منقوش از مصنف یادگار
باز تا روز مش بر نااهل مهم

فہرست مثنوی مضنوی دفتر اول

مضمون	صفحہ
عشق بادشاہ بہ کنیزک	۵
عجز طبیبان	"
خواستن توفیق ادب	۶
ملاقات بادشاہ با طبیب	"
بروں طبیب را بر سر بیمار	۷
خلوت طلبیدن طبیب	۸
دریافتن طبیب رنج را	۹
رفتن رسول بسمرقند	"
کشتن زرگر بادشاہ را	۱۰
حکایت بقال و طوطی	"
داستان شاہ یہود و ان	۱۲
حکایت وزیر بد تفرقہ	"
تلبیس وزیر با انصاری	"
اجتماع نصاری	۱۳
تفسیر آیہ یتوفی آہ	۱۴
سوال خلیفہ از نیلی	"
تحریص متابعت ولی	۱۵
حسد کردن وزیر یہود	"
نصیحت ناصح وزیر را	"
پیغام شاہ بہ پہلوان	"
خطاب بادہا کہ ای اہل	۱۶

مضمون	صفحہ
اختلاف روش	۱۶
خسارت وزیر	۱۷
خلوت نشینی وزیر	۱۸
دفع وزیر مریدان را	"
تکبر مریدان کہ خلوت نشکن	"
جواب وزیر	۱۹
اعتراض مریدان	"
نومید کردن مریدان را	۲۰
فریب وزیر	"
کشتن وزیر خود را	"
جملہ پیغمبران حق اند	۲۱
کلموا الناس آہ	"
منازعت امرا	"
نعت تعظیم مصطفی	۲۲
حکایت شاہ یہود دیگر	"
آتش افروختن شاہ	۲۳
آوردن بادشاہ زنی را	"
انداختن ہر دم را در آتش	۲۴
گرداندن دہان شخصے	"
عتاب پیرو آتش را	"
ہلاک کردن باد قوم ہود را	۲۵

مضمون	صفحہ
انکار شاہ جہود	۲۵
قصہ پیغمبران	۲۶
جواب شیر	"
ترجیح توکل بر جہد	"
ترجیح جہد	"
جواب توکل	"
ترجیح جہد	۲۷
ترجیح توکل	"
نگریستن خر اسمٰعیل بر وی	"
ترجیح جہد	۲۸
مقتضیان ترجیح جہد	"
جواب خرگوش	"
انکار پیغمبران	"
التماس پیغمبران	۲۹
دادن خرگوش	"
جستن راز خرگوش	"
پوشیدن خرگوش راز را	"
فکر خرگوش	۳۰
زیادتی ہا در حیل عکس	"
رنجیدن شیر	۳۱
گریختن و تاخیر	"

مضمون	صفحہ
رسیدن خرگوش	۳۲
قصہ خرگوش	"
جواب شیر	۳۳
قصہ سلیمان	"
طعنہ زاغ بر ہدہد	۳۴
جواب ہدہد	"
قصہ آدم	"
پاداش کشیدن خرگوش	۳۵
پرسیدن سبب	۳۶
مژدہ خرگوش	۳۷
اجتماع پیغمبران	"
پند خرگوش	"
تفسیر جعلنا من الماء آہ	۳۸
آمدن رسول قیصر	"
یافتن رسول عمر را خفتہ	"
سخن عمر با رسول	۳۹
اضافت آدم زاد را	۴۰
تمثیل	"
تفسیر آیہ وہو معکم آہ	۴۱
حدیث من اراد ان یجالس آہ	"
رفتن بازرگان بہند	۴۲

بست

مضمون	صفحه
صفت ولی و جمعه خلیفه	۴۲
دیدن خواجه طوطیان را	″
تفسیر قول عطارد	۴۳
تخطیه سلیمان موسی را	″
بازگفتن بازرگان ماجرای	۴۴
شنیدن طوطی حرکت طوطی را	۴۵
تفسیر قول حکیم سنائی رح	۴۶
رجوع بحکایت خواجه تاجر	۴۷
بیرون انداختن طوطی را	۴۹
وداع طوطی خواجه را	″
مضرت تعلیم خلق	″
تفسیر باشد ارادت آه	۴۹
تفسیر قول حکیم سنائی رح	۵۰
داستان پیر چنگی	″
تفسیر باکان ارادت آه	″
در معنی حدیث ان لربکم	۵۱
سوال عایشه از پیغمبر	۵۲
تفسیر بیت حکیم سنائی رح	۵۳
در حدیث اذا ارادالله آه	″
پرسیدن عایشه صدیقه	″
بقیه قصه پیر چنگی	۵۴
باز آب گفتن با تف با عمر	″

مضمون	صفحه
نالیدن ستون حنانه	۵۵
اظهار معجز پیغمبر	″
بقیه قصه پیر چنگی	″
گریانیدن عمر نظر اورا	۵۷
دعا سه دوفرشته	″
قربانی سروران سه	۵۸
قصه نظیفه کردن خاتم	″
قصه ابراهیم ادهم رح	″
پیغام آمدن بقیصر خلیفه	″
باشوز یا شمل عاشق دیوار	۶۱
سه دوان سه [illegible]	۶۲
[illegible]	۶۳
قصه اکرد [illegible]	۶۴
وصف [illegible]	۶۵
[illegible]	۶۶
[illegible]	۶۷
[illegible]	۶۸
[illegible]	۶۹
[illegible]	″
[illegible]	۷۰
[illegible]	۷۱
[illegible]	۷۲
[illegible]	۷۳
[illegible]	۷۴
[illegible]	۷۵
[illegible]	۷۶
[illegible]	۷۷
[illegible]	۷۸
[illegible]	۷۹
[illegible]	۸۰
[illegible]	۸۱
[illegible]	۸۲
[illegible]	۸۳
[illegible]	۸۴
[illegible]	۸۵
[illegible]	۸۶
[illegible]	۸۷
[illegible]	۸۸
[illegible]	۸۹
[illegible]	۹۰
[illegible]	۹۱
[illegible]	۹۲
[illegible]	۹۳
[illegible]	۹۴

مضمون	صفحہ
تعجب آدم از فضل ابلیس	۹۶
بقیہ قصہ حضرت علیؓ	۹۷
افتادن رکابدار	〃
فتح طلبیدن پیغمبرؐ	〃
گفتن علی باقرین خود	۹۸
خاتمہ دفتر اول	۹۹
فہرست دفتر دوم	
ہلال پنداشتن شخص	۱۰۲
دزدیدن شخص ماری را	۱۰۳
التماس ہمراہ عیسےؑ	〃
اندازکردن صوفی	〃
مشورت خدا با فرشتگان	۱۰۴
بستگی تقریر معنی حکایت	〃
التزام کردن خادم	〃
گمان کاروانیان	۱۰۵
یافتن شاہ بازرا	۱۰۷
حلوا خوردن شیخ احمد	۱۰۸
زندہ شدن آنخوان	۱۱۰
خریدن دستائی شیررا	۱۱۱
فروختن صوفیان پیمہ را	〃
قصہ مفلس زندانی	۱۱۳

مضمون	صفحہ
شکایت اہل زندان	۱۱۳
تتمہ قصہ مفلس	۱۱۴
فی المناجات	۱۱۵
تمثیل برحقیقت سخن	۱۱۶
ملامت مردان شخصے را	۱۱۷
امتحان بادشاہ دو غلام را	۱۱۸
براہ آوردن بادشاہ یکے را	۱۱۹
قسم غلام برصدق خود	۱۲۰
پرسیدن حال از غلام دیگر	۱۲۲
حسد چشم بران بندہ	۱۲۳
گرفتاری باز میان جغدان	۱۲۵
کلوخ انداختن تشنہ	۱۲۶
حکایت	۱۲۷
در معنی فی التاخیر	۱۲۸
تمثیل از خواندن آب	۱۳۰
آمدن دوستان	۱۳۱
فہم کردن مریدان	۱۳۲
رجوع بحکایت ذوالنون	〃
امتحان خواجہ لقمان را	〃
ظاہر شدن فضل لقمان	۱۳۳
تتمہ قصہ حاسدان	۱۳۵
عکس تعظیم پیغام سلیمانؑ	۱۳۶

مضمون	صفحہ
انکار فلسفی در آبہ آہ	۱۳۶
مناجات شبان با حق تعالیٰ	۱۳۸
وحی آمدن بموسیٰ	۱۳۹
باز وحی آمدن بموسیٰ	〃
سوال موسیٰ از حق تعالیٰ	۱۴۰
رنجانیدن خفتہ را	۱۴۲
حکایت مرد ابلہ	۱۴۳
گفتن سائل نابینا	۱۴۴
گفتن موسیٰ گوسالہ پرستاں را	۱۴۵
ترک پندان مغرور را	۱۴۶
تعلق دیوانہ باجالینوس	〃
سبب پریدن مرغی	۱۴۷
تتمہ قصہ مرد مغرور	〃
رفتن رسول بعیادت صحابی	۱۴۸
وحی بموسیٰ	〃
جدا کردن باغبان	〃
رجوع بقصہ مریض	۱۴۹
رفتن بایزید بسطامی بکعبہ	〃
حکایت پیر و مرید	۱۵۰
دانستن پیغمبر سبب بحری	〃
عذر دلقک باسید	۱۵۲
بحیلت در سخن آوردن	〃

مضمون	صفحہ
خواندن محتسب مستی را	۱۵۳
دوم بار سخن آوردن	〃
نصیحت رسولؐ	۱۵۵
ذکر دشواری عذاب	〃
ذکر قوم موسیٰؑ	〃
مثال معنی نومن بالقدر آہ	۱۵۶
دعا و توبہ آموختن	۱۵۷
بیدار کردن ابلیس معاویہ را	۱۵۸
جواب ابلیس معاویہ را	〃
تقریر معاویہ مکر ابلیس را	۱۵۹
باز جواب ابلیس معاویہ را	〃
عتف معاویہ با ابلیس	۱۶۰
نالیدن معاویہ بحق تعالیٰ	〃
تقریر ابلیس تلبیس خود را	〃
الحاح معاویہ ابلیس را	۱۶۱
حکایت قاضی زامفت	〃
باقرار آوردن معاویہ	〃
راست گفتن ابلیس ضمیر خود را	۱۶۲
فضیلت حسرت خوردن	〃
تتمہ اقرار ابلیس	〃
تصدیق کردن معاویہ	〃
گریختن مرد از دست	〃

مضمون	صفحہ
قصہ منافقان	۱۶۲
آزمیدن یکی از اصحاب	۱۶۴
سرد شدن چراغ بسبب ہوا	۱۶۵
امتحان کردن ہر چیزے	″
فائدہ حکایت شیر	۱۶۶
ہر نفسے قصہ بسجدہ ضرارت	۱۶۷
حکایت چہار ہندو	″
قصہ عمران و زنان نوحے	۱۶۸
بیان حال خود پرستان	″
حکایت پیر پیش طبیب	۱۶۹
قصہ کودک	″
رسیدن کودک	۱۷۰
قصہ تیر انداز	″
حکایت اعرابی	۱۷۱
کرامات ابراہیم ادہم	″
سوختن مجلس عارف	۱۷۲
طعنہ زدن بیگانہ	۱۷۳
بقیہ قصہ ابراہیم ادہم	۱۷۴
دعوی کردن شخصے	۱۷۵
بقیہ قصہ طعنہ زنندہ	″
گفتن عائشہ پیغمبر را	۱۷۶
آشفتن موسی	″
مہمار را۔	
کرامات شیخ متہم شدہ	۱۷۷
تشنیع زدن صوفیان	۱۷۸
عذر فقیر با شیخ	″
بیان دعوی	۱۷۹
سجدہ کردن یحیی بشکم	۱۸۰
اشکال نادانان	″
سخن گفتن بزبان حال	″
پذیرا آمدن سخن باطل	۱۸۱
جستن درخت	″
شرح شیخ سرو درخت را	″
منازعت چہار کس	۱۸۲
برخاستن مخالفت	″
قصہ بردہ بجگان	۱۸۴
حیران شدن جاجیان	۱۸۵
فہرست دفتر سوم	
قصہ دانائے	۱۹۰
بقیہ قصہ متعرضان	″
رجوع بحکایت ساوان	۱۹۱
بیان خطای مجبان	۱۹۲
امر کردن حق تعالی	″
در بیان اللہ گفتن	″
نیازمند۔	
فریفتن روستائی	۱۹۳
قصہ اہل سبا	۱۹۴
جمع آمدن اہل آفت	۱۹۵
باقی قصہ اہل سبا	۱۹۶
بقیہ قصہ رفتن خواجہ	۱۹۷
دعوت یاران را	″
رجوع بحکایت خواجہ	۱۹۸
قصہ اصحاب ضروان	″
روان شدن خواجہ	۱۹۹
رفتن خواجہ مع قوم	۲۰۰
نواختن مجنون سگ را	″
رسیدن خواجہ مع قوم	۲۰۱
اُفتادن شغال در خم	۲۰۴
چرب کردن روباہی	″
امین بودن بلعم باعور	″
بردن گربہ دنبہ را	۲۰۵
دعوی طاؤسی شمال	″
دعوی فرعون الوہیت را	″
تقریر ولتعرفنہم آہ	۲۰۶
قصہ ہاروت و ماروت	″
رستے بزار دیدن مادہ	″
تمناے ہاروت	″
و ماروت۔	
خواب دیدن فرعون لعین	۲۰۷
بسیدان خم آمدن فرعون	″
حکایت تمثیل	″
بازگشتن فرعون	″
جمع آمدن عمران	۲۰۸
وصیت عمران حفصہ را	″
ترسیدن فرعون	″
پیدا شدن ستارہ موسی	″
خواندن فرعون زنان را	۲۰۹
بوجود آمدن موسی	″
وحی آمدن ہارون موسی	۲۱۰
حکایت مارگیرے	″
بیان پاسخہا و تہدیدہا	۲۱۱
جواب موسی	″
پاسخ فرعون موسی را	″
مہلت جستن فرعون از آن	۲۱۴
فرستادن فرعون آن	۲۱۴
رفتن دو تن ساحر	۲۱۵
جواب ساحر مردہ	″
تشبیہ قرآن بعصاے موسی	″
بقیہ حکایت موسی	۲۱۶
جمع آمدن	″
ساحران۔	

مضمون	صفحہ
اختلاف در چگونگی	۲۱۷
دعوت نوح پسر را	۲۱۸
توفیق بیان دو حدیث	۲۱۹
حیرت مانع بحث ست	″
بیان صحابہ جانفا کنی خود	″
داستان مشغولی عاشق	۲۲۰
حکایت مردی کہ دعا میکرد	۲۲۱
دویدن گاؤ در خانہ	۲۲۲
علم را دو پرست	۲۲۳
رنجوری آدمی بوہم	″
عقول خلق متفاوت ست	″
در وہم افگندن کودکان	″
رنجوری فرعون بوہم	۲۲۴
رنجوری استا دبوہم	″
در جامہ خواب افتادن	″
در وہم افگندن آن استاد را	″
خلاصی کودکان از مکتب	″
بعیادت رفتن یاران	۲۲۵
تن روح را چون لباس ست	″
حکایت درویش	″
دیدن زرگر عاقبت کار را	″
قصہ زاہد کوہی	۲۲۶
تشنیع بندہ دام بقضا	″
مضطر شدن فقیر	۲۲۷
متہم شدن شیخ باذدان	″
کرامت شیخ انطاع	″
سبب جرأت سارقان	۲۲۸
حکایت استر	″
اجتماع خر عزیز	۲۲۹
جزع نکردن آن شیخ	″
عذر گفتن شیخ	۲۳۰
قصہ خواندن شیخ	″
صبر کردن لقمان	″
بقیہ قصہ نابینا	۲۳۱
قصہ اولیا کہ راضی اند	″
سوال کردن مجنون	۲۳۲
قصہ وقوی رح	″
باز قصہ وقوی رح	۲۳۳
سر طلبی موسیٰ خضر را	″
باز قصہ وقوی رحمۃ اللہ	″
مثال ہفت شمع	۲۳۴
شدن آن ہفت شمع	″
نمودن آن شمعہا	″
نمودن آن ہفتاد و	″
مخفی بودن درختان	″
یک درخت شدن	۲۳۵
ہفت مرد شدن	۲۳۵
پیش رفتن وقوی	۲۳۶
باز پیش رفتن وقوی	۲۳۷
اقتدا کردن قوم	″
اشارت سلام آن	۲۳۸
شنیدن وقوی	″
تصورات مرد حازم	″
دعای شفقت وقوی	۲۳۹
انکار آن جماعت	۲۴۰
شرح طالب دنیا مثال	۲۴۱
رفتن ہر دو خصم پیش داؤد	″
شنیدن داؤد	۲۴۲
حکم داؤد علیہ السلام	۲۴۳
تفرع کردن آن شخص	″
رفتن داؤد علیہ السلام	″
باز حکم داؤد علیہ السلام	″
باز حکم داؤد بر صاحب گاؤ	۲۴۴
عزم کردن داؤد	″
گواہی دادن دست و پا	″
بیرون رفتن خلائق	۲۴۵
قصاص فرمودن داؤد	″
نفس آدمی بجان حیوانست	″
مثال	۲۴۶
کریختن عیسیٰ	۲۴۷
قصہ اہل سبا	″
شرح کور و دو بین	۲۴۸
قصہ خرمی اہل سبا	۲۴۹
آمدن سیزدہ پیغمبر	″
جواب قوم انبیا را	″
جواب انبیا قوم را	″
معجزہ خواستن قوم	۲۵۰
متہم داشتن قوم	″
حکایت خرگوش	۲۵۱
جواب گفتن انبیا	″
ہر کس بمانند مثل آوردن	۲۵۲
مثل زدن قوم نوح	″
حکایت مذر کہ خر مسکینہ	″
جواب آن مثل	۲۵۳
بیان معنی خرم	″
وفات حال آن مرغ	۲۵۴
حکایت مذر کان	″
منع کردن منکران	۲۵۵
جواب انبیا علیہم السلام	″
مکرر کردن آن منکران حجت	″
باز جواب انبیا	″
مکرر کردن قوم اعتراض را	۲۵۶

مضمون	صفحہ
باز جواب گفتن انبیاؑ	۲۵۶
حکمت در آفریدن دوزخ	۲۵۷
بیان آنکہ حق تعالیٰ آہ	″
قصۂ عشق صرفی	″
مخصوص بودن بمقربت	۲۵۸
حکایت امیر و غلامش	″
نومید شدن انبیاؑ	۲۵۹
ایمان مقلد خوف جاست	″
معنی حدیث ان للہ آہ	۲۶۰
حکایت مندیل	″
قصۂ فریاد رسول صلعم	″
شکایت کردن زینب	۲۶۱
دیدن خواجہ غلام را	″
در بیان آنکہ حق تعالیٰ آہ	۲۶۲
آمدن زنی کافرہ بطفل	″
ربودن عقاب موزہ	۲۶۳
وجہ عبرت گرفتن	″
استدعا نمودن شخصے	۲۶۴
وحی آمدن از حق تعالیٰ	″
قانع شدن آن مرد	″
جواب خروس سگ را	۲۶۵
خجل شدن	″
خروس	
خبر دادن خروس	۲۶۵
دیدن آن شخص	۲۶۶
دعا کردن موسیٰؑ	″
اجابت کردن حق تعالیٰ	″
حکایت آن زن آہ	۲۶۷
درآمدن حمزہؓ	″
جواب حمزہ علیہ السلام	″
حیلہ دفع غیون	۲۶۹
وفات یافتن بلالؓ	″
حکمت ویران شدن جان	″
تشبیہ دنیا	۲۷۰
غفلت و غیر از تن بیت	″
تشبیہ نص مطلق	۲۷۱
آداب المتعین	″
شناختن حیوانی بوحی دیگر	″
فرق میان دانستن	۲۷۲
جمع و تفریق میان آہ	″
مسئلۂ فنا و بقا	۲۷۳
قصۂ وکیل صدر جہان	″
پیدا شدن روح القدس	″
گفتن روح القدس	۲۷۵
عزم کردن آن	″
وکیل۔	
پرسیدن معشوقی از عاشق	۲۷۶
منع دوستان او را	″
جواب مرد عاشق	″
روانہ شدن آن عاشق	۲۷۷
درآمدن آن عاشق	″
جواب دادن عاشق	″
رسیدن عاشق بمعشوق	۲۷۸
حکایت آن مسجد آہ	″
آمدن مہمان بآن مسجد	″
ملامت اہل مسجد	۲۷۹
جواب عاشق ملامتیان را	″
عشق جالینوس	″
ملامت اہل مسجد	۲۸۰
گفتن شیطان با وزیرش	۲۸۱
مکرر کردن عاذلان	۲۸۲
جواب گفتن مہمان	″
تمثیل گریختن موسیٰ	۲۸۳
تمثیل بسابر شدن	″
عذر گفتن کدبانو	۲۸۵
بقیۂ قصۂ مہمان	″
ذکر باندیشیدن	″
تفسیر حدیث ان للقرآن	۲۸۶
الی آخرہ	
رفتن انبیا بکوہہا	۲۸۶
تشبیہ اولیا و کلام او	″
تفسیر باجبال آہ	″
جواب طعنہ زنندہ	۲۸۷
مثل زدن و رسیدن	″
بقیۂ قصۂ مہمان	۲۸۸
تفسیر آیہ واجلب آہ	″
پرسیدن بانگ طاسم	″
ملاقات عاشق	۲۸۹
جذب بزعفر	۲۹
منجذب شدن جان	″
فتح غرائم	۲۹۱
نظر کردن پیغمبر صلعم	″
تفسیر آیہ ان تستفتحوا آہ	″
بیمار گشتن رسول صلعم	۲۹۲
تفسیر نفحہ تنفسوا فی آہ	″
آگاہ شدن پیغمبر صلعم	″
جواب رسول صلعم	″
بیان آنکہ طاغی آہ	۲۹۳
جذب معشوق عاشق را	۲۹۴
رسیدن بخاری	″
داد خواستن	″
پشہ	

مضمون	صفحہ
امر کردن سلیمانؑ	۲۹۵
نواختن معشوق عاشق را	〃
بانوایش آمدن عاشق	۲۹۶
حکایت آن عاشق	۲۹۷
یافتن عاشق معشوق را	۲۹۸
فہرست دفتر چہارم	
تمامی حکایت آن عاشق	۳۰۳
حکایت واعظ	۳۰۴
سوال کردن شخصے	〃
خیانت کردن عاشق	〃
قصہ صوفی کہ بخانہ آمد	۳۰۵
در بیان آنکہ حق تعالیٰ آہ	〃
معشوق را نہان کردن	۳۰۶
گفتن زن کہ الخ	〃
بیان آنکہ غرض	۳۰۷
مثل آنکہ دنیا گلخن آہ	〃
قصہ باغ کہ آہ	۳۰۸
معالجہ کردن برادر	〃
عذر خواستن عاشق۔	۳۰۹
رد کردن معشوق	〃
گفتن جہودی	۳۱۰
قصہ مسجد اقصیٰ	۳۱۱
شرح انما المومنون آہ	〃
قصہ بنای مسجد اقصیٰ	۳۱۳
آغاز خلافت عثمانؓ	〃
در بیان آنکہ آہ	۳۱۴
حدیث مثل امتی آہ	〃
تہدید فرستادن بلقیس	۳۱۵
کرامات شیخ عبداللہ	〃
باز گردانیدن سلیمان	۳۱۶
قصہ عطار	〃
دلداری سلیمانؑ	۳۱۷
دیدن درویشی مشائخ را	〃
در دل گذرانیدن	۳۱۸
تحریص سلیمانؑ	〃
سبب ہجرت ابراہیمؑ آہ	〃
حکایت مرد تشنہ	۳۱۹
در بیان تحمل کردن	〃
تہدید فرستادن	۳۲۰
ظاہر گردانیدن سلیمانؑ	〃
بقیہ قصہ ابراہیمؑ	۳۲۱
بقیہ قصہ اہل سبا	〃
آزاد شدن	〃
بلقیس۔	
چارہ کردن سلیمانؑ	۳۲۲
یاری خواستن جلیمہؑ	۳۲۳
حکایت آن پیر آہ	〃
خبر شدن عبدالمطلب	۳۲۴
نشان جستن عبدالمطلب	۳۲۵
قصہ دعوت سلیمانؑ	〃
مثل قانع شدن	۳۲۶
بقیہ دعوت سلیمانؑ	۳۲۷
عمارت کردن سلیمانؑ	〃
قصہ شاعر و صلہ	۳۲۸
باز آمدن شاعر	〃
بردن شاعر شعر را	۳۲۹
مانستن بدرائی	۳۳۰
نشستن دیو بر مقام	〃
آمدن ہر روز سلیمانؑ	۳۳۱
آموختن پیشہ گورکنی	〃
قصہ صوفی	۳۳۳
غمگین شدن سلیمانؑ	〃
بیان آنکہ حصول علم آہ	۳۳۴
تفسیر یا ایہا المزمل	۳۳۵
ترک ابجواب جواب	〃
تفسیر حدیث ان اللہ	۳۳۶
الی آخرہ	
تفسیر وما الذین آہ	۳۳۶
چالش عقل با نفس	۳۳۷
نبشتن آن غلام آہ	〃
حکایت فقیہ	۳۳۸
نصیحت دنیا	〃
عارف را غذا ہیبت	۳۳۹
خطاب با مغروران	〃
تفسیر فاوحیں آہ	۳۴۰
زجر کردن مدعی را	〃
نوشتن غلام قصہ را	۳۴۱
حکایت آن مرد آہ	〃
دریافتن طبیبان الٰہی	۳۴۳
مژدہ دادن بایزید	〃
جواب بایزید	〃
زادن ابوالحسن	۳۴۴
نقصان اجرای دل	〃
باز گشتن بحکایت غلام	〃
کژ و زیدن باد	۳۴۵
شنیدن ابوالحسن	۳۴۶
رقعہ دیگر نوشتن	〃
ستودن پیغمبر صلی اللہ	〃
علیہ وآلہ وسلم	
قصہ شخصے	۳۴۷

مضمون	صفحہ
امیر گردانیدن رسولؐ	۳۴۷
اعتراض معترض	۳۴۸
جواب پیغمبرانؑ	۳۴۹
قصہ سبحانی ما اعظم شانی	″
سبب فصاحت	۳۵۱
بیان کردن رسولؐ	″
علامت عاقل تمام	″
قصہ آنگبیر وصیادان	۳۵۲
سر حدیث حب الوطن آہ	″
حکایت شخصے	″
قصہ مرغ	۳۵۳
چارہ اندیشیدن	″
عہد کردن احمق	۳۵۴
مجاوبات موسیٰؑ	″
بیان آنکہ عادت آہ	۳۵۵
جواب دادن موسیٰؑ	″
نفی کردن موسیٰؑ	۳۵۶
بیان آنکہ ہر حس آہ	″
جملہ این جہانیان	۳۵۷
بیان آنکہ تن	۳۵۸
ہر یک آہ	
باز گفتن موسےٰؑ	″
در توبہ باز ست	۳۵۹
گفتن موسیٰ علیہ السلام	۳۵۹
شرح کردن موسیٰؑ	۳۶۰
تفسیر کنت کنزاً آہ	″
غرہ شدن آدمی	″
باز شرح کردن موسیٰؑ	۳۶۱
بیان کلموا الناس آہ	″
یعنی حدیث من بشرنی آہ	″
مشورت کردن فرعون	″
مثل دربار پادشاہ	۳۶۲
قصہ زن	۳۶۳
بیان جبریا مومن آہ	۳۶۴
مشورت کردن فرعون	″
تزییف سخن ہامان	۳۶۵
نومید شدن موسیٰؑ	″
منازعت امیران عربا	۳۶۶
سیل آمدن	″
تمامی حدیث موسیٰؑ	″
در بیان آنکہ شناسائی	″
الی آخرہ	
بحث سنی وفلسفی	۳۶۷
در آتش رفتن سنی	″
تفسیر آیہ وما خلفنا آہ	۳۶۸
وحی کردن حقتعالیٰ	۳۶۹
خشم کردن بادشاہ	۳۶۹
رنجیدن مغضوب	۳۷۰
گفتن جبرئیلؑ	″
مطالبت کردن موسیٰؑ	۳۷۱
بیان آنکہ روح آہ	″
مثال دیگر درین معنی	۳۷۲
حکایت آن بادشاہ آہ	۳۷۳
زن خواستن آہ	۳۷۴
اختیار کردن پادشاہ	″
جادوئی کردن	″
مستجاب شدن دعا	۳۷۵
بیان آنکہ شہزادہ آہ	″
حکایت آن زاہدی آہ	۳۷۶
بیان آنکہ مجموع عالم آہ	۳۷۷
قصہ فرزند عزیز	″
حدیث ثانی لاستغفر اللہ آہ	۳۷۸
بیان آنکہ عقل جزوی آہ	″
بیان آیہ یا ایہا الذین	۳۷۹
الی آخرہ	
شکایت استر با شتر	″
تصدیق کردن استر	۳۸۰
لابہ کردن قبطی	۳۸۱
درخواستن قبطی	۳۸۲
حکایت زن پلید کار	۳۸۳
باقی قصہ موسیٰؑ	۳۸۴
سخت شدن کار	″
دعا کردن موسیٰؑ	۳۸۵
بیان اطوار خلقت	″
بیان آنکہ خلق آہ	۳۸۶
رفتن ذوالقرنین	۳۸۷
بیان آنکہ مشورت آہ	″
التماس ذوالقرنین	″
نمودن جبرئیلؑ خود را	۳۸۸
بیان اعتقاد یہود	۳۹۰
فہرست دفتر پنجم	
در معنی فخذ اربعۃ آہ	۳۹۳
حدیث الکافر یاکل آہ	″
در حجرہ کشادن	۳۹۴
رجوع آن کافران	″
نواختن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۳۹۵
اعمال ظاہر گواہ اند	۳۹۶
پاک کردن حقتعالیٰ	″
باز استعانت کردن	۳۹۷
گواہی دادن قول و فعل	″

مضمون	صفحہ
دربیان نورے	۳۹۷
ایمان عرض کردن	۳۹۸
بیان آنکہ نوری آہ	〃
انکار اہل تن	〃
مناجات طلب	۳۹۹
مقام۔	
تشبیہ عقل بجبرئیل	〃
تمثیل در روشہا	〃
در معنی یا حسرۃ آہ	〃
سبب نام نہادن فرجی	۴۰۰
فی المناجات	〃
صفت طاؤس	۴۰۱
لطف در قہر پنہان است	〃
در تفاوت عقول	۴۰۲
حکایت عرب و سگ او	〃
دربیان آنکہ ہیچ آہ	۴۰۳
حکایت آن حکیم آہ	۴۰۴
دربیان آنکہ صفا آہ	〃
در معنی لا رہبانیۃ آہ	۴۰۵
بیان آنکہ ثواب آہ	〃
در حدیث مامات من مات آہ	〃
پشیمان شدن حکیم	۴۰۶
بیان آنکہ عقل آہ	〃

مضمون	صفحہ
جواب طاؤس	۴۰۶
دربیان ہنرہا	〃
در صفت آن نیخود آہ	۴۰۷
دربیان اسوی اللہ آہ	۴۰۸
سبب کشتن ابراہیمؑ	۴۰۹
در مناجات از حق	〃
در حدیث ارحموا آہ	۴۱۰
بیان صفت حقانیان	۴۱۱
حکایت خوارزم شاہ	〃
بقیہ قصہ آہو	۴۱۲
در معنی انی اری آہ	۴۱۳
سبب کشتن ابراہیمؑ	〃
در معنی لقد خلقنا آہ	۴۱۴
تفسیر الا الذین آہ	〃
مثال عالم نیست ہست نما	۴۱۵
در معنی لابد من قرین آہ	۴۱۶
در معنی وہو معکم آہ	〃
در معنی من جعل الہموم آہ	〃
در معنی رباعی	۴۱۷
قصہ آن شخص آہ	〃
سبب عداوت عام	۴۱۸
بیان مرد بد کار	〃

مضمون	صفحہ
در مناجات	۴۱۹
سوال شاہ از مدعی	۴۲۰
حکایت آن عاشق آہ	〃
یکے از عالمے پرسید	۴۲۱
مریدے در آمدن آہ	〃
بقیہ حال مرید	۴۲۲
داستان آن کنیزک آہ	۴۲۳
تمثیل تلقین شیخ	۴۲۵
صاحبدلی بخواب سگی دید	〃
قصہ اہل ضروان	۴۲۶
بیان عطاے حق	۴۲۷
بیان ابتدای خلقت	۴۲۸
فرمان بمیکائیلؑ	〃
قصہ قوم یونسؑ	۴۲۹
فرستادن اسرافیلؑ را	〃
فرمان بعزرائیلؑ	۴۳۰
بیان مخلوقی آہ	〃
جواب حق عزرائیلؑ را	۴۳۱
بیان وخامت چرب دنیا	۴۳۲
در جواب آن مغفل آہ	〃
فیما یرجی من آہ	۴۳۳
قصہ ایاز و حجرۂ او	۴۳۴

مضمون	صفحہ
بیان آنچہ میشود	۴۳۵
حکمت نظر کردن	۴۳۶
بیان خلق الجان آہ	〃
معنی ارنا الاشیاء	۴۳۷
بیان اتحاد عاشق	۴۳۸
پرسیدن معشوقی	〃
آمدن آن امیران آہ	۴۳۹
بازگردیدن نہ مان	۴۴۰
حوالہ کردن سلطان	〃
فرمودن شاہ ایاز را	〃
تعجیل فرمودن شاہ	۴۴۱
در صفت خاموشی	〃
بیان آنکہ کسے آہ	۴۴۲
رسیدن زن بخانہ	〃
بیان توبہ نصوح	۴۴۳
بیان دعای عارف	〃
توبہ جستن نصوح	۴۴۴
پیدا شدن گوہر	〃
باز خواندن شاہزادہ	۴۴۵
بیان کسے کہ توبہ کند	〃
تشبیہ کردن قطب	۴۴۶
اطاعت روباہ شیر را	〃

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیدن خر سقائی	۴۴۶	در معنی لولاک لما آہ	۴۵۵	باز جواب کافر جبری	۴۶۶	تمثیل فکر ہر روز نیہ	۴۷۷
جواب روباہ خررا	۴۴۷	رفتن شیخ بخانہ	۴۵۶	رجوع بحکایت ایاز	۴۶۷	دیگر بار خطاب شاہ	۴۷۸
جواب خر روباہ را	〃	گریان شدن امیر	〃	تسلی کردن خویشان	۴۶۸	وصیت پدر و خترا	〃
باز جواب روباہ خررا	〃	اشارہ آمدن شیخ	〃	حکایت جوجی	۴۶۹	وصف لضعف ل	۴۷۹
باز جواب خر روباہ را۔	〃	دانستن شیخ ضمیر را۔	۴۵۷	فرمودن شاہ ایاز را۔	〃	نصیحت مبارزان	〃
باز جواب روباہ خررا	۴۴۸	سبب دانستن ضمیر را	〃	دعوت مسلمانی گبری را	〃	حکایت عیاض رح	۴۸۰
جواب خر روباہ را	〃	غالب شدن مکر روباہ	〃	حکایت آن مؤذن آد	۴۷۰	حکایت مجاہدے دیگر۔	〃
مثل در آنکہ در مخبر آہ	〃	در فضیلت جوع	۴۵۸	رجوع بحکایت گبر	〃	حکایت آن مجاہد آہ	۴۸۱
فرق میان سخن کامل و مقلد	۴۴۹	تمثیل در صبر و قناعت	〃	مثل آوردن گبر	۴۷۱	رجوع بحکایت مجاہد	〃
زبون شدن خر	۴۵۰	حکایت مریدے	〃	حکایت آن امیر	〃	حکایت خلیفہ مصر	〃
حکایت آن مخنث آہ	〃	حکایت گاو حریص	〃	حکایت ضیای بلخ	۴۷۲	ایثار صاحب موصل	〃
یضرب مثلاً ما العوضۃ آہ	〃	صید کردن شیر خررا	۴۵۹	خبر یافتن امیر	۴۷۳	مراجعت پہلوان	۴۸۴
غالب شد مکر روباہ	〃	حکایت راہب	〃	حکایت مات کردن	〃	وصیت کردن کنیزک را	۴۸۲
حکایت آن شخص آہ	۴۵۱	دعوت مسلمانی مغنی را	۴۶۰	باز رجوع بحکایت امیر	〃	پرسیدن شخصے از بزرگ	〃
بردن روباہ خررا	〃	بیان مثل شیطان	〃	بیان بیطاقتی سالکان	۴۷۴	بیان ضعف عقل	〃
بیان نقض توبہ	۴۵۲	جواب سنی کافر را	۴۶۱	جواب گفتن امیر	〃	آمدن خلیفہ نزد زن	۴۸۴
عتاب خر روباہ را	〃	بیان درک وجدانی	۴۶۲	دست و پای امیر بوسیدن	〃	خندہ کردن کنیزک	〃
جواب روباہ خررا	۴۵۳	حکایت در تقدیر	۴۶۳	باز جواب دفع امیر	۴۷۵	عزم کردن شاہ	۴۸۵
جواب خر روباہ را	〃	جواب کافر جبری	〃	معنی وان الدار آہ	〃	خواندن خلیفہ پہلوانرا	〃
پاسخ روباہ خررا	〃	معنی ما شاء اللہ آہ	۴۶۴	دیگر بار خطاب شاہ	۴۷۶	بیان نحن قسمنا	۴۸۶
حکایت شیخ محمد سرزری	۴۵۴	معنی جف القلم آہ	۴۶۵	تمثیل تن آدمی	〃	داون شاہ گوہر را	〃
آمدن شیخ	〃	حکایت آن درویش آہ	〃	حکایت مہمان	۴۷۷	رسیدن آن گوہر	〃

مضمون	صفحہ
دربیان نورے	۳۹۷
ایمان عرض کردن	۳۹۸
بیان آنکہ نوری آہ	〃
انکار اہل تن	〃
مناجات طلب	۳۹۹
مقام۔	
تشبیہ عقل بجبرئیل	〃
تمثیل در روشہا	〃
در معنی یاحسرۃ آہ	〃
سبب نام نہادن فرجی	۴۰۰
فی المناجات	〃
صفت طاؤس	۴۰۱
لطف در قہر پنہان ست	〃
در تفاوت عقول	۴۰۲
حکایت عرب و سگ او	〃
دربیان آنکہ ہیچ آہ	۴۰۳
حکایت آن حکیم آہ	۴۰۴
دربیان آنکہ صفا آہ	〃
در معنی لارہبانیۃ آہ	۴۰۵
بیان آنکہ ثواب آہ	〃
در حدیث مامات من مات آہ	〃
پشیمان شدن حکیم	۴۰۶
بیان آنکہ عقل آہ	〃
جواب طاؤس	۴۰۶
دربیان ہنرہا	〃
در صفت آن نیخود آہ	۴۰۷
دربیان ماسوی اللہ آہ	۴۰۸
سبب کشتن ابراہیم	۴۰۹
در مناجات از حق	〃
در حدیث ارحموا آہ	۴۱۰
بیان صفت حقانیان	۴۱۱
حکایت خوارزم شاہ	〃
بقیہ قصہ آہو	۴۱۲
در معنی انی اری آہ	۴۱۳
سبب کشتن ابراہیم	〃
در معنی لقد خلقنا آہ	۴۱۴
تفسیر الاالذین آہ	〃
مثال عالم نیست ہست نما	۴۱۵
در معنی لابد من قرین آہ	۴۱۶
در معنی وہو معکم آہ	〃
در معنی من جعل الہموم آہ	〃
در معنی رباعی	۴۱۷
قصہ آن شخص آہ	〃
در جواب آن مغفل آہ	〃
فیما یرجی من آہ	۴۲۳
قصہ ایاز و حجرہ او	۴۲۴
در مناجات	۴۱۹
سوال شاہ از مدعی	۴۲۰
حکایت آن عاشق آہ	〃
یکے از عاملے پرسید	۴۲۱
مریدے در آمدن آہ	〃
بقیہ حال مرید	۴۲۲
داستان آن کنیزک آہ	۴۲۳
تمثیل تلقین شیخ	۴۲۵
صاحبدلی بخواب سگی دید	〃
قصہ اہل ضروان	۴۲۶
بیان عطاے حق	۴۲۷
بیان ابتدای خلقت	۴۲۸
فرمان بمیکائیل	〃
قصہ قوم یونس	۴۲۹
فرستادن اسرافیل را	〃
فرمان بعزرائیل	۴۳۰
بیان مخلوقی آہ	〃
جواب حق عزرائیل را	۴۳۱
بیان وخامت چرب دنیا	۴۳۲
در جواب آن مغفل آہ	〃
فیما یرجی من آہ	۴۳۳
قصہ ایاز و حجرہ او	۴۳۴
بیان انچہ میشود	۴۳۵
حکمت نظر کردن	۴۳۶
بیان خلق الجان آہ	〃
معنی ارنا الاشیاء	۴۳۷
بیان اتحاد عاشق	۴۳۸
پرسیدن معشوقی	〃
آمدن آن امیران آہ	۴۳۹
بازگردیدن نامان	۴۴۰
حوالہ کردن سلطان	〃
فرمودن شاہ ایازرا	〃
تعجیل فرمودن شاہ	۴۴۱
در صفت خاموشی	〃
بیان آنکہ کسے آہ	۴۴۲
رسیدن زن بخانہ	〃
بیان توبہ نصوح	۴۴۳
بیان دعای عارف	〃
توبہ جستن نصوح	۴۴۴
پیدا شدن گوہر	〃
باز خواندن شاہزادہ	۴۴۵
بیان کسے کہ توبہ کند	〃
تشبیہ کردن قطب	۴۴۶
اطاعت روباہ شیررا	〃

مضمون	صفحہ
دیدن خرسقائی	۴۴۶
جواب روباہ خررا	۴۴۷
جواب خرروباہ را	〃
بازجواب روباہ خررا	〃
بازجواب خر روباہ را۔	〃
بازجواب روباہ خررا	۴۴۸
جواب خرروباہ را	〃
مثل درآنکہ درمنجر آہ	〃
فرق میان سخن کامل ومقلد	۴۴۹
زبون شدن خر	۴۵۰
حکایت آن منحنث آہ	〃
یضرب مثلاً مالبوضتہ آہ	〃
غالب شدن مکر روباہ	〃
حکایت آن شخص آہ	۴۵۱
بردن روباہ خررا	〃
بیان نقض توبہ	۴۵۲
عتاب خرروباہ را	〃
جواب روباہ خررا	۴۵۳
جواب خرروباہ را	〃
پاسخ روباہ خررا	〃
حکایت شیخ محمد سرزری	۴۵۴
آمدن شیخ	〃
در معنی لولاک لما آہ	۴۵۵
رفتن شیخ بخانہ	۴۵۶
گریان شدن امیر	〃
اشارہ آمدن شیخ	〃
دانستن شیخ ضمیر را۔	۴۵۷
سبب دانستن ضمیرہا	〃
غالب شدن مکر روباہ	〃
در فضیلت جوع	۴۵۸
تمثیل در صبر وقناعت	〃
حکایت مریدے	〃
حکایت گاو حریص	〃
صید کردن شیر خررا	۴۵۹
حکایت راہب	〃
دعوت مسلمانی سنی را	۴۶۰
بیان مثل شیطان	〃
جواب سنی کافر را	۴۶۱
بیان درک وجدانی	۴۶۲
حکایت در تقدیر	۴۶۳
جواب کافر جبری	〃
معنی ما شاء اللہ آہ	۴۶۴
معنی جف القلم آہ	۴۶۵
حکایت آن درویش آہ	〃
بازجواب کافر جبری	۴۶۶
رجوع بحکایت ایاز	۴۶۷
تسلی کردن خویشان	۴۶۸
حکایت جوجی	۴۶۹
فرمودن شاہ ایاز را۔	〃
دعوت مسلمانی گبری را	〃
حکایت آن مؤذن آد	۴۷۰
رجوع بحکایت گبر	〃
مثل آوردن گبر	۴۷۱
حکایت آن امیر	〃
حکایت ضیای بلخ	۴۷۲
خبر یافتن امیر	۴۷۳
حکایت مات کردن	〃
بازرجوع بحکایت امیر	〃
بیان بیطاقتی سالکان	۴۷۴
جواب گفتن امیر	〃
دست وپای امیر بوسیدن	〃
بازجواب ودفع امیر	۴۷۵
معنی وان الدار آہ	〃
دیگر بار خطاب شاہ	۴۷۶
تمثیل تن آدمی	〃
حکایت مہمان	۴۷۷
تمثیل فکر ہر روزینہ	۴۷۷
دیگر بار خطاب شاہ	۴۷۸
وصیت پدر دختر را	〃
وصف ضعف نسل	۴۷۹
نصیحت مبارزان	〃
حکایت عیاض رح	۴۸۰
حکایت مجاہدے دیگر۔	〃
حکایت آن مجاہد آہ	۴۸۱
رجوع بحکایت مجاہد	〃
حکایت خلیفہ مصر	〃
ایثار صاحب موصل	〃
مراجعت پہلوان	۴۸۴
وصیت کردن کنیزک را	۴۸۴
پرسیدن شخصے از بزرگی	〃
بیان ضعف عقل	〃
آمدن خلیفہ نزد زن	۴۸۴
خندہ کردن کنیزک	〃
عزم کردن شاہ	۴۸۵
خواندن خلیفہ پہلو را	〃
بیان سخن قسمنا	۴۸۶
داودن شاہ گوہر را	〃
رسیدن آن گوہر	〃

مضمون	صفحہ
تشنیع امیران ایاز را	۴۸۷
قصہ شاہ بقتل امیران	〃
در معنی لاخیر آہ	۴۸۸
مجرم دانستن ایاز	۴۸۹
فہرست دفتر ششم	
سوال کردن سائلی	۴۹۵
نکوہیدن	۴۹۶
ناموسہا	
مناجات	۴۹۷
حکایت غلام ہندو	۴۹۸
صبر فرمودن خواجہ	〃
در حقیقت حکایت	۴۹۹
بیان آیہ کلما آہ	۵۰۰
آتش زدن در شب	〃
در حدیث استف آہ	۵۰۱
حسد بردن امیران	〃
حکایت آن صیاد آہ	۵۰۲
بردن وزوقچ را	۵۰۳
مناظرہ مرغ با صیاد	〃
ہای ہوی کردن پاسبان	۵۰۵
حوالہ کردن مرغ	〃
حکایت آن عاشق آہ	۵۰۶
استدعاے امیر ترک	۵۰۷
آمدن ضریر بخانہ	۵۰۸
امتحان کردن رسول صلعم	〃
آغاز کردن مطرب در حدیث موتوا آہ	〃 ۵۰۹
تشبیہ مفضلی	۵۱۰
رسیدن شاعر بحلب	〃
نکتہ گفتن شاعر	〃
تمثیل حریص دنیا	۵۱۱
سحری زدن شخصے	۵۱۲
قصہ بلال حبشی	۵۱۳
باز گفتن صدیق رض	۵۱۴
توکیل کردن مصطفے	۵۱۵
خندیدن یہودی	۵۱۶
معائنہ کردن رسول	۵۱۷
قصہ بلال و شوق او	〃
رنجور شدن بلال رض	۵۱۸
بیان آنکہ مصطفے آہ	۵۱۹
حکایت کپیر نو سالہ	۵۲۰
دعا کردن درویش	〃
وصف عجز حریص	〃
سوال سائل از صاحب خانہ	〃
بر و چسپانیدن	۵۲۱
حکایت رنجورے	〃
رجوع بقصہ رنجور	۵۲۲
بر تخت نشاندن سلطان	۵۲۳
قولہ علیہ السلام لامتہ آہ	۵۲۵
باز گشتن بحکایت صوفی	〃
رفتن صوفی	۵۲۶
ہم در تقریر قصہ	۵۲۷
سیلی زدن رنجور	〃
سوال صوفی از قاضی	۵۲۸
جواب قاضی صوفی را	۵۲۹
بیان حدیث ان اللہ آہ	〃
شنیدن ترک حکایت را	〃
دعوی کردن ترک	۵۳۰
مضاحک گفتن استاد	〃
خطاء ماہر نفسے	〃
گفتن ورزی ترک را	۵۳۱
مثل در تسکین فقیران	〃
مکرر کردن صوفی سوال را	〃
حکایت زن با شوہر	۵۳۲
پرسیدن عارفی از کشیش	〃
قصہ فقیر روزی طلب	۵۳۳
جواب دادن فقیر	۵۳۵
تمامی قصہ آن فقیر	〃
فاش شدن خبر	۵۳۶
گنجنامہ	〃
تسلیم کردن گنجنامہ	〃
آمدن مرید شیخ ابوالحسن	۵۳۸
پرسیدن مرید	〃
جواب مرید و زجر کردن آن	〃
واگشتن مرید از وثاق	۵۳۹
یافتن مرید شیخ را	〃
حکمت در ابتلای جاہل آہ	۵۴۰
بیان معجزہ ہود	۵۴۱
رجوع بقصہ فقیر	۵۴۲
انابت طالب گنج	۵۴۳
الہام آمدن فقیر را	۵۴۴
داستان سہ مسافر و مسلمان	۵۴۵
حکایت شتر و گاو	۵۴۷
مثل بیان صورت پرستان	〃
باز گشتن بقصہ گاو	〃
رجوع بتقریر ترسا	〃
منادی کردن سید	۵۴۸
قصہ تعلق موش	۵۵۰
تدبیر موش با چغز	۵۵۱

مضمون	صفحہ
مبالغہ کردن موش	۵۵۲
لابہ کردن موش	″
رجوع بحکایت چغز	۵۵۳
حکایت سلطان محمود	۵۵۴
قصہ چرندان گاؤ	۵۵۷
رجوع بقصہ موش	″
بُردن پریان	۵۵۸
داستان وظیفہ دار	۵۵۹
آمدن جعفر تنہا	″
رجوع بحکایت مرد	۵۶۱
استغفار کردن	″
مثل دو بین	۵۶۳
توزیع کردن پایمرد	۵۶۴
گریختن گوسفند	۵۶۵
دیدن خوارزم شاہ	۵۶۶
مواخذۂ یوسف ع	۵۶۷
رجوع بحکایت سلطان	۵۶۸
باز حکایت غریب	۵۷۰
گفتن خواجہ در جواب	″
حکایت آن پادشاہ	۵۷۱
بیان استمداد عارف	۵۷۲
رفتن شہزادگان	۵۷۴

مضمون	صفحہ
دیدن آن سہ پسر	۵۷۵
حکایت صدر جہان	۵۷۶
حکایت امرد و گوسہ	۵۷۷
در حدیث منہومان آہ	۵۷۸
بحث شہزادگان	″
بمجلس کشیدن بادشاہ	۵۷۹
باز رفتن شہزادگان	۵۸۰
حکایت امرؤالقیس	۵۸۱
بیطاقت شدن برادر	۵۸۲
بیان مجاہد	۵۸۵
حکایت مرد میراث یافتہ	۵۸۶
بیان سبب تاخیر	″
دیدن میراثی بخواب	″
رسیدن آن شخص بمصر	۵۸۷
در حدیث الصدق آہ	″
گفتن عس خواب را	۵۸۸
بازگشتن غریب بمصر	۵۸۹
مکر کردن برادران	۵۹۰
قصہ زن جوجی	۵۹۱
رفتن قاضی بخانہ زن	۵۹۲
در حدیث من کنت آہ	۵۹۳
بازآمدن زن جوجی	۵۹۴

مضمون	صفحہ
بازآمدن بقصہ شہزادہ	۵۹۵
در بیان نوازش شاہ	″
در حدیث جریا موسن آہ	″
وفات برادر بزرگ	″
آمدن برادر میانہ	۵۹۶
بیان استغنای شہزادہ	۵۹۹
جواب حق تعالیٰ	″
ذکر کرامات	۶۰۰
رجوع بقصہ پروردن	″
رجوع بقصہ شہزادہ	۶۰۱
مثل وصیت کردن	″
تمثیل	۶۰۲
خاتمہ لولدہ الکامل	″
وصف حالات نوی معنوی	۶۰۳
سبب نظم کتاب مثنوی	۶۰۵
قطعات تواریخ	۶۰۶
فہرست اختتام	
آغاز داستان	۶۰۸
در بیان آنکہ ہر کرامتی و حکایتی	۶۰۹ تا ۶۱۱
قصہ دوشیدن گاؤ	۶۱۲
در حدیث الدنیا مزرعۃ آہ	″

مضمون	صفحہ
رجوع بداستان درویش	۶۱۴
بیان نمودن پسر دوم	۶۱۵
حکایت کردن پسر سوم	۶۱۶
رجوع بحکایت پسر سوم مع حکایتی	۶۱۷
جواب گفتن صوفی	۶۱۸
عرض نمودن ہر پسر	″
در حدیث الدنیا سجن آہ مع حکایتی	۶۱۹
رجوع بحکایت شہزادہ	۶۲۰
داستان سطنجی	۶۲۱
حال شہزادۂ سوم	۶۲۲
تمثیلات چند	۶۲۳
بیان حال خود و چند اندرز	۶۲۴
تاویل سورۃ الناس ع	۶۲۶
بیان تکون الجبال آہ	″
بیان فاما من آہ	″
رجوع بقصہ شہزادگان	۶۲۷
رجوع بحکایت بادشاہ	۶۲۸
اختتام کلام	۶۲۹
رجوع باستمداد	۶۳۰
ومناجات۔	
خاتم الطبع نظم	۶۳۲
تواریخ طبع سابقہ	۶۳۳ تا ۶۳۶

فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

اینون اللہ العالم الوحید کتاب مستطاب نبت توحید مصداق این تنزیل

گر ز سر معرفت آگه شوی | لفظ بگذاری سوی معنی روی

از نے کلک این حکایت بشنوے

فیه ما فیه

از تصنیفات حضرت مولانا جلال الدین محمد بلخی رومی قدس سره العزیز

من چه گویم وصف آن عالی جناب | نیست پیغمبر ولی دارد کتاب

در مطبع نفیس نولکشور واقع لکھنؤ طبع شد

M.A.LIBRARY, A.M.U.
PE17184

هذا كتاب المثنوى المعنوى

بسم الله الرحمن الرحيم

اَحْمَدُكَ اللّٰهُمَّ يَا مُجِيْبَ كُلِّ سَائِلٍ وَاُصَلِّيْ وَاُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ هُوَ لَنَا اِلَيْكَ اَشْرَفُ الْوَسَائِلِ مُحَمَّدٍ وَّعِتْرَتِهِ
الْمَعْصُوْمِيْنَ ذَوِى الْفَضَائِلِ وَالْفَوَاضِلِ اَمَّا بَعْدُ فَهٰذَا كِتَابٌ اَشْرَقَتْ شُمُوْسُ تَحْقِيْقِهٖ وَاَزْهَرَتْ فِيْ
سَمَآءِ الْفَهْوَمِ نُجُوْمُ تَدْقِيْقِهٖ قَدْ اَخَذَتِ الْبَلَاغَةُ فِيْهِ زُخْرُفَهَا وَاشَّهُ الرَّوْضِ مِنْ صَحِيْفَتِهٖ اَحْرُفَهَا وَمَا اَفْرَطَ
مُحَقِّقُهٗ فِيْ جَمَالِ تَحْقِيْقِهٖ غَايَةً وَهَلْ فِيْ مَدَائِحِ تَدْقِيْقِهٖ نِهَايَةٌ طُوْبٰى لِمُسْتَفْهِمٍ اِسْتَفْهَمَ الْمُسْتَفْهِمُ اِسْتِفْهَامَ الدَّهْشِ
الْحَائِرِ الْهَائِمِ الدَّائِرِ فَيَقُوْلُ هٰذَا كِتَابٌ مَّرْقُوْمٌ اَمْ رَحِيْقٌ مَّخْتُوْمٌ اَوْ عَوَارِفُ نُجُوْمٍ اَمْ عِقْدٌ مَّنْظُوْمٌ وَهٰذِهِ الْفَتَاتُ
الْمُتَبَسِّمَاتُ بِثَغْرِ اَمْ هٰذَا نَسِيْمُ الْاَرْوَاحِ اَمْ نَسِيْبُ الْاَذْوَاحِ نَهْزَةٌ فَقَرَاَمْ دُرٌّ هٰذَا اَفْضَلُ الْبَدِيْعِ اَمْ
فَضْلُ الرَّبِيْعِ وَهٰذِهٖ رِيَاضُ اَزْهَارٍ اَمْ رِيَاضُ اَفْكَارٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ قَدِ اطَّرَدَتْ مِنْ مَنْبَعِ الْبَلَاغَةِ
اَنْهَارُهَا وَعَزَّدَتْ بِاَلْسُنِ الْفَصَاحَةِ اَطْيَارُهَا دَوْحُهَا وَمَلَاوِزُهَا وَاَثْنَتْ غُصْنَارَتُهَا وَشَاقَتْ
نَضَارَتُهَا وَمَالَتْ بِاَدِلَّةِ التَّوْحِيْدِ خُضَرُ اَوْرَاقِهَا حَتّٰى تَوَصَّلَ السَّالِكُ الْحَرِيْقَ الْغَرِيْقَ الْفَانِيَ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ
الْبَاقِيْ بِمَقَامٍ يَقُوْلُ فِيْهِ رَاَيْتُ الْحَبِيْبَ بِعَيْنِهٖ وَرَاٰنِيْ بِعَيْنِ اللّٰهِ رَزَقَنَا وَاِيَّاكُمْ وَلَقَدْ اَحْسَنَ كَاتِبُهٗ وَبَانَ فِيْهِ
فِيْ تَهْذِيْبِ هٰذَا التَّصْنِيْفِ وَاَجَارَنِيْ اِنْطِبَاعِيْ هٰذَا التَّرْصِيْفِ وَعَلِمْنَا كَيْفَ يَكُوْنُ الْاِمْلَاءُ وَاَنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاسْتَنْطَقْتُ لِسَانِيْ لِيُعْرِبَ عَنْ حُسْنِ كُتُبِهٖ وَتَرْزِهٖ فَاسْتَعْجَمَ وَاسْتَقْدَمْتُ جَوَادَ قَلَمِيْ فِيْ هٰذَا الْمَيْدَانِ
نَاكَصَ فَعَلِمْتُ اَنَّ الْقَوْلَ قَوْلُ الْقَائِلِ الْمَاهِرِ كَمْ تَرَكَ الْاَوَّلُ لِلْاٰخِرِ وَهٰذَا هُوَ قَوْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِ التَّعْوِيْلُ وَمَنْ ذَهَبَ اِلٰى
غَيْرِهٖ لَمْ يَهْتَدِ اِلٰى سَوَآءِ السَّبِيْلِ فَاِنَّ فَضَائِلَ اللّٰهِ لَيْسَتْ مَحْصُوْرَةً فِيْ قَوْمٍ وَّلَا مُخْتَصَّةً بِيَوْمٍ دُوْنَ يَوْمٍ
سَمَّى خَلِيْلَ اللّٰهِ الرَّحِيْمِ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا اٰتَيْنَاهَا اِبْرَاهِيْمَ وَسَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَرَزَقَهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ فِيْ جِنَانِ النَّعِيْمِ
وَالْوُدُّ وَالْعُكُوْفُ اِلٰى مُجَاوَرَةِ سَيِّدِ اَوْلِيَآءِ الْوَرٰى الْمَكِيْنِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الرَّؤُفِ الْحَلِيْمِ

دیباچهٔ مجلد اول از کتاب مثنوی معنوی

بسم الله الرحمن الرحیم

هذا الکتاب المثنوی المعنوی وهو اصول اصول الدین فی کشف اسرار الوصول والیقین وهو فقه الله الاکبر وشرع الله الازهر وبرهان الله الاظهر مثل نوره کمشکوة فیها مصباح یشرق اشراقا انور من الاصباح وهو جنان الجنان ذو العیون والاغصان منها عین تسمی عند ابناء هذا السبیل سلسبیلا وعند اصحاب المقامات الکرامات خبرا مقاما واحسن مقیلا الابرار منه یاکلون ویشربون والاحرار منه یفرحون ویلبون وهو کنیل مصر شراب للصابرین حسرة علی ال فرعون والکافرین کما قال یضل به کثیرا ویهدی به کثیرا وانه شفاء الصدور وجلاء الاحزان وکشاف القرآن وسعة الارزاق وتطییب الاخلاق یادی سفرة کرام برره یمنعون بان لا یمسه الا المطهرون لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه والله یرصده ویرقبه وهو خیر حافظا وهو ارحم الراحمین وله القاب اخر لقبه الله تعالی بها واقتصرنا علی هذا القلیل والقلیل یدل علی الکثیر والجرعة تدل علی الغدیر والحفنة تدل علی البیدر الکبیر یقول العبد الضعیف المحتاج الی رحمة الله تعالی محمد بن محمد بن الحسین البلخی تقبل الله منه اجتهدت فی تطویل المنظوم المثنوی المشتمل علی الغرائب والنوادر وغرر المقالات ودرر اللالات وطریقة الزهاد وحقیقة العباد فصیرته المبانی کثیرة المعانی لاستاذی سیدی ومسندی ومعتمدی ومکان الروح من جسدی وذخیرتی فی معادی ومعادی وهو الشیخ قدوة العارفین امام الهدی والیقین مغیث الوری امین قلوب ذوی النهی ودیعة الله بین خلیقته وصفوته فی بریته وصایاه لنبیه وخبایاه عند صفیه مفتاح خزائن العرش امین کنوز الفرش ابو الفضائل حسام الدین حسن بن محمد بن حسن البلخی المعروف بابن اخی ترک ابو تراب الوقت حمید الزمان مید بن ابن الصدیق رضی الله عنه وعنهم الاسوة الاصل المنتسب الی الشیخ المکرم بما قال امسیت کردیا واصبحت عربیا قدس الله روحه وزاد اضعافه فتعلم واستلذ ونعم الخلف له نسب القت الشمس علیه ردائها وحسنت ارخت النجوم لدیه اضواءها لم یزل فتائهم قبلة الاقبال یتوجه الیها بنو الولایة وکعبة الامال یطوف بها وفود العفاة والاذلال کذلک ما طلع نجم وذر شارق لیکون معتصما لاولی البصائر الزکیة من الذوات الشامخة الشیخین النورین لو امسکت النظار الغیب الحضار المملول تحت الاطمار اشرف القبائل افضل الفضائل انور الدلائل امین یارب العالمین بعدد دعاء لا یرد فانه دعاء لاحسان البریة شامل واحمد یعود حمده

وصلی الله علی محمد وآله وعترته حسبنا الله ونعم الوکیل ونعم المولی ونعم النصیر

CHEVEL
12 18
BIBLIOTECA NACIONAL

دفتر اول مثنوی مولوی معنوی

بسم الله الرحمن الرحیم

بشنو از نی چون حکایت میکند — وز جدائیها شکایت میکند
کز نیستان تا مرا ببریده اند — از نفیرم مرد و زن نالیده اند

سینه خواهم شرحه شرحه از فراق — تا بگویم شرح درد اشتیاق
هر کسی کو دور ماند از اصل خویش — باز جوید روزگار وصل خویش

من بهر جمعیتی نالان شدم — جفت خوشحالان و بدحالان شدم
هر کسی از ظن خود شد یار من — وز درون من نجست اسرار من

سر من از ناله من دور نیست — لیک چشم و گوش را آن نور نیست
تن ز جان و جان ز تن مستور نیست — لیک کس را دید جان دستور نیست

آتش است این بانگ نای و نیست باد — هر که این آتش ندارد نیست باد
آتش عشق است کاندر نی فتاد — جوشش عشق است کاندر می فتاد

نی حریف هر که از یاری برید — پرده‌هایش پرده‌های ما درید
همچو نی زهری و تریاقی که دید — همچو نی دمساز و مشتاقی که دید

نی حدیث راه پرخون میکند — قصه‌های عشق مجنون میکند
محرم این هوش جز بیهوش نیست — مر زبان را مشتری جز گوش نیست

یک زبان نالان شد ما سوی ما — همچو ما بسیار کس هست ای فتی
لیک تا مرد سخن نشنود — لب ترجمان ندهد

در نیابد حال پخته هیچ خام — پس سخن کوتاه باید والسلام
روز ها گر رفت گو رو باک نیست — تو بمان ای آنکه چون تو پاک نیست

باده از نامست شد نی از دنی — قالب از ما هست شد نی ما ازو
هر که جز ماهی ز آبش سیر شد — هر که بی روزیست روزش دیر شد

بند بگسل باش آزاد ای پسر — چند باشی بند سیم و بند زر
جمله هیچ از بیخ خامی بر کند — چرخ در گردش اسیر هوش ماست

گر بریزی بحر را در کوزه‌ای — چند گنجد قسمت یک روزه‌ای
هله هر مرغی انجیر نیست

کوزه چشم حریصان پر نشد — تا صدف قانع نشد پر دُر نشد
هر که جامه ز عشقی چاک شد — او ز حرص و عیب کلی پاک شد

شاد باش ای عشق خوش سودای ما — ای طبیب جمله علتهای ما — ای دوای نخوت و ناموس ما

جسم خاک از عشق بر افلاک شد — کوه در رقص آمد و چالاک شد — عشق جان طور آمد عاشقا — طور مست و خر موسی صعقا

سر پنهان است اندر زیر و بم — فاش اگر گویم جهان برهم زنم — بالب دمساز خود گر جفتمی — همچو نی من گفتنیها گفتمی

هر که او از همزبانی شد جدا — بی نوا شد گرچه دارد صد نوا — چونکه گل رفت و گلستان شد خراب — نشنوی زین پس ز بلبل سرگذشت

چونکه گل رفت و گلستان شد خراب — بوی گل را از که جویم از گلاب — جمله معشوق است و عاشق پرده — زنده معشوق است عاشق مرده

چون نباشد عشق را پروای او — او چو مرغی ماند بی پروای او — پر و بال او کند عشق اوست — مو کشانش میکشد تا کوی دوست

من چه گویم هوش دارم هم ز هوش — چون نباشد نور یارم پیش و پس — نور او در بر من و پیش و تحت و فوق — بر سر و بر گردنم مانند طوق

عشق خواهد کاین سخن بیرون بود — آینه ات غماز نبود چون بود — آینه ات دانی چرا غماز نیست — زانکه زنگار از رخش ممتاز نیست

آنکه کژ رنگ و آلایش جداست — پرتو شعاع نور خورشید خداست — رو تو زنگار از رخ او پاک کن — بعد ازان آن نور را ادراک کن

این حقیقت را شنو از گوش دل — تا برون آئی بکلی ز آب و گل — فهم اگر دارید جان را ره دهید — بعد ازان از شوق پا در ره نهید

حکایت عاشق شدن پادشاه بر کنیزک و خریدن او و آن کنیزک را و بیمار شدن کنیزک و درمان بیماری او

بشنو این دستان ازین دانا بدان — ملک دنیا بود شش هم ملک دین — اتفاقا شاه روزی شد سوار — خود حقیقت نقد حال ماست آن

نقد حال خویش را گر پی بریم — ما گمان وار دام عشق او صید دشت — یک کنیزک دید شه در شاهراه — هم ز دنیا هم ز عقبی برخوریم

پادشاهی در زمانی پیش ازین — داد مال و آن کنیزک را خرید — چون خرید او را و برخوردار شد — با خواص خویش از بهر شکار

بهر صیدی می شد او با یک گروه — مرغ جانش در قفس چون می طپید — کوزه بودش آب می ناید بدست — شد غلام آن کنیزک جان شاه

مرغ جانش در قفس چون می طپید — آن یکی خرداشت بالاتش نبود — آب اچون یافت خود کوزه شکست — آن کنیزک از قضا بیمار شد

آن یکی خرداشت بالاتش نبود — یافت پالان گرگ خر را در ربود — گفت جان هر دو در دست شماست — درد مند و خسته ام درمان او ست

شه طبیبان جمع کرد از چپ و راست — گفت جان من سهل ست جان جانم اوست — بر دو گنج زر و مرجان مرا — جمله گفتندش که جانبازی کنیم

هر که درمان کرد مر جان مرا — بر دو گنج زر و مرجان مرا — جمله گفتندش که جانبازی کنیم — فهم گردانیم ابنازی کنیم

هر یکی از ما مسیح عالمی ست — هر الم را در کف ما مرهمی ست — گر خدا خواهد نگفتند از بطر — پس خدا نبود شان عجز بشر

ترک استثنا مرادم قسوتی ست — فی همین گفتن که عارض حالتی ست — ای بسا ناورده استثنا بگفت — جان او با جان استثناش جفت

هر چه کردند از علاج و از دوا — گشت رنج افزون و حاجت ناروا — آن کنیزک از مرض چون می بشد — چشم شاه از اشک خون چون جوی شد

از قضا سرکنگبین صفرا فزود — روغن بادام خشکی می نمود — از هلیله قبض شد اطلاق رفت — آب آتش را مدد شد همچو نفت

سستی دل شد فزون و خواب کم — سوزش چشم و دل و پر درد دم — شربت و ادویه و اسباب او — از طبیبان ریخت یکسر آب رو

شه چو عجز آن طبیبان را بدید — عاجز شدن طبیبان از معالجهٔ کنیزک و ظاهر شدن بر بادشاه وحی آوردن او بدرگاه بادشاه حقیقی

رفت در مسجد سوی محراب شد — سجده گه از اشک شه پر آب شد

چون بجوشش آمد آن غرقاب فنا — خوش زبان بگشاد در مدح و ثنا — کای کمینه بخشت ملک جهان — من چه گویم چون تو میدانی نهان

حال ما و این طپیدن بسترم — پیش لطف عام تو باشد هنر — ای همیشه حاجت ما را پناه — بار دیگر ما غلط کردیم راه

لیک گفتی گرچه میدانم سرت — زود هم پیدا کنش بر ظاهرت — چون برآورد از میان جان خروش — اندر آمد بحر بخشایش بجوش

در میان گریه خوابش در ربود — دید در خواب او که پیری رو نمود — گفت ای شه مرده حاجات تست — گر غریبی آیدت فرد از ماست

چونکه آید او حکیم حاذق ست — صاد قش دان کاین دو صادقست — در علاجش سحر مطلق را ببین — در مزاجش قدرت حق را ببین

خفته بود آن خواب دید آگاه شد — گشته ملک کینه رک شاه شد — چون سید آن عقده گاه در رشد — آفتاب از شرق اختر سور شد

بود اندر سقفره شه منتظر — تا چه بیند آنچه نمود ند سر — دید شخصی کاملی پرمایه — آفتابی در میان سایه

سیر سد از دور مانند هلال — نیست بود و هست شکل خیال — نیست شش باشد خیال اندر جهان — تو جهانی بر خیالی بین روان

بر خیالی صلح شان و جنگ شان — بر خیالی نام شان و ننگ شان — آن خیالاتی که دام اولیاست — عکس مهرویان بستان خداست

آن خیالی را که شه در خواب دید — در رخ مهمان سه آمد پدید — نور حق ظاهر بود اندر وی دلی — نیک بین باشی اگر اهل دلی

آن ولی حق چو پیدا شد دوتا — از سر و پایش همی میریخت نور — شه بجای حاجبان پیش رفت — پیش آن مهمان غیب خویش رفت

ضیف غیبی را چو استقبال کرد — چون شکر گونی که پیوست انگبین — هر دو بحری آشنا آموخته — هر دو جان بی دوختن بر دوخته

آن یکی چون تشنه و آن دیگر چو آب — آن یکی خورد و آن دیگر شد شراب — گفت معشوقی تو بودستی بآن — لیک کار از کار خیزد در جهان

درخواستن توفیق و عنایت و دعا خاتمهٔ ادبی

ای مرا تو مصطفی من چون عمر — از خدا جویم توفیق ادب — بی ادب محروم ماند از لطف رب — بی ادب تنها نه خود را داشت بد

مائده از آسمان در میرسید — بی شریعی اوصع و بی گفت و شنید — در میان قوم موسی چند کس — بی ادب گفتند کو سیر و عدس

منقطع شد خوان و نان از آسمان — ماند رنج زرع و بیل و داس و نان — بار عیسی چون شفاعت کرد حق — خوان فرستاد و غنیمت بر طبق

مائده از آسمان شد عام و خاص — چونکه گفت انزل علینا مائده — بازگستاخان ادب بگذاشتند — چون گدایان زله ها بر داشتند

گرد عیسی لابه ایشان ز آنکه این — دائم ست و کم نگردد از زمین — بدگمانی کردن و حرص آوری — کفر باشد نزد خوان مهتری

زان گدا رویان نادیده نیاز — آن درشت بر ایشان شد فراز — نان خوان از آسمان شد منقطع — بعد از آن آن خوان شکم صنع

ابر بنماید پی منع زکات — ور زنا فاشد وبا اندر جهات — هر چه بر تو آید از ظلمات غم — آن ز بیباکی و گستاخی ستم

هر که بیباکی کند بر راه دوست — رهزن مردان شد و نامرد و توست — از ادب نور گشت سایهٔ خاک — و ز ادب معصوم شد پاک آدمک

مر ز گستاخی کسوف آفتاب — شد عزازیلی ز جرات مرد آب — هر که گستاخی کند در طریق — گرد و اندر روی حیرت غرق

حکایت بادشاه با طبیبه الهی که در خواب او شد

حال شاه و میهمان برگو تمام — ز انکه پایانی ندارد این کلام — شاه بود و لیک کان نی در قرن — شد چو پیش میهمان خویش رفت

---

۵۲ در بعضی باطل
۵۳ در بعضی حاذقی ست
کز غلط اول شناسد راه را — کو طبیبان بود غلط گیر اطبا را
بود غلط گیر اطبا را بر قرن — حاذقی باشد طبیب تن را و جان
۵۴ حاذق یا طبیب جان بین
جانب بینی بباید تن نبین
۵۵ در بعضی ورنه گاه ۵۶ خفیه
۵۷ اشاره بآیه قد جاءکم برهان من ربکم
۵۸ در بعضی بر خیالی صلح شان
۵۹ در بعضی ضیف غیبی را چو استقبال کرد
۶۰ در بعضی بر خیالی صلح شان
۶۱ در بعضی ضیف غیبی را چو استقبال کرد
۶۲ در بعضی شه بجای حاجبان پیش رفت
۶۳ در بعضی ضیف غیبی را چو استقبال کرد
۶۴ در بعضی بی ادب تنها نه خود را داشت بد
۶۵ در بعضی بی ادب گفتند کو سیر و عدس
۶۶ در بعضی ز آنکه این
۶۷ در بعضی ز آن درشت بر ایشان شد فراز

دست بگشاد و کنارش برگرفت — چون عشق اندر دل و جانش گرفت — دست و پیشانیش بوسیدن گرفت — وز مقام و راه پرسیدن گرفت

پرسش سان میکشیدش تا بصدر — گفت گنجے یافتم اما بصبر — صبر تلخ آمد ولیکن عاقبت — میوهٔ شیرین دهد پر منفعت

گفت ای نور حق و رفع حرج — معنی الصبر مفتاح الفرج — ای لقای تو جواب هر سؤال — مشکل از تو حل شود بی قیل و قال

ترجمانی هر چه مارا در دل ست — دستگیر هر چه پایش در گل ست — مرحبا یا مجتبے یا مرتضے — ان تغب جار التقاضا ضاق القضا

انت مولی القوم من لا مشتهه — قدروی کالنص لم ینسه — چون گذشت آن مجلس و خوان کرم — دست و بگرفت و برد اندر حرم

بردن بادشاه طبیب عیبی را بر سر بیمار

قصهٔ رنجور و رنجوری بخواند — هم علامات هم اسبابش شنید — گفت هر دارو که ایشان کرده اند — بلدان پیش رنجورش نشاند

رنگ و نبض و قاروره بدید — استعیذ الله مما یفترون — ویدرنج و کشف شد بروے نهفت — آن عمارت نیست ویران کرده اند

پیر خر بود و نداند از حمار — بوی هر هیزم پدید آید دمی — دید از زاریش کو زار دل ست — لیک پنهان کرد و با سلطان نگفت

رنجش از صفرا و از سودا نبود — نیست بیماری چو بیماری دل — علت عاشق ز علتها جداست — تن خوش ست او گر قارون ست

عاشقے پیداست از زاری دل — عاقبت ما را بدان شه رهبرست — هر چه گویم عشق را شرح و بیان — عشق اصطرلاب اسرار خداست

عاشقے گر زین سر و گر زان سرست — لیک عشق بیزبان روشنگرست — چون بعشق آمد قلم بر خود شکافت

گرچه تفسیر زبان روشنگرست — هم قلم شکست و هم کاغذ درید — عقل در شرحش چو خر در گل بخفت

چون سخن در وصف این حالت رسید — گر دلیلت باید از وی رو متاب — از وی ار سایه نشانی می دهد

آفتاب آمد دلیل آفتاب — چون برآید شمس الحق والقمر — خود غنی ست از جهان و جان و تن

سایه خواب آرد ترا چون ثم مد — مثل او هم می توان تصویر کرد — لیک آن شمسی که شد مستتر ز چشم

شمس من خارج اگرچه هست فرد — تا در آید در تصور مثل او — شمس پنهانی که نورش عالم ست

در تصور ذات او را گیج گو — شمس پنهان آسمان و روح بخش — واجب آمد چون که دیدم نام او

چون حدیث روی شمس الدین رسید — این نفس جان دامنم پر آتش ست — گر برای حق صحبت سالها

تا زمین و آسمان خندان شود — عقل در وصف و مدیحش چون بخفت — بازگو هندی از آن خوش حالها

لا تکلفنی فانی فی غنی — کل شیء قال غیر العشق — هیچ یاری کرد دست اندر طبیب

هر چه می گوید عاشق ای پسر — من چه گویم یک رگم ساکن نشد — این نه حال آن گزاف آمد مقال

خود تمامش گفتن زین گفتن ست — ترجمانی چون ازین گویا بود — نیست فردا گفتن از شرط طریق

قال الطبیب فاصف جالینوس — فاعتل فاوقت فاضمر فاسقط — گفتمش پوشیده خوشتر سر یار

خوشتر آن باشد که سر دلبران — گفته آید در حدیث دیگران — گفت کشوف و برهنه بی غلول — باز گو رنجم مده ای بوالفضول

پرده بردار و برهنه گو که من — می نگنجم با صنم در پیرهن — گفتم ار عریان شود او در عیان — نی توانی نی کنارت نی میان

آرزو می خواه لیک اندازه خواه — بر ستا بد کوه را یک برگ کاه — آفتابی کز وی این عالم فروخت — اندکی گر پیش آید جمله سوخت

تا نگردد خون دل جان جهان — لب نبندد ور بدوزی صد دهان — بیش ازین آشوب و خونریزی مجو — بیش ازین از شمس تبریزی مگو

خلوت طلبیدن طبیب از پادشاه بهت و دریافت مرض کنیزک

این مدار و آخر از آغاز گو — وز درون هم داستان شاه شنو — رو تمام آن حکایت باز گو

چون حکیم از بهر این سخن آگاه شد — گفت ای شه خلوتی کن خانه را — دور کن هم خویش و هم بیگانه را

کس ندارد گوش در دانه‌ی[۱] ما — تا بپرسم از کنیزک پیر ما — تا بپرسد از کنیزک او فسون

خانه خالی کرد و یک دیار نه — جز طبیب و جز جهان بیمار نه — که علاج اهل هر شهری جداست

وا نمودن شهر از و را بت کنیزک[۲] — خویشی و پیوستگی با چیست — باز می پرسید از جور فلک

چون کسی را خار در پا بش خلد — پای خود را بر سر زانو نهد — ور نیابد می کند با لب ترش

خار در پا شد چنین و شوریاب — خار در دل چون بود او را بجو — کی خمان را دست بوسی بر کسی

کس نیارد دم ز خار ی نهد — خر نداند دفع او بی جهد — جفته می انداخت صید از خم کرد

آن لگد کی دفع خار او کند — حاذقی باید که بر مرکز زند — عاقلی باید که خاری بر کند

آن حکیم خار چین استاد بود — دست می زد جا بجا بی آزمود — باز می پرسید حال و داستان

تا که نبض از نام که گردد جهان — از مقام و خواجگان و شهرها ش — سوی نبض و جستنش بنهاد گوش

نبض شهر انش یعنی از شهرها[۳] — او بود مقصود و جانش در جهان — بعد ازان شهر و گر را نام برد

گفت چون پیرون شد از شهر خویش — در کدا ین شهر بودی تو پیش — رنگ و نبض او دیگر گشت

خواجگان و شهرها را یک بیک — باز گفت از جای و از مان و نمک — فی رگش جنبید و فی رگ گشت زیر

نبض او بر حال خود بدی گزند — شهر شهر و خانه خانه قصه کرد — آب از چشمش روان شد همچو جوی

گفت باز رگانم آنجا آرمید — خواجه زرگر دان شهرم خرید — چون بگفت این را آتش غم بر فروخت

نبض جست و روی سرخش زرد شد — کز سمرقندی زرگر فرد شد — اصل آن درد و بلا را باز یافت

گفت کوی او کرام ست و گذر[۴] — او سر پل گفت و کوی غالفر[۵] — آن کنیزک را که رستی از عذاب

گفت دانستم که رنجت چیست زود — در علاجت سحرها خواهم نمود — آن کنم با تو که باران با چمن

من غم تو می خورم تو غم مخور — بر تو من مشفق ترم از صد پدر — گر چه شاه از تو کند بس جستجوی

چونکه اسرارت نهان در دل شود — آن مرادت زود تر حاصل شود — زود گردد با مراد خویش جفت

---

[۱] دانه‌ی: دهان
[۲] و را بت کنیزک: و نمودن شهر از
[۳] از شهرها: یعنی از شهرها
[۴] کرام ست و گذر: کرام ست گذر
[۵] غالفر: غالفرم کی است از عرفند

دانه چون اندر زمین پنهان شود | بعد ازان سرسبزی بستان شود | زر و نقره گر نبودندش نهان | پرورش کی یافتندی زیر کان
وعدها و لطفهای آن حکیم | کرد آن رنجور را امین رحیم | وعدها با شد حقیقی دلپذیر | وعده ها باشد مجازی تا کسی گیر
وعدهٔ اهل کرم گنج روان | وعدهٔ نااهل شد رنج روان | وعده را باید وفا کردن تمام | ور نخواهی کرد باشی سرد و خام

در یافتن آن طبیب الٰہی رنج کنیزک را و بشاه آمدن

آن حکیم مهربان چون ازین یافت | صورت رنج کنیزک باز یافت
بعد ازان برخاست عزم شاه کرد | شاه را زان شبهه آگاه کرد | شاه گفت اکنون بگو تدبیر چیست | درچنین غم موجب تأخیر چیست
گفت تدبیر آن بود کان مهوشی | حاضر آریم از پی این دلخوشی | قاصدی بفرست کاخبارش کنند | طالب این فضل و ایثارش کنند
مرد زرگر را بخوان از ان شهر زود | باز رو خلعت بده او را غرور | چون ببیند سیم و زر آن بینوا | بهر زر گردد ز خانمان و مان جدا
زر خر در را واله و شیدا کند | خاصه مفلس را که خویش سود کند | زر اگرچه عقل می آرد ولیک | مرد عاقل باید اورا اینک بنک

فرستادن پادشاه رسولان بسمرقند در طلب آن زرگر

چونکه سلطان از حکیم آن را شنید | پند او را از دل و از جان گزید
گفت فرمان ترا فرمان کنم | هر چه گویی آنچنان کن آن کنم | پس فرستاد آنطرف یکدو رسول | حاذقان و کافیان بس عدول
تا سمرقند آمدند آن دو امیر | پیش آن زرگر ز شاه بشیر | کای لطیف استاد کامل معرفت | فاش اندر شهر ها از تو صفت
نک غلامان شاه از بهر تو گری | اعتبارت کرد زر را مشتری | اینک این خلعت بگیر و زود سیم | چون بیائی خاص باشی و ندیم
مر ورا مال و خلعت بسیار داد | غره شد از شهر و فرزندان برید | اندر آمد شادمان در راه مرد | بیخبر کان شاه قصد جانش کرد
اسپ تازی بر نشست و شاد تاخت | خوبهای خویش را خلعت شناخت | ای شده اندر سفر با صد رضا | خود بپای خویش تا سودای لقضا
در خیالش ملک و غزو سروری | گفت عزرائیل رو آری سوی | چون رسید از راه آن مرد غریب | اندر آوردش بپیش شه طبیب
پیش شاهنشاه بردش خوش خوش | تا بسوزد بر سر شمع طرب از | شاه دید او را و بس تعظیم کرد | مخزن زر را بدو تسلیم کرد
پس بفرمودش که برسازد ز زر | از سوار و طوق و خلخال و کمر | هم ز انواع اوانی بیحدود | کانچنان در بزم شاهنشه سزد
زر گرفت آن مرد شد مشغول کار | بیخبر از حالت این کارزار | پس حکیمش گفت کای سلطان مه | آن کنیزک را باین خواجه بده
تا کنیزک در وصالش خوش شود | آب وصلش دفع این آتش شود | شه بدو بخشید آن مه روی را | جفت کرد آن هر دو صحبت جوی را
مدت شش ماه مے راندند کام | تا صحت آمد آن دختر تمام | بعد ازان از بهر او شربت بساخت | تا بخورد و پیش دختر می گداخت
چونکه زشت و ناخوش و رنج زره | اندک اندک در دل او سرد شد | عشقهای کز پے رنگے بود | عشق خود عاقبت ننگے بود
کاشکے آن ننگ بودی کیستی | تا ز فتنی بر دی این بد داوری | خون دویدی از چشم همچون جوی او | دشمن جان وی آمد روی او
دشمن طاؤس آمد پر او | ای بسا شه را بکشته فراو | گفت من آن آهوم کز ناف من | ریخت آن صیاد خون صاف من
ای من آن رویاه صحرا کز کمین | سر بریدندم برای پوستین | ای من آن پیلی که زخم پیلبان | ریخت خونم از برای استخوان
آنکه کشتستم پی او دون من | مے ندانند که نخست خون من | بر من بست امروز در فردا روی ست | خون چون من کس چنین ضایع کی ست

گر ندیدی روی را بگشا دو چشم — باز گردد سوی او آن سایه باز
این جهان کوه است و فعل ما ندا — سوی ما آید ندا ها را صدا
این بگفت و رفت سوی خاک خویش — آن کنیزک شد ز درد و رنج ریش
زانکه عشق مردگان پاینده نیست — زانکه مرده سوی ما آینده نیست
عشق زنده در روان و در بصر — هر دمی باشد ز غنچه تازه تر
عشق آن زنده گزین کو باقی است — وز شراب جانفزایت ساقی است
عشق آن بگزین که جمله انبیا — یافتند از عشق او کار و کیا
تو گمو ما را بدان شه باز نیست — بر کریمان کارها دشوار نیست

در بیان آنکه کشتن من در گریا شارهٔ الهی بوده نه بخیال باطل

کشتن آن مرد بر دست حکیم — نی پی امید بود و نی ز بیم
او کشتش از برای طبع شاه — آن پسر را کش خضر ببرید حلق
تا بنا یابد مر او الهام از اله — تا ز آزار در نیابد عام خلق
آنکه از حق یابد او وحی و خطاب — آنکه جان بخشد اگر بکشد رواست
هر چه فرماید بود عین صواب — نائب است و دست او دست خداست
همچو اسمعیل پیشش سر بنه — تا بماند جانت خندان تا ابد
همچو جان پاک احمد با احد — شاد و خندان پیش تیغش جان بده
عاشقان جام فرح انگه کشند — تا بماند جانت خندان تا ابد
تو گمان کردی که کرد او آن و دگ — شاه آن خون از پی شهوت نکرد
بهر آنست این ریاضت بین جفا — تا برآرد کوره از نقره خبث[۱۵]
بهر آنست استخوان نیک و بد — تا برآرد کوره از نقره خبث[۱۵]
گر نبودی کارش الهام آله — پاک بودی از شهوت و حرص و هوا
گر خضر در بحر کشتی را شکست — صد درستی در شکست خضر هست
مست عقل ست او تو مجنونش مدان — گر بدی خون مسلمان کام او
می بلرزد عرش از مدح شقی — شاه بود و شاه بس آگاه بود
آن کسی را کش چنین شاهی کشد — نیم جان بستاند و صد جان دهد
گر ندیدی سود او در قهر او — طفل میلرزد ز نیش احتجام
تو قیاس از خویش می گیری بلیک — پیشتر آ تا بگویم قصه

حکایت مرد بقال و روغن ریختن طوطی

بر بقالی مرد را طوطی بدی — در خطاب آدمی ناطق بدی
بر دکان بودی نگهبان دکان — نکته گفتی با همه سوداگران
خواجه روزی سوی خانه رفته بود — بر دکان طوطی نگهبانی نمود
جست از صدر دکان سوی گریخت — گربه بر جست ناگه از دکان
شیشه های روغن بادام ریخت — از سوی خانه بیامد خواجه اش
بر سرش زد گشت طوطی کل[۱۶] نهاد — روز کی چندی سخن کوتاه کرد
ریش بر میکند و میگفت ای دریغ — کافتاب نعمتم شد زیر میغ
هدیه ها می داد هر درویش را — دست من بشکسته بودی آن زمان
تا بیابد نطق مرغ خویش را — بعد سه روز و سه شب حیران و زار
بر دکان بنشسته بد نومید وار — پیش خود گفتا که شاید این شکار

[۱۵] خبث: ناخالصی
[۱۶] کل: سر

باهزاران غصه و غم گشت جفت
کای عجب این مرغ کی اید بگفت
وز تعجب لب بدندان می گرفت

وسبدم میگفت از بهر سخن
تا که باشد کاندر آید در سخن
چشم او را با صور میکرد جفت

ناگهانی جوسه[1] لقمه می گذشت
با سر پی موسان طلاس طوشت
با نگ بروی زد بگفتش در عیان

گرچه ای گل با گلان آمیختی
تو مگر از شیشه روغن ریختی
که چو خود پنداشت صلب دل ترا

کار پاکان را قیاس از خود مگیر
گرچه باشد در نوشتن سیر شیر
کم کسی زابدال حق آگاه شد

همسری با انبیا برداشتند
اولیا را همچو خود پنداشتند
ما و ایشان بسته خوابیم و خور

این ندانستند ایشان از عمی
هست فرقی در میان بی منتها
لیک شد زان نیش و زان دیگر عسل

هر دو گون آهو گیا خوردند و آب
زین یکی سرگین شد و وان مشک ناب
آن یکی خالی و آن پر از شکر

صد هزاران اینچنین اشباه[2] بین
فرق شان هفتاد و ساله راه بین
وان خور و گردد همه نور خدا

این خورد زاید همه بخل و حسد
وان خورد زاید همه نور الصمد
این ز بین پاک و آن شورست و بد

هر دو صورت گر بهم ماند رواست
آب تلخ و آب شیرین را صفاست
او شناسد آب خوش از شوره آب

جز که صاحب ذوق کی شناسد طعوم
شهد را نا خورده کی داند ز موم
هر دو را بر یکر نهاده اساس

ساحران با موسی از استیزها
سحر را با معجزه کرده قیاس
زین عمل تا آن عمل راهی شگرف

لعنة الله این عمل را و رقفا
رحمة الله آن عمل را در وفا
آتشی آمد درون سینه طمع

هر چه مردم می کند بوزینه هم
کافران اندر مری بوزینه طبع
فرق را کی بیند آن استیزه جو

این کند از امروان بهر ستیز
او گمان برده که من کردم چو او
فرق را کی بیند آن استیزه جو

در نماز و روزه و حج و زکات
آن منافق با موافق در نماز
از پی استیزه آید نے نیاز

گرچه هر دو بر سر یک بازیند[3]
با منافق مومنان در پرده اند
با منافق مات اند آخرت

مونش خواند جانش خوش شود
لیک با هم مرغ بنده[4] و رازیند
هر یکی بر وفق نام خود رود

ور منافق تند و پرآتش شود
هر یکی سوی مقام خود رود
نام این مبغوض ز افات دوست

میم و واو سیم و نون تشریف نیست
نام آن محبوب ذات وی ست
نام این بغوض ز افعال دوست

لفظ مومن جز پی تعریف نیست
گر منافق خو نمایش این نام دون
ز آنچو کژدم می خلد در اندرون

گرنه آن نام اشتقاق و وزن است
زشتی این نام بر از حرف نیست
تلخی آن آب بحر از ظرف نیست

حرف ظرف آمد درو معنی چو آب
بحر معنی عنده[5] ام الکتاب
در میان شان نرخ لایبغیان[6]

وان که این هر دو یکی داند ولی
در گذر زین هر دو تا معنی آن
بی خبر گر زندانی زا عتبار

هر کرا در جان خدا بنهد محک
هر یقین را باز داند او ز شک
آن کسی داند که پر بود از وفا

در دهان زنده خاشاک اجهد
انگه آرامد که پیرونش کند
چون در آمد حس زنده سپر رود

در هزاران لقمه یک خاشاک خرد

---

[1] سه [2] اشباه [3] بازیند [4] بنده [5] عنده [6] لایبغیان

حس دنیا نردبان این جهان — حس عقبی نردبان آسمان — صحت این حس بجو جاوید از طبیب
صحت این حس نه معموری تن — صحت آن حس ز تحریک بدن — شاه جان مر جسم را ویران کند — بعد ویرانیش آبادان کند
ای خنک جانی که هر عشق حال — بذل کرد او خانمان و ملک و مال — کرد ویران خانه بهر گنج زر — وز همان گنجش کند معمور تر
آب را ببرید و جو را پاک کرد — بعد ازان در جو روان کرد انگبین — پوست را بشگافت پیکانرا بشست — پوست تازه بعد از انش بر دمید
قلعه ویران کرد و از کافر ستد — بعد ازان برساخت صد برج و سند — کار چون را کو کیفیت نهد — اینکه گفتم هم ضرورت میدهد
گه چنین بنماید و گه ضد این — جز که حیرانی نباشد کار دین — فی چنان حیران که پیشش سوی دست — هل چنین حیران که غرق بیدست و پاست
آن یکی را روی او شد سوی دوست — دین یکی را روی او خود روی اوست — روی هر یک می نگردی زار زار — بو که گردی تو زخدمت بوشناس
چون نبی ابلیس آدم روی هست — پس ببر دستی نشاید داد دست — زانکه صیاد آورد بانگ صفیر — تا فریبد مرغ را آن مرغ گیر
بشنود آن مرغ بانگ جنس خویش — از هوا آید بیابد دام و پیش — تا بخواند بر سلیمی زان فسون — بو مسیلم را لقب احمد کنند
کار مردان روشنی و گرمی ست — کار دونان حیله و بی شرمی ست — شیر و شیشین از برای گد کنند — باده را خشمش بود کندو مذاق
بو مسیلم را لقب کذاب ماند — مر محمد را الوالالباب ماند — آن شراب حق خمارش مشکناب — دشمن عیسی و نصرانی گداز

داستان بادشاه جهودان که نصرانیان را می کشت بهر تعصب ملت خود و حکایت آن استاد و شاگرد

بود شاهی در جهودان ظلم ساز — آن دو صد مسجد خدائی را جحد
شاه اول کرد در راه خدا — شیشه پیش چشم او دو می نمود
گفت استاد احولی را کاندرآ — چون درون خانه احول رفت زود — احولی بگذار و افزون بین مشو
گفت احول زان دو شیشه تا کدام — گفت استاد آن دو شیشه نیست خام — مرد احول گردد از میلان و خشم
گفت ای استاد طعنه مزن — گفت استاد از دو یک را بر شکن — زاستقامت روح را مبدل کند
شیشه یک بود و چشمش دو نمود — چون شکست آن شیشه دیگر نبود — کی شناسد ظالم از مظلوم زار
چون غرض آمد هنر پوشیده شد — صد حجاب از دل بسوی دیده شد — که پناهم دین موسی آورید
شاه از حقد جهودانه چنان — گشت احول کالامان یا رحمان — کو بر آب از مکر ریسمانی گره
او وزیری داشت همچون خشم و کین — صد هزاران بیگنه را بی گنه — کم کش ایشان را که کشتن نیست خوب
گفت ترسایان پناه جان کنند — دین مجوسی را از ملک پنهان کنند — با ملک گفت ای شه اسرار جو — طاهرش باشد و باطن پر دغل
دین نماند بوی مشک و عود نیست — سر نهان ستاند صد غلاف — فی هویدا دین و فی پنهانیی
چار خاتون مکر را این زن بزیست — تا نماند در جهان نصرانیی — تا بخواهد یک شفاعت گر مرا
گفت ای شه گوش و دستم را ببند — بینم بشکاف و لب از حکم مند — بر سر دار آور مرا — بر سر دار است که باشد چار سو

ابلیس اندیشیدن و زیر با نصارے و مکر او

اگهم ازخود دران تا شهر دور — تا در اندازم در ایشان صد فتور — چون شنود آن قوم از من این سخن — کار ایشان سر بسر شوریده گیر

در میان شان فتنه و شور افگنم — کاهنان خیره شوند اندر فنم — انچه خواهم کرد با نصرانیان — آن نمی آید کنون اندر بیان

چون شمارندم امین و رازدان — دام دیگرگون نهم در پیش شان — وز حیل بفریبم ایشان را همه — واندر ایشان افگنم صد دمدمه

تا بدست خویش خون خویشتن — بر زمین ریزند کوته شد سخن — پس بگویم من پسر نصرانیم — ای خدای رازدان میدانیم

شاه واقف گشت از ایمان من — وز تعصب کرد قصد جان من — خواستم تا دین نشه پنهان کنم — انچه دین اوست ظاهر آن کنم

شاه بوئی برد از اسرار من — متهم شد پیش شه گفتار من — گفت گفت تو چنان رو دین ست — از دل من تا دل تو راه نیست

من ازان وز تو ندیدم حال تو — حال دیدم کی نیوشم قال تو — گر نبودی جان عیسی جای ما — او جهود انه بکردی یاره ام

بهر عیسی جان بپارم سر دهم — صد هزاران مکرش بر جان نهم — جان دریغم نیست از عیسی لیک — واقفم بر علم دینش نیک نیک

حیف می آید مرا کان دین پاک — در میان جاهلان گردد هلاک — گشته ایم این دین حق را راهنما

وز جهودان و ز جهودی رسته ایم — تا بر ناراین میان ایستاده ایم — بشنوید اسرار کیش او بجان

چون شمارندم امین و مقتدا — سر نهندم جمله جویند اهتدا — از دلش اندیشه را کلی ببرد

کرد باوی شاه آن کاری که گفت — خلق حیران ماندند از نهفت — تا که واقف شد ز حالش مرد و زن

راند او را جانب نصرانیان — کرد دعوت شروع او بعد ازان — می شدند انذر غم او اشکبار

حال عالم همچنین ست ای پسر — جمع آمدن نصاری با وزیر و رازگفتن او با ایشان — از حسد می خیزد اینها سر بسر

صد هزاران مرد ترسا سوی او — اندک اندک جمع شدند کوی او — سر انگلیون و زنار و نماز

او بیان میکرد با ایشان براز — او بظاهر واعظ احکام بود — لیک در باطن صفیر و دام بود

بهر این معنی صحابه را رسول — ملتمس بودند مکر نفس غول — در عبادتها و در اخلاص جان

فضل ظاهر را نجستندی ز او — کوچه آمیزد ز اغراض نهان — می شنیدندی چون گل از گلشن

گفت آن فضلی حذیفه با حسن — عیب باطن را بجستندی ز کو — خیره گشتندی دران وعظ و بیان

تا بدان شد وعظ و تذکیر حسن — موشگافان صحابه جایشان — نائب عیسی اش می پنداشتند

دل بدو دادند ترسایان تمام — خود چه باشد قوت تقلید عام — ماچو مرغان حریص بی نوا

او پسر دجال یک چشم لعین — صد هزاران دام و دانه هست او را هر دمی — سوی دامی میپریم از اشتهای

وسبدم پا بسته دام تو ایم — هر یکی گر بازو سیمرغی شویم — کین خلل از گندم ستانند بارها

ما درین انبار گندم می کنیم — گندم جمع آمده گم می کنیم — واندکی گندم جمع گندم جوش کن

موش تا انبان ما حفره زده ست — وز فشش انبار ما ویران شده ست — اول ای جان دفع موشش کن

بشنو از اخبار آن صدر صدور — لا صلوة تم الا بالحضور — گر نه موشی دزد دارد در میان

Mevlana Rumi Museum Konya

ریزه ریزه صدق هر روزه چرا | جمع می ناید درین انبار ما | بس ستاره آتش از آهن بجهید | وین دل شوریده پذیرفت شتاب
لیک در ظلمت یکی دزدی نهان | می نهد انگشت بر استارگان | میکشد استارگان را یک بیک | تا که نفروزد چراغی بر فلک
چون عنایات شود با ما متیم | کی بود بیمی ازان در دل یتیم | گر هزاران دام باشد هر قدم | چون تو با مائی نباشد هیچ غم
هر شبی از دام تن ارواح را | می رهانی می کنی الواح را | می رهند ارواح هر شب زین قفص | فارغان فی حاکم و محکوم کس
شب ز زندان بیخبر زندانیان | شب ز دولت بیخبر سلطانیان | فی غم و اندیشه سود و زیان | فی خیال این فلان و آن فلان
حال عارف این بود بیخواب هم | گفت پیغمبر که عینای تنام | خفته از احوال و بیدار و ز شب | چون قلم در پنجه تقلیب رب

تمثیل مرد عارف تفسیر انه یتوفی الانفس حین موتها

آنکه او در پنجه نه بیند در رقم | خلق را هم خواب حسی می ربود | رفت در صحرای چون جان شان | فعل پندارد و بخشش از قلم
تتمه زین حال عارف وا نمود | هند و شب را بتیغ انگند سر | میل هر جانی بسوی تن بود | روح شان آسوده و ابدان شان
تا یکی روز آخر چوپان ازین سپهر | جمله را در دام و در دد او کشی | چونکه نور صبحدم سر بر زند | هر تنی از روح آبستن بود
از صفیری باز دام اندر کشی | جمله را در صور آرد زان دمی | روحهای منبسط را تن کند | گر کس زین گردون پرزند
فالق الاصباح اسرافیل وار | سر النوم اخ الموت ستاین | لیک بهر آنکه روز آیند باز | هر تنی را باز آبستن کند
اسپ جانها را کند عاری ازین | تا که روزش وا کشد زان مرغزار | کاش چون اصحاب کهف آن روز ما | برنهند بر پای شان بند دراز
تا ازین طوفان بیداری بهوش | در پناهگاه آردش در زیر بار | ای بسا اصحاب کهف اندر جهان | حفظ کردی یار کشتی نوح را
غار یار تو یار با تو در سرود | دار هیدی این قدر سر و شم گوش | بازوان کز چیست این بر و بها | بهاء تو پیش تو هست این نه ان
گفت لیلی را خلیفه کان تو نی | سوال کردن خلیفه از لیلی و جواب او را | گر تو مجنون شد پریشان و غوی | ختم حق بر چشمها و گوشها
از دگر خوبان ترا خوبان بتی | گفت خامش چون تو مجنون نیستی | دیده مجنون اگر بودی ترا | هر دو عالم بیخطر بودی ترا
در طریق عشق بیداری بدست | هر که بیدار ست او در خواب تر | هست بیداریش از خوابش بتر
با وجودی تو که یک مجنون بخود | چون بحق بیدار نبود جان ما | هست بیداری چو در بندان ما
هر که در خوابست بیداریش تیز | در زیان و سود و از خوف و ملال | فی بسوی آسمان راه سفر
جان همه روزان و شبها کو بجال | فی صفا می ماندش فی لطف و فر | آن خیالش گردد و اصد جمال
خفته آن باشد که او از هر خیال | وارد امید و کند باد و مقال | فی چنانکه از خیال آید بحال
دیده را چون حق بینا کرد و بخت | پس نشوید دست خود را از دو آب | چونکه تخم نسل در شوره بریخت
نصف سر بیند ازان و تن بلید | آه ازان نقش پدیدنا پدید | مرغ بر بالا پران و سایه اش
ای بسا صیاد و دانه سایه شود | میدود در پندان که بی مایه شود | بیخبر کان عکس آن مرغ هواست
تیر اندازد بسوی سایه او | ترکش خالی شود در جستجو | ترکش عمرش تهی شد عمر رفت | از دویدن در شکار سایه تفت

سایهٔ یزدان چو باشد دایه اش | دار ها نازد بچال و سایه اش | سایهٔ یزدان بود بندهٔ خدا | مردهٔ این عالم و زندهٔ خدا

دامن او گیر زود تر بیگمان | در تحریص متابعت و سلے مرشد | تا رهی از آفت آخر زمان

کیف مد الظل لقش اولیاست[۵۱] | کو دلیل نور خورشید خداست | اندرین اولی مروی این دلیل | لا احب[۵۲] الآفلین گو چون خلیل

روز سایه آفتابی را بیاب | دامن شه شمس تبریزی بتاب | ره مدانی جانب این سو روم عرس | از ضیاء الحق حسام الدین بپرس

ور حسد گیرد ترا در ره گلو | ور حسد ابلیس را باشد خلو | کو زآدم ننگ دارد از حسد | با سعادت جنگ دارد از حسد

عقبه زین صعبتر در راه نیست | ای خنک آن کش حسد همراه نیست | این حسد خانه حسد آمد بدان | گر حسد آلوده گردد خاندان

خانها نهاز حسد گردد خراب | باز شاهی از حسد گردد عذاب | گر حسد خانه حسد باشد ولیک | آن حسد را پاک کرد الله نیک

یافت پاکے از جناب کبریا | جسم پر از کبر و پر حقد و ریا | طهر[۵۳] ابیتی بیان پاکی ست | گنج نورست از طلسمش خاکی ست

چون کنی با بی حسد مکر و حسد | زان حسد دل را سیاهی بهر سد | خاک شو مردان حق را زیر پا | خاک بر سر کن حسد را همچو ما

آن وزیرک از حسد بودش نژاد | در بیان حسد کردن وزیر یهود | تا بباطل گوش و بینی باد داد

بر امید آنکه از نیش حسد | زهر او در جان مسکینان رسد | هر کسے کو از حسد عینی کند | خویش را بی گوش و بی بینی کند

بینی آن باشد که او بوئی برد | بوی آن[۵۴] او را جانب کوئے برد | هر که بویش نیست بی بینی بود | بوی آن بوی ست کان دینی بود

چونکه بوئی برد و شکر آن نکرد | کفر نعمت آمد و بینش خورد | شکر کن مر شاکران را بنده باش | پیش ایشان مرده شو پاینده باش

چون ز زر از زر هنرنی مایه سان | فهم کردن حاذقان نصارے مکر وزیر را | خلق را تو بر میاور از نماز

ناصح دین گشتد آن کافر وزیر | کرده او از مکر در لوز نیه سیر | هر که صبا دوق بود از گفت او | لذتی می دید و تلخی جفت او

نکته ها می گفت او آمیخته | در جلاب و قند زهری ریخته | هان مشو مغرور زان گفت نکو | زانکه دارد صد بدی در زیر او

او چو باشد زشت گفتش زشت دان | هر چه گوید مرده آز انیست جان | گفت انسان پاره انسان بود | پاره از نان یقین که نان بود

زان[۵۵] علی فرمود نقل جاهلان | بر مزابل همچو سبزه هست ای فلان | بر چنان سبزه هر آنکو بر نشست | بر نجاست بی شکی نشسته است

بایدش خود را بشستن از حدث | تا نماز فرض او نبود عبث | ظاهرش میگفت ره چیست شو | وز اثر میگفت جان است شو

ظاهر نقره گرا سپیدست و نو | دست و جامه می سیه گردد ازو | آتش اره سرخ روست از شرر | تو ز فعل او سیه کارے مگر

برق گرچه نور آید در نظر | لیک هست از خاصیت دود و سمر | هر که جز آگاه و صاحب ذوق بود | گفت او در گردن اطلق بود

مدت شش سال در هجران شاه | شد وزیر اتباع[۵۶] عیسے را تباه | دین و دل را کل[۵۷] و بسیر خلق شد

در بیان شاه او پیغامها | پیغام شاه نهانے بسوے وزیر پر تزویر | تا مرا چون خاک ایشان را بباد

آخر الامر از برائے آن مراد | تا دهد چون خاک ایشان را بباد | پیش او بنوشت شه کای مظلم | وقت آمد زود دفاع کن همه

زانتظارم دیده و دل بر دست | زین غمم آزاد کن گر وقت هست | گفت اینک اندران کاثم | کافگنم در عین عینا فقط

قوم عیسی را بدادند زور و گیر — حاکمان شان ده امیر و دو امیر — هر فریقی مر امیری را تبع — بنده گشته میر خود را از طمع

این دو ده و آن دو امیر قوم شان — گشته بنده آن وزیر بدنشان — اعتماد جمله بر گفتار او — اقتدای جمله بر رفتار او

پیش او در وقت و ساعت هر امیر — جان بدادی گر بدو گفتی که میر — چون بپرسیدند آن جهود کج مدار — فتنه انگیخت از مکر و دغا

تخلیط وزیر در احکام انجیل و مکر آن

ساخت طوماری بنام هر یکی — نقش هر طومار دیگر مسلکی

حکمهای هر یکی نوعی دگر — این خلاف آن تا پایان تا سحر — در یکی راه ریاضت را رجوع — رکن توبه کرده و شرط رجوع

در یکی گفته ریاضت سود نیست — اندرین ره مخلصی جز جود نیست — در یکی گفتا که جوع و جود تو — شرک باشد از تو تا معبود تو

جز توکل جز که تسلیم تمام — در غم و راحت همه یکرست دام — در یکی گفته که واجب خدمت ست — ورنه اندیشه توکل تهمت ست

در یکی گفته که امر و نهی هاست — بهر گردون نیست شرع عجز ماست — تا که عجز خود به بینیم اندران — قدرت حق را بدانیم آن زمان

در یکی گفته که عجز خود مبین — کفر نعمت کردن ست آن عجز عین — قدرت خود بین که این قدرت از وست — قدرت خود نعمت او دان که هست

در یکی گفته ز بین دو در گذر — بت بود هر چه بگنجد در نظر — در یکی گفته بکش این شمع را — کاین نظر چون شمع آمد جمع را

از نظر چون بگذری و از خیال — گشته باشی نیم شب شمع وصال — در یکی گفته بکش با کے مدار — تا عوض بینی یکی را صد هزار

کز کشتن شمع جان افزون شود — لیلیت از صبر چون مجنون شود — ترک دنیا هر که کرد از بهر خویش — پیش آمد پیش او دنیا و میش

در یکی گفته که آنچت داد حق — بر تو شیرین کرد در ایجاد حق — بر تو آسان کرد و خوش آن را بگیر — خویشتن را در میفگن در زحیر

در یکی گفته که بگذر زان خود — کان قبول طبع تو رست و بد — راههای مختلف آسان شده — هر یکی را ملتی چون جان شده

کز میسر کردن حق ره بدید — هر نهود و گبر از و آگه شدی — در یکی گفته میسر آن بود — که حیات دل غذای جان بود

هر که ذوق طبع باشد چون کنشت — بر نیارد هیچ شوره ریع و کشت — جز پشیمانی نباشد ریع او — جز خسارت پیش نارد بیع او

آن میسر خود اندر عاقبت — نام او باشد معسر عاقبت — تو معسر از میسر باز دان — عاقبت بنگر جمال این و آن

در یکی گفته که استادی طلب — عاقبت بینی نیابی در حسب — عاقبت دیدند هر گون امتی — لاجرم گشتند اسیر رشتے

عاقبت دیدن نباشد دست یاف — ورنه کی بودی دو بنها اختلاف — در یکی گفته که استا هم توئی — زانکه استار استاسا هم توئے

مرد باش و سنجره مردان مشو — رو سر خود گیر و سرگردان مشو — در یکی گفته که این جمله یکی ست — هر که او دو بیند احول مردکی ست

در یکی گفته که صد یک چون بود — اینکه اندیشد مگر مجنون بود — هر یکے قولی ست ضد یکدگر — چون یکے باشد بگو زهر و شکر

در معانی اختلاف و در صور — روز و شب بین خار و گل سنگ و گهر — تا ز زهر و از شکر در نگذرے — کی تو از گلزار وحدت بو بری

در بیان آنکه اختلاف صورتها دلیل ست در حقیقت وحدت

وحدت اندر وحدت ست این مشتهے — از سمک تا سماک ای معنوی

زین نمط از زین نوع ده طومار بود — بر نوشت آن دین عیسی را عدو — در مزاج هر یکے خلطے نمود

جامه صد رنگ از ان خم صفا — او ز یک رنگی عیسے بو نداشت — بل مثال ماهی و آب زلال

نیست یک رنگی کز و خیزد ملال

گرچه دریا در سخن آرد بیان ... ماهیان را بایدش تشنه بگذاشت ... کیست ماهی چیست دریا در شرف ... تا بدان مانند اغر و جهل

صد هزاران بحر و ماهی در وجود ... سجده آرد پیش آن دریای جود ... چند باران عطا بارانش بود ... تا بدان آن بحر و دُر افشان شده

چند خورشید کرم افروخته ... تا که ابر و بحر جودا آموخته ... چند خورشید کرم تابان بده ... تا بدان آن ذره سرگردان شده

پر تو و اتش زده بر ماه و تین ... تا شده دانه پذیرنده زمین ... خاک این و هر چه در وی کاشتی ... بی خیانت جنس آن برداشتی

این امانت از ان عنایت یافتست ... کافتاب عدل بر وی تافتست ... تا نشان حق نیابد نو بهار ... خاک سرها را نسازد آشکار

آن جمادی که جمادی را بداد ... این خبرها و این امانت و ین سداد ... آن جماد از لطف چون جان میشود ... ز مهریز از قهر پنهان میشود

آن جمادی گشتن از فضل لطیف ... کل شیء من ظریف هو ظریف ... هر جمادی را کند فضلش نصیر ... عاقلان را کرده قهرش ضریر

جان و دل از اطلاقت این جنبش است ... باگه گویم در جهان یک گو سن نیست ... هر کجا گوشی بدازوی چشم گشت ... هر کجا سنگی بدازوی بشم گشت

کیمیا ساز است چه بود کیمیا ... سجده بخشی ست چه بود سیمیا ... این ثنا گفتن بر تن کی ثناست ... کاین دلیل هستی و هستی عطاست

پیش هست او بباید نیست بود ... چیست هستی پیش او کور و کبود ... گر نبودی کور ازو بگداختی ... گرمی خورشید را بشناختی

بیان خسارت وزیر در ین خدعه و مکر

ورنه بودی او کبود از تعزیت ... پنجه سی زد با قدیم ناگزیر ... ناگزیر جمله کان حی قدیر ... کی فسردی همچو یخ این ناحیت

همچو شه نادان و غافل شد وزیر ... صد چو عالم هست گرداند بدم ... صد چو عالم در نظر پیدا کند ... لایزال و لم یزل فرد و بصیر

با چنان قادر خدائی کز عدم ... پیش قدرت ذره میدان کیست ... این جهان خوب و خنبر جانهای ماست ... چونکه چشمت را بخود بینا کند

گر جهان هیبت بزرگ بنمایدت ... نقش و صورت پیش آن مشتی سقط ... صد هزاران همچو آن در شکست آن هوئی با یک عصا ... این دو دیده آنسو که صحرای شماست

این جهان محدود و آن خود بیحدست ... صد هزاران طب و جالینوس بود ... صد هزاران دفتر اشعار بود ... پیش حرفش ابجدی اش عار بود

صد هزاران طب جالینوس بود ... پیش عیسی و دمش افسوس بود ... صد هزاران دفتر اشعار بود ... پیش حرفش ابجدی اش عار بود

با چنان غالب خداوندی کسی ... چون نمیرد گر نباشد او خسی ... بس دل چون کوه را گنجد ادو ... مرغ زیرک باد و پا آید بخت او

فهم و خاطر تیز کردن نیست راه ... جز شکسته می نگیرد فضل شاه ... ای لبسا گنج اگنان گنج کاه ... کان خیال اندیش را شد دیش گاه

گاو کر بود تا نو ریش او شوی ... خاک چه بود تا حشیش او شوی ... زر و نقره چیست تا مقبول سوی ... چیست صورت تا چنین مجنون شوی

این سرا و باغ تو زندان تست ... ملک و مال تو بلای جان تست ... آن جماعت را که ایزد مسخ کرد ... آیت تصویر بر شان افسخ کرد

چون زنی از کار بد شد دوی زرد ... مسخ کرد او را خدا و زهره کرد ... عورتی را زهره کردن مسخ بود ... خاک و گل گشتن چه باشد ای عنود

روح می پرد سوی چرخ برین ... سوی آب و گل شدی در اسفلین ... خویشتن را مسخ کردی این سفول ... زان وجودی که بدان آن شاک عقول

پس تبر زین مسخ کردن چون بود ... پیش آن مسخ این بقا دون بود ... اسپ همت سوی آخر تاختی ... آدم سجود را نشناختی

آخر آدم زاده ای ناخلف ... چند پنداری تو پستی را شرف ... چند گوئی من نگیرم عالمی ... این جهان را پر کنم از خود همی

گر جهان پر برف گردد سر بسر ... تاب خود بگداز دش از یک نظر ... در او و وزیر چون او صد هزار ... نیست گردانند خدا از یک شرار

عین آن تخییل را حکمت کند — عین آن زهر آب را شربت کند — خار را گل جمله را ریحان کند
آن گمان انگیز را سازد یقین — در خرابی گنجها پنهان کند — ای عنایت روح سازد جیم را
از سبب سازیش من سودایم — وز سبب سازیش سوداییم — وز سبب سازیش سرگردان شدم
چون وزیر ما کرد بد اعتقاد — مکر کردن وزیر در خلوت نشستن و شور انگندن در قوم — دین عیسی را بدل کرد از فساد
مکر دیگر آن وزیر از خود بدست — وعظ را بگذاشت در خلوت نشست — در مریدان در فکند از شوق سوز
خلق دیوانه شدند از شوق او — از فراق حال و قال و ذوق او — لابه و زاری همی کردند داد
گفت ایشان بی تو ما را نیست نور — بی عصاکش چون بود احوال کور — از سر کرام و از بهر خدا
ما چو طفلانیم و ما را دایه تو — بر سر ما گستران آن سایه تو — گفت جانم از جهان و در نیست
آن امیران در شفاعت آمدند — وان مریدان در ضراعت آمدند — کاین چه بدبختیست ما را می رسد
تو بهانه مے کنے و ما زرد — میزنیم از سوز دل دمهای سرد — ما بگفتار خوشت خو کرده ایم
الله الله این جفا با ما مکن — لطف کن امروز را فردا مکن — میدهد دل مژدها کین بیدلان
جمله در خشکی چو ماهی می طپید — آب را کی شاز جو بردارند — ای که چون تو در زمانه نیست کس
گفت هان ای سحرگان گفتگو — دفع کردن وزیر مریدان و اتباع خود را — وعظ و گفتار زبان گوش جو
پنبه اندر گوش حس دون کنید — بند حس از چشم خود بیرون کنید — پنبه آن گوش سر گوش سر ست
بی حس و بی گوش و بی فکرت شوید — تا خطاب ارجعی را بشنوید — تا بگفت و گوی پندار اندری
سیر باطن هست بالای سما — حس خشکی دید کر خشکے بزاد — سیر بیرونی ست قول و فعل ما
سیر جان پا در دل دریا نهاد — چونکه عمر اندر رهٔ خشکے گذشت — سیر جسم خشک بر خشکے فتاد
موج دریا را کجا خواهی نگاشت — موج خاکی فهم و وهم و فکر ماست — آب حیوان را کجا خواهی یافت
تا ازین مستی ازان جامی نفور — گفتگوی ظاهر آمد چون غبار — تا درین فکری ازان سکری نبود
جمله گفتندای حکیم رخنه جو — مکر کردن مریدان که خلوت را بشکن — این فریب و این جفا با ما مگو
چون پذیرفتے تو ما را از ابتدا — رحمت کن همچنین تا انتها — در دمارا هم دوا دانسته
چارپا را تا قدر طاقت بار نه — بر ضعیفان قدر قوت کار نه — طعمهٔ هر مرغ انجیری کی ست
طفل را گر نان دهی بر جای شیر — طفل مسکین را ازان نان مرده گیر — هم بخود گردد دلش جویای نان
مرغ پرنارسته چون پران شود — لقمهٔ هر گربه دران شود — بی تکلف بی حریف نیک و بد
دیو را خلق تو خامش میکند — گوش ما را گفت تو هش میکند — تشنه را بحرست چون میخوانی

۱۲ در نسخهٔ شیخ عبدالله فاروقی و نسخهٔ مورخهٔ ۱۰۴۳ ه که از روی نسخهٔ مصححهٔ مولانا عبدالقادر مرتب شده است این بیت بعد بیت ۱۳ واقع است

باتو مارا خاک بهتر از فلک — ای سماک از تو سنور تا سمک — بیتو مارا بر فلک تاریکی ست — باتوای سها برین زمین تاریکیست

با مه رویی تو شب تاریکی ست — روز بی نور تو تاریکی ست — با تو بر خاک از فلک خوشتر دیم دست — با سها بی تو چون خاکیم پست

صورت رفعت بود افلاک را — معنی رفعت روان پاک را — صورت رفعت ای جسمها ست — جسمها در پیش معنی اسمهاست

الله الله یک نظر بر ما فگن — لا تقطنا فقد طال الحزن — گفت حجتهای خود کوته کنید — پند را در جان و در دل ره کنید

جواب گفتن وزیر که خلوت را نمی شکنم

گر امینم متهم نبود امین — ور نیم این رحمت و آزار چیست — من نخواهم شد ازین خلوت بعین — زانکه مشغولم باحوال درون

گر کمالم با کمال انکار چیست — گفت ماچون گفته اغیار نیست

اعتراض کردن مریدان از خلوت وزیر بار دیگر

اشک دیده ست از فراق تو دوان — آه آه است از میان جان برون — طفل با دایه نه استیزه دو ایک — گر بیاد گر چه نه بد داند نه نیک

ماچو چنگیم و تو زخمه می زنی — زاری از مانی تو زاری می کنی — ماچو نایم و نوا در باز تست — ماچو کوهیم و صدا در باز تست

ماچو شطرنجیم اندر بُرد و مات — بُرد و مات باز تست ای خوش صفات — تا که باشیم ای نوازا جان جان — تا که ما باشیم با تو در میان

ما عدد ها ئیم و هستیهای ما — تو وجود مطلقی فانی نما — ما همه شیران ولی شیر علم — جمله ما ان باد باشد و بیدم

جمله ما ن پیدا و ناپیدا ست باد — انکه ناپیداست هر گز کم نیاد — باد ما و بود ما از داد تست — هستی ما جمله از ایجاد تست

لذت هستی نمودی نیست را — عاشق خود کرده بودی نیست را — لذت انعام خود را وا مگیر — نقل باده وجام خود را وا مگیر

در نگیری کیست جست و جو کند — نقش با نقاش چون نیرو کند — سنگر اندر ما مکن در ما نظر — اندر اکرام و سخای خود نگر

ما نبودیم و تقاضا مان نبود — لطف تو ناگفته ما می شنود — نقش باشد پیش نقاش قلم — عاجز و بسته چو کودک در شکم

پیش قدرت خلق جمله بارگه — عاجزان چون پیش سوزن کارگه — گاه نقش دیو و گه آدم کند — گاه نقش شادی و گه غم کند

دست فی تا دست حق پنهان بود — نطق فی تا دم زند از ضر و نفع — تو ز قرآن باز خوان تفسیر بیت — گفت ایزد ما رمیت اذ رمیت

گر بپرانم تیر آن کی زماست — ما کمان و تیر اندازش خداست — این نه جبر این معنی جباری ست — ذکر جباری بری از زاری ست

زاری ما شد دلیل اضطرار — نجلت ما شد دلیل اختیار — گر نبودی اختیار این شرمساری — وین دریغ و خجلت و آزرم چیست

ز جر استادان شاگردان چراست — خاطر از تدبیر ما گردان چراست — ور تو گوئی غافل ست از جبر او — ماه حق پنهان شد از ما بر او

هست این خود جوش جوش آب شور — گذری از کفر و بروین بگذری — حیرت و زاری که در بیماری ست — وقت بیماری همه بیداری ست

آن زمان که میشوی بیمار تو — می کنی از جرم استغفار تو — می نماید بر تو زشتی گفته — می کنی نیت که باز آیم بره

عهد و پیمان میکنی که بعد ازین — جز که طاعت نبودم کار گزین — پس یقین شد انکه بیماری ترا — می بخشت نوش و بیداری ترا

پس بدان این اصل را ای مرد جو — هر کرا در دست او بر دست تو — هر کرا او گاه ترش زرد تر — هر کرا او گاه تر رخ زرد تر

گر ز جبرش آگهی زاریت کو — جنبش زنجیر جباریت کو — بسته در زنجیر زادی چون کنید — چوب اشکسته عادی چون کنید

کے اسیر حبس آزادی کند — کی گرفتار بلا شادی کند — ور تو می بینی کہ پایت بستہ اند — بر تو سرہنگان شہ بنشستہ اند

پس تو سرہنگی مکن با عاجزان — زانکہ نبود طبع و خوی عاجزان — چون تو جبر او نمے بینی مگو — در ہمے بینی نشان دید کو

در ہر آنکاری کہ میل است بدان — قدرت خود را ہمی بینی عیان — در ہر آن کاری کہ میلت نیست تو — اندران جبری شوی کاین از خداست

انبیا در کار دنیا جبری اند — کافران در کار عقبی جبری اند — انبیا را کار عقبے اختیار — کافران را کار دنیا اختیار

زانکہ ہر مرغی بسوی جنس خویش — میپرد او در پس و جان پیش پیش — کافران چون جنس سجین آمدند — سجن دنیا را خوش آئین آمدند

انبیا چون جنس علیین بدند — سوی علیین بجان و دل شدند — ای خدایا تو جان ما آن مقام — کاندرو بے حرف می روید کلام

نومید کردن وزیر مریدان را در نقض خلوت خود

این سخن پایان ندارد لیک ما — باز گوئیم آن تمامی قصہ را

آن وزیر از اندرون آواز داد — کای مریدان از من این معلوم باد — کز ہمہ یاران خویشان باش فرد

روی بر دیوار کن تنہا نشین — وز وجود خویش ہم خلوت گزین — بعد ازین مستوری گفتار نیست

الوداع ای دوستان من کہ دام — رخت بر چارم فلک بردہ ام — می نسوزم در عنا و در عطب

پہلوئے عیسے نشینم بعد ازین — بر فراز آسمان چارمین — وانگہانی آن امیران را بخواند

فریفتن وزیر امیران را ہر یک بنوعی و طریقی

گفت ہر یک را بدین عیسوی — کرد عیسی جملہ را اشیاع تو — ہر اسیری کو کشد گردن بگیر

وان امیران دگر ابتاع تو — یا بکش یا خود ہمیدارش اسیر

لیک تا من نمردہ ام این را مگو — تا نمیرم من تو این پیدا مکن — دعوی شاہی و استیلا مکن

اینک این طومار و احکام مسیح — یک بیک خوان تو برامت فصیح — نیست نائب جز تو در دین خدا

ہر یکے را کرد اندر سر عزیز — ہر چہ آنرا گفت این بگفت نیز — ہر یکی را داد یکے طومار داد — ہر یکے خندد و گردد بدالمراد

جملگی طومارہا بد مختلف — ہمچو شکل حرفہا یا تا الف — حکم این طومار ضد حکم آن — پیش ازین کردیم این ضد را بیان

کشتن وزیر خود را در خلوت از مریدان

بعد ازان چل روز دیگر در بیست — خویش کشت و از وجود خود برست

چونکہ خلق از مرگ او آگاہ شد — بر سر گورش قیامتگاہ شد — خلق چندان جمع شد بر گور او — سوگنان جامہ دران در شور او

کان عدو را ہم خدا داند شمرد — از عرب و ترک و زرومی و کرد — خاک او کردند بر سرہای خویش — در داو دیدند درمانہای خویش

آن خلائق بر سر گورش مہی — کردہ خون را از دو چشم خود رہی — جملہ از درد فراقش در فغان — ہم شہان و ہم کہان و ہم مہان

بعد ماہی خلق گفتند ای مہان — از امیران کیست جایش نشان — تا بجای او ثنا آمیش امام — تا کہ کار ما را و گردد تمام

مر ہمہ را اختیار او را نہیم — دست بر دامان و دست او زنیم — چونکہ شد خورشید و ما را کرد داغ — چارہ نبود بر بقاش از چراغ

چونکہ شد از پیش دیدہ روی یار — نائبی باید از و مان یادگار — چونکہ گل بگذشت گلشن شد خراب — بوی گل را از کہ جوئیم از گلاب

چون خدا اندر نیاید در عیان — نائب حق اند این پیغمبران — نی غلط گفتم کہ نائب یا منوب — گرد و پنداری قبیح آید نہ خوب

نی دو باشد تا نوئی صورت پرست | پیش او یک گشت کز صورت برست | چون بصورت بنگری چشم دوست | تو بنورش در نگر کان یکیست

لاجرم چون بر یکی افتد بصر | آن یکی باشد دو ننماید در نظر | نور هر دو چشم نتوان فرق کرد | چونکه بر نورش نظر انداخت مرد

ده چراغ ار حاضر آری در مکان | در بیان آنکه جمله پیغمبران حق اند که لا نفرق بین احد من رسله | هر یکی باشد بصورت غیر آن

فرق نتوان کرد نور هر یکی | چون بنورش دی آری بی شکی | اطلب المعنی من الفرقان و صل | لا نفرق بین آحاد الرسل

گر تو صد سیب و صد آبی بشمری | صد نماید یک شود چون بفشری | در معانی قسمت و اعداد نیست | در معانی تجزیه و افراد نیست

اتحاد یار با یاران خوش ست | پای معنی گیر صورت سرکش ست | صورت سرکش گله ازان کژ میخ | تا ببینی زیر آن وحدت چو گنج

در تو نگذاری عنایتهای او | هم گذارد ای دلم مولای او | او نماید هم بدلها خویش را | او بدوزد خرقه درویش را

منبسط بودیم یک گوهر همه | بی سر و بی پا بدیم آن سر همه | یک گهر بودیم همچون آفتاب | بی گره بودیم و صافی همچو آب

چون بصورت آمد آن نور سره | شد عدد چون سایه های کنگره | کنگره ویران کنید از منجنیق | تا رود فرق از میان این فریق

شرح این را گفتمی من از مری | در بیان آنکه انبیا علیهم السلام را گفتند کلوا الناس | لیک ترسم تا نلغزد خاطری

نکته ها چون تیغ الماس ست تیز | علی قدر عقولهم زیرا که آنچه ندانند انکار کنند | گر نداری تو سپر واپس گریز

پیش این الماس بی اسپر میا | و ایشان را زیان دارد قال علیه السلام | کز بریدن تیغ را نبود حیا

زین سبب من تیغ کردم در خلاف | امرنا ان ننزل الناس منازلهم الی آخره | تا که کژ خوانی نخواند بر خلاف

آمدیم اندر تمامی داستان | وز وفادارے جمع دوستان | کز پس این پیشوا برخاستند | بر مقامش نائبے می خواستند

یک امیری زان امیران پیش رفت | منازعت کردن امرا با یکدیگر | پیش آن قوم وفا اندر شرف

گفت اینک نائب آن مرد من | نائب عیسی منم اندر زمن | اینک این طومار برهان من ست | کاین نیابت بعد ازو آن من ست

آن امیر دیگر آمد از کمین | دعوی او در خلافت بدین | از بغل او نیز طومارے نمود | تا برآمد هر دو را خشم و هیاهو

آن امیران دگر یک یک قطار | هر یکے را تیغ و طوماری بدست | در هم افتادند چون پیلان مست

هر امیری داشت خیل و همرهان | تیغها را برکشیدند آن زمان | صد هزاران مرد تر ساکشته شد | تا زرهای بریده پشته شد

خون روان شد همچو سیل از چپ و راست | کوه کوه اندر هوا زین گرد خاست | آفت سرهای ایشان گشته بود

جوزها اشکست و آن کو مغز داشت | بعد کشتن بر دو چاک نغز داشت | چون انار و سیب را اشکستن ست

آنچه شیرین ست آن شیرین ترست | آنچه پر مغز ست چون مشک پاک ست | وانچه بوسیده ست نبود جز خلل

آنچه با معنی ست خود پیدا شود | وانچه بی معنی ست خود رسوا شود | رو بمعنی کوش ای صورت پرست

همنشین اهل معنی باش تا | هم عطایابی و هم باشی سقی | جان بی معنی درین تن بی خلاف

تا غلاف اندر بود با قیمت ست | چون زبون شد سوختن را آلت ست | تیغ چوبین را ببر در کارزار

گر بود چونین برود دیگر طلب | ور بود الماس پیش آید طرب | تیغ در زر آدخانه اولیاست | دیدن ایشان شمار کیمیاست
جمله دانایان همین گفته همین | هست دانا رحمة للعالمین | گر انباری می خری خندان بخر | تا دهد خنده ز دانه او خبر
ای مبارک خنده‌اش کم از دهان | می نماید دل چو در از درج جان | نا مبارک خنده آن لاله بود | کز دهان او سواد دل نمود
یک زمانی صحبتی با اولیا | بهتر از صد ساله طاعت بی ریا | گر تو سنگ خاره و مرمر بوی | چون بصاحبدل رسی گوهر شوی
مهر پاکان در میان جان نشان | دل مده الا بهر دلخوشان | گوی نومیدی مرو امیدهاست | سوی تاریکی مرو خورشیدهاست
دل ترا در کوی اهل دل کشید | تن ترا در حبس آب و گل کشید | این غذای دل بده از بهر دلے | رو بجو اقبال را از مقبلے
دست زن در ذیل صاحب دولتے | تا ز افضالش بیابی رفعتے | صحبت صالح ترا صالح کند | صحبت طالح ترا طالح کند

نعت تعظیم مصطفی که در انجیل بود

بود در انجیل نام مصطفی | آن سر پیران بحر صفا
بود ذکر حلیه‌ها و شکل او | طائفه نصرانیان بهر ثواب | چون رسیدندی بدان نام و خطاب
بوسه دادندی بدان نام شریف | رو نهادندی بران وصف لطیف | این ز شر امیران و وزیر | اندرین فتنه که گفتم آن گزید
در پناه نام احمد مستجیر | نسل ایشان نیز هم بسیار شد | نور احمد ناصر آمد یار شد
وان گروه دیگر از نصرانیان | نام احمد داشتندی مستهان | مستهان و خوار گشتند از فتن | از وزیر شوم رای شوم فن
مستهان و خوار گشتند آن فریق | گشته محروم از خود و شرط طریق | هم مخبط دین شان و حکم شان | از پی طومار های کژ بیان
نام احمد چون چنین یاری کند | تا که نورش چون مددگاری کند | نام احمد چون حصاری شد حصین | تا چه باشد ذات آن روح الامین

حکایت پادشاه جهود دیگر که در هلاک دین عیسی جهد کرد

بعد ازین خون ریز درمان ناپذیر | در هلاک قوم عیسے رو نمود | گر خبر خواهی ازین دیگر خروج
یک شه دیگر ز نسل آن جهود | این شه دیگر قدم بر دی نهاد | هر که او بنهاد ناخوش سنتے
سنت بد کرد شه اول بزاد | تا قیامت هر که جنس آن بزاد
نیکوان فتند و سنتها بماند | در لئیمان ظلم و لعنتها بماند | سوی او نفرین رود هر ساعتے
رگ رگ ست این آب شیرین و آب شور | در خلایق میرود تا نفخ صور | در وجود آید بدو در پیش هم ان
نیکوان را همت میراث از خوشاب | شد نثار طالبان ارنگری | انچه میراث ست او را ذات اکساب
شعله‌ها از گوهر پیغمبرے | شعله‌ها با گوهران گردان بود | شعله آن جانب نرود هم کان بود
نور روزن گر دخانی می دود | زانکه خور برجی ببرجی میرود | هر کرا با اختری پیوستگی ست | مر ورا با اختر خود هم تگی ست
طالش گر زهره باشد در نشاط | میل کلی دارد و عشق و طرب | ور بود مریخی و خونریز خو | جنگ و بهتان و خصومت جوید او
اختر اندازد ورا بے اختران | کاحتراق و نحس نجو اندران | سائران در آسمانهای دگر | غیر این هفت آسمان مشتهر
راستخوان در تاب انوار خدا | لی بهم پیوسته فی از هم جدا | هر که باشد طالع او زان نجوم | نفس او کفار سوزد در رجوم
خشم مریخے نباشد خشم او | منقلب رو غالب و مغلوب خو | نور غالب ایمنی از کسف و عشق | در میان اصبعین نور حق

زاده نمازی کجا رود
طالع فیل بختی دارد ۱۲
طالع طاووس بختکار ۱۲
خروس جنگ ۱۲ شه سپهر
پادشاه پرنده ۱۲ شه مستهان
خوار و ذلیل ۱۲ شه بخط
فریفته شده ۱۲ شه شاهد
یا صاحب اخذ و دست
کو در سور و بر رخ مذکور
ست و اخذ و دو تگاها
زین را گویند چون این
پادشاه و قوم او نیتها
دو کوهها را شکاف می‌نهند
دائم در ماهای او رفتند
و خلق را با آتش پری حضرت
یکره فرمان داد این نام پیغمبر
آزار یافته ۱۲ شه قوله هر که
او نهاد نا خوش سنتی شاه
بجاریست تا کرز و دوام من
سنت الاسلام حسنة فعمل
اجرها و اجر من عمل بها من بعده
من غیر ان ینقص من اجورهم
شیئا و من سن فی الاسلام
سنة سیئة فعلیه وزرها و وزر
من عمل بها من بعده من غیر
ان ینقص من اوزارهم شیئا
یعنی هر که بنا نهاد در اسلام
کار نیکی و طریقه ازو نیکی
اجر آن

حق فشاند آن نور را بر جانها — مقبلان برداشته دامانها — وان نثار نور هر کو یافته — روی از غیر خدا برتافته

هر کرا دامان عشقے تابده — زان نثار نوریے بهره شده — جزو هر ارزو بها سوی کل است — بلبلا نز اعشق ارزوی گل است

گاورا رنگ از برون و مرورا — از درون جوز رنگ سرخ و زردرا — رنگهای نیک از خم صفاست — رنگ زشتان از سیاه آب جهالت است

صبغة الله نام آن رنگ لطیف — لعنة الله بوی این رنگ کثیف — انچه از دریا بدریا مے رود — از هما انجا کاید آنجا مے رود

از سر کهسیلها مے تیز رود — آتش افروختن بادشاه وبت در پهلوی آتش — وز تن ما جان عشق آمیز رود

آن جهود سگ ببین چه رای کرد — نهادن که هر که سجود بت کند از آتش رهائی یابد — پهلو آتش بتی برپا مے کرد

کانکه این بت را سجود آرد برست — در نیارد در دل آتش نشست — چون سزای آن بت بفضل او فتاد — از بتی نفسش بتی دیگر بزاد

ما در تهایت نفس شماست — زانکه آن بت را رواین آزر هاست — آهن و سنگ ست نفس بت شمار — آن شرار از آب می گیرد قرار

سنگ و آهن را بآب کی ساکن شود — آدمی با این دو کے ایمن شود — سنگ و آهن در درون دارند نار — آب ابر ارشان نبود گر آر

زانکه نار بر درون کشته شود — در درون سنگ و آهن کی رود — آهن و سنگ ست اصل نار و دود — فعل هر دو کفر و سا و جحود

بت سیاه آب ست در کوزه نهان — نفس مر آب سیه را چشمه دان — آن بت نخوت چون سیل سیاه — نفس تنگ چشمه بر شاهراه

بت درون کوزه چون آب کدر — نفس شومت چشمه آن ای پسر — صد سبو را بشکند یک پاره سنگ — وآب چشمه می نماند دیدنگ

آب غم در کوزه گر فانے شود — آب چشمه تازه و باقے بود — بت شکستن سهل باشد نیک سهل — سهل دیدن نفس را جهل ست جهل

صورت نفس ار بجوئی ای پسر — قصه دوزخ بخوان با هفت در — هر نفس مکری در هر مکر زان — غرق صد فرعون با فرعونیان

در خدای موسی و موسی گریز — آب ایمان را ز فرعونی مریز — دست را اندر احد واحد زنان — ای برادر واره از جهل زنان

یک زنے با طفل آورد آن جهود — آوردن پادشاه جهود زنی را با طفل و انداختن او طفل را در آتش و به سخن آمدن طفل در میان آتش — پیش آن بت داد آتش اندر شعله بود — گفت آزن پیش این بت سجده کن — ورنه در آتش بسوزی بی سخن

بود آن زن پاک دین و مومنه — سجده آن بت نکرد آن مومنه — طفل از و بستد در آتش افکند — زن ببرسید و دل از ایمان بکند

خواست تا او سجده آرد پیش بت — بانگ زد آن طفل کای مادر مرا — اندر آ مادر که من اینجا خوشم — گرچه در صورت میان آتشم

چشم بندد ست آتش را ز بهر حبیب — رحمت ست این سر برآورده ز غیب — تا ببینی عشرت خاصان حق — تا ببینی عشرت خاصان حق

اندر آ و آب بین آتش شمال — از جهانی کآتش ست آبش شمال — اندر آ اسرار ابراهیم بین — کو در آتش یافت ورد و یاسمین

مرگ میدیدم گه زادن ز تو — سخت خوبم بود افتادن ز تو — چون بزادم رستم از زندان تنگ — در جهانی خوش سرائی خوب رنگ

این جهان را چون رحم دیدم کنون — چون درین آتش بدیدم این سکون — اندرین آتش بدیدم عالمے — ذره ذره اندرو عیسیٰ دمے

تنگ جهان نیک شکل همت ست — وان جهان تان همت شکل نبات — اندر آ مادر بحق مادرے — بین که این آذر ندارد آذرے

اندر آ مادر که اقبال آمده ست — اندر آ مادر مده دولت ز دست — قدرت آن سنگ بیدی اندر آ — تا ببینے قدرت فضل خدا

من نه رحمت می کشانم پای تو — کز طرب خود نیستم پروای تو — اندر آ و دیگران را هم بخوان — کاندر آتش شاه بهتر خوان

اندر آیید اے همه پروانه وار — اندر این آتش که دارد صد بهار — اندر آیید ای مسلمانان همه — غیر غُرّ دین عذاب است ار رهه

اندر آیید و ببینید انچنین — سرد گشته آتش گرم همچنین — اندر آیید ای همه مست و خراب — اندر آیید ای همه عین عتاب

اندر آیید اندرین بحر عمیق — تا که گردد روح صافی در رقیق — مادرش انداخت خود را اندرو — دست او بگرفت طفل مهر خو

اندر آتش گوی دولت یابرد — مادرش هم زان نسق گفتن گرفت — در وصف لطف حق گفتن گرفت

بانگ می زد در میان آن گروه — پر همی شد جان ناقان از شکوه — نعره می زد خلق را کای مردمان — اندر آتش بنگرید این بوستان

خلق خود را بعد ازان بنوشتن — انداختن مردمان خود را در آتش از سر ذوق — می فگندند اندر آتش مرد و زن

بی توکل بی کشش از عشق و دوست — زانکه شیرین کردن هر تلخ از وست — تا چنان شد کان عوانان خلق را — منع میکردند کاتش در میا

آن یهودی شد سیه روے و خجل — شد پشیمان زین سبب بسیار دل — کاندر آتش خلق عاشق تر شدند — در فنای جسم صادق تر شدند

کز شیطان هم در و پیچید شکر — دیو خود را هم سیه رو دید شکر — انچه می مالید بر روی کسان — جمع شد در چهرهٔ آن ناکسان

کز ماندن دهان آن شخص که نام پیغمبر را مسخر برد

آنکه بیدریغ جامه خلق چیست — شد دریده آن او زیشان درست

آن دهن کز کبر و از تسخر بخواند — نام احمد را دهانش کژ بماند — باز آمد کای محمد عفو کن — ای ترا الطاف علم من لدن

من ترا افسوس میکردم ز جهل — من بدم افسوس را افسوس و اهل — چون خدا خواهد که پرده کس درد — میلش اندر طعنهٔ پاکان برد

ور خدا خواهد که پوشد عیب کس — کم زند در عیب مردان نفس — چون خدا خواهد که مان یاری کند — میل ما را جانب زاری کند

ای خنک چشمی که او گریان اوست — ای همایون دل که او بریان اوست — از پی هر گریه آخر خنده ایست — مرد آخر بین مبارک بنده ایست

هر کجا آب روان سبزه بود — هر کجا اشک روان رحمت شود — باش چون دولاب نالان چشم تر — تا ز صحن جانت بروید خضر

مر رحمت فرمود سید عفو کرد — چون جرأت به کرد آن روی زرد — رحم خواهی رحم کن بر اشکبار — رحم خواهی بر ضعیفان رحم آر

روبا آتش کردشه کای تند خو — عتاب کردن جهود آتش را که چرا نمیسوزی و جواب او — آن جهان سوز طبیعی خوت کو

چون نمیسوزی چه شد خاصیت — یا ز بخت ما دگر شد نیت — می نه بینائی تو بر آتش پرست — آنکه نه پرستد ترا چون او پرست

هر گزای آتش تو صابر نیستی — چون نسوزی چیست تا در نیستی — چشم بند ستای عجب یا هوش بند — چون نسوزاند چنین شعله بلند

جادوی کردت کسی یا سیمیاست — برخلاف طبع تو از بخت ماست — گفت آتش من همانم آتشم — اندر آ تا تو ببینے تا بشم

طبع من دیگر نگشت و عنصرم — تیغ حقم هم بدستور بُرّم — بر در خرگه سگان ترکمان — چاپلوسے کرده پیش میهمان

در بحر گه بگذرد بیگانه رو — حمله مینداز بر سگان شیرانه رو — من ز سگ کم نیستم در بندگی — کم ز ترکی نیست حق در زندگی

آتش طبعت اگر غلبه کند — سوزش از امر ملیک دین کند — آتش طبعت اگر شادی دهد — اندر و شادی ملیک دین نهد

چونکه غم بینی تو استغفار کن — غم بامر خالق آمد کار کن — چون بخواهد عین غم شادی شود — عین بند پای آزادی شود

ل عذب آب گوارا ۱۲

م مهین خوار کشنده ۱۲

ن نکس سرنگون ۱۲

س مسخر استهزا ۱۲

ع سیما علم علامات و میزنجات ۱۲

باد و خاک و آب و آتش بنده‌اند — با من و تو مرده با حق زنده‌اند — پیش حق آتش همیشه ویقام — همچو عاشق روز و شب سجاده‌ام

سنگ بر آهن زنی آتش جهد — هم با مر حق قدم بیرون نهد — آهن و سنگ ستم بر هم مزن — کاین دو میزایند همچون مؤمنان

سنگ و آهن خود سبب آید دلیک — تو بیا لاتنگر اے مرد نیک — کاین سبب آن را سبب آید و پیش — بی سبب کے شد سبب هرگز بجوش

این سبب را آن سبب عامل کند — بارگاهی بے پر و عاطل کند — وان سببها کانبیا را رهبرست — آن سببها زین سببها برترست

این سبب را محرم آمد عقل ما — وان سببها راست محرم انبیا — این سبب[۵۸۴] بود و بتازی گو کرن — اندرین چه این رسن آمد بفن

گردش چرخ این رسن را علتست — چرخ گردون آمدن زلتست — این رسنهای سببها در جهان — هان و هان این چرخ سرگردان مدان

تا نمانی صفر[۵۸۵] وسرگردان چو چرخ — تا نسوزی تو ز بی مغزی چو برخ[۵۸۶] — باد و آتش میشوند از امر حق — هر دو سرمست آمدند از خمر حق

آب حلم و آتش خشم ای پسر — هم ز حق بینی چو بشناسی نظر — گر نبودی واقف از حق جان باد — فرق چون کردی میان قوم عاد

قصهٔ هلاک کردن باد قوم هود علیه السلام را

هود گرد و سوشان خطے کشید — نرم می شد باد کانجا میرسید

هر که بیرون بود از آن خط جمله را — پاره پاره می شکست اندر هوا — همچنین شیبان[۵۸۷] اعادی می کنند — گرد بر گرد مسخطے پر و بند

چون بجمعه میشد او وقت نماز — تا نیارد گرگ آنجا ترکتاز — هیچ گرگے در زمستی از ان نشان — گو پسندند هم نگشتی زان نشان

باد حرص گرگ و حرص گوسپند — دایره مرد خدا را بود بند — همچنین باد اجل بی عارخان — نرم و خوش همچون نسیم نوبهار

آتش ابراهیم را او زان نزد — چون گزیده حق بود چونش کند — آتش شهوت نسوزد اهل دین — اهل موسی را قبلی و انشقاق

موج دریا چون بامر حق بتاخت — خاک قارون را چو فرمان در شناخت — باد و گل چون از دم عیسی جهید — مرغ جنت ساز دش بی التیام

باد و گل چون از دم عیسی جهید — بال و پر بکشاد و مرغی شد پرید — باز رد آتش از و خود کی شود — مرغ جنت سازدش بی التیام

هست تسبیحت بجای آب و گل — گوه طور از نور موسی شد چو گل — صوفی کامل شد از سماع این قفص

چه عجب گر کوه صوفی شد عزیز — جسم موسی از کلوخے بود نیز — این عجایب پیش آن شاه جهود — جزکه طنز و جزکه انکارش نبود

طنز و انکار کردن بادشاه جهود نصیحت ناصحان را

ناصحان گفتند از حد مگذران — بعد ازین آتش مزن بر جان خود — ناصحان را دست بسته بند کرد — مرکب استیزه را چندین مران

بگذر از کشتن مکن این فعل بد — پای داری سنگ که قهر سید — حلقه گشت آن جمله بر گرد و درخت — ظلم را پیوند در پیوند کرد

بانگ آمد کار چون اینجا رسید — سوی اصل خویش رفتند انتها — جزوها را سوی کل باشد طریق — کلمات پاک در دل کار کرد

اصل ایشان بود از آتش ابتدا — هم ز آتش زاده بودند آن گروه — سوخت خود را آتش ایشان چنین — چاپ باشد شرح دادن تا کجا

هم ز آتش زاده بودند آن خسان — آتشی بودند و من سوز و بس — اصلها مر فرعها را در پیست — گفتن اندازد نمودها اشارتها

آنکه او بوده است مه را دایه[۵۸۸] — مادر فرزند جویان وی ست — اندک اندک تا نه بینی بر دوش — باید واقعه در سرزنش

آب اندر حوض گر زندانی ست — باد نقشش میکند کان کانی ست — می رهاندے بر دمادم نقش — است والله اعلم بالصواب

وین نفس جانهای ما را همچنان — اندک اندک در دود از حبس جهان — تا الیه یصعد الطیب الکلم — صاعدا منا الی حیث علم

باد و خاک

تا تقی انفاسنا بالاتقا | مستحفانا الی دار البقا | ثم یاتینا مکافات المقال | ضعف ذاک الرشد من ذی الجلال
ثم لجینا الی اشالها | کی ینال العبد مما نالها | هکذا تعرج و تنزل دائما | ذا فلازالت علیه قائما
پارسی گوئیم یعنی این کشش | ز انطرف آمد که آمد این چشش | چشم هر قومی بسوئی مانده است | کانطرف یکروز ذوقی رانده است
ذوق جنس از جنس خود باشد یقین | ذوق جزو از کل خود باشد بین | تا مگر آن قابل جنسی بود | چون بدو پیوست جنس او شود
همچو آب و نان که جنس ما نبود | گشت جنس ما و اندر ما فزود | نقش جنسیت ندارد آب و نان | ز اعتبار آخر آن را جنس دان
ور ز غیر جنس باشد ذوق ما | آن مگر مانند باشد جنس را | انکه مانندست باشد عاریت | عاریت باقی نماند عاقبت
مرغ را گر ذوق آید از صفیر | چونکه جنس خود بیابد شد نفیر | تشنه را گر ذوق آید از شراب | چون رسد در وی گریزد جو بآب
مفلسان گر خوش شوند از زر قلب | لیک آن سو شود و در دار عرب | تا زراندودیت ازره نفکند | تا خیال کژ تراچه نفکند

ارکلیله باز خوان این قصه را | قصهٔ نخجیران و بیان توکل و ترک جهد کردن | واندران قصه طلب کن حصه را

طائفه نخجیر در وادی خوش | بودشان با شیر دائم کشمکش | بسکه آن شیر ازکمین درمی ربود | آن چرا بر جمله ناخوش گشته بود
حیله کردند آمدند ایشان بشیر | کز وظیفه با ترا داریم سیر | جز وظیفه در پی صیدی میا | تا خ بر ما تا نگردد این گیا

جواب شیر نخجیران را و بیان خاصیت جهد

گفت آری گر وفا بینم نکو | من هلاک قول و فعل مردمم | نکرها بس دیده ام از زید و بکر
من گزیده زخم مار دوکرده ام | نفس هر دم از درونم در کمین | از همه مردم بتر در مکر و کین
گوش من لایلدغ المومن شنید | باز ترجیح نهادن نخجیران توکل را بر جهد | قول پیغمبر بجان و دل گزید

جمله گفتندای حکیم باخبر | الحذر رو شع لیس ینجی من قدر | در حذر شوریدن شور و شرست
با قضا پنجه مزن ای تند تیز | تا نگیرد هم قضا با تو ستیز | مرده باید بود پیش حکم حق

باز ترجیح نهادن شیر جهد را بر توکل و تسلیم

گفت آری گر توکل رهبرست | این سبب هم سنت پیغمبرست
گفت پیغمبر بآواز بلند | با توکل زانو اشتر ببند | از توکل در سبب کاهل مشو
رو توکل کن تو با کسب ای عمو | رمز الکاسب حبیب الله شنو
قوم گفتندش که کسب از ضعف خلق | جهد کن جهدی نماتا وارهی | ور تو از جهدش بهانی البهی

باز ترجیح نخجیران توکل را از جهد و کسب

پس نگه کسبها از ضعف خاست | در توکل تکیه بر غیری خطاست | لقمه تزویر دان بر قدر حلق
بس گزیدند از بلاسوی بلا | حیله کرد انسان و حیله اش دام بود | چیست از تسلیم خود محبوبتر
در بهٔ بست و دشمن اندر خانه بود | حیلهٔ فرعون زین افسانه بود | انکه جان پنداشت آخون آشام بود
دیده ما چون بسی علت در وست | رو فنا کن دید خود در دید دوست | وانکه اوی جست اندر خانه اش
طفل تا گیسر تا پویا نبود | مرکبش جز گردن بابا نبود | دیده ما را دید او نعم العوض | هست اندر دیدار کلی غرض
چون فضولی کرد دست و پا نبود | در غذا افتاد و در کور و کبود

جانهای خلق پیش از دست و پا — می پریدند از وفا سوی صفا — چون بامر اهبطوا بندی شدند — حبس خشم و حرص و خودبینی شدند

ما عیال حضرتیم و شیر خواه — گفت الخلق عیال لله — آنکه او از آسمان باران دهد — هم تواند کو برِ جمعت نان دهد

گفت شیر آری ولی رب العباد — دیگر بار بیان کردن شیر ترجیح جهد بر توکل — نردبانی پیش پای ما نهاد

پایه پایه رفت باید سوی بام — هست جبری بودن اینجا طبع خام — پای اری چون کنی نخ در اتو لنگ — دست داری چون کنی پنهان تو چنگ

خواجه چون بیلی بدست بنده داد — شیر بان معلوم شد او را مراد — دست همچون بیل اشارتهای اوست — آخر اندیشی عبارتهای اوست

چون اشارتهاش را بر جان نهی — در وفای آن اشارت جان دهی — پس اشارتهاش اسرارت دهد — بار بردار و ز تو کارت دهد

حاصلی محمول گرداند ترا — قابلی مقبول گرداند ترا — قابل امری قابل شوی — وصل جوئی بعد ازان اصل شوی

سعی شکر نعمت قدرت بود — جبر تو انکار آن نعمت بود — شکر نعمت نعمتت افزون کند — کفر نعمت از کفت بیرون کند

جبر تو خفتن بود در رهگه مخسب — تا نه بینی اندرود در گه مخسب — جبر بز بر آن درخت میوه دار — جبر بر یزدان بود ای جبری اعتبار

تا که شاخ افشان کند هر بطر او — بر سر خفته بریزد نقل و زاد — مرغ بی هنگام کی یابد امان — جبر خفتن در میان رهزنان

در اشارتهاش را بینی نه نی — اندر عقلی که داری کم شوی — سر که عقل از وی بپردم شود

ز انکه بی شکری بود شوم و شتاب — می برد بی شکر را در قعر نار — گر توکل می کنی در کار کن — کسب کن پس تکیه بر جبار کن

جمله بادی بانگها برداشتند — بازترجیح نهادن نخجیران مر توکل را بر جهد — کان حبش بیصان کلین سبهاکاشتند

صد هزاران در هزاران مرد و زن — پس چرا محروم ماند از زمین — صد هزاران قرن از اعناز جهان

مکرها کردند آن دانا گروه — که زمین برکنده شد زان مکر کوه — کرده مکر و حیله آن قوم خبیث — ورز باد و رنداری این حدیث

کرد و صف مکر شان او ذوالجلال — لتزول منه قلال الجبال — جز که آن قسمت که رفت اندر ازل — روی ننمود از تنکال و از عمل

جمله افتادند تدبیرکار — مانده کار و حکمهای کردگار — کسب جز نامی بدان ای نامدار — جهد جز وهمی پندار ای عیار

ساده مردی چاشتگاهی در رسید — نگریستن عزرائیل علیه السلام بر مردی و گرختن او در سرای — در سرای عدل سلیمانی دوید

رویش از غم زرد و لب چون ورد و کبود — سلیمان علیه السلام و تقریر ترجیح توکل بر جهد و کوشش — پس سلیمان گفت ای خواجه چه بود

گفت عزرائیل در من بنگرین — یک نظر انداخت پر از خشم و کین — گفت هین اکنون چه میخواهی بخواه — گفت فرما باد را ای جان پناه

تا مرا زینجا بهندستان برد — بوکه بنده کانطرف شد جان برد — تک زد در ویشی گریزانند خلق — لقمه حرص و امل را اند خلق

ترس درویشی مثال آن هراس — حرص و کوشش را تو هندستان شناس — بادرا فرمود تا او را شتاب — بر دسوی خاک هندستان برآب

روز دیگر وقت دیوان لقا — شه سلیمان گفت عزرائیل را — بنگریدی باز گو ای پیک سبب

ای عجب این کرده باشی بهر آن — کاین سلیمانرا بخشم از چه سبب — فهم کژ کرد و نمود او را خیال

که مرا فرمود حق کامروز هان — تا نشود آواره او از خانمان — گفتش ای شاه جهان بیزوال — در تفکر رفته سر گردان شدم

جان او را تو بهندستان ستان — دیدمش اینجا و بس حیران شدم

۱۲

از عجب گفتم گرو را صد پرست — زو بهندستان شدن دور اندرست — چون بامرحق بهندستان شدم — دیدش آنجا و جانش بستدم

تو همه کار جهان را همچنین — کن قیاس و چشم بکشا و ببین — از که بگریزم از خود این محال — از که برتابیم از حق این وبال

شیر گفت آری ولیکن هم ببین — باز ترجیح شیر جهد را بر توکل و فوائد جهد بیان کردن — جهدهاے انبیا و مرسلین

سعی ابرار و جهاد موسنان — تا بدین ساعت آغاز جهان — حق تعالی جهدشان را راست کرد — انچه دیدند از جفا و گرم و سرد

سیلها باشان جمله حال آمد لطیف — کل شی من ظریف هو ظریف — دامهاشان مرغ گردونی گرفت — نقصها شان جمله افزونی گرفت

جهد بسکن تا توانی اے کیا — در طریق انبیا و اولیا — با قضا پنجه زدن نبود جهاد — زانکه این را هم قضا برما نهاد

کافرم من گر زیان کردست کس — در رهِ ایمان و طاعت یک نفس — شرشکسته نیست این سرا مبند — یکدو روزی جهد کن باقی بخند

بد بحالی جست کو دنیا بجست — نیک حالی جست کو عقبی بجست — مکر با در ترک دنیا وا ردست — مکر با در کسب دنیا بارِ دست

مکر آن باشد که زندان حفره کرد — انگه حفره بست آن مکر بیت رد — این جهان زندان و ما زندانیان — حفره کن زندان و خود را وارهان

چیست دنیا از خدا غافل بدن — نی قماش و نقره و فرزند و زن — مال را کز بهر دین باشی حمول — نعم مال صالح گفت آن رسول

آب در کشتی هلاک کشتی ست — آب در بیرون کشتی پشتی ست — چونکه مال و ملک از دل براند — ز ان سلیمان خویش را جزو سکین نخواند

کوزه سربسته اندر آب رفت — آب نتواند مر او را غوطه داد — او درویشی چو در باطن بود — بر سر آب جهان ساکن بود

آب نتواند مر او را غوطه داد — گرچه این جمله جهان ملک وی ست — ملک در چشم و دل او لاشی ست

پس دهان دل ببند و مهر کن — پرکنش از باد گیر من لدن — جهد حق ست و دواعق ست و مدد — منکر اندر نفی جهدش جهد کرد

کسب کن یعنی نماد جهد کن — تا بدانے سر علم من لدن — گرچه جمله این جهان جهد شد — جهد کی در کام جاهل شهد شد

زین نمط بسیار برهان گفت شیر — مقرر شدن ترجیح جهد بر توکل — کز جواب آن حیران گشتند پیر

روبه و خرگوش و آهو و شغال — جبر را بگذاشتند و قیل و قال — عهدها کردند با شیر ژیان — کاندرین بیشه نیفتد در زیان

قسم هر روزش بیاید بی ضمیر — حاجتش نبود تقاضائی دگر — سوے مرعی ایمن از شیر ژیان

جمع بنشستند یکجا آن وحوش — او فتاده در میان جمله جوش — هر کسی تدبیر و رائی می زدی — هر کسی می خون هر یک می شدی

عاقبت شد اتفاق جمله شان — تا بیاید قرعه اندر میان — قرعه بر هر کو زند او طعمه است — بی سخن شیر ژیان را لقمه است

هم برین کردند آن جمله قرار — قرعه آمد سر بسر را اختیار — قرعه بر هر کو فتادی روز روز — سوی آن شیر او دویدی همچو یوز

چون بجز گوش آمد این ساغر بدور — جواب گفتن خرگوش مر آن نخجیران را — تا نرنجد شیر و تو زود زود

قوم گفتندش که چندین گاه ما — جان فدا کردیم در عهد و وفا — تو مجو بد نامی ما اے عنود — تا بکرم از بلا ایمن شوید

گفت اے یاران امهلت چند روز — انکار کردن نخجیران و جواب خرگوش ایشان را — همچنین تا مخلصے میخواند شان

تا امان یابد ز مکر جان تان — ماند این میراث در فرزندگان — هر بیر استان را در جهان

لله الحمد و المنة حسب الامر علیه الاعلی الاجل الاصلی الاکرمی خورشید ملت والدین مرتضی کاه ۱۲ شد

کز فلک تا ماه برون شد دیده بود | در نظر چون مردمک پیچیده بود | مرد دشمن چون مردمک در بیند خرد | در بزرگی مردمک کس را نبرد

قوم گفتندش که ای خوش گوش دار | اعتراض کردن گنجشکیان بر خرگوش و جواب خرگوش ایشان را | خویش را اندازهٔ خرگوش دار

هین چه لافستی این کژ تو از مهتران | در نیاورد اندر خاطر ان | سنجشی یا خود قضا مان می پرست | ور نه این دم لاتق چون تو کی ست

گفت ای یاران حقم الهام داد | مر ضعیفی را قوی را نائمی فتاد | انچه حق آموخت مر زنبور را | آن نباشد شیر را و گور را

خانها سازد پر از حلوای تر | حق بر د این علم را کو شد دور | انچه حق آموخت کرم پیله را | هیچ پیلی داند آن گون حیله را

آدم خاکی ز حق آموخت علم | تا بهفتم آسمان افروخت علم | نام و ناموس ملک اندر گرفت | کوری آن کس که باحق در جفت

زانبه شصد هزاران ساله را | پوز بندی ساخت آن گوساله را | تا نماند شیر علم دین کشید | تا نگردد گرد آن تصر شید

علمهای اهل حس شد پوز بند | تا نگیرد شیر زان علم بلند | قطرهٔ دل را یکی گوهر فتاد | کان بگردد نهاد و دریا ها نداد

چند صورت آخر ای صورت پرست | جان نه هیئت از صورت برست | گر بصورت آدمی انسان بدی | احمد و بوجهل خود یکسان بدی

احمد و بوجهل در تبخانه رفت | زین شدن تا آن شدن فرقیست زفت | این همه آید سر نهند آن را بنان | وان در آید سر نهد چون استان

نقش بر دیوار مثل آدم ست | بنگر از صورت چه چیز او را کم ست | جان کم ست آن صورت بیتا را | رو بجو آن گوهر نایاب را

شد مسر شیران عالم جمله پست | چون سگ اصحاب را داد مدد ست | چه زیانستش ازان نقش نفور | چونکه جانش غرق شد در بحر نور

وصف صورت نیست اندر جانها | عالم و عادل بود در نامها | عالم و عادل همه هیئت بس | کش نبابی در مکان پس پس

میپرند بر تن ز سوی لامکان | می نگنجد در فلک خورشید جان | این سخن پایان ندارد گوش دار | گوش سوی قصهٔ خرگوش دار

گوش خر بفروش و دیگر گوش خر | ذکر دانش خرگوش و بیان فضیلت و منافع دانش | کاین سخن را در نیابد گوش خر

رو تو او به بازی خرگوش مین | مکر و شیر اندازی خرگوش مین | خاتم ملک سلیمان ست علم | جمله عالم صورت و جان ست علم

آدمی را زین همه بیچاره گشت | خلق دریاها و خلق کوه و دشت | ز و پلنگ و شیر تر سان همچو موش | ز و شده پنهان بشب در کوه و بوش

ز و پری و دیوها حلها گرفت | هر یکی در جای پنهان جا گرفت | آدمی را دشمن پنهان بسی ست | آدمی باحذر عاقل کسی ست

خلق خوب و زشت همه ست از نهان | میپرند بر دل بهر دم کو بشان | بهر غسل اردر روی در جویبار | بر تو آسیبی نزند در آب خار

گرچه پنهان خار در آب ست پست | چونکه در تو می خلد دانی که هست | خار خار حسدها و وسوسه | از هزاران کس بود دانی یکی کسه

باش تا حسهای تو مبدل شود | تا به بینی شان و مشکل حل شود | تا سخنهای کیان درک کرده | تا کیان را سر ز خود کرده

بعد ازان گفت کای خرگوش جست | بازجستن گنجشکیان سر اندیشهٔ خرگوش را | در میان نا انچه در ادراک تست

ای که با شیری تو در پیچیده | باز گو رائی که اندیشیده | مشورت دراک و هشیاری دهد | عقلها مر عقل را یاری دهد

گفت پیغمبر بکن ای ارشدن | مشورت کالمستشار مؤتمن | قول پیغمبر بجان باید شنود | باز گو تا چیست تدبیر و درود

پوشیده داشتن خرگوش راز را از گنجشکیان | جفت طاق آید گهی اطاق جفت

از صفا گردم زنی با آئنه — تیره گردد ز و دمی با آئنه
کاین سه را خصم است بسیار و عدو — در کمینند ایستد چون اندا و
گرد و سر پرنده را بندی بهم — بر زمین ماند محبوس از الم
مشورت کردی همه بسته سر — گفته ایشانش جواب و سخیر
او جواب خویش بگرفته از و — ز سوالش می نبردی غیر بو
حاصل آن خرگوش سای خود بگفت — قصه مکر کردن خرگوش با شیر و بسر بردن
با وحوش از نیک و بد بنکشاد راز — ساعتی تاخیر کرد اندر شدن
زان سبب کاندر شدن وا ماند دیر — گفت من گفتم که عهد آن خان
و ندمه ایشان مرا از خر فکند — سخت در ماند امیر ست ریش
راه هموار ست و زیرش دامهاست — لفظها و نامها چون دامهاست
عمر چون آبست و قت او را چو جو — آن یکی ریگی که چو شد آب از و
منبع حکمت شود حکمت طلب — هست آن ریگ ای پسر مرد خدا
آب عذب دین همی جوشد از و — غیر مرد حق چو ریگ خشک دان
طالب حکمت شو از مرد حکیم — تا از و گردی تو بینا و علیم
چون معلم بود عقلش ز ابتدا — بعد ازان شد عقل شاگردی ورا
تو مرا بگذار ازین پس پیش ران — حد من این بود ای سلطان جان
هر که جبر آورد خود در نجور کرد — تا همان رنجوریش در گور کرد
جبر چه بود دل بستن اشکسته را — یا به پیوستن رگ بگسسته را
وانکه پالیش و ره کوشش شکست — در رسید او را براق بر نشست
تا کنون فرمان پذیر فتی ز شاه — بعد ازان فرمان رساند بر سپاه
گر ترا اشکال آید در نظر — پس تو شک داری همی ران شق القمر
تا هوا تازه ست ایمان تازه نیست — چون هوا جز فضل آن دروازه نیست
بر هوا تاویل قرآن می کنی — کرده تاویل حرف بکر را
ماند احوالت بدان طرفه نمکس — زیافت تاویل کیک مگس
وصف بازان را شنیدی در زمان — گفته من عنقای وقتم بیگمان
کو همی پنداشت خود را هست کس — از خودی سرمست گشته بی شراب
در بیان این سه کم جنبان لبت — از ذهاب و از ذهب وز مذهبت
ور بدانی باکی گوی الوداع — کل سر جاوز الاثنین شاع
مشورت دارند سر پوشیده خوب — در کفایت با غلط افکن مشوب
در شمالی بسته گفتی رائے را — تا نماند خصم سر از پائے را
این سخن پایان ندارد باز گرد — سوی خرگوش دلاور تاچه کرد
ساعتی تاخیر کرد اندر شدن — بعد ازان شد پیش شیر پنجه زن
گفت من گفتم که عهد آن خان — خام باشد خام و زشت و نارسان
سخت در ماند امیر ست ریش — چون نه پیش بیند پیش را حمقیش
لفظها و نامها چون دامهاست — لفظ شیرین ریگ آب عمر ماست
آن یکی ریگی که چو شد آب از و — سخت کمیاب ست آن را بجو
هست آن ریگ ای پسر مرد خدا — کو بحق پیوست و از خود شد جدا
غیر مرد حق چو ریگ خشک دان — کاب عمرت را خورد او هر زمان
لوح حافظ لوح محفوظی شود — روح او از روح محفوظی شود
عقل چون جبریل گوید یا احمدا — گر یکے گامی زنم سوزد مرا
هر که ماند از کاهلی بی شکر و صبر — او همے داند که گیرد پای جبر
گفت پیغمبر که رنجوری بلاغ — رنج آرد تا بمیرد چون چراغ
چون درین پا ای خود بشکسته — بر که میخندی چو پا را بسته
حامل دین بود او ممحول شد — قابل فرمان بداد و مقبول شد
تا کنون اخترا ترکردے درو — بعد ازان باشد امیر اختراد
تازه کن ایمان ز گفت بر زبان — ای هوا را تازه کرده در نهان
کرده تاویل حرف بکر را — خویش را تاویل کن نی فکر را
از خودی سرمست گشته بی شراب — پست و کژ شد از تو معنی سنے
آن مگس بر برگ کاه و بول خر — ذرهٔ خود را شمرده آفتاب
همچو کشتیبان همی افراشت قد — همچو کشتیبان همی افراشت قد

۵۱ در حدیث دارد است کل اسم یک دفاعک منه یعنی از خود را و دفع خود را و اختلاف خود و حرف خود را پس ۵۲ قوله کل سر جاوز الاثنین شاع یعنی هر سر که از دو تن بگذرد شیوع پیدا کند و بود نماید و بعضے این

گفت من کشتی دریا خوانده ام | مدتی در فکر آن مے مانده ام
بر سر دریا همی راند او عمد | مے نمودش اینقدر بیرون رود
عالمش چندان بود کشتن یقین | بود بیحد آن همین نسبت بود
گر مگس تا دیل بگذارد برے | آن مگس را بخت گرداند هوا
همچو آن خرگوش کو بر شیر زد | رنجیدن شیر از دیر آمدن خرگوش
شیر بگرفت از سر تیزی و خشم | گرزه گوشم عدو بر بست چشم
زین پس من نشنوم آن و همه | بانگ دیوان است و غولان آن همه
پوست چه بود گفتهای رنگ رنگ | چون نره بر آب کشن بود در رنگ
پوست باشد معتبر در اعین پوش | معتبر نیکو راز غیرت عیب پوش
نقش آبست او روا خواهی ازان | باد گردی دستهای خود گران
خوش بود پیغامهاے کردگار | کو ز سر تا پاے باشد پایدار
زانکه بوش بادشاهان از هواست | بار نامه انبیا با کبریاست
نام احمد نام جمله انبیاست | چونکه صد آمد نود هم پیش ماست
در شدن خرگوش پس تاخیر کرد | هم در بیان مکر خرگوش و تاخیر او در رفتن
در ره آمد بعد تاخیر دراز | تا بگوش شیر گوید یک دو راز
بحر بی پایان بود عقل بشر | بحر را غواص باید ای پسر
تا نشد پر بر سر دریا چو طشت | چونکه پر شد طشت در وے غرقه گشت
هر چه صورت بی وسیلت بگذرد | زان وسیلت بحر دور اندازدش
اسپ خود را یاوه داند در ستیز | می دواند اسپ خود را راه تیز
در فغان و جستجو آن خیره سر | هر طرف پرسان و جویان وے بدر
آمد این اسپ اینک آن اسپ کجو | با خود آمی شهسوار اسپ جو
جان نه پیدائی و نزدیکی ستم | چون شوی در آب و لب خشکی چو خم
کی به بینی سرخ و سبز و بور را | تا نه بینی پیش ازان سه نور را
چونکه شب آن رنگها مستور بود | پس بدیدی دیدرنگ از بور بود
این و آن از آفتاب از سهاست | وان و آن از عکس انوار علاست

مرد کشتیبان و اهل رای و فن | آن نظر کو بیند او را راست گو
وهم او بول خرد تصویر خس | روح او نی در خور صورت بود
روح او کے بود اندر خور قد | تیغ چوبین شان تم را نشکند
پوست شان بر کن که شان جز پوست نیست | این سخن چون نقش معنی همچو جان
هر چه بنویسے فنا گردد شتاب | چون هوا بگذاشتی پیغام هوست
جز کیا و خطبهاے انبیا | نام احمد تا قیامت می زنند
قصه خرگوش و شیر نر | مکر را با خویشتن تقریر کرد
تا چه باشد این دریای عقل | می دود چون کاسدها بر روے آب
صورت ما موج یا از وی نے | تا نه بیند تیر دور اندازرا
واسپ خود او را کشان کرده چو باد | اینکه زیر ران تست ای خواجه چیست
تا شناسد مرد اسپ خویش باز | تا ببینی سبز و برخ و زرد را
شد ز نور آن رنگها رو پوش تو | همچنین رنگ خیال اندرون
نور چشم از نور دلها حاصل است

۱۲ عوسنون ۱۲ ۱۲ ۱۲

باز نور نور دل نور خداست — کو ز نور عقل و حس پاک و جداست — شب نه بد نور و ندیدی رنگ را — پس بضد آن نور پیدا شد ترا

شب بدیدی رنگ کان بی نور بود — رنگ چه بود بهر کور و کبود — کر نظر بر نور بود و آنگه بر رنگ — ضد بضد پیدا بود چون روم و زنگ

دیدن نور ست آنگه دید رنگ — وین بضد نور دانی بید رنگ — پس بضد نور دانستی تو نور — ضد ضد را می نماید در صدور

رنج و غم را حق بپی آن آفرید — تا بدین ضد خوشدلی آید پدید — پس نهانیها بضد پیدا شود — چونکه حق نیست ضد پنهان بود

نور حق را نیست ضدی در وجود — تا بضد او را توان پیدا نمود — لاجرم ابصار ما لا تدرکه — وهو یدرک هین تو از موسی وکه

صورت از معنی چو شیر از بیشه دان — یا چو آواز و سخن از اندیشه دان — این سخن و آواز از اندیشه خاست — تا اندر فی بحر اندیشه کجاست

لیک چون موج سخن دیدی لطیف — بحر آن دانی که هم باشد لطیف — چون ز دانش موج اندیشه بتاخت — از سخن و آواز او صورت بساخت

از سخن صورت بزاد و باز مرد — موج خود را باز اندر بحر برد — صورت از بی صورتی آمد برون — باز شد کانا الیه راجعون

پس ز اهریمن خطه مرگ و جهی ست — صد هزاران فرسخ و دنیا ساعتی ست — فکر یابی ست از هو در هوا — از هوا سوی پاید آید تا خدا

هر نفس نو میشود دنیا و ما — بیخبر از نو شدن اندر بقا — عمر همچون جوی نو نو میرسد — مستمری می نماید در جسد

آن ز تیزی مستمر شکل آمدست — چون شرر کش تیز جنبانی بدست — شاخ آتش را بجنبانی بساز — در نظر آتش نماید بس دراز

این دم ار بی مدت از تیزی صنع — می نماید سرعت انگیزی صنع — طالب این سر اگر علامه ایست — نک حسام الدین کی سامی نامه ایست

وصف و از شرح مستغنی بود — رد حکایت کن که بیگانه شود

رسیدن خرگوش بشیر و خشم شیر بروی

شیر اندر آتش و در خشم و شور — دید کان خرگوش می آید دو — خشمگین و تند و تیز و ترش رو

کز شکسته آمدن تهمت بود — وز دلیری دفع هر ریبت بود — چون رسید او پیشتر نزدیک صف — با نهیب برزد شیر بان ای نا خلف

من کمین گاه از تو هم بدریده ام — نیم خرگوشی چه باشد کو چنین — امر ما را افگند اندر زمین

عذر گفتن خرگوش بشیر از تاخیر و لابه کردن

ترک خواب و غفلت خرگوش کن — عرش این شیر ای خرگوش کن

گفت خرگوش الامان عذریم هست — گر دهد عفو خداوندیت دست — باز گویم چون تو دستوری دهی — تو خداوندی و شاهی من رهی

گفت چه عذر ای قصور ابلهان — این زمان آیند در پیش شهان — مرغ بیوقتی سرت باید برید — عذر احمق را نمی باید شنید

عذر احمق بدتر از جرمش بود — عذر نادان زهر هر دانش شود — عذرت ای خرگوش از دانش تهی — من نخر گوشم که در گوشم نهی

گفت ای شه تا کسی را کشتار — عذر راستم دیدگان آگوش دار — خاص از بهر زکوة جاه خود — گرگ بهر را تو مران از راه خود

بحر کو آبی بهر جوئی دهد — هر شبی را بهر سروی می نهد — کم نخواهد گشت دریا زین کرم — از کرم دریا نگردد بیش و کم

گفت دارم من کرم بر جای او — جامه هر کس برم بالای او — سر نهادم پیش از در های عفت — من وقت چاشت رطبها آدم

من بوقت چاشت رطبها آدم — با رفیق خود سوی شاه آدم — جفت همره کرده بودند آن نفر — جفت تا شان که آن در گیم

شیر ها اندر راه قصد بنده کرد — با من از بهر تو خرگوشی دگر — خواجه تا شان که آن در گیم

گفتمش با بنده شاه نشهیم

گفت شاهنشه که باشد شرط یار — پیش من تو یاد هرناکس مبار — هم ترا و هم شهت را بردرم — گر تو با یارت بگردی از برم
گفتمش بگذار تا با رد گر — رو نه شه بینیم برم از تو خبر — گفت همره را گرو هم پیش من — ورنه قربانی تو اندر کیش من
لابه کرد و میش بسی سودی نکرد — یار من بستد مرا بگذاشت فرد — ماند آن همره گرو در پیش او — خون وان شه از دل نیخویش او
یارم از رفتی سه چندان کین من — هم به لطف و هم بخوبی هم بتن — بعد ازین ن ان شیر آن ره بسته شد — حال ما این بود کت دانسته شد
از وظیفه بعد ازین امید بر — حق همی گویم ترا الحق مرا — گر وظیفه بایدت ره پاک کن — هین بیاد دفع آن هم پاک کن

جواب گفتن شیر خرگوش را و روان شدن در راه

گفت بسم الله بیا تا او کجاست — پیشرو شو گر همی گوئی ترا راست
تا سزای او دو صد چون او دهم — در دروغ ست این سزای تو دهم — اندر آمد چون قلاوزی بپیش — تا بره دادش بسوی دام خویش
سوی چاهی کو نشانش کرده بود — چاه مرغ را دام جانش کرده بود — می شدند آن هر دو تا نزدیک چاه — اینت خرگوشی و آب بر کاه
آب کاسه راز ها سوی بسر — آب کوهی را عجب چون میبرد — دام مکر او کند شیر بود — طرفه خرگوشی که شیری را ربود
موسی فرعون آمد در دل — میکشد با لشکر و جمع ثقیل — پشه نمرود را بنمود پر — می شکافد خیمها با مگسر
حال آن کو قول دشمن را شنود — بین سزای آنکه شد یار حسود — حال فرعونی که هامان را شنود — حال نمرودی که شیطان را شنود
دشمن ار چه دوستانه گوید ت — دام دان گرچه ز دانه گوید ت — گر ترا قندی دهد آن بهر دان — گر تو لطفه کنی آن قهر دان
چون قضا آید نماند غیر پست — دشمنان را باز نشناسی ز دوست — چون چنین شد نالهٔ آمال آعار کن — نزا و تسبیح و ورد و کار کن
نالهٔ می کن کای تو علام الغیوب — زیر سنگ مکر بد ما را مکوب — یا کریم العفو ستار العیوب — انتقام از ما مکش اندر نوب
انچه در کونست اشیا از انچه هست — وانما جان را بهر حالت که هست — گر سگی کردیم ای جان آن مزن — شهر را گمار بر ما زین کمین
آب خوش اصورت آتش بده — اندر آتش صورت آبی منه — از شراب قهر چون مستی دهی — قصهٔ ما صورت هستی دهی

قصهٔ سلیمان علیه السلام و هدهد

چون سلیمان را سر آمد وقت شد — بیان آنکه چون قضا آید بپیچد پای خرد

همزبان و محرم خود یافتند — پیش او یک یک بجان بشتافتند — جملهٔ مرغان ز آنکه جنس یکدگ
همزبانی خویشی و پیوندی ست — مرد با نامحرمان چون بندی ست — ای بسا هندو و ترک همزبان
پس زبان محرمی خود دیگر ست — همدلی از همزبانی بهتر ست — غیر نطق و غیر ایما و سجل
جملهٔ مرغان هر یکی اسرار خود — از هنر وز دانش و از کار خود — با سلیمان یک بیک اظهار خود
از کبر فی و از هستی خویش — بهر آن تا ره دهد او را بپیش — چون سلیمان بر پرید و بر گذشت
چونکه دار و از خیالش نقش بست — خود کند بیار و شل دکور و لنگ — نوبت هدهد رسید و جست و گشت
گفت آشیک همرکابان کیست — باز گویم گفت کوته بهتر ست — گفت برگو تا کنم هم شرح این

بنگرم از اوج با چشم یقین — من بمیرم آب در قعر زمین — تا کجا ایست چه عمقستش چه رنگ — از چه می جوشد ز خاکی یا ز سنگ

ای سلیمان بهر لشکرگاه ما — در سفر مے دار این آگاه ما — پس سلیمان گفت شو را رفیق — در بیابانها نمائی آب ای شفیق

همرهت باشد دهم پیشوا — تا کنے تو آب پیدا بهر ما — تا بیابے بهر لشکر آب را — در سفر سقا شوی اصحاب را

باش همراه من اندر روز و شب — تا نبینے از عطش لشکر تعب — زانکه از آب نهان آگاه بود — بعد ازان هدهد همه راه بود

طعنه زدن زاغ در دعوے هدهد

زاغ چون بشنید دم آمد در حسد — پس سلیمان گفت کوچ گفت دید

از ادب بنمود به پیش شه مقال — خاصه خود لاف در غیبی محال — گر مرا و را این نظر بودی مدام — چون ندیدی زیر مشتی خاک دام

چون گرفتار آمدی در دام او — چون قفس اندر شد نمی کام او — پس سلیمان گفتهای هدهد راست — گر تو در اول قدح این در خطاست

جواب گفتن هدهد مر سلیمان را در این طعنه

چون نمائی بستی نی تو خود قوت زاغ — پیش من لافی زنی اے گه دروغ

گفت ای شه بر من خود گردان مگیر — گر بطلان ست دعوی گردنم — تا که نهاد م سر بُبر از گردنم

زاغ کو حکم خدا را منکرست — گر بهزاران عقل دارد کافرست — جای گند و شوخ چون کافر بود

من همے بینم دام را اندر هوا — گر نپوشد چشم عقلم را هوا — چون قضا آید شود دانش بخواب

قصهٔ آدم علیه السلام و بستن قضا نظر او را از مراعات صریح نهی و ترک سنهے و تاویل

از قضا این تعبیه کی نادرست — از قضا دان کو قضا را منکرست

جمله آلبشر کو علم الاسما بگ ست — صد هزاران علمش اندر هر نفس ست

اسم هر چیزی بچندان کان چیز هست — تا بپایان جهان او را داد دست — آنکه چستش خواند او کاهل نشد

هر که را او مقبل آمد از ازل — او عزیز و چست آمد در دل او تا — هر که را آخر مومن ست او اول بدید

هر که آخر بین بود او مومن ست — هر که آخر بین بود او بیدل ست — اسم هر چیزے تو از دانا شنو

اسم هر چیزے بر ظاهر شرش — اسم هر چیزی بر خالق سرش — رمز موسی علم الاسما شنو

بد عمر را نام اینجا بت پرست — نزد موسی نام چوبش بُد عصا

صورتی بد این منی اندر عدم — لیک سومن بود نامش در امم — نزد خالق بود نامش اژدها

مر ورا بر عاقبت نامی نهند — انکه بد نزدیک ما نامش منی — پیش حق این نقش هم کبا منی

نی بر ان کان عاریت نامی نهند — حاصل آمد آن حقیقت نام ما — پیش حضرت کان ز بود انجام ما

چون اگر انوار حق بر وی تجلی — چشم آدم کو بنور پاک دید — جان و سرنا مها گشتش پدید

مدح این آدم که نامش میبرم — تا قیامت بشمرم — این همه دانست و چون آمد قضا — جمله افتادند در سجده بره

کای عجب نی از پی تحریم بود — یا بتاویلے بد و تو هیم بود — دانش یک نی شد بر وی خطا

با غبان را خار چون در پا گرفت — در دو فرصت یافت تا لابد گفت — طبع در حیرت سوگند هم شناخت

ربنا انا ظلمنا گفت و آه — چون ز حیرت رست باز آمد براه — دید بُرده دزد رخت از کارگاه

این قضا ابری بود خورشید پوش — این قضا زهری بود شیرین نوش — شیر و اژدر با شود در هم چو هوش

من نه تنها جاهلم در راه حکم — ای خنک آنکو نکو کاری کند — زور را بگذار و زاری کند
گر قضا پوشد سیه چون شب هیت — هم قضا دستت گیرد وعاقبت — گر قضا صد بار قصد جان کند — هم قضا جانت دهد درمان کند
این قضا صد بار اگر راهت زند — بر فراز چرخ خرگاهت زند — از کرم وان اینکه تیی ساختت — تا بملک ایمنی بنشاندت
چون تبر ساند ترا آگه شوی — ور نتر ساند ترا گمره شوی — این سخن پایان ندارد گشت دیر — گوش کن تو قصهٔ خرگوش و شیر

شیر با خرگوش چون همراه شد — پای واپس کشیدن خرگوش از شیر چون نزدیک چاه آمد — پر غضب پر کینه بدخواه شد

بود پیشینا پیش خرگوش دلیر — تا گهان پا را کشید از پیش شیر — چونکه نزد چاه آمد شیر دید — کرزه آن خرگوش ماند و پا کشید
گفت پا را پس کشیدی تو چرا — پای را واپس مکش پیش اندر آ — گفت کو پایم که دست پا منم — جان من لرزید و دل از جا بشد
زنگ دیدم اسب نعره زنی چو نر — زاندرون خود میدهد هر زنگ خبر — حق چو بسیارا مصرف انده است — چشم عارف سوی سیما ناظر است
زنگ و بوق و غاز آمد چون جرس — از فرس آگه کند بانگ فرس — بانگ هر چیزی رساند زو خبر — تا ندانی بانگ خر از بانگ در
گفت پیغمبر بتمییز کسان — مرء مخفی لدی طی اللسان — زنگ و آواز حال دل دارد نشان — رحتم کن هر من و دل را نشان
زنگ روی و زرد و آواز و نهیب و زنگ — در من آمد آنچه در وی گشت تنگ — آدمی و جانور یا مد نبات — هر درخت از بیخ و بن بر برکند
این خود اجزا بند کلمات از دو — زرد کرده رنگ و فاسد کرده بو — تا جهان گه صابر ست گه شکور — بوستان گه حلمه پوشد گاه عور
آفتاب بی کو برآید نار گون — ساعتی دیگر شود او سرنگون — اختران تافته بر چار طاق — سخته سخته مبتلای احتراق
ماه کو افروزد اختر در جمال — شد ز نیخ وق او همچون هلال — این زمین با سکون با ادب — اندر آرد زلزله اش در لرز و تب
ای بسا که زین بلای مرده یک — گشته است اندر جهان او خورده یک — این همه با روح آمد مقترن — چون قضا آید دوا گشت و حصن
آب خوش کو روح را همشیره شد — در عدیر بی زرد و تلخ و تیره شد — آتشی کو با دو دارد در بروت — هم یکی بادی بر خواند قوت
خاک کو شد مایهٔ گل در بهار — ناگهان بادی برآرد زو دمار — حال دریا از اضطراب و جوش او — فهم کن تبدیلهای هوش او
چرخ سرگردان کی اندر جست جوست — حال و چون حال فرزندان اوست — گه حضیض و گه میانه گاه اوج — اندرون از سعد و نحسی فرج
گه شرف گاهی صعود و گه فرح — گه وبال و گه هبوط و گه ترح — از خدای جزو زکاها مختلط — فهم می کن حالت هر سبط
چون نصیب جمله از آن دست بخش — کهتران را کی تواند بود گنج — چونکه کلیات را بخش ست و رد — جزو ایشان چون بنا شد دخل نرد
خاصه جزوی کو ز اضداد اوست شق — زآب و خاک و آتش و باد است شق — این عجب نبود که بیش از گرگ و سگ — این عجب که میش دل در گرگ بست
زندگانی آشتی ضدهاست — صلح اضداد است این عمر جهان — جنگ اضداد است عمر جاودان
مرگ آن کاندر میان شان جنگ ماست — مرگ وارفتن باصل خویش دان — صلح دشمن وار باشد عاریت — دل بدوی جنگ دارد در عاقبت
روز کی چند از برای مصلحت — با هم اندازند و فاد و رحمت — عاقبت هر یک بجوهر بازگشت — هر یکی با جنس خود آغاز گشت

لطف بار این پلنگ و رنگ را | الف او و برد زایشان جنگ را | لطف حق این شیر را و گور را | الف داده است این دو ضد دور را

پرسیدن شیر سبب پای واپس کشیدن خر گوش را و جواب او

چون جهان بنجورِ زندانی بود | شیر گفتش تو ز اسباب مرض | چه عجب رنجور اگر فانی بود

خواند بر شیر او ازین روپندها | گفت من پس مانده ام زین بندها | این سبب گو خاص کاین نیستی عرض

پای را واپس کشیدی تو چرا | سیدهی باز بچه واپس مرا | گفت آن شیر اندرین چه ساکن است | اندرین قلعه ز آفات ایمن است

یار من بستد ز من در چاه برد | بر گرفتش ازده و بیراه برد | قعر چه بگزید بهر کو عاقل است | زانکه در خلوت صفاهای دل است

ظالمی چه بود که ظلمتهای خلق | سبز دانگس کو گیرد پای خلق | گفت پیش آ ز خم او را قاهر است | تو ببین کان شیر در چه حاضر است

گفت من سبز زیده ام زان آتشی | تو مگر اندر برِ خویشم کشی | تو ببینی تو مانم آمدن | چشم بکشایم بچه در بنگرم

من ببینی تو مانم آمدن | تو بپشتی تو ای کان کرم | در پناه شیر تا چه می دوید

که نگهدارم دران چه پیرِ من | چونکه شیر اندر برِ خویشش کشید | شکل شیر و در برش خرگوش رفت

چونکه در چه بنگرید اندر آب | اندر آب از شیر او در تافت تب | زانکه ظلمی بر برش آینده بود

شیر عکس خویش دید از آب تفت | چونکه خصم خویش را در آب دید | عدل فرمودست بدتر را بتر

مرد را بگذاشت اندر چه دوید | در فتاد اندر چهی کو کنده بود | وانکه اندر قعر چاه بی بنی

چاه مظلم گشت ظلم ظالمان | اینچنین گفتند جمله عالمان | هر که ظالمتر چهش با هولتر

ایکه تو از ظلم چاهی می کنی | از برای خویش دامی می تنی | بر ضعیفان گر تو ظلمی می کنی | از نبی آ و ز جبار نصر الله بجو ان

گر تو بر خود چون کرم پیله بر تنی | بهر خود چه می کنی اندازه کن | مر ضعیفان را تو بی خصمی مران

گر تو پیله خصم تو از تو رسید | تنگ جز اطیر ابابیلت رسید | گر ضعیفی در زمین خواهد امان | غلغل افتد در سپاه آسمان

گر بدندانش گزی پر خون کنی | در ربودنداست بگیرد چون کنی | شیر خود را دید در چه در غلو | خویش را نشناخت آن دم از علو

عکس خود را او عدو خویش دید | لاجرم بر خویش شمشیری کشید | ای بسا ظلمی که بینی در کسان | خوی تو باشد در ایشان ای فلان

اندر ایشان تا فتد هستی تو | از نفاق و ظلم و بدمستی تو | آن توئی وان خم بر خود میزنی | بر خود آ ندم تا رلعنت می تنی

در خود این بد را نمی بینی عیان | ور نه دشمن بوده خود را بجان | همچو آن شیری که بر خود حمله کرد | حمله بر خود مے کنی ای ساده مرد

چون بقعر خوی خود اندر رسی | شیر را در قعر پیدا شد که بود | نقش او آن کس و کی کس نمود

هر که دزدان ضعیفی مے کند | کار آن شیر غلط بین میکند | عکس خال تست آن از عم مرم

مومنان آئینه یکدیگرند | این خبر را از عجب آور ند | زان سبب عالم کبودت می نمود

گر تو کوری ای پسر کم دم زان | پیش چشمت داشتی شیشه کبود | عیب مومن را برهنه چون نمود

چونکه تو بنظر نوار الله بدی | مومن از نور خدا بنور الله بود

تو ز من بار بنا آب طهور | نیکوی را واندیدی از نبی | تا شود نار تو نورای بوالحزن

گر تو خواهی آتش آبم مش شود | ور نخواهی آب هم آتش شود | آب و دریا جمله در فرمان تست | آب و آتش ای خداوندان تست

بی طلب تو این طلب بان داده | بے شمار عدد عطا بنهاده

باطلب چون نیست هیچ ای جان درود — گر تو آمد جلگی جود و وجود — ور عدم سر کی بود مارا جو طلب — بی سبب کردی عطاهای عجب

جان و نان دادی و عمر جاودان — سائر نعمت که ناید در بیان — این طلب جوی ما هم از ایجاد تست — رستن از بیداد یار داد تست

بی طلب هم میدهی گنج نهان — رایگان بخشیده جان جان جان — هکذا انعم علی اهل دار السلام — بالنبی المصطفی خیر الانام

مژده بردن خرگوش سوی نخجیران که شیر در چاه افتاد

چونکه خرگوش از رهانی شاد گشت — سوی نخجیران روان شد تا بدشت

شیر را چون دید محو ظلم خویش — سوی قوم خود دوید و پیش پیش — شیر را چون دید کشته ظلم خود — می دوید و شادمان و بازشد

شیر را چون دید در چه کشته را — چرخ میزد شادمان تا مرغزار — دست میزد چون بید از دست لگ — سبز در قصان هوا چون شاخ و برگ

شاخ در گردن جهش خاکه آزاد شد — سر برآورد و حریف باد شد — برگها چون شاخ را بشگافتند — تا بالای درخت بشتافتند

بازبان شکرانه شکر خدا — می سرایید هر بر و بر کے جدا — بیزبان هر یار و برگ و شاخها — می سرایید ذکر و تسبیح خدا

که بهر وردی اهل مارا داد لعطا — تا درخت استغفار آمد فاستوی — خانهای بسته اندر آب و گل — چون هندا از آب و گلها شاد دل

در هوای عشق حق قصان شدند — همچو قرص بی نقصان شدند — جسم شان در رقص و جانها خود بسی — وانگه گردد جان از انها خود بسی

شیر را خرگوش در زندان نشاند — تنگ شیری کو ز خرگوشے بماند — در چنین تنگے وانگه ای عجب — فخر دین خواهی که گویندت لقب

ای تو شیری در تگ این چاه فرد — نفس چون خرگوش خوش تن بخت خورد — نفس خرگوشت بصحرا در چرا — تو بقعر این چه چون و چرا

سوی نخجیران دوید آن شیر گیر — کانبشروا یا قوم او جار البشیر — مژده مژده ای گروه عیش ساز — کان سگ دوزخ بدوزخ رفت باز

مژده مژده کان عدو جانها — کند قهر خالقش دندانها — مژده مژده کز فضا ما الم بچاه — او فتاد از عدل و لطف پادشاه

آنکه از پنجه بسے سرها بکوفت — همچو خس جارو بدر گش هم برفت — آنکه جز ظلمش و گر کاری نبود — آه مظلومش گرفت و کوفتش زود

گردنش بشکست و تنعرش برید — جان ما از قید محنت وا رهید — گم شد و نابود شد از فضل حق — بر مهم دشمن شما را شد سبق

جمع گشتند آن زمان جمله وحوش — جمع شدن نخجیران بنزد خرگوش و ثنا و مدح گفتن او را — شاد و خندان از طرب در جوش جوش

حلقه کردند او بچشمی در میان — سجده کردندش همه صحرائیان — او فرشته آسمانی یا پرے — یا تو عزرائیل شیران نری

هر چه هستی جان ما قربان تست — دست و دست بازوی تست — راند حق این آب را در جوی تو — آفرین بر دست و بر بازوی تو

باز گو تا قصه درمانها شود — باز گو تا مرهم جانها شود — باز گو تا چون بگالیدی بمکر — آن عوان را چون بمالیدی بمکر

باز گو ز ظلم آن استم نما — صد هزاران زخم دارد جان ما — باز گو آن قصه کان شادی فزاست — روح ما را قوت دل اجتفزاست

گفت تا بد خدا بود ای مهان — ور نه خرگوشی چه باشد در جهان — قوم بخشیدند دل را نور داد — نور دل مر دست و بازو زور داد

پند دادن خرگوش نخجیران را که از مردن جسم شاد مشوید

از بر حق میرسد تفضیلها — بانهم از حق رسد تبدیلها

حق بدو رد نوبه این تائید را — می نماید اهل ظن و دید را — این بملک و نوبتی شادی مکن — ای تو بسته نوبت آزادی مکن

آنکه ملکش بر تو از نوبت تند — بر ترا ز نوبت ملوک و باقی اند — دو رهانم رد همه با ساقی اند

چون نبوت سید هند این دولت — از چه شد پر باد از سبلت مترس — ترک کنی اندر شمار خار پوز

یک دو روزی چه که دنیا ساعتی ست — هر که ترکش کرد اندر راضی ست — معنی الترک راحة گوش کن — جهد از آن جام تهی را نوش کن

تفسیر نرجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر

ای شهان کشتیم ما خصم برون — ماند خصمی زان تر اندر درون — کشتن این کار عقل و هوش نیست

دوزخ ست این نفس و دوزخ اژدهاست — کو بدریاها نگردد کم و کاست — هفت دریا را در آشامد هنوز

سنگها و کافران سنگدل — اندر آیند از روزار و خجل — هم نگردد ساکن از چندین غذا

سیر گشتی سیر گوید نے هنوز — اینت آتش اینت آتش اینت آتش — عالمی را لقمه کرد و در کشید

حق قدم بروی نهد از لامکان — آنگه او ساکن شود اندر مکان — چونکه جزو دوزخ ست این نفس ما

این قدم حق را بود کو را کشد — غیر حق خود کی گمان او کشد — در گمان نهند الا تیر راست

راست شد چون تیر رو واره از کمان — کز گمان هر راست آید بیگمان — چون که واگشتم نیکار بروان

قد رجعنا من جهاد الاصغریم — یا نبی اندر جهاد اکبریم — قوت از حق خواهم و توفیق لاف

سهل شیری دان که صفها بشکند — شیر آنست آنکه خود را بشکند — تا شود شیر خدا از خون او

آمدن رسول قیصر روم بنزد عمر رضی الله عنه برسالت

در بیان این شنو یک قصه — در مدینه از بیابان نحول — گفت کو قصر خلیفه ای حشم

بر عمر آمد ز قیصر یک رسول — مر عمر را قصر جان روشنیست — گرچه از میری ورا آوازه ایست

قوم گفتندش که او را قصر نیست — چونکه در چشم دلت زشت ست مو — چشم دل از وی علت پاک دار

ای برادر چون ببینی قصر او — زود بیند حضرت ایوان پاک — چون محمد پاک شد از نار و دود

هر کرا هست از هوسها جان پاک — هر کرا باشد ز سینه فتح باب — او ز هر ذره ببیند آفتاب

چون رفیقی وسوسه بد خواه را — همچو ماه اندر میان اختران — دو سر انگشت برد و چشم نه

حق پدید ست نهان و پنهان پدید — عیب جز انگشت نفس شوم نیست — نور چشم انگشت را بردار ازین

در نبینی این جهان معدوم هست — گفت او را نسوی مستفتیان — روده سر در جامه ها پیچیده اند

نوح را گفتند ست کو ثواب — دید آفت آنکه دید دوست — چونکه دید دوست نبود کو ربود

آدمی دیدست باقی پوستست — در سماع آورده شد مشتاق تر — دیده را بر جستن عمر گماشت

چون رسول روم این لفاظ را — همچو مجنون اندر بیابان می دوید — تا بیابد او نشان کوی دوست

هر طرف می رفت پی آن مرد کار — می شدی پرسان و دیوانه وار — کاو چنین مردی بود از جان و دل

جست او را تا ش چون با او رسید — یافت او را خفته در زیر درخت — لاجرم بیمنده یابد جوی را

گفت عمر نک بیرون آ ای فلان — زیر خرما بن ز خلقان اوجدا — زیر سایه خفته بین سایه خدا

مر عمر را دید و در لرزه فتاد — هیبتی زان خفته آمد بر رسول — حالتی خوش کرد در جانش نزول

این دو خصم را دید جمع اندر جگر — گفت با خود من شهان را دیده ام — پیش سلطانان خوش و بگزیده ام

هیبت این مرد هوشم در ربود — رفته ام در بیشه شیر و پلنگ — زدی من نر یشان نگردانیدند رنگ

همچو شیر آنم که باشد کارزار — بسکه خوردم بس زدم زخم گران — دل قوی تر بوده ام از دیگران

من بهفت اندام لرزان چیست این — هیبت حق است این نه خلق پست — هیبت آن مرد صاحب دل نیست

تر سد از وی جن و انس و هر که دید — اندرین فکرت بحیرت بست دست — بعد یکساعت عمر از جای جست

گفت پیغمبر سلام الله علیک کلام — پس علیکش گفت و او را پیش خواند — ایمنش کرد و بنزد خود نشاند

مرد دل ترسنده را ساکن کنند — لاتخف[1] فرمود هست منزل خائفان — هست در خور از برای خائفان

در جهی دهی نیست او محتاج درس — خاطر ویرانش را آباد کرد — آن دل زار فته را دلشاد کرد

سخن گفتن عمر با رسول قیصر روم و سوال رسول قیصر روم با عمر

تا بداند او مقام و حال را — حال چون جلوه کند انسان زیبا عروس — در مقام آن خلوت آمد با عروس

وقت خلوت نیست جنبش دادن — جلوه کرده عالم خاصه از عروس — خلوت اندر شاه باشد با عروس

نادرست اهل مقام اندر میان — از مناز لهای جانش یاد داد — در سفرهای روانش یاد داد

در مقام قدس جلالی شده است — در هوای کاندر و بیمرغ روح — پیش ازین دیدست پرواز فتوح

در امید و نهمت[2] مشتاق بیش — چون عمر اغیار رو را یافت — جان او در اطلب اسرار یافت

مرد چابک بود و مرکب در گهی — دید آن مرشد که او را شاد داشت — تخم پاک اندر زمین پاک داشت

جان زبالا چون در آمد در زمین — مرغ بی اندازه چون شد در قفس — گفت حق جان فی جان آنم نفس

چون فسون خواند هی آید بجوش — از فسون او عدد مار و دزد — خوش معلق میزند سوی وجود

زود او را در عدم وه آپه راند — گفت با خورشید تا رخشان شود — گفت با اهل خوش فرمانش کرد

در رخ خورشید افتد صد کسوف — گفت در گوش گل خندانش کرد — کو مراقب گشت و مختار مانده است

کو مراقب گشت و مختار مانده است — تا بگوش او بخواند گه بچه خواند — کو چو مشک از دیده خود آب راند

حق بگوش او دعا گفته است — تا کند مجبورش اندر دو گمان — آن کنم کو گفت یا خود آن کنم

زان دو یک را برگزیند آن کنف — گر خواهی و ندهی ور ندهی — کم نخارا این بنه آن گو بیا

تا بگوشش آید از درون خویش — تا کنی فرمان و سودایش را — تا بگوید او بگوش رایش را

[1] لاتخف فرمود هست منزل خائفان — هست در خور از برای خائفان

[2] در امید و نهمت مشتاق بیش

پس محل وحی گردد و گوش جان — وحی چه بود گفتن از حس نهان — گوش جان چشم جان از حس است — گوش عقل و چشم هم زان منبعث است

لفظ جبر م عشق را بی صبر کرد — وانکه عاشق نیست جبر جبر کرد — این معیت با حق است و جبر نیست — این تجلی ملاست این ابر نیست

در بود این جبر جبر عامه نیست — جبر آن اماره خودکامه نیست — جبر را ایشان شناسند ای پسر — که خدا بگشاد شان در دل بصر

غیب و آینده بر ایشان گشت فاش — ذکر ماضی پیش ایشان گشت لاش — اختیار و جبر ایشان دیگرست — قطره ها اندر صدف ها گوهرست

هست بیرون قطرهٔ خرد و بزرگ — در صدف آن در نرود دست گرگ — طبع ناف آهوست آن قوم را — از برون خون و ز درون شان مشک را

تو مگو کاین نافه بیرون خون بود — چون بود در نافه مشکی چون شود — تو مگو کاین مس برون بد محتقر — در دل اکسیر چون گشت ست زر

اختیار و جبر در تو بد خیال — چون در ایشان رفت شد نور جلال — نان چو در سفره ست و باشد جاودان — در تن مردم شود او روح شاد

در دل سفره نگردد مستحیل — مستحیلش جان کند از سلسبیل — قوت جانست این ای اوستاد — تا چه باشد قوت آن جان جان

نان ست قوت تن لیکن در نگر — تا چه قوت جانش باشد ای پسر — گوشت پارهٔ آدمی با عقل و جان — می شگافد کوه را با بحر و کان

زور جان کوهکن شق القمر — زور جان بود ان شق القمر — گر کشاید دل سر انبان راز — جان ببوی عرش سازد ترک تاز

گر زبان گوید ز اسرار نهان — آتش افروزد بسوزد این جهان — فعل حق و فعل ما هر دو بین — فعل ما را هم ز ان پیدا کنان

گر نباشد فعل حق اندر میان — اضافت کردن آدم علیه السلام زلت خود را بخویش که ربنا ظلمنا — پس بگو کس را چرا کردی چنان

خلق حق افعال ما را موجدست — اضافت کردن ابلیس بحق تعالی که ربما اغویتنی — فعل ما آثار خلق ایزدست

لیک هست این فعل ما اختیار ما — زد جزا گه مار ما گه یار ما — زانکه ناطق حرف بیند یا عرض — کی شود یکدم محیط دو عرض

گر بمعنی رفت شد غافل ز حرف — پیش و پس بگذشت هم نبیند هیچ طرف — آن زمان کو پیش بینی آن زمان — تو پس و خرد کی به بینی این و آن

چون محیط حرف و معنی نیست جان — چون بود جان خالق این هر دوان — حق محیط جمله آمد ای پسر — واندر آرد کارش از کار دگر

گفت ایزد جان مار است کی رود — چون نداند آنکه را خود هست کی رود — گفت شیطان که بما اغویتنی — کرد فعل خود نهان و یود نی

گفت آدم که ظلمنا انفسنا — او ز فعل حق نه بد غافل چو ما — در گنه او راز ادب پنهانش کرد — زان گنه بر خود زدن او بر نخورد

بعد توبه گفتش ای آدم نه من — آفریدم در تو آن جرم و محن — نی که تقدیر و قضای من بدان — چون بوقت عذر کردی آن نهان

گفت ترسیدم ادب نگذاشتم — گفت من هم پاس آنت داشتم — هر که آرد حرمتا و حرمتی برد — هر که آرد قند لوزینه خورد

تمثیل

طیبات از بهر کی آمد بیان — یک مثال ای دل بی قوتی بیا — یار را خوش کن مرنجان و ببین

هر دو جنبش آفریدهٔ حق شناس — لیک نتوان کرد این با آن قیاس — وانکه دستی را تو لرزانی ز جاش — مر تبش را کی پشیمان دیده ای — چون پشیمان نیست مرد مرتعش

بحث عقل گرد و مر جان بود — بحث جان اندر مقامی دیگرست — تا ضعیفی ره برد آنجا مگر — بادهٔ جان را مقامی دیگرست

لله اشاره به آیه و ما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی الخ یعنی نیفکندی خدا افکند و نیز اشاره به حدیث که گوش و چشم و دل آدمی میان دو انگشت از انگشتان رحمان است الخ

من اشاره به آیه ربنا ظلمنا انفسنا الخ

۱۲ اشاره به آیه و اذا قیل لهم لا تفسدوا فی الارض الخ

آن زمان که بحث عقلی ساز بود | این عمر با بوالحکم همراز بود | چون عمر از عقل آمد سوی جان | بوالحکم بوجهل شد در بحث آن
سوی عقل و سوسن او کامل است | گرچه خود نسبت بجان او جاهل است | بحث عقل و حس اثر دان با سبب | بحث جان با عجب یا بوالعجب
ضد در جان آمد نما مذاهی مستضی | لازم و ملزوم دانی مقتضی | زانکه بنیارا که نورش بازغ است | از عصا و از عصا کش فارغ است
بار دیگر بالقصه آمدیم | تفسیر آیه وهو معکم اینما کنتم و بیان آن | ما ازین قصه برون خود کی شدیم
گر بجهل آییم آن زمان او است | در بعلم آییم آن ایوان او است | گر بخواب آییم مستان ویم | ور به بیداری بدستان ویم
در بگریم ابر پر برق ویم | در بخندیم آن زمان برق ویم | در بخشم و جنگ عکس قهر او است | در بصلح و عذر عکس مهر او است
ما که ایم اندر جهان پیچ پیچ | چون الف او خود چه دارد هیچ هیچ | چون الف اگر تو مجرد می شوی | اندرین ره مرد مفرد می شوی
جهد کن تا ترک غیر حق کنی | دل ازین دنیای فانی برکنی | این سخن پایان ندارد ای پسر | از رسول روم برگو وز عمر
از عمر چون این سؤال این شنید | روشنیی در دلش آمد پدید | محو شد پیش سؤال و هم جواب | گشت فارغ از خطا و از صواب
اصل را دریافت بگذشت از فروع | بهر حکمت کرد در پرسش شروع | آب صافی در گلی پنهان شده | جان صافی بسته ابدان شده
فائده فرما که این حکمت چه بود | مرغ را اندر قفس کردن چه سود | گفت تو بحث شکر نی می کنی | معنیی را بند حرفی می کنی
حبس کردی معنیی آزاد را | بند سر فی کرده تو با در را | تو که خود از فائده در پرده | از برای فائده این کرده
آنکه از دی فائده زائیده شد | چون نه بیند آنچه ما را دیده شد | صد هزاران فائده است هر یکی | صد هزاران این بیک اندر شکی
آن دم نطقش که جان جانهاست | چون بود خالی ز معنی گوی راست | آن دم نطقت که جزو جزو هاست | فائده شد کل و کل خالی چراست
تو که جزوی کار تو با فائده است | پس چرا در طعن کل آری تو دست | گفت اگر فائده نبود مگو | ور بود اهل اعتراض و شکر کو
شکر حق چون طبق هر گردون بود | نی جدال و رد و ترش کردن بود | گر ترش رو بود آن شکر و بس | همچو سرکه شکر گوئی نیست کس
سرکه را گر راه باید در جگر | و بیان حدیث من ابر اذان یجلس مع الله فلیجلس مع اهل التصوف | گو بشو سرکنگبین او از شکر
معنیی اندر شعر چیزی ضبط نیست | چون فلاسنگ ست نرا ضبط نیست | آن رسول اینجا رسیده شاه شد | وآله اندر قدرت الله شد
آن رسول از خود بشد زین یک دو جام | نی رسالت یاد ماندش نی پیام | سیل چون آمد بدریا برگشت | دانه چون آمد بمزرع گشت کشت
چون تعلق یافت ان با بوالبشر | نان مرده زنده گشت و با خبر | سوم و هیزم چون غذای نار شد | ذات ظلمانی او انوار شد
سنگ سرمه چونکه شد در دیدگان | سنگ بینائی اینجا دیده بان | ای خنک آن را که خود رسته شد | در وجود زنده پیوسته شد
وای آن زنده که با مرده نشست | مرده گشت و زندگی از وی بجست | چون تو در قرآن حق بگریختی | با روان انبیا آمیختی
هست قرآن حال های انبیا | ما همیان بحر پاک کبریا | در بخوانی و نه قرآن پذیر | انبیا و اولیا را دیده گیر
در پذیرائی چو بر خوانی قصص | مرغ جانت تنگ آید در قفص | مرغ کو اندر قفص زندانی ست | می نجوید رستن از نادانی ست
روحهائی کز قفسها رسته اند | انبیا و رهبر شایسته اند | از برون آواز شان آید برین | کره رستن هم از اینست این

ملحوظ: در حاشیه راست صفحه ۴۱ و ۴۲ یادداشتهای متعدد به خط نستعلیق ریز درباره بیت «آن رسول از خود بشد زین یک دو جام» و شرح آن.

ما بدین ریسیم زرین تنگ تنگ ... غیر این ره نیست چاره این قفص ... خویش را رها بخور ساز و زار زار ... تا ترا پیرون کنند از اشتهار

کاشتهار خلق بندی محکم است ... در ره این باز بند آهن کی کم است ... یک حکایت بشنو اندی یار شفیق ... تا بدانی شرط این بحر عمیق

بود بازرگانی اندر اطوطی ... قصهٔ بازرگان که بهندوستان بتجارت میرفت و پیغام دادن طوطی محبوس بطوطیان هندوستان ... در قفص محبوس با طوطی

چونکه بازرگان سفر را ساز کرد ... سوی هندستان شدن آغاز کرد

هر غلام و هر کنیزک را ز جود ... گفت بهر تو چه آرم گوی زود ... هر یکی از وی مرادی خواست کرد ... جمله را وعده بداد آن نیک مرد

گفت طوطی را چه خواهی ارمغان ... گفتش آن طوطی که آنجا طوطیان ... چون به بینی کن ز حال بنده یاد

که فلان طوطی که مشتاق شماست ... از قضای آسمان در حبس ماست ... بر شما کرد او سلام و داد خواست ... وز شما چاره ره و ارشاد خواست

گفت می شاید که من در اشتیاق ... جان دهم اینجا بمیرم در فراق ... گر شما بر سبزه گاهی بر درخت

این چنین باشد وفای دوستان ... من در این حبس و شما در بوستان ... یاد آرید ای مهان زین مرغ زار ... یک صبوحی در میان مرغزار

یاد یاران یار را ایمن بود ... خاصه کان لیلی و این مجنون بود ... ای حریفان بی من زون خود ... من قدحها می خورم از خون خود

یک قدح می نوش کن بر یاد من ... گر همی خواهی که بدهی داد من ... یا بیاد این فتاده خاک بیز ... چونکه خوردی جرعه بر خاک بریز

ای عجب آن مهربان آن گفتگو ... وعده ها آن لب چون قند کو ... در فراق بنده از بندگیست ... چون تو با ما بد کنی پس فرق چیست

ای بسا کو تو کنی در خشم و جنگ ... با طرب از سماع بانگ چنگ ... ای جفای تو ز دولت خوبتر

مار تو انیست نورت چون بود ... ماتم این تا خود که سورت چون بود ... از خلاوتها که دارد جور تو ... ور لطافت کس نیابد غور تو

یاد آور از صحبتهای ما ... حق مجلسها و صحبتهای ما ... نالم و ترسم که او باور کند ... ور ترحم جور را کمتر کند

عاشقم بر قهر و بر لطفش بجد ... ای عجب من عاشق این هر دو ضد ... والله از زین خار در بستان شوم

این عجب بلبل که بگشاید دهان ... تا خورد او خار را با گلستان ... این شب بلبل این نهنگ آتشی ست

عاشق گل ست و خود گل ست او ... عاشق خویش ست و عشق خویش جو ... قصهٔ طوطی جان بر نیسان بود ... جمله ناخوشهای عشق از او بشست

صفت اولی الجنحهٔ طیور عقول الی ربهم

کو یکی مرغی ضعیف بیگناه ... اندر دام سلیمان با سپاه

چون بنالد زار بی شکر و گله ... افتد اندر هفت گردون غلغله ... وا رهد مش صد نامه صد پیک از خدا

زآنک او بندهٔ طاعت پیش حق ... نزد کفرش جمله ایمانها خلق ... یار بی زو شصت لبیک از خدا

صورتش بر خاک و جان در لامکان ... لامکانی فوق وهم سالکان ... هر دمی اورا یکی معراج خاص ... بر سر تاجش نهد حق تاج خاص

بل بر کان و لامکان حکم او ... آنچه در حکم بهشتی چار جو ... هر دمی در وی خیالی زاید ست ... دم مزن والله اعلم بالصواب

باز می گردیم این ای دوستان ... دیدن خواجه در دشت طوطیان او پیغام رسانیدن ... سوی مرغ و تا جر هندوستان

مرد بازرگان پذیرفت آن پیام ... کو رساند سوی جنس او سلام ... چونکه تا اقصای هندستان رسید ... در بیابان طوطی هندی بدید

مرکب استاند و پس آورد باد — آن سلام و آن امانت باز داد — طوطیی از طوطیان اندر رسید — او فتاد و مرد و بگسستش نفس

شد پشیمان خواجه از گفت خبر — گفت رفتم در هلاک جان نود — این مگر خویش ست با آن طوطیک — این مگر دو جسم بود و روح یک

این چرا کردم چرا دادم پیام — سوختم بیچاره را زین گفت خام — این نبان چون سنگ و چون آن بهر سنگ — وانچه بجهد از زبان چون آتشست

سنگ و آهن را زمن برهم گزاف — گه ز روی نقل و گه اندوی لاف — زانکه تاریکست و هر سو پنبه زار — در میان پنبه چون باشد شرار

ظالم آن قومی که پیشان دو خشند — ور سخنها عالمی را سوختند — عالمی را یک سخن ویران کند — روبهان مرده را شیران کند

جانها در اصل خود همچون دمند — یک زمان زخم اندر و دیگر مرهمند — گر حجاب از جانها برخاستی — گفت هر جانی مسیح آساستی

گر سخن خواهی که گوئی چون شکر — صبر کن این حرص و این حلوا بخور — صبر باشد مشتهای زیرکان — هست حلوا آرزوی کودکان

هر که صبر آورد و گردون بر رود — هر که حلوا خورد و واپس تر شود — صاحب دل را ندارد آن زیان — گر خورد او را نهر قائل را عیان

تفسیر قول شیخ فریدالدین عطار قدس سره

انکه صحت یافت از پرهیز رست — طالب مسکین میان تب درست

گفت پیغمبر که ای طالب بدی — تو صاحب نفسی ای غافل میان خاک خون میخوری — هان مکن با هیچ مطلوبی مرا

ور تو مردی ست آتش در مرو — که صاحبدل اگر زهری خورد آن انگبین باشد — رفت خواهی اول ابراهیم شو

چون نه سباح[۹۲] نی دریایی — در میفگن خویش از خود رایی — او ز قعر بحر گوهر آورد — از زیانها سود بر سر آورد

کاملی گر خاک گیرد زر شود — ناقص ار زر برد خاکستر شود — چون قبول حق بود آن مرد را — دست او در کار ها دست خدا ست

دست ناقص دست شیطان ست و دیو — زانکه اندر دام تکلیف ست ریو — جهل آید پیش او دانش شود — جهل شد علمی که در ناقص رود

هر چه گیرد علتی علت شود — کفر گیرد کاملی ملت شود — ای مری کرده پیاده با سوار — سر نخواهی برد اکنون پای دار

تعظیم کردن ساحران موسی را که اول تو عصا بیفگن از

ساحران در عهد فرعون لعین — چون مری کردند با موسی زمین

لیک موسی را مقدم داشتند — ساحران او را مکرم داشتند — زانکه گفتندش که فرمان آن تست — گر تو میخواهی عصا افگن نخست

گفت نی اول شما ای ساحران — افگنید آن مکر ها را در میان — وز مری آن دست و پا را بشکنید — ساحران چون قدر او بشناختند — اینقدر تعظیم در ایشان بخرید

دست و پا در جرم آن در باختند — لقمه و نکته ست کامل را حلال — توبه کامل مخموری باش لال

تو چو گوشی او زبان نی جنس تو — گوشها را حق بفرمود انصتوا[۹۳] — کودک اول چون نیابد شیر نوش — مدتی خامش بود دو جله گوش

مدتی می باید ش لب دوختن — از سخن گویان سخن آموختن — تا نیاموزد نگوید صد یکی — در نگوید جز نکو گوید بیکی

ور نباشد گوش قوتی میکند — خویشتن را گنگ گیتی میکند — گر اصلی کش نبود آغاز گوش — لال باشد کی کند در نطق جوش

زانکه اول سمع باید نطق را — سوی منطق از ره سمع اندرآ — ادخلوا الابیات من ابوابها[۹۴] — واطلبوا الارزاق من ابوابها

نطق کامن قوت راه سمع ست — جز که نطق خالق بی طمع ست — مبدع ست و تابع استاد نه — مسند[۹۵] جمله ورا اسناد نه

با قیان هم در حرف هم مقال — تابع استاد و محتاج مثال — زین سخن گر نیستی بیگانه — دلق و اشکی گیر و ره پیش آ نه

سلسله سری بنده قدس سره ۹۲ سباح شناگر ۹۳ انصتوا خاموش باشید ۹۴ ادخلوا الابیات من ابوابها خانه ها را از درها در آئید ۹۵ مسند سند

تا کمالِ آدم از عنابِ اشک تر
اشک تر باشد دم توبه پرست
تا بود گریان و نالان و حزین

آتش از فردوس و از بالای هفت
پای ما چون از برای عذرِ تست
در طلب می باش هم در طلب او

زآتشش دل و آب دیده نقل ساز
بوستان از ابر و خورشید است تا
عاشقانی تو چو نادیدگان

گر تو این نبان نه نانخالی کنی
پرز گوهرهای اجلالی کنی
بعد از آنش پا ملک انبار کن

تا تو تاریک و ملول و تیره
وان که با دیو لعین همشیره
آن بود آورده از کسب حلال

روغنی کاید چراغ تا کشد
آب خوانش چون حجر اعنی را کشد
عشق و رقت زاید از لقمه حلال

چون ز لقمه تو حسد بینی دوام
جهل و غفلت زاید آن را دان حرام
دیده اسپی که گره خرد به

لقمه تخم ست و برش اندیشه ها
لقمه بحر و گوهرش اندیشه ها
میل خدمت عزم رفتن آن جهان

زاید از لقمه حلال ای همه حضور
در دل پاک تو و در دیده نور
بحث بازرگان طوطی کین چنین

باز گفتن بازرگان با طوطی آنچه در هندوستان دیده

گرد بازرگان تجارت را تمام
باز آمد سوی منزل شاد و کام

هر غلامی را بیاورد ارمغان
گفت طوطی را ارمغان بنده کو

گفت فی من خود پشیمانم ازان
که چرا پیغام خامی از گزاف

آن یکی طوطی ز دردت بی نوا
گفت گفتم آن شکایتهای تو

گفته کان جست ناگه از زبان
من پشیمان گشتم این گفتن چه بود

چون گذشت از سر مهانی ناگرفت
گر جهان ویران کند بهود نگفت

نی شریکی جمله مخلوقی خداست
فعل او در غیب آثارها ز اوست

مدت سالی همی زاید درد
در دها را آفرید حق نه مرد

زان موالید و رنج چون مرد او
زید را اول سبب قتال گو

همچنین کسب دم و دام جماع
آن موالید ست حق را مستطاع

اولیا را هست قدرت از الٰه
تیر جسته باز آرندش براه

از همه دلها که آن نکته شنید
آن سخن گر رو نماید پدید

آیهٔ انسوکم ذکری بخوان
قوت نسیان نهاد آن شادمان

چون ببنسیان بست او راه نظر
کار نتوان کرد و در باشد مهر

صاحب دل شاه دلهای تمام ست
فرع دید آمد عمل بی هیچ شک

پس نباشد مردم الا مردمک

مردش چون مرگ دیدند خود
در بزرگی مرد یک کس پی نبرد
من تمام این بیارم گفت بیان
منع می آید ز صاحب کران

چون فراموشی خلق و یادشان
با نویست و میرسد فریادشان
صد هزاران نیک بد زان بی‌بها
سیکند هر دم ز دلها شان تهی

روز دیدارا زان پرسی کند
آن صد فها را پیاز وری کند
آنچه اندیشد پیشا نها
می شناسد از هدایت جانها

پیشه و فرهنگ تو آید بتو
نادر اسباب بکشاید بتو
پیشه زرگر آهنگر گر شود
خوی این خرخشه بدان منکر شود

پیشه ها و خلقها همچون جهیز
سوی خصم آید روز رستخیز
صورتی کان نهاد غالب است
هم بران تصویر حشرت واجب است

پیشه ها و خلقها از بهد خواب
واپس آید هم بجسم خود شتاب
پیشها و اندیشها در وقت صبح
هم بدانجا شد که بود آن حسن و ملیح

چون کبوتر ها سوی یک آشیان
سوی شهر خویش آرد بهرها
هر چه بینی سوی اصل خود رود
جزو سوی کل خود راجع شود

چون شنید آن مرغ کان طوطی چه کرد
شرح این آن طوطی حرکت آن طوطی را و رفتن تو نوحه خواجه و
هم بلرزید و فتاد و گشت سرد

خواجه چون دید آن فتاده آن چنین
بر جهید و زد کله را بر زمین
چون بدین خاک و بدین حالت بود
خواجه بر جست و گریبان را درید

گفت ای طوطی خوش خوش الحنین
ها چه بودت ای چو آتشی چنین
ای دریغا مرغ خوش آواز من
ای دریغا همدم و همراز من

ای ز رویت روز من فرخنده فال
راح روح و روضه و خندان من
گر سلیمان را چنین مرغی بدی
کی دگر مشغول آن غمگان شدی

ای ز یادت در دلم صد نوحه و داغ
ز و در و از روزنم بگریخته
چون تو نی گویا چه گویم مر ترا
ای زبان تو بس زبانی مر مرا

ای زبان تو آتش اندر خرمنم
چندان آتش در نهادم می فتد
گرچه هر چه پیش آن یکسند
در نهان ظن را ز تو اقبال بلند

ای زبان تو هم شکر هم نیشکر
ای زبان تو هم رهی هم رهبری
هم مفید و مرشد و هم رهبری
هم ملیح و ظلمت کفران توئی

ای زبان تو هم گشاد و هم گره
هم عصیر و هم ستیز و هم غمان
هم نمیر و مشت هجران توئی
هم ز تو آزرده کردی من یکان

ای ز تو بر جسته صد فریاد و داد
چند از ما تم دهی ای بی‌وفا
یا جواب من بگو یا داد ده
یا مرا اسباب شادی یاد ده

ای دریغا صبح روز افروز من
ای دریغا مرغ خوش آواز من
ز انتها پرسید تا آغاز من
ز ابتدا گو تا چه دیدی در رهی

خیره و لا قسم بخوان تا فی کند
انکه بد داغ شدم بار دیگر تو
وز بدی صافی نه دم در جوی تو
کو دلی کز غم خلق صد پاره نیست

غیرت حق بود و نفخت خود بدید نیست
انکه او خون از دلی ریزد بود
ناشتا لب تر نیابد شادی
طوطی جان مرغ دیرانه سان

ای دریغا اشک من در یا شدی
او ز اول گفت تا آخر بداد
طوطی کاید ز دستی آوازه
پیش از آغاز و بود آغاز او

عکس او را دید و تو بر این و آن
بیسر و پا دیدت را تو شاد باز
ای که از بهر جزا چون شیر
می پذیری ظلم را چون اد ارزو

سوختم من سوخته خواهد کسی
تا ز من آتش نماند در خسی
سوخته چون قابل آتش بود
سوخته لبتان کز آتش کش بود

ای دریغا ای دریغا ای دریغ
کاین چنان ماهی نهان شد زیر میغ
چون زنم دم کاتش دل تیز شد
شیر هجر آشفته و خونریز شد

آنکه او هشیار خود تندست و مست — چون بود چون او قوی گیرد شکست
قافیه اندیشم و دلدار من — گویدم مندیش جز دیدار من
حرف چه بود تا تواند شرح آن — صوت چه بود تا رباید روح و جان
آن دمی کز آدمش کردم نهان — با تو گویم ای تو اسرار جهان
آن دمی کز دی میامد دم بدم — حق ز غیرت نیز بی ما هم نزد
من کسی در نای کسی در یافتم — پس کسی در نای کسی در نافتم
جمله شاهان پرده پرده خوردند — جمله خلقان مرده مرده خود زادند
دلبران بر بیدلان قهقه زنان — جمله معشوقان شکار عاشقان
تشنگان گر آب جویند از جهان — آب هم جوید بعالم تشنگان
بند کن چون سیل سیلانی کند — ور نه رسوائی و ویرانی کند
غرق حق خواهد که باشد غرق تر — همچو موج بحر جان زیر و زبر
پس زبون و وسوسه باشی دلا — گر طرب را باز دانی از ملا
هر ستاره اش خوبهائی را مثال — خون عالم ریختن او را حلال
ای حیات عاشقان در مردگی — دل نیابی جز که در دل بردگی
گفتم آخر غرق تست این عقل و جان — گفت آری بر من این شیوه مخوان
ای گران جان خوار دیدستی مرا — زانکه بس ارزان خریدستی مرا
غرق عشقی شو که عزت اینست و بس — عشقهای اولین و آخرین
من چو لب گویم لب دریا بود — من چو لا گویم مراد الا بود
تا که شیر بیشه ما زد دو جهان — در حجاب و ترس باشد بنهان
جمله عالم زان غیور آمد که حق — تفسیر قول حکیم سنائی روح الله روحه سه بهر چه از زاده
او چو جان است و جهان چون کالبد — وا مانی چه گفر آن حرف و چه ایمان + بهر چه از دوست دوانی
هر که محراب نمازش گشت عین — چه شناسد آن نقش و چه نیسا و فی معنی قول النبی علیه السلام
هر که شد مر شاه را او چاکر است — ان لله الغیور و انا اغیر منه فالله تعالی اغیر منی
هر که با سلطان شود او همنشین — و من غیرته حرم الفواحش ما ظهر منها و ما بطن
دست بوسش چون رسد با دشاه — گر گزند بوس پا باشد گناه — گرچه سر پا نهادن خدمت است

شیر مستی کز صفت بیرون بود — از بسیط مرغزار افزون بود
خوش نشین ای قافیه اندیش من — قافیه دولت تو ئی در پیش من
حرف و صوت و گفت را برهم زنم — تا که بی این هر سه با تو دم زنم
آن دمی را که نگنجم با خلیل — وان دمی را که نداند جبرئیل
ما چه باشد در لغت اثبات نفی — من ز اثباتم منم بی ذات نفی
جمله شاهان پست خویش را — جمله مستان مست خویش را
میشود صیاد مرغان را شکار — تا کند ناگاه ایشان را شکار
هر که عاشق در پی معشوق دان — کو بنسبت هست هم این هم آن
چونکه عاشق اوست تو خامش بباش — او چو گوشت میدهد تو گوش باش
من چه غم دارم که ویرانی بود — زیر بر آن گنج سلطانی بود
زیر دریا خوشتر آید یا زبر — تیر او در کش ترا آید یا سپر
گر مرادت را مذاق شکرست — بی مرادی نی مراد دلبرست
ماهها و خوبها را یا قسیم — جانب جان باختن بشتافتیم
من دلش جسته بصد ناز و دلال — او بهانه کرده با من از ملال
من مر او را هم او مر مرا کشید — ای دو دیده دوست را چون دیده
هر کرا دارند خود از ناز به — گوهری طفلی بقرص نان دهد
مجلس گفتم تمام سوز دید — ور نه هم افهام سوزد هم زبان
من ز شیرینی نشینم رو ترش — من ز بسیاری نگفتم خمش
تا که در هر گوش ناید این سخن — یک همی گویم ز صد سر لدن
بر دو در غیرت برین عالم سبق — کالبد از جان پذیرد نیک و بد
سوی ایمان رفتنش میدان ز شین — هست خسران بهر شاهان ابجد
بر درش شستن بود جیف و عفن — پیش آن خدمت خطا و ذلت است

شاه را غیرت بود بر هر کراو — غیرت حق جزو خلق گندم بود — گاه خرمن غیرت مردم بود

اصل غیرتها بدانید از آنکه — آن خلقان فرع حق بی اشتباه — شرح این بگذارم و گیرم گلک — از جفای آن نگارده دله

نالم ایرا نالها خوش آیدش — از دو عالم ناله و غم ایدیش — چون ننالم تلخ از دستان او — چون نیم در حلقهٔ مستان او

چون بناشم هم چو شب بی روز او — بی وصال روی وز افروز او — ناخوش او خوش بود در جان من — جان فدای یار دل رنجان من

عاشقم بر رنج خویش و درد خویش — بهر خوشنودی شاه فرد خویش — خاک غم را سرمه سازم بهر چشم — تا ز گوهر پر شود دو بحر چشم

اشک کان از بهر او بارند خلق — گوهرست و اشک پندارند خلق — من نه جان جانگایت میکنم — من نیم شاکی روایت میکنم

دل همی گوید از و رنجیده ام — وز نفاق ست می خندیده ام — راستی کن ای تو فخر راستان — ای تو صدر و مسند آستان

آستان و صدر در معنی کجاست — ما و من کو آنطرف کان یار ماست — ای رهیده جان تو از ما و من — ای لطیفه روح اندر مرد و زن

مرد و زن چون یک شود آن یک شوند — چونکه یکها محو شد آنک توئی — این من و ما بهر آن برساختی — تا تو با خود نرد خدمت باختی

تا تو با ما و تو یک جوهر شوی — عاقبت محض چنان دلبر شوی — تا من و تو با همه یکجان شوند — عاقبت مستغرق جانان شوند

این همه هست بیا ای مرکن — ای منزه از بیان و ز سخن — چشم چشمانه تواند دیدنت — در خیال آرد غم و خندیدنت

دل کجا و بسته غم و خندیدن ست — تو بگو کی لایق این دیدن ست — آنکه او بسته غم و خنده بود — او بدین در عاریت زنده بود

باغ سبز عشق کو بی منتهاست — جز غم و شادی در و بس میوه هاست — عاشقی زین هر دو حالت برتر ست — بی بهار و بی خزان سبز و ترست

ده زکوة روی خوب ای خوبرو — شرح جان شرح حبه شرح بازگو — کز کرشمه غمزه غمازه — بر دلم بنهاد داغ تازه

من حلالش کردم ار خونم بریخت — من همی گفتم حلال او همی گریخت — چون گریزانی ز نالهٔ خاکیان — غم چه ریزی بر دل غمناکیان

ایکه هر صبحی که از مشرق بتابانیت — همچو چشمه مشرقت در جوش یافت — چه بهانه میدهی شیدات را — ای بهانه شکر لبهات را

ای جهان کهنه را تو جان نو — از تن بیجان و دل افغان شنو — شرح گل بگذار از بهر خدا — شرح بلبل گو که شد از گل جدا

از غم و شادی بناشد جوش ما — با خیال و وهم نبود هوش ما — حالت دیگر بود کان ناید درست — تو مشو منکر که حق بس قادرست

تو قیاس از حالت انسان مکن — مشتمل اندر جور و در جهان مکن — جور و جهان رنج و شما دادست تست — حادثان میرند و حق شان داد تست

صبح شد ای صبح را پشت و پناه — عذر مخدومی حسام الدین بخواه — عذر خواه عقل کل و جان توئی — جان جان و تابش مرجان توئی

تا فت نور صبح از نور تو — در صبوحی یاسمی منصور تو — داده حق چون چنین دارد مرا — باده که بود تا طرب آرد مرا

باده در جوشش گدای جوش ماست — چرخ در گردش گدای هوش ماست — باده از ما مست شد نی ما ازو — عالم از ما هست شد نی ما ازو

ما چو زنبوریم و قالبها چو موم — خانه خانه کرده قالب را چو موم — بس دراز ست این حدیث خواجه کو — تا چه شد احوال آن مرد نکو

رجوع بحکایت خواجه تاجر

خواجه اندر آتش و در دود و خین — صد پراگنده همی گفت این چنین

گه تناقض گاه نازو گه نیاز — گاه سودای حقیقت گه مجاز — مرد غرقه گشته جانی می کند — دست را در هر گیاهی می زند

نسخهٔ شاه و نسخهٔ چهار دفتر است و نسخهٔ کنیه و نسخهٔ قونیه و نسخهٔ ملا فاضل رومی و نسخهٔ خلیلی و نسخهٔ ابن ۱۲

تا کدامین دست گیرد در خطر — دست پائی میزنم از بیم سر — دوست دارد دوست این شوریدگی — کوشش بیهوده به از خفتگی

آنکه او شاه است و بیکارش نیست — ناله از دی طرفه کو بیمارش نیست — بهر این فرمود رحمان ای پسر — اکل یوم هو فی شان ای پسر

از برای رحمتش دمی تراش — تا دم آخر دمی فارغ مباش — تا دم آخر دمی آخر بود — که عنایت با تو صاحب سر بود

هر که یکدم شد اگر مرد و زبان — بعد از آنش از قفس بیرون فگند — طوطیک پرید تا شاخ بلند — کافتاب از چرخ ترکی تاز کرد

طوطی مرده چنان پرواز کرد — بیرون انداختن پر تاجر طوطی را از قفس و پریدن آن

خواجه حیران گشت اندر کار مرغ — زیر لب بگریست از سودای مرغ — روی بالا کرد و گفت ای عیب پوش — از بیان حال خود مان دار گوش

او چه کرد آنجا که تو آموختی — چشم ما از بهر خود بر دوختی — ساختی مکری و ما را سوختی — سوختی ما را و خود را نیز هم

گفت طوطی کو بفعلم پند داد — که رها کن نطق و آواز و گشاد — زانکه آوازت ترا در بند کرد — خویش او مرده پی این پند کرد

یعنی ای مطرب شده با عام خاص — مرده شو چون من کنی پایی خلاص — دانه باشی مرغ گانت برچنند — گنجه باشی کودکانت برخورند

دانه پنهان کن بکلی دام شو — گنجه پنهان کن گیاه بام شو — هر که داد او حسن خود را بر مزاد — صد قضای بد بود اورا مراد

چشمها و خشمها در شکرها — بر سرش بارد چو آب از مشکها — دشمنان او را ز غیرت می‌درند — دوستان هم روزگارش می‌برند

آنکه غافل بود از کشت بهار — او چه داند قیمت این روزگار — کوهزاران لطف آرد ابر تنگ — تا پناهت باشم از تیر خدنگ

تا پناهت باشم ای بی‌آگهی — آب و آتش مر ترا گردد سپاه — نی برا صحابش کند قهر و شهاب — قاصدانش از برخم سنگ و آب

آتش ابراهیم را رحمت نمود — نوح و موسی را نه دریا یار شد — آتش از خم سنگ و آب

گفت ای یحیی بیا در من گریز — تا برآورد از دل مرد و دود — گوید یحیی را نه سوی خویش خواند — تا پناهت باشم از شمشیر تیز

وداع کردن طوطی خواجه را و پریدن

یکدو پند داد طوطی پی نثار — بعد از آن گفتش سلام الفراق — الوداع ای خواجه گفتم آن تو — الوداع ای خواجه رفتم آن تو

الوداع ای خواجه رفتم آن تو — هم شنو آواز و روز من مجو — خواجه گفتش فی امان الله برو — مرد را کنون نمودی راه تو

سوی هندستان اصلی رو نهاد — بعد شدت از فرح دل گشت شاد — خواجه با خود گفته این هندی ست — راه او گیرم که این ره بس خوش ست

جان من کمتر ز طوطی کی بود — جان چنین باید که نیکو پی برد

صفت تعظیم خلق و انگشت نما شدن

تن قفس دل همچو طوطی زان نهاد — در فریب و افغان و خار جان — انیش گویم من شوم همراز تو

انیش گوید چون تو در روی جو — در کمال و فضل و در احسان وجود — آنش گوید هر دو عالم آن تست

آنش خواند گاه و بیش و مرحبی — او چو بیند خلق را سرمست خویش — از تکبر سر رود از دست خویش

او ندانند که همه از آب جو — لطف و سالوس جهان خوش لقمه ایست — کمترش خورکان بن آتش لقمه ایست

آتش پنهان و زو دانش آشکار — دود او ظاهر شود پایان کار — از طمع می گوید او من بی‌غرم

تا دست گیرد جو تو پر ملا — روزها سوزد دولت را ز جا — گرچه دانی کو ز حرمان گفت آن — کان طمع کرد است از تو شد پیان

آن اثر می ماندت در اندرون — در مزیج این حالتی هست آزمون — آن اثر هم روزها باشد بود — مایه کیسه و خداع جان شود

نیک بنماید چو شیرین ست مدح — بد نماید زانکه تلخ افتاد قدح — همچو مطبوخ ست صاحب کان اثر — تا بپرسی شورش مرنج اندر سر

در خوری حلوا بود ذوق دمی — این اثر چون آن نمی پاید همی — چون نمی ماند همی ماند نهان — هر ضدی را تو بضد آن بدان

چون شکر ماند نهان تا نیستو — بعد چندی می دل آرد نیش جو — در رجب مطبوخ خوردی ای لطیف — اندرون شد پاک ز اخلاط کثیف

نفس از بس مهر فرعون شد — کین ذلیل النفس هونا لا تسد — تا توانی بنده شو سلطان بباش — زخم کش چون گوی می شو چوگان بباش

ور نه چون لطف خدا ندوان جمال — آن جماعت کت بهیداند ز دیو — چون بپنهانیت بگویند کز دیو

جمله بینندت چو گوینت بدر — مرده از گور خود برکرده سر — همچو امرد که خدا نامش کنند — تا بدین سالوس دامش کنند

چون به بدنامی برآید ریش او — دیو را ننگ آید از تقنیش او — دیو سوی آدمی شد بهر شر — سوی تو ناید که اندر دیو بتر

تا تو بودی آدمی دیو از پیت — می دوید دمی چنانید از نیت — چون شدی در خوی دیو ای دیو استوار — می گریزد از تو دیو اے نابکار

آنکه اندر دامنت آویخت او — تفسیر ما شاء الله کان و ما لم یشا لم یکن — چون چنین گشتی ز تو بگریخت او

این همه تقسیم لیک اندر بسیج — بی عنایات خدا هیچیم هیچ — گر ملک باشد سیاهستش ورق

ای خدای قادری چندین چون — واسطے بر حال بیرون و درون — ای خدا ای فضل تو حاجت روا — با تو اد هیچکس نبود روا

اینقدر ارشاد تو بخشیده — تا بدین بس عیب پوشیده — قطره دانش که بخشیدی بما — تفضل گردان بدریاهای خویش

قطره علمست اندر جان من — وارهانش از هوا و خاک تن — پیش از آن کاین خاکها خشتش کنند — پیش از آن کین بادها خشتش کنند

گرچه چون نقشش کند تو قادری — گفش از ویشان داستانی دلبری — قطره کو در هوا شد پاک نیست — از خزینه قدرت تو کی گریخت

گر در آید در عدم یا صد عدم — چون بخوانیش او کند از سر قدم — صد هزاران ضد ضد را می کشد — بازشان فضل تو بیرون می کشید

از عدمها سوی هستی می روان — هست بر کاروان در کاروان — خاصه هر شب جمله انکار و عقول — نیست گردد غرق و بحر بی فصول

باز وقت صبح چون الامان — برزنند از بحر سر چون مهیان — در خزان این صد هزاران شاخ و برگ — از نهر میت رفته در دریای مرگ

زاغ پوشیده سیه چون نوحه گر — در گلستان نوحه کرده بر خضر — باز غران آید از سالارده — مر عدم را کاچ خوردی باز ده

آنچه خوردی داده ای مرگ سیاه — از نبات و میوه از برگ و گیاه — ای برادر یکدم از خود دور شو — با خود آ و غرق بحر نور شو

ای برادر عقل یکدم با خود آ — دمبدم در تو خزان ست و بها — پر ز غنچه و ورد و سرو و یاسمین — باغ دل را سبز و تر دارد همین

زانبهی برگ پنهان کرده شاخ — این سخنها بنگ از عقل کل ست — بوی آن گلزار و صحن و سنبل ست

بوی گل دیدی که آنجا گل نبود — جوش مل دیدی که آنجا مل نبود — بوی آن گلزار و صحن و سنبل ست — می برد تا خلد کوثر مر ترا

بود وای چشم باشد نور ساز — شد ز بوی دیده یعقوب باز — بوی پیراهن یوسف دیده را یار می کند — بوی یوسف دیده را یاری کند

تو کی یوسف نیستی یعقوب باش — همچو او با گریه و آشوب باش — تو چو شیرین نیستی فرهاد باش — چون نیلی چو مجنون گرد باش

خاص خدا کسی را فی الند
کرده ای بعد نبود وی
زمین بارام و آسمانگ
چون جاهلان با ایشان
مبلغ او با ایشان کی گویند
زهم و ظالم جواب
گویند ۱۲ شش نقش
بجز کردن ۱۲ شش
خصت بی فرو بیدن
۱۲ شش نشت او
کشیدن ۱۲ شش فضول
مجیش ۱۲ شش بر زیت
نشت فرون ۱۲
شش فضول از سب ۱۲ شش
فلاور پیش ۱۲ شش

بشنو این پند از حکیم غزنوی — تا بیابی در تن کهنه نوی

تفسیر قول حکیم سنائی قدس سره - ابیات

چند اورا از دل و جان گوش کن — تا ز اردوئی بیابد هیچ ورد — چون ندارد گرد بدخوئی مگرد — هوش را جان ساز و جان را هوش کن

پیش یوسف نازش و خوبی مکن — عیب باشد چشم نابینا بجا — زشت باشد روی نازیبا دنا — جز نیاز و آه یعقوبی مکن

معنی قرون ز اطلی بدین از — در نیاز و قعر خود را مرده ساز — تا دمی عیسی ترا زنده کند — همچو خویشت شاد و فرخنده کند

در بهاران کی شود سرسبز سنگ — خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ — سالها تو سنگ بودی هوش باش — آزمون را یکزمانی خاک باش

در بیان این شنو یک داستان — داستان پیر چنگی که در عهد عمر از بهر خداوند تعالی — تا بدانی اعتقاد راستان

این شنیدستی که در عهد عمر — در گورستان در روز مینوائی چنگ می زد — بود چنگی مطربی با کر و فر

بلبل از آواز او بیخود شدی — مجلس و مجمع دلش آراستی — وز نوای او قیامت خاستی

همچو اسرافیل کاواز ش لعین — مردگان را جان در آرد در بدن — کز سماعش پر پرستی فیل را

سار و اسرافیل روزی نالد را — جان دهد پوسیدهٔ صد ساله را — طالبان را ز ان حیاتی بهاست

نشنود آن نغمه ها را گوش حس — گر بخها گوش حسشان باشد نجس — کو بود ز اسرار پنهان را عجب

گرچه هم نغمه پری زین عالم است — نغمهٔ دل برتر از هر دو دم است — هر دو در زندان این نادانی اند

معشر الجن سورهٔ رحمن بخوان — قسطیها تنفدوا را باز دان — تا شوی بر سر پریان مهتری

کار ایشان ست آن پی می بری — گردد ت روشن چو بوئی ز سیر — اولا گوید که ای اجزای لا

این نه لای نفی سر باز زند — وین خیال و وهم کی سوی آن روند — جان باقی تان نروید و نزاد

گر بگویم شمه ز ان نغمه ها — جانها سر باز زند از دمه ها — لیک نقل آن تو را دستور نیست

این که اسرافیل وقت اند ولیا — مرده را ز ایشان حیات و نما — بر جهد ز اواز شان اندر کفن

گوید این آواز آواز خداست — زنده کردن کار آواز خداست — بانگ حق آمد همه بر خاستیم

بانگ حق اندر حجاب بی حجیب — آن دهد کو داد ریم را ز جیب — باز گردیدا ز عدم ز اوازه دست

مطلق آن آواز خود از شه بود — گرچه از حلقوم عبد الله بود — من هوا و من رضا خشم تو

تفسیر من کان لله کان الله و بیان آن

روکه بی سمع و بی بصر تو نی — گفت او را من زبان و چشم تو — تو ترو ئی چه جای حنا و سرتو ئی

چون شدی من کان لله از دله — حق ترا باشد که کان الله له — هر چه گویم آفتابی روشنم

هر کجا تابم ز مشکلات دی — گه توئی گویم ترا گاهی منم — از فروغ ما شود شمس الضحی

حل شد آنجا مشکلات عالمی — هر کجا تاریکیی آمد نا سزا — دیگران را زادم اسمائی کشود

ظلمتی را کاو مقابل بر نداشت — آدمی را او بخویش اسما نمود — نور مه هم ز آفتاب ست ای پسر

آب خواه از جو بجو خواه از سبو — کاین سبو را هم مدد باشد ز جو — نور خواه از مه طلب خواهی ز خور

مقتبس شو زود و چون یابی بخوان — گفت پیغمبر که اصحابی نجوم
کین کبر و باخم پیوست سخت — نی چو تو شادان کد وی شکست
چون چراغی نور شمعی را کشید — هر که دید آنرا یقین آن شمع دید
خواه از نور پسین بستان تو آن — ور معنی چند شان لا تعد فی ایام دهر کم لنفحات لا قصر فضوا لها
خواه بین نورش ز شمع غابرین — گفت پیغمبر که لنفحهای حق
گوش هش دارید این اوقات را — در رسانید این نفحات را
نفحهٔ دیگر رسید آگاه باش — تا ازین هم وا نمانی خواجه تاش
جان ناری یافت از وی الطفا — مرده پوشید از لقای او قبا
گرد را قند و زمین و آسمان — زهره شان آب گردد در زمان
ور نه خود شفقت نهاد چون همه — گر نه از بیش دل که خون شد شه
بهر لقمه گشت لقمانی گرو — وقت لقمانی ست ای لقمه برو
در کف و خار و سایش نیست — لیک تان از حرص آن نمیر نیست
جان لقمان کرگ شان آمد — پای جانش بسته خاری چرا ست
اشتر آنگ نگی بپشت تست — گر نه همش در تو صد گلزار ست
ای بگشته زین طلب کوکبا — چند گونی آن گلستان کو و کو
آدمی کوری نگنجد در جهان — در سر خاری همی گردد نهان
ای همیر آتش اندر تو فعل — تا ز نعل تو شود این کوه لعل
لیک از تانیث جان ایمن نیست — روح را امرد و زن اشتر کن نیست
این نه آن جانست کز فرمان بجان — یا گهی باشد چنین گاهی چنان
چون تو شیری این ز شکر کی باشی چو — کان شکر گاهی ز تو غایب شود
ز هر مختص ست آنکه باشد بیوفا — هب لنا یا رب نعم العطا
عقل جزوی عشق را منکر بود — گر چه بنماید که صاحب سر بود
او بقول و فعل یار ما بود — چون بحکم حال آید لا بود
جان کمال ست و ندای لکمال — مصطفی گویان که ارحنا یا بلال
ای بلال این گلبنان را جان تو — خیز و بلبل وار جان حی کن نثار

گفت پیغمبر که اصحابی نجوم — خواه از آدم گیر نورش خواه از دو
نی چو تو شادان کد وی شکست — گفت طوبی من رآنی مصطفا — والذی نفسی بدین و جهی بری
هر که دیدا آنرا یقین آن شمع دید — همچنین تا صد چراغ از نقل شد — دیدن آخر لقای اصل بد
هیچ فرقی نیست خواه از شمع دان — اندرین ایام می آرد سبق
خواه بین نورش ز شمع غابرین — هر که امروز است جان بخشید دقت
نفحهٔ آه شمارا دید و رفت — جان مرده یافت از وی بنفشه
جان آتش یافت شان آتش کشت — همچو جنبشهای خلقان نیست این
تا زنگی و جنبش طوبی ستاین — باز خوان فاعبدونی این بگو
خود ز سیم این دم بی منتهی — لقمه چندی در آمد در نبست
دوش دیگر گونه این صید اوفتاد — از کف لقمان برون آید بقا
از هوای لقمه این خار خار — زانکه بس نادیده را
خار دان آن را که خرما دیده — مصطفی زادی برین اشتر سوار
اشتر آمد این چو خار خوار — تا چه گل چینی ز خار مرده ریگ
سیل تو سوی مغیلان ست و ریگ — چشم تاریک ست جولان چون کنی
پیش از ین گل این خار را پیرون کنی — کاتبینی یا حمیرا کلمی
مصطفی آمد که سازد هدی — این حمیرا لفظ تانیث ست جان
این حمیرا لفظ تانیث ست جان — ایمن تانیثش نهند این تازیان
روح را امرد و زن اشتر کن نیست — این نه آن جانست کز فرمان بجان
وز مونث و مذکر بر تر ست — یا گهی باشد چنین گاهی چنان
خوش کننده ست و خوش عین خوشی — بی خوشی نبود خوشی یا می
چون شکر گردی ز تاثیر وفا — پس شکری از شکر گردد جدا
عاشق از حق چون نیابد جز حق — عقل آنجا گم شود گم ای رفیق
زیرک و دانا ست اما نیست — تا نگوید لا نشد اهبط منی ست
لا بود چون او نشد ز تهت نیست — زانکه طوعا لا نشد کرها بست
ای بلال افراز بانگ سلسلت — زان دمے کاندم دمیدم در دلت
زاندمی کآدم ز دود هوش شد — هوش اهل آسمان بیهوش شد

۱۲ شعر مقبول ست که حضرت

شد نمازش از شب تعریس فوت — سر از آن خواب بس مبارک برنداشت — تا نماز صبحدم آمد بجاشت

در شب تعریس بیش آن عروس — یافت جان پاک ایشان بس نهفت — عشق و جان هر دو نهان اند و ستیر — گر عروسش خوانده ام عیبی مگیر

از ملال یار خامش کرد مے — گر هم او مهلت بدادی یک دمی — لیک نمیگوید بگو این عیب نیست — جز تقاضای قضای عیب نیست

عیب باشد کو نه بیند جز که عیب — عیب کے بیند روان پاک و غیب — عیب شد نسبت بمخلوق ذهول — نی به نسبت با خداوند قبول

کفر هم نسبت بخالق حکمت است — چون بما نسبت کنی کفر آفت است — در یکی عیبی بود با صد صفات — بر شان خوب باشد در ثبات

در ستر از دو هر دو را یکسان کشند — زانکه آن هر دو چو چشم و جان خوشند — پس بزرگان این نگفتند از گزاف — جسم پاکان همچو جان اند اوصاف

گفت شان و فعل شان و ذکر شان — جمله جان مطلق آید بی نشان — جان و شمن دار شان جسمی ست صرف — چون نیاید از زدا و امی ست صرف

آن نجاست اندر شد و کل پاک شد — این نمک اندر شد و کل خاک شد — آن نمک کردی محمد املح ست — زان حدیث ما نمک را افصح ست

این نمک باقی ست از سیرات او — با تو اند آن دار شان یاد بجو — پیش تو شته تر اخود پیش کو — پیش هست جان پیش اندیش او

گر تو خود را پیش و پس بینی گمان — بسته جسمی و محدودی ز جان — زیر و بالا پیش و پس وصف من ست — بی جهتها زان حیات روشن ست

بر کشاد از نور پاک شه نظر — تا نه پنداری تو چون کو را بنظر — که همینے در غم و شادی و بس — ای عدم گو مر عدم را پیش و پس

از وجود و از عدم گر بگذرے — از حیات جاودانی برخوری — نی از ان باران ای زان باران برست

هست باران ها جز این باران روان — روز باران رفتن ما را بس ست — تا از ان باران عیان بینی بحضر

سوال کردن عائشه از پیغمبر علیه السلام که باران شد و جامه مبارک تو تر نگشت و جواب آن

خاک را در گور او آگنده کرد — دست ها بر کرده اند از خاکدان — سوی خلقان صد اشارت می کنند — یا جنازه مردی از باران برفت

این نه خنان است همچون خاکیان — غافلان آواز ایشان نشنوند — باز بان بی بر و با دست دراز — زیر خاک آن دم تماشا زنده کرد

تیز گوشان را ز ایشان بشنوند — گفته طاوسان بوده چون رجز — وانکه گوشش تش عبارت می کند

همچو طاوسان سر و بر ده بآب — در زستان شان اگر چه داد گر — از ضمیر خاک سے گویند راز

در زستان شان اگر چه داد گر — زنده شان کرد از بهار داد گر — منکران گویند هست این خود مجاز

جمله پندارند این خود دائم ست — وز قدم این جمله عالم قائم ست — کوری ایشان بر وان دوستان — حق بر و یاید باغ و بوستان

هر گلے کاندر درون بویا بود — آن گل از سر ار گل گویا بود — بوی ایشان رنگ ایشان منکران

منکران همچون حل ز ان بو ے گل — یا چو نازک مغز از بانگ دهل — خوشتین مشغول میمانند و غرق

چشم مید و زند و آنجا چشم نی — چون ز گورستان بپر دا گشت — سوی صدیقه شد و هم از گشت

چشم صدیقه چو بر رویش فتاد — پیش آمد دست بر ے می نهاد — بر عمامه و بر روی او و می او — بر گریبان و بر و بازوی او

گفت پیغمبر چه بیحوئی شتاب — گفت یاران آمدند از بجا — جامه ایت می بجویم در طلب — تر نمی بینم ز باران ای عجب

گفت پیغمبر سر مگندی از ابر | گفت کردم آن روا ای محتشم | چشم پاکت را خدا باران دهد
نیست آن باران از این ابر شما | هست ابر دیگر و دیگر سما | رحمت حق در نزولش مختلف است
بشنو از قول ثنائی در رموز | تفسیر بیت حکیم سنائی روح الله روحه | صد هزاران تا واقف آئی بر کنوز
گر تو بگشائی ز باطن دیده را | آسمانهاست ولایت جان را | زود یابی بی سر و بی دیده را
پیر دانا اندرین رمزی گفت | ورده روح پست و بالاهاست | در حقیقت این صعود و هبوطهاست
غیب را ابری و آبی دیگر است | آسمان و آفتابی دیگر است | باقیان فی لبس من خلق جدید
هست باران از پی پروردگی | نفع باران بهاری بوالعجب | باغ را باران پائیزی چو تب
آن بهاری ناز پروردش کند | وین خزانی ناخوش و زردش کند | بر تفاوت دان تو سر رشته بیاب
همچنین در غیب انواع ست این | این هم ابدال باشند آن بهار | در دل و جان بیدلی سبز و نزار
فعل یاران بهاری باد خزان | گر درخت خشک باشند ممکنان | غیب آن زیباد جان فزا آن
باد کار خویش کرد و برفزید | وانکه جامد بود خود واقف نشد | وای آن جانی که او در عارفت نشد

قول پیغمبر شنو ای جان من | در حدیث اغتنموا برد الربیع فانه یعمل بادانکم کما یعمل بالشجار کم
گفت پیغمبر ز سرمای بهار | واجتنبوا برد الخریف فانه یعمل بادانکم کما یعمل بالشجار کم | تن بپوشانید یاران زینهار

زانکه با جان شما آن میکند | کان بهاران با درختان میکند | در جهان عارفان وقت جو
در بهاران جامها از تن درید | پس غنیمت باشد آن سرمای او | کان کند کان کرد با باغ و رزان
تن برهنه جانب گلشن دوید | لیک بگریزید از باد خزان | کوه را دیده ندیده کان یکوه
راویان این را بظاهر برده اند | هم بران صورت قناعت کرده اند | کامل العقلی بجو اندر جهان
آن خزان نخ دهد نفس و هواست | بیخبر بودند از سر آن گروه | چون بهارست و حیات برگ و ساک
عقل و جان همچون بهارست و نقاست | گر ز عقلی سنجشی در نهان | تا ز گرم و سرد بینی در مصیر
جزو تو از کل او کلی شود | عقل کل بر نفس جزوی غالب شود | زان جواهر بحر دل آگنده است
از حدیث ولیا نرم و درشت | پس تناول این بود کانفاس پاک | با خشوع و با ادب با جوش عشق
گرم و سردش نوع بهار زندگی ست | تن بپوشان انکه دیدت آشتی | حکمت باران امروزی چه بود
بر دل عاقل هزاران غم بود | مایهٔ صدق و یقین بندگی ست | باز پائیزی پر آفات بود
گر ز باغ دل خلالی کم شود | گر م گوید سرد گوید خوش بگیر | بس خرابی او فتادی و دمی
کای خلاصه هستی و زبده وجود | پرسیدن عایشه که یا رسول الله سر باران در فروردین چه بود | این جهان و آن جهان شد ز آدمی
این ز باران رحمتهاست یا | بهر تهدیدات عدل کبریا | هوشیاری این جهان با آفت است
گفت این از بهر تسکین غم ست | این ازان لطف بهاریات بود | استن این عالم اجلی غفلت است
گر مصیبت بر نژاد آدم ست | گر بران آتش بماندی آدمی
این جهان و آن جهان شد ز آدمی | هر صفا پیرون شد از مردان دون

لطف ۱۲ بار ۱۲ بار ۱۲ بار

هوشیاری نی چنان هشیاری است ... هوشیاری آفتاب و هر حسی بخ ... هوشیاری آب و این عالم وسخ
زان جهان اندک ترشح میرسد ... تا بخود در جهان حرص و حسد ... گر ترشح بیشتر گردد ز غیب ... نی بماند در زمین عالم عجیب
این مدار و حد سخن آغاز رو ... بقیهٔ قصهٔ پیر چنگی در زمان عمر رض و مخلص آن ... سوی قصهٔ مرد چنگی باز رو
مطربی کردی جهان شد پر طرب ... رشته زاوازش خیالات عجب ... از نوایش مرغ دل پران شدی ... در صدایش هوش جان حیران شدی
چون برآمد روزگار و پیر شد ... باز جانش از عجز پیشه گیر شد ... باز چه گرید اگر باشد بگیبان ... پیشه اش سازد ضعیف و ناتوان
پشت او خم گشت همچون پشت خم ... ابروان چشم همچون پاردم ... گشت آواز لطیف جانفزاش ... ناخوش و مکروه و زشت و ناخوشش
آن نوا که رشک زهره آمده ... همچو آواز خر پیری شده ... خود کدام این خوش که آن ناخوش نشد ... پاکدامن سقف کان مفرش نشد
غمزه آواز غمزیان در صدور ... که بود از عکس دم شان نفخ صور ... آن دو نی کاین مستمان هست از دو ست ... نیستی کاین مستمان هست از دوست
کهربای فکر و هر آواز او ... لذت الهام و وحی و راز او ... چونکه مطرب پیر گشت و ضعیف ... شد ذلی کسبی همین یک رغیف
گفت عمر و مهلتم دادی بسی ... معصیت زیدم ز مهتاد سال ... باز گر قسمی ز من روزی نوال
نیست کسب امروز همان توام ... چنگ بهر تو زنم کان توام ... چنگ را برداشت شد الله جو ... سوی گورستان شتر آهگو
گفت خواهم از خدا بر پیشم بها ... کو به یکدم بدهد قلبها ... چنگ نی دیبا و گران سر نهاد ... چنگ لعین کی دو بر گوری فتاد
خواند درش مرغ جانش از حنین ... چنگ نی را آگه و بیت ... گشت آزاد از قفس چون مرغ جان ... در جهان ساده و صحرای جان
جان او آنجا سرایان ماجرا ... کاندرین جا گر بماند مرغ مرا ... خوش همی جاند از این باغ و بها ... مست این صحرای غیب لایزال
بلبل پر دلی پاسفر می کرد همی ... ذکر و فکری فارغ از رنج و داغ ... کرد می با ساکنان چرخ لاغ
چشم بسته عالمی می دیدمی ... مرغ آبی غرق و دریای غسل ... عین او بودی شراب مغتسل
کرد بد ایوب را تا بالفرق ... پاک شد از رنجها چون نخ ز شرق ... نیست شد و آن جهان جز رنگ و دست
مثنوی و میم اگر بودی چو چیز ... ور نگنجیدی درین خان و میم ... کان نمی گنجد درین آسمان بس فراخ
وین جهانی کاندرین خم اهم نمود ... از گشایش پر و بالم را گشود ... این جهان را هش و بیهد ابدی
امر سمع آمد که هین طامع شوید ... ور خواب گفتن هاتف با عمر که چندین زر از ... چون ز پایت خار بیرون آید شید
سول هولی سیزد آنجا جان او ... بیت المال یا آن مرده که در گورستان خفته است ... در فضای رحمت و احسان رود
آن زمان حق بر عمر خوابی گماشت ... تا که خویش از خواب جانش بر گذشت ... در شب افتاد کاین همه نیست ... این نه غیب اتفاقی مقصد نیست
کامدش از حق ندا جانش شنید ... این نه آکه اصل هر بانگ و نواست ... خود ندا آمد که این باقی صداست
فهم کرده آن ندا بی گوش و لب ... خود چه جای ترک و تاجیک است و زنگ ... فهم کرده است این ندا را چوب و سنگ
هر دمی آرد همی آید بلی ... جوهر و اعراض سگ دد بدست ... گر نمی آید بلی از ایشان ولی ... آمدن شان از عدم باشد بلی

۱ ... ۲ ... ۳ ... ۴ ... ۵ ... ۶ ... ۷ ... ۸ ... ۹ ... ۱۰ ... ۱۱ ... ۱۲ ... ۱۳ ... ۱۴ ... ۱۵ ... ۱۶ ... ۱۷ ... ۱۸ ... ۱۹ ... ۲۰ ...

نالیدن ستون حنانه از فراق پیغمبر علیہ السلام

ز آنچه گفتن را شنائی سنگ و چوب
استن حنانه[۹۱] از هجر رسول
در میان مجلس وعظ آنچنان
در تحیر مانده اصحاب رسول
گفت پیغمبر چه خواهی ای ستون
مسندت من بودم از من تا منی
گر ترا خواهی ترا نخلی کنند
گفت آن خواهم که دائم شد لقاش
تا ابد فی هر کرا یزدان بخواند
وانکه او را نبود از اسرار داد
گر نبیدی واقفان امر کن
گر ببطن تقلید و استدلال شان
پای استدلالیان چوبین بود
پای تا بینا عصا باشد عصا
با عصا کوران اگر ره دیده اند
فی زکوران کشت آیدنی درو
این عصا چه بود قیاسات دلیل
چون عصا شد آلت جنگ و نفیر
وا سپار او گیسه کو دارد عصا
از عصا مار و ز استن جنبیت
هر چه معقول ست علت ها خرد
آنچنان کز بهر آدم و یودو
تا بنا موس[۹۶] مسلمانی رسید
ظاهر الفاظ شان تو حید و شرع
دست و پا او جمله جان اند

نالیدن ستون حنانه از فراق پیغمبر علیہ السلام
که جماعت انبوه شدند که ما روی مبارک ترا چون خواهیم
نشسته نمی بینیم و منبر ساختند و شنیدن رسول
خدا ناله ستون را بصریح و مکالمات آنحضرت با آن

گفت جانم از فراقت گشت خون — از فراق تو ترا چون سخت جان
بر سر منبر تو مسند ساختے — پس سر و لبش گفت کای نیکو درخت
شرقی و غربی ز تو میوه چنند — یاد ران عالم حقت سرسبز کند
بشنو ای غافل کم از چوبی مباش — آن ستون را دفن کردند از کهن
از همه کار جهان بیکار ماند — هر کرا باشد نیازدان کارباز
کی کند تصدیق او ناله جماد — گو بیاری نی ز دل بهر وفاق
در جهان رو گشته بودی این سخن — صد هزاران ز اهل تقلید و نشان
قائم ست و جمله پر و بال شان — شبهه می انگیزد آن شیطان دون
پای چوبین سخت بی تمکین بود — غیر آن قطب زمان دیده ور
تا نیفتد سرنگون او بر عصا[۹۲] — آن سواری کو بسیه را نشکفد
در پناه خلق روشن دیده اند — گر نه بینایان بدی و شهان
فی عمارت فی تجارتها و سود — گر نگردی رحمت افضال شان
آن عصا که داد شان بینا دلیل — او عصا شان دادتا پیش آیدید
آن عصا را خورد کژدم[۹۳] ای ضریر — حلقه گوران بچه کژدم را نهید
در نگر کادم[۹۴] چها دید از عصا — چون عصا شد مار و استن اژدها
پنج نوبت میزند از بهر دین — گر نه نامعقول بودی این مزه
بی بیان معجزه[۹۵] بے جزو و مد — این طریق نگر نامعقول بین
در جزا در رسیدند انبیا — هم زنیم معجزات انبیا
در قیاسش تا بدانی که گیند — چون فلاطون بران نقد بتاه
باطن آن همچو دندان تخم شرع — فلسفی را زهره فی تا دم زند
هر چه گوید آن دو در فرمان او — باز بان گرچه که تهمت می نهند

در بیانش قصه شد اندر خوب
نالہ می زد همچو ارباب عقول
گر روی آگه گشت هم پیر و جوان
گر چه می نالد ستون با عرض و طول
چون نمالم بینوای هجر جان
امی شده جانم تو هم از بخت
تا ترو تازه بمانے تا ابد
تا چو مردم حشر گردد و یوم دین
یافت بانگ آنجا و بیرون شد ز کار
تا نگوید شش که هست اهل نفاق
افگندشان نیم دینی در گمان
در فتند این جمله کوران سرنگون
گر بتابش کوه گردد خیره سر
اهل دین را کیست سلطان مصر
جمله کوران خود بمیرند ای عیان
در شکستے چوب استدلال شان
آن عصا را نیز خشم هم بروی زنید
دیده بان را در میانه آورید
معجزه موسی و احمد در نگر
کی بدی حاجت بچندین معجزه
در دل هر مقبلے مقبول بین
سر کشیده منکران زیر گیا
فقره می مالند نام پادشاه
وهم زندین نقش بر هم زند
دست و پا هاشان گواهی می دهند

سنگها اندر کف بوجهل بود — اظهار معجزهٔ پیغمبر علیه السلام بسخن آمدن سنگریزه — گفت ای احمد بگو این چیست زود

در دست ابوجهل و گواهی دادن بر رسالت آنحضرت

گر رسولی چیست در دستم نهان — با بگویند آنکه ما حقیم و راست — چون خبر داری ز راز آسمان

گفت چون خواهی بگویم کان چیست — گفت بوجهل آن دمم نادرست — گفت حق آری از آن قادر تست

گفت شش پاره حجر در دست تست — بشنو از هر یک تو تسبیحی درست — در شهادت گفتن آمد بیدرنگ

لا اله گفت و الا الله گفت — گوهر احمد رسول الله سفت — زود از خشم آن سنگها را بر زمین

گفت نبود شکل تو سادر و گهر — ساحران را سر تو ای عجاج سر — گشت در خشم و بسوی خانه رفت

ره گرفت و رفت از پیش رسول — او فتاد اندر چه آن زشت مغل[۵۱] — سوی کفر و زندقه سر تیز رفت

خاک بر فرقش که بد کور و لعین — چشم او ابلیس آمد خاک بین — قصهٔ آن پیر چنگی باز گو

بقیهٔ قصهٔ پیر چنگی و پیغام رسانیدن باو

باز گردد و حال مطرب گوش دار — بندهٔ ما را ز حاجت باز خر — زانکه عاجز گشت مطرب نیستا نظار

بانگ آمد مر عمر را کای عمر — بندهٔ داریم خاص و محترم — سوی گورستان تو رنجه کن قدم

ای عمر برجه ز بیت المال عام — هفتصد دینار در کف نه تمام — اینقدر راستبان کنون معذور دار

اینقدر از بهر ابریشم بها — خرج کن چون خرج شد بنجا بیا — تا میان را بهر این خدمت ببست

سوی گورستان عمر بنهاد رو — در بغل همیان و وان در جستجو — غیر آن پیر او ندید آنجا کسی

گفت این نبود دگر باره دوید — مانده گشت و غیر آن پیر او ندید — صافی و شایسته و فرخنده است

پیر چنگی کی بود خاص خدا — جند ای سر نهان جند خدا — هچو آن شیر شکاری گرد دشت

چون یقین گشتش که غیر پیر نیست — گفت در ظلمت دل روشن چیست — بر عمر عطسه فتاد و پیر جست

مر عمر را دید و ماند اندر شگفت — عزم رفتن کرد و لرزیدن گرفت — محتسب بر پیر چنگی فتاد

چون نظر اندر رخ آن پیر کرد — دید او را شرمسار و روی زرد — گفت بشمار بهاز حق آورده ام

چند بزدان مدتی عمر تو کرد — پس عمر گفتش مترس از من برم — گفت بشمار بها ز حق آورده ام

تا عمر را عاشق روی تو کرد — پیش من بنشین و مهوری مساز — تا بگوشت گویم از اقبال راز

حق سلامت میکند می پرسدت — چونی از رنج و غمان بیحدت — خرج کن این را و باز اینجا بیا

پیر لرزان گشت چون این را شنید — دست می خایید بر خود همچو بید — بس که از شرم آب شد بیچاره پیر

بانگ میزد کای خدای بی نظیر — چون همی بگریست و از حد رفت و زود — ای مرا تو راهبر ز ان از شاهراه

چنگ بنهاد بر زمین و خود بکرد — گفت ای بوده حجابم از آله — ای بخورده خون من هفتاد سال

ای ز تو روی سیه پیش ملک — ای خدای با عطای با وفا — رحم کن بر عمر رفته بر جفا

داد حق عمری که هر روزی ازان — خرج کردم عمر خود را مسبدم — در دمیدم جمله را در زیر و بم

آه کز باد دره پرده عراق[۵۲] — رفت از یاد دم دم تلخ فراق — خشک شد کشت دل من دل بمرد

دامی کز آه داد ازین بست و بها — کاروان بگذشت و بیگه شد نهاد — ای خدا فریاد ازین فریاد خواه

داد کس چون من نخورد اندر جهان — عمر شد هفتاد سال از من همان — داد خود از کس نیابم جز ز گور

کاین منی از وی رسد وه وه مرا — پس مرا نبود چو این شد کم مرا — هیچ آن کو با تو باشد در ستیز

همچنین در گریه و در ناله او — گردانیدن عمر نظر او را از مقام گریه که هستی ست بمقام استعراق

چیست عمر گفتش که این زاری تو — هست هم آثار هشیاری تو — بعد ازان او را ازان حالت بماند

هست هشیاری زیاد ما مضی — ماضی و مستقبلت پرده خدا — آتشی برزن بهر دو تا بکی

ما گره بانی بود هم از نیست — همنشین آن لب و آواز نیست — چون بطوف خود بطوفی مر تبی

ای خبرهات از خبرده بیخبر — توبه تو از گناه تو بتر — راه فانی گشته راه دیگرست

ای تو از حال گذشته توبه جو — کی کنی توبه ازین توبه بگو — گاه بانگ زیر را قبله کنی

چونکه فاروق آئینه اسرار شد — جان پیر از اندرون بیزار شد — هیچو جان بی گریه ولی خندان شد

حیرتی آمد در دلش آن زمان — که برون شد از زمین و آسمان — جستجوی ما در اے جستجو

حال فانی از ورا حال قال — غرقه گشته در جلال ذوالجلال — غرقه نی که خلاصی باشدش

عقل جزو از کل کو یابستی — گر تقاضا بر تقاضا نیستی — چون تقاضا بر تقاضا میرسد

چونکه قصه حال پیر اینجا رسید — پیر و جانش وحی دریا کشید — پیر دامن از گفت و گو فشاند

از پی این عیش و عشرت ساختن — صد هزاران جان بشاید باختن — در شکار پشه جان باز باش

جانفشان افتاد خورشید بلند — هر دمی نی می شود پر می کند — جان فشان ای آفتاب معنوے

در وجود آدمی جان در روان — میرسد از غیب چون آب روان — هر زمان از غیب نو میرسد

تفسیر دعای آن دو فرشته که هر روز بر سر بازار منادی کنند که اللهم اعط کل منفق خلفا و کل ممسک تلفا

گفت پیغمبر که دائم بهر پند — دو فرشته خوش منادی میکنند

کای خدایا منفقان را ده عوض — هر درم شان را عوض ده صد هزار

ای خدایا ممسکان را ده تلف — تو مده الا زیان اندر زیان

بیان آنکه منفق مجاهد راه حق ست نه مسرف اگرچه هوا

ای خدایا منفقان را ده خلف — منفق و ممسک محل همین بود — چون محل باشد موثر میشود

ای مسیحا مسک کز انفاق تو — مال حق را جز بامر حق مده — تا عوض یابی تو مال بیکران

کاشتران قربان همی بردند تا — چیره گردد تیغ شان بر مصطفی — امر حق را باز دان از روی اصلی

چون غلامی باغی کو عدل کرد — مال شان بر باغیان او بذل کرد — طرفه ترکان اهمی پندارند عدل

عدل این باغی و داد شه بیا — چیست فرمان دروی و روی سیاه — در نبی اندر اهل غفلت ست

کان همه انفاقها شان حسرت ست — کان همه انفاقها شان حسرت ست

قربانی کردن سروران عرب بامید قبول افتادن

سروران کعبه در حرب سول — بودشان قربان بامید قبول

بر امین سومن همی گوید زعیم — در نماز اهدنا الصراط المستقیم — آن دم دادن نمی داند کسی — جان سپردن جز سخای عاشقی ست

نان دهی از بهر حق نانت دهند — جان دهی از بهر حق جانت دهند — گر بریزد برگهای این چنار — برگ بی برگیش بخشد کردگار

گر نماند از بود در دست تو مال — کی کند فضل الهت پایمال — هر که کار دگر دو انبارش تهی — لیکش اندر مزرعه باشد بهی

وانکه در انبار ماند و صرفه کرد — اسپش و موش حوادثها خورد — صورت صفرست در معنا تهی

جان شور و تلخ پیش تیغ بر — جان چون دریای شیرین بی خطر — گوش کن باری زمن این داستان

قصهٔ خلیفه که در کرم از حاتم طائی گذشته بود

یک خلیفه بود در ایام پیش — کرده حاتم را گدای جود خویش

رایت اکرام و جود افراشته — فقر و حاجت از جهان برداشته — داد او از قاف تا قاف آمده

در جهان خاک ابر و آب بود — بحر و کان از بخششش صاف آمده

مظهر بخشایش وهاب بود — از عطایش بحر و کان در زلزله — سوی جودش قافله در قافله

قبلهٔ حاجات درواز هاش — رفته در عالم بجود آوازهاش — مانده از جود و سخایش در عجب

آب حیوان بود و دریای کرم — هم عجم هم روم و هم ترک و عرب — بشنو اکنون داستانی باکشش

قصهٔ اعرابی درویش و ماجرا کردن زن با او از فقر و درویشی

یک شب اعرابی زنی مر شوی را — گفت و از حد برد گفت گوی را

کین همه فقر و جفاها می کشیم — جمله عالم در خوشی ما خوشیم — کوزه مان فی آبخوان از دیده اشک

جامهٔ ما روز تاب آفتاب — شب نهالین و لحاف ما سحاب — دست سوی آسمان برداشته

تنگ دلیشان ز درویشی ما — روز و شب از روزی اندیشی ما — بر شمال سامری از مردمان

گر بخواهم از کسی یک مشت نسک — مر مرا گوید خمش کن گ و جسک — در عرب ما هیچ خط اندر خطا

چه غزا مابی غزا خود کشته ایم — ما بشمشیر عدم سر گشته ایم — چه نوا ما در رود و غم را مقر شیم

چه عطا ما برگدائی می تنیم — مرگس را در هوا رگ می زنیم — شب بخسپد دلقش از زن بر کنم

زین نمط زین ماجرا و گفتگو — بر دز حد عبارت پیش شو — سوختیم از اضطراب و اضطرار

تا بکی ما این چنین خواری کشیم — غرقه اندر بحر ژرف آتشیم — شرمسار یها بریم از روی یکدگر

لیک مهمان گر درآید بی ثبوت — ناگه ار روزی درآید میهمان — دانکه کفش میهمان سازیم و موت

مغرور شدن مریدان محتاج و تشبیه بعیان و درویشان از شیخ و اصل پنداشتن و نقد را از نقل نادانستن و نیافتن

بهر این گفتند دانایان لبن — میهمان محسنان باید شدن

تو مرید و میهمان آن کسی — کو نماند حاصلت از خشی — نور دهدهر ترا تیره کند

چون دو انوری نبماند در قران — نور کی باند از وی دیگران — چه کشد در چشمها الا که پشم

حال ما این ست در فقر و عنا — هیچ مهمانی مبا مغرور ما — چشمها بکشاد ماند ما بحر

لله صفر غالی ۱۲ طلب کسی نیافتن زن کرامات او را پس گوید ۱۲ طلب کسی نیافتن زن کرامات او را پس گوید ۱۲ طلب کسی نیافتن زن کرامات او را پس گوید ۱۲ طلب کسی نیافتن زن کرامات او را پس گوید

ظاهرمان چون درون مدعی — درد ش ظلمت ز بانش تشنگی — از خدائی بوی او رائی اثر — دعوتش افزون شبث و بولهب
دیو نمود ه در اهم نقش خویش — او همی گوید زاد الیم پیش — حرف درویشان بدزدیده بسی — تا گمان آید که هست او خود کسی
خرده گیرد در سخن بر بایزید — تنگ دارد در درون او مزید — هر که داند مر ورا چون بایزید — روز محشر حشر گردد با یزید
بینوا از نان و خوان آسمان — پیش او نه انداخت حق یک استخوان — او مذاکرده که خوان بنهاده ام — نائب حقم خلیفه زاده ام
الصلا ساده دلان هیچ هیچ — تا خوریدا زخوان جود م هیچ هیچ — سالها بر وعدهٔ فردا کسان — کرده اند رکشتهٔ فردا رسان
دیر یابد تا که سر آدمی — ان کار اگردد از بیش و کمی — زیر دیوار بدن گنجی ستیا — خانهٔ مورست و تاز د اژدها
چونکه پیدا گشت کان چیزی نبود — در بیان آنکه نادر افتد که مر بندی در مدعی مزور اعتقاد کند — عمر طالب رفته آگاهی چه سود
لیک نادر طالب آید کز فروغ — بصدق و بمقامی رسد که شیخش بخواب بدیده باشد و آب — در حق آن نافع آید آن دروغ
او بقصد نیک خود جائی رسد — آتش او را گر ند نرساند و شیخش را گر ند رساند ولی نادرست — گرچه جان پندارشان آن مدعی

چون تحری در دل شب قبله را — قبلهٔ نی دان نماز او را روا — مدعی را قحط جان اندر سرست — لیک مارا قحط نان بر ظاهرست
ما چرا چون مدعی پنهان کنیم — بهر ناموس مزور جان کنیم — مر ورا روئی نماید حالها — که ندیدآن هیچ شیخش سالها
شوی گفتش چند جوئی دغل و دلق — صبر فرمودن اعرابی زن خود را — خود چه ماند از عمر افزون تر گذشت
عاقل اندر پیش نقصان ننگرد — زانکه هر دو همچو سیلی بگذرد — خواه صاف و خواه سیل تیره رو — چون نمی پاید دمی از وی مگو
اندرین عالم هزاران جانور — میزید خوش عیش فی بر و بحر — شکر می گوید خدا را افاخته — بر درخت و برگ شب ناساخته
حمد میگوید خدا را عندلیب — کاعتماد رزق بر تست ابی یجیب — با زدست شاه را کرده نوید — از سهم مردار میرمیده امید
همچنین از پیشه گیری تا بفیل — شد عیال الله حق نعم العیل — این همه غمها که اندر سینه هاست — از غبار گرد باد بوده است
این غمان هیچ کن چو دانی ماست — اینچنین شد در آنچنان وسواس ماست — وانکه هر رنجی ز دردان پاره ایست — جز ز مرگ از خود بدان گر پاره است
چون ز جز و مرگ تو انی گر یخت — وانکه گلشن بر سرت خواهند ریخت — جز ز مرگ ار گشت شیرین مر ترا — وانکه شیرین میکند کل را خدا
در دها از مرگ می آید رسول — از رسولش رو مگردان اے فضول — هر که شیرین می نیاید تلخ مرد — هر که او تن را پرستد جان ببرد
گوسفندان را ز صحرا می کشند — آنکه فربه تر مر او را میکشند — شب گذشت و صبح آمد ای قمر — چند این افسانه را گیری ز سر
تو جوان بودی و قانع تر بدی — ز رطلب کشتی خود اول ز ر بدی — ز ر بدی پر میوه چون کار شد شتی — وقت میوه پخت فاسد شد شتی
میوه ات باید که شیرین تر شود — چون رسن تابان ز واپس تر شود — جفت سانی جفت باید هم صفت — تا بر آید کار ها با مصلحت
جفت باید بر مثال هر دو گر — در رود جفت کفش موزه در نگر — گر یکی کفش از دو تنگ آید بپا — هر دو جفتش کار ناید مر ترا
جفت شیر بیشه دید هیچ گرگ — راست ناید بر شتر جفت جوال — آن یکی خالی و آن یکی پر از مال
تو چرا سوی قناعت بنگری — مرد قانع از رضا خلاص سود — زین نسق میگفت با زن تا بر و

این صفحه از نسخه خطی مورخ ۱۲۰۷ هجری قمری است که توسط کتابخانه ملی ایران دیجیتال شده است

زن بر وزد بانگ کای نامومن کمین — نصیحت کردن زن مر شوی را که سخن از فزون از قدم و مقام

ترهات از دعوی و دعوت مگو — خود مگو که لم تقولون مالا تفعلون که این سخنها اگرچه راست است

چند حرف طمطراق کاروبار — اما این مقام ترا نیست و سخن فوق مقام زیان آرد

نخوت و دعوی و کبر و ترهات — دور کن از دل که تا یابی نجات — کبر زشت و از گدایان زشت تر

چند آخر دعوی باد و بروت — ای ترا خانه چو بیت العنکبوت — از قناعت کی توان فربه شدن

گفت پیغمبر قناعت چیست گنج — گنج را تو دانمیدانی ز رنج — این قناعت نیست جز گنج روان

تو نخوانم جفت و کمتر زن بنل — جفت انصافم نیم جفت دغل — چون قدم با شاه و با بانگ نمیر

با سگان در استخوان چالشی — چون نی اشکم تهی و نالشی — سوی شکر نخواری سست سست

عقل خود را از من افزون دیده — تو من کم عقل را چون دیده — همچو گرگ زشت اندر ما نجه

چونکه عقل تو عقیله مردمست — آن نه عقل ست آن که مار و کژدمست — خصم ظلم و مکر تو الله باد

هم تو ماری هم فسونگر ای عجب — مار گیه و ماری ای ننگ عرب — زاغ اگر زشتی خود بشناختی

مرد افسون گر نخواند چون عدو — او فسون بر مار و هم افسون برد — گر نبودی دام او افسون مار

مرد افسونگر ز حرص و کسب کار — دیر یا بد آن زمان افسون مار — مار گوید ای فسونگر این چنین

تو بنام حق فریبی مر مرا — تا کنی روای شر و شر مرا — نام حقم بست فی آن رای تو

نام حق بستاند از تو داد من — من بنام حق بپیرم دم جان و تن — تا بزخم من رگ جانت برد

زن ازین گونه خمش گفتارها — نصیحت مر زن را که در فقیران بخواری ننگرد و در کار حق گمان کمال ننگرد و طعنه مزن در فقر فقیران و شکر کن در فقر

مرد چون این طعنه ها از زن شنفت — فقر فخر آمد مرا طعنه مزن — مال وزر سر را بود هیچون کلاه

گفت ای زن تو زنی یا بوالحزن — چون کلاهش فوق خوشتر آیدش — مرد حق باشد بمانند بصر

آنکه زلف و جعد را بنمایدش — بر کند از بنده جامه عیب پوش — در بود عیبی برهنه اش کی کند

وقت خشم کردن آن زشت خو — از برهنه کردن او از تو رمد — خواجه در عیبت غرقه تا بگوش

گو بدین شرمنده هستا ز نیک و بد — گشت دلها را طلسمها جامعی — ور گدا گوید سخن چون زرکان

کز طمع عیبش نه بیند طالبی — سوی درویشان بنگرست — زانکه درویشی ورای کارهاست

کار درویشی ورای فهم تست — روزیی دارند ز فوق انزوا الجلال — حق تعالی عادل ست و عادلان

بلکه درویشان ندانند ملک و مال — این دگر را بر سر آتش نهند — آتش سوزد که دارد این گمان

آن یکی را راحت و کالا دهند — همچو برف از رنج و غم بگدازی — بر خدای خالق هر دو جهان

کی فسون مار را گشتی شکار — آن خود دیدی فسون آهنین

نام حق را دام کردی وای تو — یا ترا چون من بزندانی برد

خواند بر شوی خود او طومارها — مستمع شد بعد ازان این تا چه گفت

کل بود آن کز کله سازد پناه — پس برهنه به که پوشیده نظر

بل بجامه خدعه با وی کند — خواجه را مال ست مالش عیب پوش

رو نیابد کاله او در دکان — دم بدم از حق مرا فیضی ز اعطاست

کی کند اشکستگی با بیدلان — برخدای خالق هر دو جهان

فقر فخری بر من گزاف ست مجا | صد هزاران عز نهانست اندناز | از غضب بس لقمها راندند ے | مار خوی و مار گیرم خواندند ے
گر بگیرم مار و دندانش کنم | تا کش ار مسکو فتن این کنم | زانکه آن دندان و جان آدست | من صد ے را کم کنم زین علم دست
ار طمع هرگز نخوانم من فسون | این طمع را می کنم من سرنگون | حاش صد طمع من از خلق نیست | از قناعت شد دل من عالیست
از سر امر و دین بینی چنان | زان فرود آتا نماند این گمان | چونکه برگردی و سر گشته شوی | خانه را گردنده بینی آن توئی

دیدِ احمد ابو جهل و بگفت | در بیان آنکه جنبیدن هر کسی از انجاست که اوست | زشت نقشی کز نبی با شد شگفت
گفت احمد مر ورا کی راستی | هر کسی از پیشهٔ و جود خود بیند تا به کبود آفتاب را کبود دیدنا | راست گفتن گرچه کار افتد ترا
دید صدیقش بگفت ای آفتاب | و تا به سرخ سرخ و چون تا به ها از رنگ بیرون آید سپید | نی ز شرقی نی ز غربی خوش بتاب
گفت احمد راست گفتی ای عزیز | شود و از همه تا به های دیگر او راست گوی تر باشد | ای رهیده تو ز دنیای بپیچ

حاضران گفتند کای صدر الورا | راست گو گفتے دو ضد اورا چرا | گفت من آئینه ام مصقول دست | ترک و هندو در من آن بیند که هست
هر که آئینه باشد پیش رو | زشت و خوب خویش را بیند درو | ای زن ار طاعت می بینی مرا | زین تحرک ے زنانه بر ترآ
آن طمع را ماند و رحمت بود | کو طمع آنجا که آن نعمت بود | امتحان کن فقر را روزی دو تو | تا بفقر اندر غنا بینے دو تو
مبر کن با فقر و بگذار این ملال | زانکه در فقرست عز و ذوالجلال | سر که مفروش و هزاران جان ازین | از قناعت غرق بحر آگین
صد هزاران جان تلخی کش نگر | همچو گل آغشته اندر گل شکر | ای دریغا مر ترا گنجا بدے | تا ز جانم شرح دل پیدا شدے
این سخن شیرست پستان جان | بی کشنده خوش نیگردد در دهان | مستمع چون تشنه و جوینده شد | واعظ ار مرده بود گوینده شد
مستمع چون تازه آید بی ملال | صد زبان گردد بگفتن گنگ و لال | چونکه نامحرم در آید از درم | پرده در پنهان شود تا اهل حرم
در در آید محرمے دو را نگرند | بر کشایند آن ستیران درج را | هر چه را خوب و کش و زیبا کنند | از برائے دیده بینا کنند
کی بود آواز چنگ از زیر و بم | از برائے گوش بی حس اصم | مشک را حق بهره خوشدم نکرد | بهر شم کرد و بی اخشم نکرد
نامی حق را بهره خویش دم نکرد | بهر انس آمد پے اهرمن نکرد | حق زمین و آسمان بر ساخته است | در میان این دو نور افراخته است
ای زمین را از برائے خاکیان | آسمان را مسکن افلاکیان | مر ترا سفلے دشمن بالا بود | مشتری بهر مکان پیدا بود
ای ستیره هیچ تو بر خاستے | خویشتن را بهر کور آراستے | گر جهان را پر در مکنون کنم | روزی تو چون نباشد چون کنم
ترک جنگ و مهنی ای من گبه | در نے گوئی تبرک من بگو | مر ترا چه جای جنگ و نیک و به | کاین دلم از صلحها هم می رمد
بر سر این ریشها نیشم مزن | ز خمها بر جان بی خویشم مزن | گر خمش گردی و گر نه آن کنم | که همین دم ترک خان و مان کنم
با تهی گشتن است از کفش تنگ | مراعات کردن زن شوی را و استغفار نمودن از گفته خود | بانج غربت به که اندر خانه جنگ

زنے دیدار که تندو تو سست | گشت گریان گریه خود دام زنست | گفت از تو کی چنین پند آشتم | از تو من امید دیگر داشتم
زن در آمد از طریق نیستے | گفت من خاک شمایم نی ستیز | جسم و جان و هر چه هستم آن تست | حکم و فرمان جملگی فرمان تست

ے در نسخه بیت اینجا نوشته و بعد از بیت آخر این باب آورده است

گر ز در ویشی دلم از صبر جست — تو مرا در وی دہا بودے دوا — من نمی خواہم کہ باشی بینوا
جان تو کہ بہر خویشم نیست این — از برای تست این بانگ حنین — خویش من دانم کہ بہر خویش تو — ہر نفس خواہد کہ میرد پیش تو
کاش جانت کش روان من دہد — از ضمیر جان من واقف شدے — چون تو با من اینچنین بودی بطن — ہم ز جان بیزار گشتم ہم ز تن
خاک را بر سیم و زر کردیم چون — تو چنینی با من بے جان لاسکون — تو کہ در جان و دلم جا می کنی — ز بیقدر از من تبرا می کنی
تو تبرا کن کہ ہستت دلتنگ و — ای تبرای تو جان اعذر خواہ — یاد سیکن آن زمانے را کہ من — چون صنم بودم تو بودے چون شمن
بندہ بر وفق تو دل افروختست — ہر چہ گوئی بخت گوید سوختست — من پشیمانم تو ام ہر چم بری — یا ترش باش کہ شیرینم بری
گر گفتم نک بایمان آمدم — پیش حکمت از سر جان آمدم — خوی شاہانہ ترا فتاخ تست — پیش تو گستاخ خود در باختم
چون ز عفو تو چراغی ساختم — توبہ کردم اعتراض انداختم — می نہم پیش تو شمشیر و کفن — می کشم پیش تو گردن را بزن
از فراق تلخ می گویم سخن — ہر چہ خواہی کن و لیکن این سخن — در تو از من عذر خواہی ہست کو — با تو بی من او شفیع مستمر
عذر خواہم در دو دنت خلق نیست — ز اعتماد و دل من جرم جست — رحم کن پنہان ز خود ای خشمگین — ای کہ خلقت بہ ز صد من اے چنین
زین نسق میگفت با لطف کتاب — در بیان گریہ بر روی او فتاد — گریہ چون از صدق نشتہ ہای ہا — از چنینش مرد را دل شد رجا
چون قرارش ماند و صبرش بر نجا — زانکہ بے گریہ بماند و خود دوا — شد ازان باران یکی برقی پدید — زود شراری بر دل مرد رسید
زانکہ بندہ در رکوعش بود مرد — چون بود چون بندگی آغاز کرد — آنکہ از کبرش دلت لرزان بود — چون شکوہ چون پیش تو گریان بود
آنکہ از نازش دل و جان خون بود — چونکہ آید در نیاز او چون بود — آنکہ در جور و جفایش دام ہست — عذر او چہ بود چو او در عذر جست
آنکہ جز خونریزش کارے نبود — چون نہد گردن نہی آید سجود — آنکہ جز گردن کشے ناید ازو — خوش در آید با تو چون باشد بگو
زین سبب للناس حق آراستست — زانچہ حق آراست چون تاند درست — چون پی لیسکن الہیاش آفرید — کے تواند آدم از تو اے برید
رستم زال ار بود در حمزہ بیش — ہست فرمان اسیر زال خویش — آنکہ عالم مست گفتش آمدی — کلیمنے یا حمیرا می زدی
آب غالب شد بر آتش اندہیب — از آتش او جوشد کہ باشد در حجیب — چونکہ دیگے حائل آمد ہر دو را — نیست کرد آن ابر را کو دشمن ہوا
ظاہرا بر زن چو آب ار غالبے — باطنا مغلوب و زن را طالبی — اینچنین خاصیتے دادہ است — مہر حیوان را کہ ستان آدمی ست

در بیان حدیث انہن یغلبن العاقل و یغلبن الجاہل

گفت پیغمبر کہ زن بر عاقلان — زانکہ ایشان تند و بس خیره دلند — غالب آید سخت بر صاحبدلان
باز بر زن جاہلان غالب شوند — کم بود شان رقت لطف و مدد — زانکہ حیوانیست غالب بر نہاد
مہر و رقت وصف انسانی بود — خشم و شہوت صف حیوانی بود — پر تو حق ست آن نے معشوق نیست — خالق ست آن گویا مخلوقی نیست
مرد را ران گفتن پشیمان شد چنان — تسلیم کردن زن خود با مر زن و اعتراض او را اشارہ خود این معنی — کز عوانی ساعتے دون صبح ان
گفت ہم جان جان چون آدم — نیست عقل ہر زنانہ ہمت — بر سر جان من لگدہا چون زنم
چون قضا آید نماند فہم و رائے — از ان چہ خیزد کہ گرداند زنے — کہ باگردندہ گردانندہ ہست — کس نمیداند قضا را جز خدا — قیاس جمع گردان را رہی گیر

Marginal Persian text on the right edge, partially illegible.

چون قضا آید فرو پوشد بصر — ماند عقل و پا بر از سر — زان امام المتقین والدین خیر — گفت اذا جاء القضی عمی البصر

چون قضا بگذشت خود را دریدند — پرده بدیده گریبان میدرند — مرد گفت ای زن پشیمان میشوم — گر زنم کافر مسلمان میشوم

من گنهکار تو ام رحمی بکن — بر کن یکبارگی از بیخ و بن — کافر هیزار پشیمان می شود — چون که عذر آرد مسلمان میشود

من گنهکار تو ام رحمی بکن — عذر من بپذیر و بشنو این سخن — حضرت پر رحمت ست و پر کرم — عاشق او هم وجود و هم عدم

کفر و ایمان عاشق آن کبریا — در بیان آنکه موسی و فرعون هر دو مسخر یک مشیت اند جنانک — مس و نقره بنده آن کیمیا

موسی و فرعون معنی راه ها — زهر و پازهر و ظلمت و نور و خلوت فرعون با حشمتها — ظاهران ره دارد و این بیدلی

روز رویه پیش حق تالان بود — نیم شب فرعون هم گریان شدند — کاین چه غل است اندر خدا برگردنم — ور نه غل باشد که گوید من منم

تا نگه موسی را تو مه رو کرده — ماه جانم را سیه رو کرده — بهتر از ماهی نمود استاره ام — چون خسوف آمد چه باشد چاره ام

تو بتیم گرب و سلطان میزنند — سه گرفت و خلق بیگان میزنند — میزنندان طاس و غماری کنند — ماه را از زخمه رسوا می کنند

من کیم فرعون من خلق ای ای من — زخم طاس بی الا علای من — خواجه تا شانیم اما تیشه ات — می تراشد شاخ را در بیشه ات

باز شاخی را سوی مثل میکنیم — شاخ دیگر را معطل میکنیم — شاخ را بر تیشه دستی هست نی — هیچ شاخ از دست تیشه رست نی

حق آن قدرت که آن تیشه بساخت — از کرم کرد این گرمابه را تو مدان — من نه در یارم بنالم جمله شب

در نهان خاکی و سوزان میشوی — چون بموسی میرسم چون میشوم — رنگ زر قلب تو مے شود — پیش آتش چون سیه رو میشود

نی که قلب و قالبم در حکم اوست — لحظه مغزم کند یک لحظه پوست — لحظه ماهم کند یکدم سیاه — خود چه باشد خیر این کار آگه

سبز گردم چونکه گوید کشت باش — زرد گردم چونکه گوید زشت باش — پیش چوگانهای حکم کن فکان — سیدویم اندر مکان و لامکان

چونکه میرنگی اسیر رنگ شد — موسیی با موسیی در جنگ شد — چون به میرنگی رسی کو داستے — موسی و فرعون کردند آشتے

گر ترا آید بدین گفته سوال — رنگ کی خالی بود دار قیل و قال — ای عجب کاین رنگ از میرنگ تست — رنگ با میرنگ چون در جنگ تست

اصل رو غن آب افزون میشود — عاقبت با آب ضد چون میشود — چونکه رو غن باز از آب سر شناند — آب با رو غن چرا ضد گشته اند

چون کل از خارست و خار از گل جدا — هر دو در جنگ اند دامن در قبا — یا نه جنگ ست این بر آ حکمت ست — هیچ جنگ خرفروشان صنعت ست

یا نه انیست نه آن جیرانی ست — گنج باید گنج ویرانی ست — انچه تو گنجش توهمے کنی — زان تو هم گنج را گمے کنی

چون عمارت دان قعر وهم و ریا — گنج نبود در عمارت جایها — در عمارت هستی و جنگے بود — نیست را از هست ها ننگی بود

نی که هست از نیستی فریاد کرد — بلکه نیست آن هست را داد و گرد — تو مگو که من گریزانم ز نیست — بلکه او از تو گریزانست ایست

ظاهر و بیخ اندت او سوی بیخ — وز درون میراندت با چوب رخ — تو همی اندر آتش سوزان روی — تو همی اندر گلستان بار بخ دوی

نعلهای بارگونه هست های سلیم — سبب حرمان اشقیا از دو جهان که خسر الدنیا والآخرة — نفرت فرعون ادان از کلیم

چون یکیک اعتقادی کرده است — کاسمان بیضه زمین چون زرده است — گفت سائل چون بماند این خاکدان — در میان این محیط آسمان

سلام بر کسانی که بر راه موسی و فرعون گرد شده اند

هیچو قندیلے معلق در هوا — نے بر اسفل میرود نے بر علا
چون ز مغناطیس قبه ریخته — در میان ماند آهنے آویخته
بلکه دفعش میکند از شش جهات — تا بماند در میان عاصفات
پس نه دفع خاطر اهل کمال — جان فرعونان بماند در ضلال
پس نه دفع این جهان و آن جهان — ماند اندر این میان عاصفات
سرکشی از بندگان ذو الجلال — زانکه دارند از وجود تو ملال
کهربا دارند و چون پیدا کنند — کاه هستے را تو شیدا کنند
کهربای خویش چون پنهان کنند — زود تسلیم ترا طغیان کنند
آنچنان که مرتبه حیوانی ست — مرتبه انسان بدست اولیا
سنبه چون شیطان شناسش ای کیا
بیته خود خوانند احمد در رشاد — عقل تو همچون شتربان تو شتر
می کشاند هر طرف در حکم مر
عقل عقل اند اولیا و عقلها — بر مثال اشتران تا انتها
یک قلاوز ست جمله صد هزار
چه قلاوز و چه اشتربان بیاب — اند ایشان بنگر آخر ز اعتبار
منتظر موقوف خورشید ست و دین
انیت خورشیدی نهان در ذره — ناگهان در شب بماند میخ دوز
پا برین که هین منه با اشتباه
اشتباهی و گمانے در دروان — شیر نر در پوستین بره
فرد بود و صد هزارش در نهان
عالم کبرے بقدرت سخره کرد — رحمت حق ست بهر همچون
کی ضعیف ست آنکه باشد شد ضعیف
ابلهان گفتند مردی بیش نیست — وای آن کو عاقبت اندیش نیست
دور بودن هر نفس از جاهلے

بشنو اکنون قصه صالح روان — حقیر دیدن خصمان صالح ناقه را چون حق تعالی خواهد
زانکه صورت بین بود عاقبت — لشکر بر اهلاک گرداند در نظر ایشان خصمان را حقیر
ناقه صالح بصورت بد شتر — نماید و یقللکم فی اعینهم لیقضی الله امرا کان مفعولا

از برای آب جوشش شدند — ناقه الله آب خورد از جوی میغ
ناقه صالح چو جسم صالحان — شد کمینے در هلاک طالحان
شحنه قهر خدا زیشان بجست — خوبهای اشتری شهری درست
روح همچون صالح و تن ناقه است — روح اندر وصل و تن در فاقه است
روح صالح قابل آزار نیست — نور یزدان سنبه کفار نیست
تا بماند در میان عاصفات — پس نه دفع خاطر اهل کمال
پس نه دفع این جهان و آن جهان — ماند اندر این میان عاصفات
سرکشی از بندگان ذو الجلال — زانکه دارند از وجود تو ملال
کهربای خویش چون پنهان کنند — زود تسلیم ترا طغیان کنند
سنبه چون شیطان شناسش ای کیا
می کشاند هر طرف در حکم مر
یک قلاوز ست جمله صد هزار
منتظر موقوف خورشید ست و دین
پا برین که هین منه با اشتباه
فرد بود و صد هزارش در نهان
کی ضعیف ست آنکه باشد شد ضعیف
دور بودن هر نفس از جاهلے

آن حکیمش گفت کز جذب سما — از جهات شش بماند در هوا
آن دگر گفت آسمان با صفا — کے کشد در خود زمین تیره چرا
پس نه دفع خاطر اهل کمال — جان فرعونان بماند در ضلال
سرکشی از بندگان ذو الجلال — زانکه دارند از وجود تو ملال
کهربای خویش چون پنهان کنند — زود تسلیم ترا طغیان کنند
سنبه چون شیطان شناسش ای کیا
می کشاند هر طرف در حکم مر
یک قلاوز ست جمله صد هزار
منتظر موقوف خورشید ست و دین
پا برین که هین منه با اشتباه
فرد بود و صد هزارش در نهان
کی ضعیف ست آنکه باشد شد ضعیف
دور بودن هر نفس از جاهلے

حقیر دیدن خصمان صالح ناقه را چون حق تعالی خواهد
لشکر بر اهلاک گرداند در نظر ایشان خصمان را حقیر
نماید و یقللکم فی اعینهم لیقضی الله امرا کان مفعولا

ناقه الله آب خورد از جوی میغ — آب حق را دشمنند از حق دریغ
تا بران امت نه حکم مرگ و درد — ناقه الله و سقیاها چه کرد
روح صالح بر مثال اشتری ست — نفس گمره مرد را چون پی بری ست
روح صالح قابل آفات نیست — زخم بر ناقه بود بر ذات نیست
حق ازان پیوست با جسمی نهان — تا شوی بار روح صالح خواجه تاش
زان تعلق کرد با جسمش الله — تا که گردد جمله عالم اپناه
ناقه جسم دلے را بنده باش — تا شوی بار روح صالح خواجه تاش
بعد سه روز از خدا نقمت رسد — آتشے آید که دارد سد ایشان
روز اول روی شان چون نیل گردد — روز دوم روی سرخ همچون عقیق

در سوم گردد همه روها سیاه
گر تواند دش گرفتن چاره هست
کس تمانست اندران کره رسید
گفت دیدیم این تضرع مبرم شدست
گر بجا آید دلش رستید ازان
روز اول روی خود دیدند زرد
شد سیه روز سوم روی همه
در نبی آورد جبریل امین
منتظر گشتند زخم قهر را
ناله و اجزای ایشان می شنید
زاستخوانهاشان شنید او فاالها
گفت ای قوم بباطن زیستید
من بگفتم پند شد بند از جفا
حق مرا گفته ترا لطفی دهم
در نصیحت من شدم بارو گر
در شما چون زهر گشتم آن سخن
هیچکس بر مرگ غم نوحه کند
گریه مشنوید از من نین وعید
چون شنیدند این و جمله بنگ
همچو روح پاک کو از ننگ تن
چون شنیدند آن وعید منکدر
مسرخ شد روی همه روز دوم
چون همه ورنا امیدی سر زدم
زانوآندم زن کر تعلیمت کنند
صالح از خلوت بسوی شهر رفت
گریه چون از حد گذشت و های های
صالح آن بشنید و گریه ساز کرد
حق بگفته صبر کن بر جور شان
بسکه کردید از جفا بر جای من
صاف کرده حق دلم را چون سما
شیر تازه از شکر انگیخته
من شوم غمگین که غم شد سرنگون
رو بخود کرد و بگفت ای نوحه گر
باز از چشم دل او گریه یافت
عقل میگفتش که ای گریه بیت
بر دل تاریک پر زنگ اشان
بر دهان و چشم کژدم خانه شان
بر ستیز و تیغ و افسوس شان
از پی تقلید و از آیات نقل
از بهشت آورد یزدان دگان

اگر نشان عهد از من نین وعید
اگر نه ناقه مبسوسی که دوید
در پی اشتر دوید ندی چو سگ
می گریزد جانب رب المنن
که بجا آرید ز احسان و برش
چشم بنهادند آن را منتظر
نوبت امید و توبه گشت گم
همچو اشتر در دو زانو آمدند
در چنین زانو زدن بیعت کنند
شهر وید اندر میان دود و لفت
گریه های جانفزای دلربای
نوحه بر نوحه گران آغاز کرد
پند شان مه بس نماند در شان
شیر نپذیرد فسرده در رگهای من
رو نفتد از خاطرم چو رحم شما
شیر و شهدی با شکر آمیخته
غم شما بود ای قوم حرون
نوحه ات را می نیرزد آن نفیر
رحمت بی علتی بر وی بتافت
بر چنان افسوس شاه بد گریست
بر زبان زهر چون ماشان
شکر کن چون کرد محو شش شان
پا نهاده بر جمال پیشه عقل
تا نماید شان مقر پروردگان

تفسیر آیه کریمه مرج البحرین یلتقیان بینهما برزخ لا یبغیان

در میان شان کوه قاف نگیخته
اهل نار و اهل نور آمیخته

در میان شان برزخ لا یبغیان
اهل نار و نور با هم در میان

در میان شان بحر ژرف بیکران

همچو درکان خاک وزر کرده اختلاط
صالح و طالح بصورت مشتبه
نیم دیگر تلخ همچون زهرمار
صورت برهم زدن از خشم تنگ
موجهای جنگ بر شکل دگر
قهر شیرین را بتلخی می برد
چشم آخرین تواند دید راست
آنک زیرک تر بود بشناسدش
وان دگر چون دست بهدکرد
وان دگر را در گلو پیدا کند
وان دگر را بعد ایام و شهور
هر نبات و شکر یا در جهان
پنج سال و هفت باید تا درخت
بهر این فرمود حق عزوجل
آب حیوان خفی مخ ان این السخن
در مقامی هست این هم زهرها
در مقامی خار و در جائی چو گل
در مقامی فقر و در جائی غنا
در مقامی درد و در جائی صفا
در مقامی حنظل و جائی شکر
گر بپهنا او گزند جان بود
باز در خم او شود تلخ و حرام
رب هب لی ملکا از سلیمان آمده است
تو مکن با غیر من این لطف و جود
تا که لا ینبغی می خوان بجان

در میان شان صد بیابان و رباط
دیده بگشا بو که گردی منتبه
طعم تلخ و رنگ مظلم قیر وار
اختلاط جانها در صلح و جنگ
مهرها را می کند زیر و زبر
تلخ با شیرین کجا اندر خورد
پیشم اول بین غم و رست و خطاست
چونکه دید از دور خش اندر کمین
وان دگر چون دست بهدکرد
وان دگر را در بدن رسوا کند
وان دگر را بعد مرگ از تعر گور
مهلتی پیداست از دور زمان
یا بداند سیر و رسانی فر و بخت
سوره الانعام در ذکر اجل
بیان نفی بین در متن حرف کهن
از تصاریف خدائی خونگوار
در مقامی سرکه و در جائی چول
در مقامی قهر و در جائی رضا
در مقامی خاک و در جائی گیا
در مقامی خشکی و جائی مطر
چون بدانجا در رسد درمان بود
در مقام سرکگی نعم الادام

همچنانکه عقد در در و شبه
بحر را نبیش شیرین چون شکر
مهر تلخان را بشیرین می کشد
تلخ و شیرین بین نظر ناپدید
ای بسا شیرین که چون شکر بود
وان دگر بشناسدش تا بو کند
پس لبش وش کند پیش از گلو
وان دگر را در حدث سوزش دهد
وان دگر را بعد مرگ از تعر گور
ساله‌ها باید که تا از آفتاب
باز ترنه در دو ماه اندر رسد
این شنیدی موبموبت گوش باد
نکته دیگر تو بشنو ای رفیق
در مقامی زهر و در جائی دوا
در مقامی خوف و در جائی رجا
در مقامی قهر و در جائی رضا
در مقامی جور و در جائی وفا
در مقامی عیب و در جائی هنر
در مقامی خشکی و جائی مطر
آب در غوره ترش باشد ولیک
این چنین باشد تفاوت در امور

مختلط چون بیهمان یکشبه
طعم شیرین رنگ و شکل هر دو چون
برشان آب و دریا موج موج
کینه ها از سینه ها بیرون کنند
زانکه اصل مهرها باشد رشد
از دریچه عاقبت تا ننگرید
لیک زهر اندر شکر مضمر بود
وان دگر چون آب دندان بنگرند
گرچه نعره میزند شیطان کلاه
خرج آن از دخل آموزش دهم
لامحالش پیدا شود یوم النشور
لعل یابد رنگ خشانی و تاب
باز تا سالی گل احمر رسد
آب حیوانش خوردی نوش باد
همچو جان او سخت پیدا و رقیق
در مقامی کفر و در جائی روا
در مقامی بخل و در جائی سخا
در مقامی منع و در جائی عطا
در مقامی سنگ و در جائی گهر
در مقامی جهل و جائی عین عقل
چون بانگوری شود شیرین و نیک
مرد کامل دین بشناسد ز فجور

در بیان آنکه آنچه ولی کامل کند مریدان انشاید گستاخی کردن و همان فعل کردن که حلوا طبیب را زیان ندارد و مر بعض را زیان دارد و سرما و برف انگور رسیده را

کرده غیر مرا این ملک و دست
این حسد را ماند اما آن بنود
سر من بعدی ز بخل او بدان

بلکه اندر ملک دیدا و صد فطر
بیم سیر بیم سر بیم دین
پس سلیمان همتی باید که او
با چنان قوت که او را بود هم
چون برو بنشست زین اندوه کرد
هر کرا بدهی و بکنی آن کرم
شرح این فرصت گفتن لیک این
ماجرای مرد و زن را مخلصے
این زن و مردی که نفس و خشم و
زن همے جوید حج خانقاہ
عقل خود زین فکرها آگاه نیست
گر بیان معنوی کامل شدی
هدیه های دوستان باکید گر
زانکه احسانهای ظاهر شاهدند
دوغ خورده مستیے پیدا کند
تا گمان آید که او مست ولاست
راهبر گه حق بود گاهی غلط
حس را تمییز دادند چون شود
بود آنکه نور حقش شد امام
تا محبت در درون شعله نزد
هست تقلیبات تا گردد تمام
در دلالت همچو آیند در درخت
در رباهیت بگردانے نظر
مرد گفت اکنون گذشتم از خلاف
هر چه گوئی مر ترا فرمان رسم

زیان ندارد اما غوره را زیان دارد که در راهست
و نارسیده لیغفر لک الله ما تقدم من
ذنبک و ما تاخر صدق الله

موج آن ملکش فرو می بست دم
خوان که انعینا علی کرسیه
بر همه شاهان عالم رحم کرد
شد شفیع و گفت این ملک ولا
او سلیمان ست و ما مگس هم نهم
او بنا شد بعدی و باشد معی

مخلص ماجرای عرب و جفت او در فقر و شکایت

باز مے جوید درون مخلصے
ماجرای مرد و زن را قال و قل
نیک پابست ست بهر نیک و بد
وین دو پابسته درین خاکی سرا
یعنی آب و دانه و خوان و جاه
نفس همچون زن پی چاره گری
در دماغش جز غم الله نیست
گرچه سر قصه این دانسته ام
خلق عالم عاطل و باطل بدے
گر محبت فکرت و بینشتے
نیست اندر دوستے الا صدو
تا گواهی داده باشد هدیه ها
بر محبتهای سرے ارجمند
شاهدت گه راست باشد گه دروغ
هاے و هوی سر گرانها کند
آن مرائی در صلوٰة و در صیام
چون حقیقت بندگی غرق ریاست
حاصل افعال برونی هم رهست
گه گزیده باشد و گاهے سقط
یارب آن تمییز ده ما را بخواست
آنکه حس بیطر نور الله بود
در اثر نبود سبب هم مظهرست
مر اثر را با سبب ها را غلام
چونکه نور الله در آمد در شام
رفت گردد و اثر فارغ کند
حاجتش نبود بپے اعلام هم
این سخن لیکن بجو تو والسلام
گرچه شد معنی درین صورت پدید
چون بماهیت روی دور افتی ز آب
دانه مین کز آب و خاک آفتاب
در دو در اندازین همه از یک گهر
ترک ماهیات و خاصیات کو

دل نهادن مر عرب را التماس دلبر خویش و مبالغه
نمودن که مرا درین تسلیم حیله و استخانی نیست

صوبصو ملک جهان بدیم سر
استخانی نیست مارا مثل این
بگذرد زین صد جهان بر ایشان بگذرد
چون بماند از تخت و ملک خود تهی
با کمالے دود که دادی مر مرا
خود معی چه بود منم بی مدعی
باز میگردم بقصه مرد و زن
این شمال نفس خود می دان عقل
روز و شب جنگ اند ما جرا
گاه خاکی گاه جوید سروری
صورت قصه شنو اکنون تمام
صورت صوم و نماز نیستی
بر محبتهاے مضمر در خفا
مست گاهی از می و گاهی ز دوغ
می نماید جد و جهدی بس تمام
تا نشان باشد برانچه مضمرست
تا شناسیم آن نشان کز زر راست
همچو خویشی کز محبت مخبرست
مر اثر را همچکس نبود غلام
چون محبت نور خود زد بر سپهر
صورت از معنی قریب و بعید
چون ز معنی گشت عالم در شتاب
شرح کن احوال آن دور رزق
حکم داری تیغ بر کش از غلاف
عهد بد نیک آید آنرا نشکنم

سطر ۱ ... ۱۲ ... ۱۳ ... ۱۴ ... ۱۵ ... ۱۶ ... ۱۷ ... ۱۸ ... ۱۹ ... ۲۰ ... ۲۱ ... ۲۲ ... ۲۳ ... ۲۴ ... ۲۵ ... ۲۶ ... ۲۷ ... ۲۸ ... ۲۹ ... ۳۰ ... ۳۱ ...

در وجود تو شوم من منعدم — چون مجسم چب یمینی دیصم — گفت زن آهنگ برم سیکنے — یا بحیلت کشف سرم سیکنے

گفت والله عالم السر والخفے — کافریدا از خاک آدم را صفے — در سه گز قالب کے دادش وانمود — آنچه در ارواح و در الواح بود

یاد دادش لوح محفوظ وجود — تا بدانست آنچه در الواح بود — تا ابد هر چه کاز پس بود و پیش — در نگنجد از علم الاسماء خویش

تا ملک بیخود شد از تدریس او — قدس کی گیرد از تقدیس او — آن کشادستان که آدم دانود — در کشاد آسمانها شان نبود

در فراخی عرصهٔ آن پاک جان — تنگ آمد عرصهٔ هفت آسمان — گفت پیمبر که حق فرموده است — من نگنجم هیچ در بالا و پست

در زمین و آسمان و عرش نیز — من نگنجم این یقین دان ای عزیز — در دل مومن بگنجم اے عجب — گر مرا جوئی دران دلها طلب

گفت فادخلی فی عبادی تلتقے — خنه من روئیے یا استقے — عرش با آن نور و با پهنای خویش — چون بدیدار آید از برفت از جای خویش

خود بزرگی عرش باشد بیش دید — لیک صورت کیست چون معنی رسید — هر ملک میگفت مارا پیش ازین — الفتے می بود با روی زمین

تخم خدمت در زمین می کاشتیم — زان تعلق با عجب می داشتیم — کاین تعلق چیست با این خاکدان — چون سرشت ما بدست از آسمان

الفتی این انوار با ظلمات چیست — چون تواند نور با ظلمات زیست — آدما این الف از بوئے تو بود — زانکه جنسیت از زمین تا مرو بود

جسم خاکت را ازینجا یافتند — نور پاکت را درینجا تافتند — لیک جان با زر وحت یافتست — پیش پیش از خاک آن تافتست

در زمین بودیم و غافل از زمین — غافل از گنجے که بد در وی دفین — چون سفر فرمود ما را زان مقام — تلخ شد مارا ازان تحویل کام

تا که جهتا هے گفتیم ما — که بجای ما که آید اے خدا — نور این تسبیح و این تهلیل را — میفروشی بهر قال و قیل را

حکم حق گستر دهر را البساط — که بگوید از طریق انبساط — هر چه آید بر زبان تان بی خذر — هیچو طفلان یگانه با پدر

لاجرم انیم خود را از شما — لیک می خواهیم آواز شما — زانکه این دهها بسے نالائق است — رحمت من بر غضب هم سابق است

از پے اظهار این سبق ملک — در تو بنهم داعیه اشکال و شک — تا بگوئے دنگیرم بر تو من — منکر حلم نیارد دم زدن

صد پدر صد مادر اندر علم ما — هر نفس زاید در افتد در فنا — حلم ایشان کف بحر حلم هاست — کف ز دو آید دل دریا بجاست

خود چه گویم پیش آن این صد فنا — نیست الا کف کف کف کف — حق آن کف را بدریای صفا — کاستحالی نیست این را گفت و نه لاف

از سر مهر و صفا است تضرع — حق آنکس که بدو آرم رجوع — گر بدیشیت استحانست این هوس — استحان را امتحان کن یک نفس

سر بسوشان تا پدید آید سرم — امر کن تو هر چه بروی قادرم — دل بسوشان تا پدید آید دلم — تا قبول آرد هر آنچه قابلم

چه کنم دست من چاره است — تعیین کردن این طریق طلب و روی شنوی خود را و قبول او — در نگر تا جان من چه کاره است

گفت زن نک آفتابی تافتست — عالمی زو روشنائی یافتست — نائب رحمن خلیفه کردگار — شهر بغداد است آرے چون بهار

گر به چندی بدان شه شه شوے — سوی هر ادبار تا کے بیروے — دوستی مقبلان چون کیمیاست — چون نظر شان کیمیائی خود کجاست

چشم احمد با ابو بکرے زده — او زیک تصدیق صدیق آمده — گفت من شش را پذیرا چون شوم — بی بهانه سوی او من چون روم

نسبتے باید مرا با صیقلے — هیچ پیشه راست شد بی آلتی — هیچ مجنونی که بشنید از یکے — که مرض آمد به لیلی ماند کے

(۱۰)

ملحوظ: در بعضے نسخ که در دسترس ما بود این بیت بعد بیت ۱۱ مذکور است و بعضے نسخ این بیت را ندارند و بیت ۱۱ بعد بیت ۱۲ مذکور است و بعضے نسخ بعد بیت ۱۲ بیت ۱۳ را دارند و بعد بیت ۱۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۳ بیت ۱۴ را دارند و بعد بیت ۱۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۴ بیت ۱۵ را دارند و بعد بیت ۱۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۵ بیت ۱۶ را دارند و بعد بیت ۱۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۶ بیت ۱۷ را دارند و بعد بیت ۱۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۷ بیت ۱۸ را دارند و بعد بیت ۱۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۸ بیت ۱۹ را دارند و بعد بیت ۱۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۹ بیت ۲۰ را دارند و بعد بیت ۲۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۲۰ بیت ۲۱ را دارند و بعد بیت ۲۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۲۱ بیت ۲۲ را دارند و بعد بیت ۲۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۲۲ بیت ۲۳ را دارند و بعد بیت ۲۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۲۳ بیت ۲۴ را دارند و بعد بیت ۲۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۲۴ بیت ۲۵ را دارند و بعد بیت ۲۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۲۵ بیت ۲۶ را دارند و بعد بیت ۲۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۲۶ بیت ۲۷ را دارند و بعد بیت ۲۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۲۷ بیت ۲۸ را دارند و بعد بیت ۲۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۲۸ بیت ۲۹ را دارند و بعد بیت ۲۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۲۹ بیت ۳۰ را دارند و بعد بیت ۳۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۳۰ بیت ۳۱ را دارند و بعد بیت ۳۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۳۱ بیت ۳۲ را دارند و بعد بیت ۳۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۳۲ بیت ۳۳ را دارند و بعد بیت ۳۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۳۳ بیت ۳۴ را دارند و بعد بیت ۳۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۳۴ بیت ۳۵ را دارند و بعد بیت ۳۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۳۵ بیت ۳۶ را دارند و بعد بیت ۳۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۳۶ بیت ۳۷ را دارند و بعد بیت ۳۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۳۷ بیت ۳۸ را دارند و بعد بیت ۳۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۳۸ بیت ۳۹ را دارند و بعد بیت ۳۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۳۹ بیت ۴۰ را دارند و بعد بیت ۴۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۴۰ بیت ۴۱ را دارند و بعد بیت ۴۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۴۱ بیت ۴۲ را دارند و بعد بیت ۴۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۴۲ بیت ۴۳ را دارند و بعد بیت ۴۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۴۳ بیت ۴۴ را دارند و بعد بیت ۴۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۴۴ بیت ۴۵ را دارند و بعد بیت ۴۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۴۵ بیت ۴۶ را دارند و بعد بیت ۴۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۴۶ بیت ۴۷ را دارند و بعد بیت ۴۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۴۷ بیت ۴۸ را دارند و بعد بیت ۴۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۴۸ بیت ۴۹ را دارند و بعد بیت ۴۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۴۹ بیت ۵۰ را دارند و بعد بیت ۵۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۵۰ بیت ۵۱ را دارند و بعد بیت ۵۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۵۱ بیت ۵۲ را دارند و بعد بیت ۵۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۵۲ بیت ۵۳ را دارند و بعد بیت ۵۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۵۳ بیت ۵۴ را دارند و بعد بیت ۵۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۵۴ بیت ۵۵ را دارند و بعد بیت ۵۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۵۵ بیت ۵۶ را دارند و بعد بیت ۵۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۵۶ بیت ۵۷ را دارند و بعد بیت ۵۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۵۷ بیت ۵۸ را دارند و بعد بیت ۵۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۵۸ بیت ۵۹ را دارند و بعد بیت ۵۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۵۹ بیت ۶۰ را دارند و بعد بیت ۶۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۶۰ بیت ۶۱ را دارند و بعد بیت ۶۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۶۱ بیت ۶۲ را دارند و بعد بیت ۶۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۶۲ بیت ۶۳ را دارند و بعد بیت ۶۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۶۳ بیت ۶۴ را دارند و بعد بیت ۶۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۶۴ بیت ۶۵ را دارند و بعد بیت ۶۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۶۵ بیت ۶۶ را دارند و بعد بیت ۶۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۶۶ بیت ۶۷ را دارند و بعد بیت ۶۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۶۷ بیت ۶۸ را دارند و بعد بیت ۶۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۶۸ بیت ۶۹ را دارند و بعد بیت ۶۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۶۹ بیت ۷۰ را دارند و بعد بیت ۷۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۷۰ بیت ۷۱ را دارند و بعد بیت ۷۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۷۱ بیت ۷۲ را دارند و بعد بیت ۷۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۷۲ بیت ۷۳ را دارند و بعد بیت ۷۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۷۳ بیت ۷۴ را دارند و بعد بیت ۷۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۷۴ بیت ۷۵ را دارند و بعد بیت ۷۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۷۵ بیت ۷۶ را دارند و بعد بیت ۷۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۷۶ بیت ۷۷ را دارند و بعد بیت ۷۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۷۷ بیت ۷۸ را دارند و بعد بیت ۷۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۷۸ بیت ۷۹ را دارند و بعد بیت ۷۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۷۹ بیت ۸۰ را دارند و بعد بیت ۸۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۸۰ بیت ۸۱ را دارند و بعد بیت ۸۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۸۱ بیت ۸۲ را دارند و بعد بیت ۸۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۸۲ بیت ۸۳ را دارند و بعد بیت ۸۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۸۳ بیت ۸۴ را دارند و بعد بیت ۸۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۸۴ بیت ۸۵ را دارند و بعد بیت ۸۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۸۵ بیت ۸۶ را دارند و بعد بیت ۸۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۸۶ بیت ۸۷ را دارند و بعد بیت ۸۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۸۷ بیت ۸۸ را دارند و بعد بیت ۸۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۸۸ بیت ۸۹ را دارند و بعد بیت ۸۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۸۹ بیت ۹۰ را دارند و بعد بیت ۹۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۹۰ بیت ۹۱ را دارند و بعد بیت ۹۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۹۱ بیت ۹۲ را دارند و بعد بیت ۹۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۹۲ بیت ۹۳ را دارند و بعد بیت ۹۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۹۳ بیت ۹۴ را دارند و بعد بیت ۹۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۹۴ بیت ۹۵ را دارند و بعد بیت ۹۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۹۵ بیت ۹۶ را دارند و بعد بیت ۹۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۹۶ بیت ۹۷ را دارند و بعد بیت ۹۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۹۷ بیت ۹۸ را دارند و بعد بیت ۹۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۹۸ بیت ۹۹ را دارند و بعد بیت ۹۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۹۹ بیت ۱۰۰ را دارند و بعد بیت ۱۰۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۰۰ بیت ۱۰۱ را دارند و بعد بیت ۱۰۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۰۱ بیت ۱۰۲ را دارند و بعد بیت ۱۰۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۰۲ بیت ۱۰۳ را دارند و بعد بیت ۱۰۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۰۳ بیت ۱۰۴ را دارند و بعد بیت ۱۰۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۰۴ بیت ۱۰۵ را دارند و بعد بیت ۱۰۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۰۵ بیت ۱۰۶ را دارند و بعد بیت ۱۰۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۰۶ بیت ۱۰۷ را دارند و بعد بیت ۱۰۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۰۷ بیت ۱۰۸ را دارند و بعد بیت ۱۰۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۰۸ بیت ۱۰۹ را دارند و بعد بیت ۱۰۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۰۹ بیت ۱۱۰ را دارند و بعد بیت ۱۱۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۱۰ بیت ۱۱۱ را دارند و بعد بیت ۱۱۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۱۱ بیت ۱۱۲ را دارند و بعد بیت ۱۱۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۱۲ بیت ۱۱۳ را دارند و بعد بیت ۱۱۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۱۳ بیت ۱۱۴ را دارند و بعد بیت ۱۱۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۱۴ بیت ۱۱۵ را دارند و بعد بیت ۱۱۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۱۵ بیت ۱۱۶ را دارند و بعد بیت ۱۱۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۱۶ بیت ۱۱۷ را دارند و بعد بیت ۱۱۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۱۷ بیت ۱۱۸ را دارند و بعد بیت ۱۱۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۱۸ بیت ۱۱۹ را دارند و بعد بیت ۱۱۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۱۹ بیت ۱۲۰ را دارند و بعد بیت ۱۲۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۲۰ بیت ۱۲۱ را دارند و بعد بیت ۱۲۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۲۱ بیت ۱۲۲ را دارند و بعد بیت ۱۲۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۲۲ بیت ۱۲۳ را دارند و بعد بیت ۱۲۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۲۳ بیت ۱۲۴ را دارند و بعد بیت ۱۲۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۲۴ بیت ۱۲۵ را دارند و بعد بیت ۱۲۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۲۵ بیت ۱۲۶ را دارند و بعد بیت ۱۲۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۲۶ بیت ۱۲۷ را دارند و بعد بیت ۱۲۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۲۷ بیت ۱۲۸ را دارند و بعد بیت ۱۲۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۲۸ بیت ۱۲۹ را دارند و بعد بیت ۱۲۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۲۹ بیت ۱۳۰ را دارند و بعد بیت ۱۳۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۳۰ بیت ۱۳۱ را دارند و بعد بیت ۱۳۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۳۱ بیت ۱۳۲ را دارند و بعد بیت ۱۳۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۳۲ بیت ۱۳۳ را دارند و بعد بیت ۱۳۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۳۳ بیت ۱۳۴ را دارند و بعد بیت ۱۳۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۳۴ بیت ۱۳۵ را دارند و بعد بیت ۱۳۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۳۵ بیت ۱۳۶ را دارند و بعد بیت ۱۳۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۳۶ بیت ۱۳۷ را دارند و بعد بیت ۱۳۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۳۷ بیت ۱۳۸ را دارند و بعد بیت ۱۳۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۳۸ بیت ۱۳۹ را دارند و بعد بیت ۱۳۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۳۹ بیت ۱۴۰ را دارند و بعد بیت ۱۴۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۴۰ بیت ۱۴۱ را دارند و بعد بیت ۱۴۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۴۱ بیت ۱۴۲ را دارند و بعد بیت ۱۴۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۴۲ بیت ۱۴۳ را دارند و بعد بیت ۱۴۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۴۳ بیت ۱۴۴ را دارند و بعد بیت ۱۴۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۴۴ بیت ۱۴۵ را دارند و بعد بیت ۱۴۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۴۵ بیت ۱۴۶ را دارند و بعد بیت ۱۴۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۴۶ بیت ۱۴۷ را دارند و بعد بیت ۱۴۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۴۷ بیت ۱۴۸ را دارند و بعد بیت ۱۴۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۴۸ بیت ۱۴۹ را دارند و بعد بیت ۱۴۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۴۹ بیت ۱۵۰ را دارند و بعد بیت ۱۵۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۵۰ بیت ۱۵۱ را دارند و بعد بیت ۱۵۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۵۱ بیت ۱۵۲ را دارند و بعد بیت ۱۵۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۵۲ بیت ۱۵۳ را دارند و بعد بیت ۱۵۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۵۳ بیت ۱۵۴ را دارند و بعد بیت ۱۵۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۵۴ بیت ۱۵۵ را دارند و بعد بیت ۱۵۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۵۵ بیت ۱۵۶ را دارند و بعد بیت ۱۵۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۵۶ بیت ۱۵۷ را دارند و بعد بیت ۱۵۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۵۷ بیت ۱۵۸ را دارند و بعد بیت ۱۵۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۵۸ بیت ۱۵۹ را دارند و بعد بیت ۱۵۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۵۹ بیت ۱۶۰ را دارند و بعد بیت ۱۶۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۶۰ بیت ۱۶۱ را دارند و بعد بیت ۱۶۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۶۱ بیت ۱۶۲ را دارند و بعد بیت ۱۶۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۶۲ بیت ۱۶۳ را دارند و بعد بیت ۱۶۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۶۳ بیت ۱۶۴ را دارند و بعد بیت ۱۶۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۶۴ بیت ۱۶۵ را دارند و بعد بیت ۱۶۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۶۵ بیت ۱۶۶ را دارند و بعد بیت ۱۶۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۶۶ بیت ۱۶۷ را دارند و بعد بیت ۱۶۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۶۷ بیت ۱۶۸ را دارند و بعد بیت ۱۶۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۶۸ بیت ۱۶۹ را دارند و بعد بیت ۱۶۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۶۹ بیت ۱۷۰ را دارند و بعد بیت ۱۷۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۷۰ بیت ۱۷۱ را دارند و بعد بیت ۱۷۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۷۱ بیت ۱۷۲ را دارند و بعد بیت ۱۷۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۷۲ بیت ۱۷۳ را دارند و بعد بیت ۱۷۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۷۳ بیت ۱۷۴ را دارند و بعد بیت ۱۷۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۷۴ بیت ۱۷۵ را دارند و بعد بیت ۱۷۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۷۵ بیت ۱۷۶ را دارند و بعد بیت ۱۷۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۷۶ بیت ۱۷۷ را دارند و بعد بیت ۱۷۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۷۷ بیت ۱۷۸ را دارند و بعد بیت ۱۷۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۷۸ بیت ۱۷۹ را دارند و بعد بیت ۱۷۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۷۹ بیت ۱۸۰ را دارند و بعد بیت ۱۸۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۸۰ بیت ۱۸۱ را دارند و بعد بیت ۱۸۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۸۱ بیت ۱۸۲ را دارند و بعد بیت ۱۸۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۸۲ بیت ۱۸۳ را دارند و بعد بیت ۱۸۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۸۳ بیت ۱۸۴ را دارند و بعد بیت ۱۸۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۸۴ بیت ۱۸۵ را دارند و بعد بیت ۱۸۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۸۵ بیت ۱۸۶ را دارند و بعد بیت ۱۸۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۸۶ بیت ۱۸۷ را دارند و بعد بیت ۱۸۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۸۷ بیت ۱۸۸ را دارند و بعد بیت ۱۸۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۸۸ بیت ۱۸۹ را دارند و بعد بیت ۱۸۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۸۹ بیت ۱۹۰ را دارند و بعد بیت ۱۹۰ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۹۰ بیت ۱۹۱ را دارند و بعد بیت ۱۹۱ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۹۱ بیت ۱۹۲ را دارند و بعد بیت ۱۹۲ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۹۲ بیت ۱۹۳ را دارند و بعد بیت ۱۹۳ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۹۳ بیت ۱۹۴ را دارند و بعد بیت ۱۹۴ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۹۴ بیت ۱۹۵ را دارند و بعد بیت ۱۹۵ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۹۵ بیت ۱۹۶ را دارند و بعد بیت ۱۹۶ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۹۶ بیت ۱۹۷ را دارند و بعد بیت ۱۹۷ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۹۷ بیت ۱۹۸ را دارند و بعد بیت ۱۹۸ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۹۸ بیت ۱۹۹ را دارند و بعد بیت ۱۹۹ بیت ۱۱ را دارند و بعضے نسخ بعد بیت ۱۹۹ بیت ۲۰۰ را دارند و بعد بیت ۲۰۰ بیت ۱۱ را دارند

گفت آوه بی بهانه چون روم ۵۷ ور بمانم از عیادت چون شوم لیتنی کنت طبیبا حاذقا گفت اشی نحو لیلای شتاقا

قل تعالوا گفت حق را بدان تا بود شرم اشکنی مار انسان شب چنان را گر نظر والت بود روز شان چون روز لالی خوشحالت بود

گفت چون شاه کرم میدان رود عین آبی آلتی آلت شود تا کما آلت دعوی ست و دعوی هشی ست کار در بی آلتی و پستی ست

گفت کی بی آلتی سودا کنم تا نه من بی آلتی پیدا کنم پس گواهی باید م تو مقبلی تا شهم رحمی کند در منقلی

تو گواهی غیر گفت و گو در نگ وانما تا رحم آرد شاه شنگ کاین گواهی که نگفت ننگ نزد آن قاضی تقضاة آن حرج شد

پس گواهی زاندرون می بایدم نی گواهی برون مه بایدم صدق می باید گواه حال رو تا بتابد نور او بی قال رو

گفت آن صدق آن بود کز تو بود ۵۸ هدیه بُرد آن اعرابی سوی آب باران از میان دو ریگ پاک بر خیزی تو از سجود و خویش

آب باران است ما را در سبو سوی بغداد تبر و خلیفه ره نداشت که آنجا قحط آب است ملک و سرمایه و اسباب تو

این سبوی آب را بر دار رو ۵۹ هدیه ساز و پیش شاهنشاه شو گو که ما را غیر این نبود متاع در مقابل هیچ ندزین آب نیست

گر خزانه اش پر ز دُر و نار و زر ایچنین آیش نباشد نادر ست چیست آن کوزه تن مصطفی اندران آب حواس شور ما

ای خداوندا بن این خم و کوزه ما ۶۰ در پذیر از فضل الله اشتری کوزه با پنج لوله پنج حس پاک دار این آب را از هر خسی

تا شود زین کوزه منقد سوی بحر تا گیرد کوزه ما خوی بحر تا چو هدیه پیش سلطانش برد پاک بیند باشدش شه مشتری

می نهایت کرد آبش بعد از آن پر شود از کوزه ما صد جهان لوها بر بند و بر دارش زخم ۶۱ گفت غضوا من ابصارکم

ریش شد و پر باد کاین هدیه کراست لایق چونان شهی نیست راست وان نمیدانست کانجا بر گذر هست جاری جمله چون شکر

در میان شهر چون دریاروان پر ز کشتیها و شت ماهیان رو بر سلطان و کار و بار بین حسن تجری تحتها الانهار بین

ایچنین جسها و ادراکات ما قطره باشد در ان بحر صفا باز جوی و باز بین و باز یاب از که از من عنده ام الکتاب

مرد گفت آری سبو را سر ببند ۶۲ در ببند و ختم آن سبوی آب او مهر بودی نهادن احتقاد این که این هدیه ست تا سود مند

در ببند و روز تو این کوزه را تا کشاید شه بدیه روزه را جز ز حق و مایه ارزاق نیست

زانکه ایشان ناهها تخم و شور کاینچنین اند همه آفاق نیست او چه داند جای آب و شنش

ایکه اندر چشمه شوری ست جات دانما پر علت اند و نیم کور مرغ کاو شب را بباشد مسکنش تو چه دانی شط و جیحون و فرات

ور بدانی نقلت از آب بید ست توچه دانی شط و جیحون و فرات ای تو نارسته ازین فانی بباط

پیش تو این ناهها چون انجد ست ابجد و هوز چه فاش ست و پدید برهه طفلان و معنی بس بعید

در سفر شدمی کشیدش رو و رو ۶۳ بر سبو لرزان بدار آفاق را هم کشیدش از بیابان تا بشهر

زان مصلی باز کرده از نیاز که نگهدار آب ما را از خسان یا رب این گوهر بدان گوهر سپار

گرچه شویم آگهاست و بر من ست لیک گوهر را هزاران دشمن ست خود چه باشد گوهر آبکه شرست قطره زان آب کاصل گوهر ست

از دعا ای زن ز زاری او ور غم مرد و گر انباری او سالم از زخم زوان و آفت سیب برد تا دار الخلافه بیدرنگ

دید درگاہے پُر از انعامہا | اہل حاجت گستریدہ دامہا | وسبدم ہر سوی صاحب خانہے | یافتہ زان در عطا و خلعتے
بہر گبر و مومن و نیکو و بد | ہمچو خورشید و مطر[1] چون بہشت | دید قومے در نظر آراستہ | قوم دیگر منتظر برخاستہ
خاص و عامہ از سلیمان تا مور | زندہ گشتہ چون جہان از نفخ صور | اہل صورت زان جواہر یافتہ | اہل معنی بحرہا دریافتہ
آنکہ بی ہمت چو باہمت شدہ | در بیان آنکہ چنانکہ گدا عاشق کریم ست کریم ہم عاشق | وانکہ باہمت چہ بانعمت شدہ
بانگ می آید کہ ای طالب بیا | گدا ست اگر گدار اصبر پیش بود کریم بر دراو آید و اگر کریم را | جود محتاج گدایان چون گدا
جود محتاج ست خواہد طالبی | صبر بود گدا بر دراو آید اما صبر کمال گدا و نقصان کریم ست | ہمچنانکہ تو بہ خواہد تا بہ
جود بیند گدایان وضعاف | ہمچو خوبان کا ینہ جویند صاف | روی خوبان زاینہ زیبا شود | روی احسان از گدا پیدا شود
چون گدا آئینہ جود ست ہان | دم بود بر روی آئینہ زیان | پس ازین فرمود حق در والضحی[2] | بانگ کم زن ای محمد بر گدا
آن یکی جودش گدا آرد پدید | دین و گر بخشد گدایان را مزید | پس گدایان آئنہ جود حق اند | وانکہ با حق اند چو و مطلق اند
وانکہ جز ازین دو ست و خود مرد ہ است | او برین دو نیست نقش پردہ است | لیک درویشی کہ تشنہ خدا ست | ہست دائم از خدا بیش کارہا ست
لیک درویشی کہ تشنہ غیر شد | فرق میان آنکہ درویش ست بخدا و تشنہ خدا ست | او حقیر و ابلہ و بے خیر شد
نقش درویش ست او فانی ہان جان | وآنکہ درویش ست از خدا و تشنہ است بغیر | نقش سنگ را تو بنداز استخوان
فقر آئینہ دار و او فانی فقر حق | پیش نقش مردہ کم نہ طبق | ماہی خاکی بود درویش نان | شکل ماہی لیک از دریا روان
نقش ماہی کے بود درویش آب | آن زبی آبی نمیگردد خراب | مرغ خانہ است او نہ سیمرغ ہوا | لوت نوشد او نہ نوشد از خدا
عاشق حق ست و بہر نوال | نیست جانش عاشق حسن و جمال | گر تو ہم میکند او عشق ذات | ذات نبود در ہم اسماء و صفات
وہم مخلوق ست و مسلوب آمدست | حق نمایندہ ست و ملہم بودہ ست | عاشق تصویر وہم خویشتن | کی بود از عاشقان ذوالمنن
عاشق آن وہم اگر صادق بود | آن مجازش تا حقیقت میرود | شرح می خواہد بیان این سخن | لیک می ترسم ز اسرار کہن
فہمہا سے کہنہ کوتہ نظر | صد خیال بد در آرد در فکر | بر سماع راست ہر کس چیر ست | لقمہ ہر مرغکے انجیر نیست
خاصہ مرغ مردہ پوسیدہ | بر خیال استخوانے پی دیدہ | نقش ماہی را چہ دریا و چہ خاک | رنگ ہندو را چہ صابون و چہ زاک
نقش اگر غمگین نگارد ہی ورق | او ندارد از غم و شادی سبق | صورت نقش غمگین او فارغ ازان | صورت نقش خندان او زان بے نشان
وین غم و شادی کہ اندر دل خفی ست | پیش آن شادی و غم جز نقش نیست | صورت خندان نقش از بہر تست | تا ازان صورت شیع و معنی در رست
صورت غمگین نقش از بہر ماست | تا کہ ما را یاد آید راہ راست | نقشہائی کاندرین جامہا ست | از برون جامہ کن چون جامہا ست
تا برون جامہا بینے و بس | جامہ بیرون کن در آ ای ہمنفس | زانکہ با جامہ در آنسو راہ نیست | تن ز جان جامہ ز تن آگاہ نیست
باز می گردم سوی قصہ عرب | پیش آمدن نقیبان و دربانان خلیفہ از بہر | از بیان سرور از بو العجب
آن عرابی از بیابان بعید | اکرام اعراب و پذیرفتن ہدیہ او را | بر در دار الخلافہ چون رسید

[1] مطر یعنی باران [2] والضحی نام سورہ ایست در قرآن مجید و مضمون آن اینست که حق تعالی بر محمد صلعم وحی فرستاد که ای محمد بر گدا بانگ کم زن یعنی چون من بر تو بسیار وحی فرستادم تو بر گدا کم بانگ زن یعنی بسیار وحی مفرست

پس نقیبان پیش اعرابی شدند — پس کلاب لطف بر رویش زدند — حاجت او فهم شان بشنیدند قال — کار ایشان بد عطا پرسیدن سؤال

پس بدو گفتند یا وجه العرب — از کجائی چونی از راه و تعب — گفت دهم گه مرا دهی دهید — بی وجوهم چون پس افشم نهید

ایکه در روتان نشان مهتریست — فرقان خوشتر ز زر جعفری ست — ایکه یک دیدارتان دیدارها — ای نثار دیدتان دینارها

ای همه نظر بنور الله شده — از بر حق بهر بخشش آمده — بر سر مسهای اشخاص بشر — تا زنید آن کیمیاها بر نظر

من غریبم از بیابان آمدم — بر امید لطف سلطان آمدم — بوی لطف او بیابانها گرفت — ذره های ریگ هم جانها گرفت

تا بدینجا بهر دینار آمدم — چون رسیدم مست دیدار آمدم — بهر نان شخصی سوی نانوا دوید — داد جان چون حسن نانوا بدید

بهر فرجه شد یکی تا گلستان — فرجه او شد جمال باغبان — همچو اعرابی که آب از چه کشید — آب حیوان از رخ یوسف چشید

رفت موسی کآتشی آرد بدست — آتشی دید او که از آتش بر ست — بود شش آن جستن بچار م آسمان — ساعدش شه یافت و با صد نظر

دام آدم دانه گندم گون شده — تا وجودش خوشهٔ مردم شده — باز آمد سوی دام از بهر خور — ماهیانه داده و بدری شده

طفل شد مکتب پی کسب هنر — بر امید مرغ بالطف پدر — پس ز مکتب آن یکی صدر رشد — در خلافت او و فرزندان او

آمده عباس حرب از بهر کین — بهر قمع احمد و آئین دین — گشت دین او تا قیامت پشت و رو — پیشوا و مقتدای اهل دین

آمده عمر بحرب مصطفی — تیغ در کف بسته بس بنیا فتها — گشته اندر شرع امیر المؤمنین — دیده اندر جوی خود شمس و قمر

آن علف کش سوی ویرانها شتافت — بینمه بر گنج ناگه بر زده — تشنه آمد سوی جوی آب سرد — بوی نانم بود تا صدر جهان

من برین در طالب چیزی آمدم — صد گشتم چون بدالیز آمدم — آب آوردم تحفه بهر نان — بیغرض گردم درین دور فلک

نان مرا اندر بهشتی در سرشت — رستم از آب و زنان همچون ملک — غیر جسم و غیر جان عاشقان

بیغرض بود و بگردش جان جان — در بیان آنکه عاشق مینا بر مثال عاشق دیوار است که بر و آفتاب — ماند از کل آنکه شد مشتاق جزو

عاشقان کل نه این عشاق جزو — تافته و جهند که فهم کند که این تاب از دیوار نیست از آفتاب است — زود معشوقش به کل خود رود

چونکه جزوی عاشق جزوی شود — آسمان چهارم لاجرم کل دل بر دیوار نهاد و چون پرتو آفتاب — غرقه شد کف در تضعیفی و رزد او

ریش گاه بندهٔ غیر آید او — با فتاد است او محروم ماند و حیل نیهم و بین مالیشتهون

نیست حاکم تا کند ایثار او — کار خواجه خود کند یا کار او — قارون با لجره پی این شد مثل

بندهٔ سوی بندهٔ شد و ماند از خدا — بوی گل شد سوی گل او ماند خاک — همچو آن ابله که تا با آفتاب

عاشق دیوار شد کاین باطنیست — بنگر کاین عکس خورشید سماست — چون بآصل خویش چیست آن ضیا

او بمانده دور از مطلوب خویش — سعی ضائع ریخ باطل های ریش — همچو صیادی که گیرد سایه

سایهٔ مرغی گرفته مرد سخت — مرغ حیران گشته بر شاخ درخت — کاین مگس مرغ بره میخندد عجب

در تو گوئی جزو پیوسته کل ست — خار سنبور خار مقرون گل ست — جزو یکرو نیست چیوسته به کل — ورنه خود باطل بدی بعیش رسل

اینیت باطل انیت پوسیده سبب

چون رسولان از پی پیوستن اند | پس حق پیوندشان چون کمتن اند | این سخن پایان ندارد وای غلام | زانکه جرمی سخت دارد این کلام
شرح کن حال عرب را ای نظام | سپردن عرب به خود را بغلامان خلیفه و شرح آن | روز بیگه شد حکایت کن تمام
با نقیبان حال خود را آن عرب | چون بگفت او دید هنگام طلب | آن سبوی آب او در پیش داشت | تخم خدمت او دران حضرت بکاشت
گفت این را به بدان سلطان برید | سائل شه را ز حاجت آخرید | آب شیرین و سبوی سبز نو | ز آب بارانی که جمع آمد بگو
خنده می آمد نقیبان را ازان | لیک پذرفتند آنرا هیچ جان | زانکه لطف شاه خوب با خبر | کرده بود اندر همه ارکان اثر
خوی شاهان در رعیت جا کند | چرخ اخضر خاک را اخضر کند | شه چو حوضی دان ششم چون لها | آب از لوله رود در گولها
چونکه آب جمله از حوضی پست پاک | هر یکی آبی دهد خوش و دقناک | وردهان حوض آب شوررست پاید | هر سه یکی لوله همان آرد پدید
زانکه پیوست هر لوله بحوض | خوض کن در معنی این حرف خوض | لطف شاهنشاه جان بیوطن | چون اثر کرده است اندر کل تن
لطف عقل خوش نهاد خوش نسب | چون همه تن را دهد آرد و داد | عشق شنگ بیقرار بی سکون | چون درآرد کل تن را در خون
لطف آب بحر کو چون کوثرست | سنگریزه اش جمله زر و گوهرست | هر هنرکاستاد ان معروف شد | جان شاگردش ازان موصوف شد
پیش استاد اصولی هم اصول | خواند آن شاگرد چیت با وصول | پیش استاد فقیه آن فقه خوان | فقه خواند نی اصول و نی بیان
جان شاگردش ازان نجی شود | باز استادی که آن محره است | جان شاگردش ازان مجنی شده است
زین همه انواع دانش در گذر | ماجرای مرد نحوی در کشتی با کشتیبان و جواب دادن او | دانش فقرست ساز راه بر گ
آن یکی نحوی بکشتی در نشست | رو بکشتیبان نحوی کرد چیست | گفت هیچ از نحو خواندی گفت لا | گفت نیم عمر تو شد بر فنا
دل شکسته گشت کشتیبان ازآب | لیک آنم گشت خاموش از جواب | باد کشتی را بگرداب افگند | گفت کشتیبان بدان نحوی بلند
هیچ دانی آشنا کردن بگو | گفت نی ای خوش جواب خوب رو | گفت کل عمرت ای نحوی فناست | زانکه کشتی غرق در گرداب هاست
محرمی باید نه نحو اینجا بدان | گر تو نحوی بخیط در آب ران | آب دریا مرده را بر سر نهد | وربود زنده ز دریا کی رهد
چون بمردی تو ز اوصاف بشر | بحر امرارت نهد بر فرق سر | ایکه خلقان را تو خر میخوانده | این زمان چون خر بر این یخ مانده
گر تو علامه زمانی در جهان | تک فنای این جهان بین این زمان | مرد نحوی را ازان دو دختیم | تا شمارا نحو محوا آموختیم
فقه فقه و نحو نحو و صرف صرف | در کم آمد پا بی ای پارسگرف | آن سبوی آب النشهای ماست | وان خلیفه وجله علم خداست
ما سبو ها پر بجله می ریم | گر نه خود انیم ما خود را خریم | آن عرب یاری بدان مهذور بود | کو ز دجله غافل و بس دور بود
گر ز دجله باخبر بودی چو ما | او نبردی آن سبو را جا بجا | بلکه از دجله اگر واقف بدی | آن سبو ها بر سر سنگی زدی
آن سبو سنگ پنا موسی و سنگ | قبول کردن خلیفه هدیه را و عطا فرمودن | شد حجاب بحر زان وا بسنگ
چون خلیفه دید واحوالش بپرسید | با کمال بی نیازی از ان هدیه | آن سبو را پر ز زر کرد و مزید
داد بخشیها و خلعتهای خاص | آن عرب را کرد از رفقا خلاص | پس نقیبی را بفرمود آن جواد | آن جهان بخشش و آن بحر داد

* * * * * * * * * * * *

کاین سبو پر زر بدست او دهند — چونکه واگردد سوی دجلش برند — از زه مشک آید است و آن سفر — از زه دجلش بود نزد بکتر

چون بکشتی در نشینند رنج راه — خود فراموشش شود این جایگاه — همچنان کردند رو دادندش سبو — پر زر و پر دُر ند تا دجله رو تو

چون بکشتی در نشست و هله زد — سجده می کرد از حیا دم نمید — کای عجب لطف آن شه وهاب را — وین عجب کو ستد آن آب را

چون پذیرفت از من آن بالا جهی — آنچنان جنس دغل از رو دزد — کل عالم را سبو دان ای پسر — کان بود دار لطف و خوبی تا بسر

قطره از دجله خوبی اوست — کان نمنگد ذرّه ای زیر پوست — خاک خاکی بذر پری پاک کرد — خاک را تابان ترا نا فلاک کرد

گنج مخفی بذر پری جوش کرد — ور بدیدی قطره از دجله خدا — آن سبو را او فنا کردی فنا

وانکه دیدندش همیشه بیخودند — ای ز غیرت بر سبو سنگی زدند — وان سبو ز آشکست کامل شده

هم شکسته آب زان نا ریخته — جزو جزو خم برقص ست و بجا — عقل جزوی را نبود این مجال

نی سبو پیدا در این حالت ز آب — چون در معنی زنی بازت کنند — پر فکرت زن که شهبازت کنند

پر فکرت شد گل آلود و گران — نان گل ست گوشت کی خورد کسان — تا نمانی همچو گل اندر زمین

چون گرسنه میشوی سگ میشوی — چون شدی تو سیر مُردار ی شوی — بیخود و چیزیں چو دیواری شوی

پس دمی مردار و دیگر دم سگی — آلت اشکار خود هر سگ مدان — کمترک اندار سگ را استخوان

زانکه سگ چون سیر شد سر کش شود — آن عرب را بینوائی می کشید — تا بدان درگاه وان ولیّ رسد

در حکایت گفته ایم احسان شاه — در حق آن بینوای بی پناه — از وفایش میدهد در کوی عشق

گر بگوید فقر فقر آید همه — بوی فقر آید از آن خوش دم مده — آید از گفت شکش بوی یقین

ور بگوید کفر نماید راستی — ای کژی که راست آرا ستی — اصل صدق آن فرع را آراستی

آن کفش اصداف و محقوق آن — همچو شام لب معشوق دان — خوش ز بحر عارض محبوب او

از شکر گر شکل نانی می پزی — طعم قند آید نه نان چون می مزی — کی بلد در اپی سجده کنی

بلکه گیرد اندر آتش افگند — صورت عاریتش را بر کند — چونکه صورت مانع صدق است هان

ذات ز رش داد رهانیدست — نقش بت بر نقد زر عاریت ست — وز صداع هر نفس بگذار رو

بت پرستی گر بدانی در صور — صورتش بگذار و در معنی نگر — خواه هندو خواه ترک و یا عرب

منکر اندر نقش و اندر رنگ او — بنگر اندر عزم و در آهنگ او — تو سیاهش خوان که هم رنگ شب ست

این حکایت گفته شد زیرا بر — همچو فکر عاشقان بی پا و سر — پایدار و با امید و دست نویش

بلکه چون آبست هر قطره ازان — هم سرست و پا و هم بی هر دو آن — نقد حال ما و تست این خوش بدان

پیش هر صوفی کرا وا فر بود — هر چه آن ماضی ست اید گر بود — نایماند در ذهن او فکر مآل

هم عرب با هم سبو با هم ملک — جمله مایوفک عنه من افک — عقل با شو دان و زان این نفع طبع — این دو ظلمانی و منکر عقل و سمع

بشنو اکنون اصل انکار از چه خواست — زانکه کل را گونه گون جزو هاست — جزو کل نی جزو ها نسبت بکل — نی چو بوی گل که باشد جزو گل

لطف سبزه جزو و لطف گل بود — بانگ قمری جزو آن بلبل بود — گر شوم مشغول اشکال و جواب — تشنگان را کی توانم داد آب

در تواشکالی بکلی وامرج — صبر کن کالصبر مفتاح الفرج — احتماکن احتما نذیشرها — زانکه شیر اندر این بیشه ها

احتما بر دو قسم آمد درست — زانکه خار بدن فزونی کرست — احتما اصل و دوا آمد یقین — احتما کن قوت جانت ببین

قابل این گفتها شو گوش دار — تا که از زر سازمت من گوشوار — گوشواره چه که کان زر شوی — تا بماه و تا ثریا بر شوی

اولا بشنو که خلق مختلف — مختلف جانند زیا تا الف — ور حروف مختلف شو زشکست — گرچه از یکرو ز سر تا پا یکیست

از یکی رو ضد و یکرو متحد — از یکی رو هر نبی و از یکی رو هر احد — پس قیامت روز عرض اکبرست — عرض او خواهد که بازیبد قرست

هر که چون هندو بود سودای ریست — روز عرضش نوبت رسوائیست — او نخواهد جز شب همچون لقاب

هر گل یک گل چون نروید از و خار — شد بهاران دشمن اسرار او — وانکه سر تا پا گل ست و سوسنست — پس بهار او دو چشم روشن است

خار یعنی خزان خواهد خزان — تا زند پهلوی خود با گلستان — تا بپوشد حسن آن در ننگ این — تا نه بینی ننگ آن در رنگ این

پس خزان لا ور ابهارست و حیات — یک نماید سنگ و یاقوت زکات — با خیان هم داند آنرا و خزان — لیک دید یک بهاز دید جهان

خود جهان آن یک کس است آن سر ست — هر ستاره بر فلک چشمی و مه است — خود جهان آن یک کس ست و با خیان — جمله اتباع و طفیل اند ای فلان

او جهان کامل ست و عمر دست — نسخه کل وجود او را بدست — پس همیگوید بهر نقش و نگار — مژده مژده تنک همی آید بهار

تا بود تابان شکوفه چون زره — تا کند آن میوه ها پیدا گره — چون شکوفه ریخت میوه سر کند — چونکه تن بشکست جان سر بر کند

میوه معنی و شکوفه صورتش — آن شکوفه مژده میوه نعمتش — چون شکوفه ریخت میوه شد پدید — چونکه آن کم شد شد این اندر مزید

تا که نان نشکست قوت کی دهد — تا هلیله نشکند با او دهد — کی شود خود صحت افزا در گلو — تا نگردد خرد و ریزه در گلو

در صفت و مطاوعت کردن با او

ای ضیاء الحق حسام الدین بگیر — یکدو کاغذ بر فزا در وصف پیر

گرچه جسمت نازک ست و بس نزار — بر نمی آید جهان را بیتو کار — گرچه جسم نازکت را زور نیست — لیک بی خورشید را نور نیست

گرچه مصباح و زجاجه گشته — لیک سر خیل دل و سر رشته — چون سر رشته بدست و کام تست — در های عقد دل زانعام تست

بر نویس احوال پیر راه دان — پیر را بگزین و عین راه دان — پیر تا بستان و خلقان تیر راه — خلق مانند شب اند و پیر ماه

کرده ام نخبت جوان انام پیر — کو ز حق پیرست تر ایام پیر — او چنان پیرست کش آغاز نیست — با چنان در یتیم انباز نیست

خود قوی تر می بود خمر کهن — خاصه آن خمری که باشد من لدن — هست بس بی آفت و خوف و خطر — بی مدد تنها ز بهر سر مپیچ

آن رهی که بارها تو رفته — بی قلاوز اندران آشفته — پس رهی را که نرفتستی تو هیچ — هین مدد تنها ز بهر سر مپیچ

هر که او بی مرشدی در راه شد — او ز غولان گمره و در چاه شد — گر نباشد سایه پیرای فضول — پس ترا سرگشته وار دبا گمان

غولست از ره افگندش اندر گزند | از تو واهی تر درین ره بس بتند | از نبی نشنو ضلال هر زمان | کہ چہان کرد آن بلیس من رمان
صد هزاران ساله راز راه دور | بر دشان و کر دشان از یار عود | استوانهاشان بدین و موشیان | عبرتی گیر و مران خر سوی شان
گردن خر گیر و سوی راه کش | سوی رہبان و رہانان خوش | هین مهل خر را و دست از وی مدار | زانکه عشق اوست سعی سبزه زار
گر یکے دم تو بغفلت واهلیش | اور ود فرسنگها سوی حشیش | دشمن راه است خر مست علف | ای لبا خر بنده را کرده تلف
گر ندانی ره بهر آنچه خر بجوست | عکس آن آن کن که هست آن راه راست | شاه دین بس آنکه خالفوا | ان من لم یعصمن تالف
با هوا و آز دو کم باش و دست | چون فضلک عن سبیل اللہ اوست | این هوا را انشکند اندر جهان | هیچ چیزی هچو سایه هم رسان

گفت پیغمبر علی را کای علی | وصیت کردن رسول خدا مر علی را کہ چون هر کسی بنوع | شیر حقے پهلوانی پر دلے
لیک بر شیری مکن هم اعتماد | طاعتی تقرب بجو تا جوید تو تقرب جوی بصحبت عاقل | اندر آور سایه نخل امید
هر کسی گر طاعتی پیش آورند | وبندهٔ خاص تا از ایشان همه پیشقدم باشے | بهر قرب حضرت بیچون و چند
تو تقرب جو بعقل و سر خویش | قال النبی علیه السلام اذا تقرب الناس الی | نی چو ایشان کمال و برتری ایش
آور او در سایهٔ آن عاقلے | خالقهم بانواع البر فتقرب الے اللہ بالعقل والبر | کش نتاند برد از ره ناقلے
بس تقرب جوید و سوے آله | تسقهم بالدرجات والرتبی عند الناس وعند اللہ | سر نپیچد از طاعت او هیچگاه

زانکه او هر خار را گلشن کند | دیدهٔ هر کور را روشن کند | ظل او اندر زمین هچو کوه قاف | روح او سیمرغ بس عالی طواف
دست گیر و بندهٔ خاص آله | طالبان را سیر و تا پیشگاه | گر بگویم تا قیامت نعت او | هیچ آرد غایت و مقطع مجو
آفتاب روح فی آن فلک | کز نورش زنده اند انس و ملک | ور بشرح و پوش گشت ست آفتاب | فهم کن واللہ اعلم بالصواب
یا علی از جملهٔ طاعات راه | بر گزین تو سایهٔ خاص آله | هر کسی در طاعتی بگریختند | خویشتن را مخلصے انگیختند
توبه رو در سایهٔ عاقل گریز | تا رہی زان دشمن پنهان ستیز | از همه طاعات اینت لائق ست | سبق یابی بر همه آن کو سابق ست
چون گرفتے پیر من تسلیم شو | هچو موسی زیر حکم خضر رو | صبر کن بر کار خضر ای بی وفاق | تا گوید خضر رو هذا فراق
گرچه کشتی بشکند تو دم مزن | گرچه طفلے را کشد تو مو مکن | دست او را حق چو دست خویش داند | تا ید اللہ فوق ایدیهم بداند
دست حق میراندش تنده اش کند | زنده چه بود جان پاینده اش کند | یار باید راه را ناتهامرو | از سر خود اندرین صحرا مرو
هر که تنها نا درین ره رایزید | هم بعون همت مردان رسید | دست پیر از غایبان کوتاه نیست | دست او جز قبضهٔ اللہ نیست
غایبانرا چون چنین خدمت دهند | حاضران غایبان لاشک کنند | غایبان را چون نوالہ میدهند | پیش مهمان تا چه نعمتها نهند
کو کسے کہ پیش شه بندد کمر | تا کسے کہ همت پیروان سوی مر | فرق بسیار ست تا بد در حساب | آن از اهل کشف و این از اهل حجاب
جهد میکن تا رہی یابی درون | ور نه مانی حلقه وا میزن برون | چون گزیدی پیر زنهار دل بدو باش | ست و رزیده چو آب و گل بدو باش
در بهر رخمی تو پر کینه شوے | گبودی زدن قزوینی بر شانه گاه و پیشانی شدن بجهت خم | پس کجا بی صیقل آئینه شوی

دارای نیک نام ۱۲۱۱ ھ
بخشنده خطاهای بندگان بیچون
خداوند است و بس و بیچون
بخشنده است و بس و بیچون
خداوند است و بس و بیچون
بخشنده است و بس و بیچون

این حکایت بشنو از صاحب بیان — در طریق و عادت قزوینیان — بر تن و دست و کتفها بید رنگ — میز نند از صورت شیر و پلنگ

بر چنان صورت پیاپی بنگرند — از سر صورت کبود یها زنند — سوی دلا کی بشد قزوینیے — که کبودم زن بکن شیر بینیے

گفت چه صورت زنم ای پهلوان — گفت زن صورت شیر ژیان — طالع شیرست و نقش شیر زن — جهد کن رنگ کبودی شیر زن

گفت بر چه موضعت صورت زنم — گفت بر شانه گهم زن آن قدم — تا شود پشتم قوی در رزم و بزم — با چنین شیر ژیان در عزم و جزم

چونکه او سوزن فرو بردن گرفت — در دو آن در شانه گه مسکن گرفت — پهلوان بی نالهٔ آمد کای سنی — مر مرا کشتی چه صورت مینی

گفت آخر شیر فرمودے مرا — گفت از چه عضو کردی ابتدا — گفت از دم تا بگیرد آن مقام — گفت دُم بگذار ای دو دیهٔ ام

از دم و دمگاه شیرم دم گرفت — دیگرا و دیگهم محکم گرفت — شیر بی دم باش کو ای شیر نر — که دلم ستے گرفت از زخم کار

جانب دیگر گرفت آن شخص زخم — بیحیا بی مو اسائی و رحم — بانگ زد او کاین چه اندام ست این — گفت تا گوشش نباشد ای همام

گفت تا گوشش نباشد ای همام — گوش بگذار و کوته کن کلام — جانب دیگر خلش آغاز کرد — باز قزوینی فغانی ساز کرد

کاین سیم جانب چه اندام ست نیز — گفت نیست اشکم شیرای عزیز — گفت گو اشکم نباشد شیر را — خود چه اشکم باید این ادبیرا

در دو افزون گشت کم زن زخمها — اشکم چه شیر را بهر خدا — خیره شد دلاک بس حیران بماند — تا بدیر انگشت بر دندان بماند

بر زمین زد سوزن آن دم دوستا — گفت در عالم کسی این خانه دید — اینچنین شیری خدا هم نافرید

چون نداری طاقت زخم زنان — از چنین شیر ژیان پس دم مزن — ای برادر صبر کن در دو نیش — تا رهی از نیش نفس کبر خویش

کان گروهی که رهید ند از وجود — چرخ و مهر و ماه شان آرد سجود — هر که مرد اندر تن او نفس گبر — سرور افران برد خورشید وار

چون دلش آموخت صبر افزون تنی — آفتاب ورا نیارد سوختن — گفت حق در آفتاب منتقم — ذکر نزاد ورکذا حسن کمفهم

خفتگانے کز خدا بد کارشان — میل کردی آفتاب از غار شان — خار جمله لطف چون گل میشود — پیش جزوی کو بر کل میشود

چیست تعظیم خدا افراشتن — خویشتن بر خاک و خارے داشتن — چیست توحید خدا آموختن — خویشتن را پیش واحد سوختن

گر تو خواهی که بفیروزی چو روز — هستے همچون شب خود را بسوز — شیر و گرگ و روبهی بهر شکار — رفته بود ند از طلب کوهسار

رفتن گرگ و روباه در خدمت شیر بشکار

گان سه با هم اندران صحرا شدند — صید ها گیرند بسیار و شگرف — تا پشت هم گراز صید ها — سخت بربندند بار و قید ها — لیک کرد اکرام و همرای نمود — گرچه ز ایشان شیر را ننگ بود

اینچنین شد روز لشکر رحمت ست — لیک هر شه را جماعت رحمت ست — اینچنین بهر از اختر تنگهاست — او میان اختران بهر نجاست

امر شاه و هم پیمبر را رسید — گرچه رائی نیست ایشان را مدید — در ترازو جو رفیق زر شدست — نی از انکه جو چو زر جوهر بُدست

روح قالب را کنون همره شدست — مدتی سگ حارس درگه شدست — چون که رفتند آن جماعت سوی کوه — در رکاب شیر با فر و شکوه

گاو و کوهی و بز و خر گوش زفت — یافتند و کار ایشان پیش رفت — هر که باشد در پی شیر خراب — کم نیابد روز و شب او را کباب

چون نگه در بیشه ها آورند شان — گشته و مجروح و اندوهگین شان — گرگ و روبه را طمع بود اندران — که رود قسمت ابد ال خسروان

عکس طمع هر دو شان شیر نر
شیر دانست آن طمعها را سند
هر که باشد شیر اسرار دو امیر
او بداند هر چه اندیشد ضمیر

این نگهدار ای دل اندیشه خو
دل زاندیشه بدی در پیش او
داند او خود را همی داند خموش
بر درخت خند و برای روی پوش

شیر چون دانست آن وسواس شان
وانگفت و داشت آندم پاس شان
لیک با خود گفت بنمایم سزا
من شمارا ای خسیسان گدا

مر شمارا بس نیامد رای من
ظن تان اینست در عطای من
ای وجود رای تان از رای من
از عطاهای جهان آرای من

نقش با نقاش چه اسگالد و مگر
چون سگالش اوش نخشید و نظر
اینچنین ظن خسیسانه بمن
مر شمارا بود ننگان زمن

خطا این باشد ظن السوء را
گر نبرم سر بود عین خطا
وار هانم چرخ را از ننگ تان
تا بماند در جهان این داستان

شیر با این فکر میزد خنده فاش
از تبسمهای شیر این مباش
مال دنیا باشد تبسمهای حق
کرده مارا است هم مغرور دق

قصهٔ استخوان کردن شیر گرگ را و گفتن که این صید را قسمت کن

گفت شیرا ای گرگ این بخش کن
معدلت را نوکن ای گرگ کهن
تا بپاید که تو چه گوهر ہے
گفت ہے شه گاو وحشی بخش تست
آن بزرگ و تو بزرگ و رفت و چست
روبهان خرگوش ایشان بی غلط

شیر گفت ای گرگ چون گفتی بگو
چونکه من باشم تو گوئے ما و تو
پیش من چون شیر بی شکل و ندید
گرگ خود چه ساگ بود کو خویش دید

گفت پیش آ ای خری کو خویش دید
پیش آمد پنجه زد او را درید
در دمیاست پوستش از سر کشید

گفت چون دیدنت از خود بتر بود
اینچنین جان را بباید زار مرد
چون نبودی فانی اندر پیش من
فرض آمد مر ترا گردن زدن

گر چه غالب ارم اندر بذل فضل
گاه گاهے هم کنم از عدل فضل
کل شی هالک جز وجه او
چون نه در وجه او هستی مجو

هر که اندر وجه ما باشد فنا
کل شی هالک نبود جز ما
از انکه ورالاست او از لاگذشت
هر که در الاست او فانی نگشت

قصهٔ آنکس که در یاری بکوفت گفت کیست گفت منم گفت چون

هر که بر در او من و مامی زند
تو تی درت نکشایم که کسی از یاران را نشناسم که من باشد
رو بابستا و دور لامی تند

آن یکی آمد در یارے بزد
گفت من گفتش برو هنگام نیست
گفت یارش کیستی ای معتمد

گفت من گفتش برو هنگام نیست
بر چنین خوانی مقام خام نیست
خام را جز آتش هجر و فراق

چون تو تی تو هنوز از تو نرفت
سوختن باید ترا در نار تفت
که پزد که وا رهاند از نفاق

پخته گشت آن سوخته پس باز گشت
باز گرد خانه اجاز گشت
در فراق دوست سوزید آنچنان

با تک زد یارش که بر در کیست آن
حلقه زد بر در بصد ترس و ادب
تا نه بجهد بی ادب لفظے ز لب

گفت بر در هم تو ئی ای دلستان
گفت اکنون چون منی ای من درآ
نیست گنجائی دو من را یک سرا

چون یکی باشد همه نبود دوئے
هم منی بر خیز و آنجا هم توئے
چون که یکتائی درین سوزن درآ

رشته را با سوزن آمد ارتباط
نیست در خور با جمل هم الخیاط
جز بقدر اصل ریاضات و عمل

دست حق باید مرا از انانی فلان
کان بود در بهر عالی کن نکان
هر محال از دست او ممکن شود

آنکه دارد پیچ پیچ با شد مرده نیز
زنده گردد از فسون آن عزیز
وان عدم آرد وجود تر و تر
در کف ایجاد او صد طرفه بود

کل یوم هو فی شان بخوان — مرد را بی کار و بی فعلی مدان — کمترین کارش بهر روز آن بود — کو سه لشکر را روانه می کند

لشکری را اصطلاب سیر مهات — بهر آن تا در رحم روید نبات — لشکرے نار حام سوی خاکدان — تا نرود ماده پر گردد جهان

لشکری از خاکدان سوی اجل — تا به بیند هر کسے حسن عمل — باز بیشک پیش از انها میرسد — انچه از حق سوی جانها میرسد

وانچه از جانها بدلها می رسد — وانچه از دلها به گلها می رسد — اینت لشکرهای حق بیحد و مر — از پی این گفت نذیری للبشر

خواندن آن یار یار خود را پس از تربیت یافتن

این سخن پایان ندارد دین بتاز — سوی آن دو یار پاک آ کباز

گفت یارش کاندر آ اے علی من — نی مخالف چون گل و خار من — رشته یکتا شد غلط گم شد کنون

کاف نون همچون کند آمد بجد — تا کشاند مر عدم را در خطوب — پس دو تا باید کند اندر صدور

گرد دو یا گر چهار پاره را برد — همچو مقراض دو پا یکپا شود — آن دو با نبا زان گمان زر مبین

آن یکی کر پاس در جوی می زند — وان دگر انبا خشکس میکند — بازِ او آن خشک را تر می کند

لیک آن دو ضد استیزه نما — یک دل و یک کار باشند ای فتی — هر نبی و هر ولی را مسلکیست

روی در کشیدن سخن از ملامت مستمعان

چونکه جمع مستمع را خواب برد — رفتنش در آسیا بهر شماست — چون شما را حاجت طاحون نماند

رفتن این آب فوق آسیاست — ور نه خود آن آب اجوی جداست — سیر و بی بانگ و بی تکرار ها

ناطقه سوی دهان تعلیم راست — کاندرون بی حرف میرود پیام — تا که سازد جان پاک از سر قدم

ای خدا جان را تو بنما آن مقام — وین خیال و نیت و یاد نوا — تنگ تر آمد خیالات از عدم

حوصله لبس با کشاد و با فضا — زان شود روی قمر همچون هلال — باز پستے جهان حسن و رنگ

باز هستی تنگ تر بود از خیال — جانب ترکیب جسمها می کشد — زانسوی حس عالم توحید دان

علت تنگیست ترکیب و عدد — در سخن افتاد و معنی بود صاف — این سخن پایان ندارد باز گرد

امر کن یک فعل بود و نون و کاف — ادب کردن شیر گرگ را بهیئت بے ادبے او

گرگ را بر کند سر آن سرفراز — تا نماند دو سر و نے امتیاز

گفت اینم منم ست ای گرگ پیر — بعد ازان روشیر را روباه کرد

سجده کرد و گفت یکباین نگاه — وین برازبهر سیاست زد ورا

وان دگر خر گوش بهر شام هم — گفت ای شاه با لطف کرم — گفت ای روبه تو عدل افروختی

از کجا آموختی این ای بزرگ — گفت حق در عشق تا گشتم گرو — هر سه را بر گیر و بستان و برو

روبها چون بندگی را شاشدی — چونت آرد میچو تو باشے ترا — تا ترا و جمله شکاران ترا

چون گرفتی عبرت از گرگ دنی — پس تو روبه نیستی شیر سنے — تا قلان آن باشد که عبرت گیرد از

رو به آنم بر زبان صد لشکر راند | که مرا شیر از پس آن گرگ خواند | گر ترا اول بفرمودی که تو | بخش کن این را که بر دیگ جهان از تو

پس سپاس او را که ما را در جهان | کرد پیدا از پس پیشینیان | تا شنیدیم این سیاستهای حق | بر قرون ماضیه اندر سبق

تا که ما از حال آن گرگان نیش | هم بجوییم و به پاس خود داریم پیش | ای ترا مرحومه زین پرخوانان | آن رسول حق صادق بیانان

استخوان فربه شکستم گرگان عیان | بنگرید و پند گیرید ای مهان | عاقل از سر بنهد این هستی و باد | چون شنید انجام فرعونان و عاد

ور نه بنهد دیگران از حال او | تهدید کردن نوح علیه السلام مر قوم را که با من مپیچید که | عبرتی گیرند از اضلال او

گفت نوح ای سرکشان من نیستم | من روی پوشم خدا را پس پناه خدای می پیچید به من | من ز جان مردم بجانان نادرم

چون ز جان مردم بجانان زنده ام | نیست مرگم تا ابد پاینده ام | چون بدم از خواسات بشر | حق مرا شد سمع و ادراک و بصر

چونکه من بر نیستم اینم رهوست | پیش این دم هر که دم زد کافروست | هست اندر نقش این پرّ و پشر | سوی این بی و بنشنا باشد دلیر

گر ز روی صورتش می نگروی | خوش شیران از زان می نشنوی | گر نبودی نوح را از حق مدد | پس جهانی را چسان برهم زدی

صد هزاران شیر بود اندر تنی | هر دو عالم را همی دیدار زنی | او برون رفته ز بالا و نشی | او چو آتش بود و عالم خرمنی

چونکه در من پاس شیر او نداشت | او چنان شعله بران خرمن گماشت | هر که او در پیش این شیر نهان | بی ادب چون گرگ بگشاید دهان

همچو گرگ آن شیر بر درانمش | فانتقمنا منهم برخواندش | زخم یابد همچو گرگ از دست شیر | پیش شیر البه بود کو شد دلیر

کاشکی آن زخم بر جسم آمدی | تا بدی کایمان و دل سالم بدی | قوتم بگسست چون این بشنوید | چون توانم کردن این را باز دید

لیک هم رمزی بگویم با شما | بو که دریابید و گردید آشنا | همچو آن روباه بازی کم کنید | پیش او روباه بازی کم کنید

جمله ما و من به پیش او نهید | ملک ملک اوست ملک او دهید | چون فقیر آید اندر راه راست | شیر و صید شیر خود آن شماست

زانکه او پاکست و سبحان و دلست | بی نیازست و ز مغز و پوست | هر شکار و هر کرامانی که هست | از برای بندگان آن همه است

گفت الیس الله بکاف عبده | تا گمرد بنده هر سو حیله جو | نیست شه را طمع بهر خلق ساخت | اینهمه دولت خنک آنرا که شناخت

آنکه دولت آفرید و دوسرا | ملک و دولتها چه کار آید ورا | پیش سجان پس نگهدارید دل | تا نگردید از گمان بد خجل

کوه بیند سرد فکر و بست جو | همچو اندیشه خالص تا رمو | آنکه او بی نقش و ساده سینه شد | نقشهای غیب را آینه شد

سر مارا بسکه سبحان موقن شود | زانکه مومن آینه مومن شود | مومنی او مومنی تو یگمان | در میان هر دو فرق بیکران

چون زند او نقد ما را بر محک | پس یقین داند که دارد او نمک | چون شود جانش محک نقدها | پس بیند نقد را و قلب را

پادشاهان را چنین عادت بود | فشاندن پادشاهان صوفیان را پیش رو می خوش و تا چشم شان روشن شود | این شنیده باشی ای ابدال زود

دست چپ شان پهلوانان آستین | زانکه دل پهلوی چپ باشد یقین | مشرف اهل قلم بر دست راست | زانکه علم ثبت نظر آن سوست

صوفیان را پیش رو موضع دهید | کاینه جانند و آینه بهند | حاجبان این صوفیانند ای پسر | ساده آزاده و افگنده سر

سینه ها صیقل زده از ذکر و فکر | تا پذیرد آینه دل نقش بکر | هر که او از صلب فکر خوش نزاد | آینه در پیش او باد نهاد

عاشق آیینه باشد روی خوب — صیقل جان آمد و تقوی القلوب — هر که را دردی خوب با نظام — طالب آیینه باشد والسلام

آمدن آشنائی از سفر بدیدن حضرت یوسف علیه السلام

بشنو اکنون یک مثال معنوی — تا تو دیگر قول صورت نشنوی

آمد از آفاق یارے مهربان — یوسف صدیق را شد میهمان — کاشنا بودند وقت کودکے — بر مساده آشنائے مشکے

یاد دادش جور اخوان و حسد — گفت آن زنجیر بود و ما اسد — عار نبود شیر را از سلسله — ماند ایم از قضای حق گله

شیر را بر گردن از زنجیر بود — بر همه زنجیریان می ربود — گفت چون بودی تو در زندان و چاه — گفت همچون محاق و کاست ماه

در محاق اسراه تو گردد دوتا — نی در آخر بدر گردد بر سما — گرچه دُر دانه بهادون کو فتند — نور چشم و دل شد و دفع گزند

کندمی سازد ز خاک انداختند — پس ز خاکش خوشه ها بر ساختند — بار دیگر کو فتندش نه اسیا — قیمتش افزود و نانش جانفزا

بازنان را زیر دندان کو فتند — گشت عقل و جان و فهم سودمند — بازآن جان چونکه محو حشش گشت — یعجب الزراع آمد بعد گشت

بازآن جان چون بحق او محو شد — بازماند از سکر و سوی صحو شد — حالها ز ان صلاح آمد بشر — قوم دیگر را فلاح منتظر

طلب کردن یوسف علیه السلام ارمغان انسان مرو بعد از مقالات

این سخن پایان ندارد باز گرد — تا که با یوسف چه گفت آن نیکمرد

چون بوقت گفتش گفت ای فلان — هین چه آوردی تو ما را ارمغان — بر در یاران تهیدست آمدن — هست بی گندم سوی خرمن شدن

ارمغان کو از برای رهروان بشر — جمله شان ناوافر و بی نوا — هم بدان سان که خلقتان کرد را

ارمغان روز رستاخیز را — یا امید بازگشتن بتان نبود — وعدهٔ امروز باطل تان نبود

هین چه آوردید دست آویز را — ورنه ننگر چنین دست تهی — بر در آن دوست پا چون می نهی

منگر مهمانیش را از نزے — پس ز مطبخ خاک و خاکستر خورے — باش در اسحار از یستغفرون

اندکے صرفه کنان از خواب و خور — شو قلیلا من اللیل ما یهجعون — از زمین در عرصهٔ واسع شوی

اندکی جنبش کنان همچون جنین — تا بخندد حواس نور بین — نخل تر آنجا نگردد شاخ شاخ

آنکه ارضی الله واسع گفته اند — عرصه دان کانجا در رفته اند — ماندگی رفت و شدی بی پیچ و تاب

حاملی تو مر حوامت اکنون — کنده و مانده مباشوی و سرنگون — در قیام و در تقلب هم رقود

چاشنیے دان تو حال خواب را — چونکه محمولی نه حامل وقت خواب — چیست آن ذات الیمین فعل حسن

پیش محمولی حال اولیا — اولیا اصحاب کهف اند ای عنود — گر تو بینی شان بشواری ورون

میکشد شان بی تکلف در خیال — بیخبر ذات الیمین فی ذات الشمال — گر صدایت بشنوانند خیر و شر

نیست شان خوفی ولا هم یحزنون — میرود این هر دو از مرد و بند — بیخبر زین هر دو ایشان در مزید

میرود این هر دو کار از انبیا — بیخبر زین هر دو ایشان همچو صبا — ذات او باشد ز هر دو بیخبر

گفت یوسف هین بیاور ارمغان — گفتن مهمان یوسف علیه السلام را که ارمغان بهر تو — از شرم این تقاضا در فغان

گفت من هدیه ارمغان چشم ترا — آینه آورده ام تا چون در آن نگری مرا یاد آوری — ارمغانے در نظر ناید مرا

حمله را جانب کان چون برم — قطره را سوی عمان چون برم — زیره را من سوی کرمان چون برم — گر به پیش تو دل و جان آورم

۱۰

نیست تخمی کاندرین انبار نیست | غیر حسن تو کہ در ایار نیست | لائق آن دیدم کہ من آئینہ | پیش تو آرم چو نور سینہ
تا چہ بینی روی خوب خود دران | ای تو چون خورشید شمع آسمان | آینہ آوردست ای روشنی | تا چو بینی روی خود یا دم کنی
آئنہ بیرون کشید از زیر بغل | خوب را آئینہ باشد مشتعل | آئنہ ہستے چہ باشد نیستی | نیستے بگزین گر ابلہ نیستے
ہستے اندر نیستے بتوان نمود | مالداران بر فقیر آرند جود | آئنہ صافی نان خود گرسنہ است | سوختہ ہم آئنہ آتش زنہ است
نیستے و نقص آ ہر جائی کہ خواست | آئنہ خوبے جملہ ہستہاست | بہر آن کہ نیستے پالودگیست | وانچہ این ہستی ہمہ آلودگیست
چونکہ جامہ چست دوزندہ بود | مظہر فرہنگ درزی کی شود | تا نتراشیدہ ہمے باید جذع | تا درد و گر اصل سازد یا فروع
خواجہ آشکستہ بند آنجا رود | کہ درانجا پای آشکستہ بود | کی شود چون نیست بنور و نوا | آن جمال و صنعت طب آشکار
خواری و دونی مسہا پیر ملا | گر نباشد کے نماید کیمیا | نقصہا آئینہ وصف کمال | وان حقارت آئنہ عز و جلال
زانکہ ضد را ضد کند پیدا یقین | زانکہ با سر کہ پدید ست انگبین | ہر کہ نقص خویش آوید درست | اندر استکمال خود دو اسپہ تاخت
زان نمی پرد بسوی ذوالجلال | کو گمانی مے برد خود را کمال | حلتے بہ تر ز پندار کمال | نیست اندر جانت ای منظور ضال
از دل و از دیدہ ات بس خون رود | تا ز تو این سبجہ بیرون شود | علت ابلیس انا خیر بدست | وین مرض در نفس ہر مخلوق ہست
گرچہ خود را بس شکستہ بنمداد | آب صافی دان و سرگین زیر جو | چون بشورانے مر او را از امتحان | آب سرگین رنگ گردد در زمان
در تگ و ہست سرگین ای فتی | گرچہ جو صافے نماید مر ترا | ہست پیر راہ دان پر فن مرتن | با غمہای نفس کل اجوی کن
بوی خود را کی تواند پاک کرد | تا نفرماید خدا شد علم مرد | آب جو سرگین نماند پاک کرد | جہل نفسش را ز وید علم مرد
کے ترا شد تیغ دستہ خویش را | رو بجراحی سپار این ریش را | بر سر ہر ریش جمع آمد مگس | تا نہ بیند قبح ریش خویش کس
وان مگس اندیشہ ہا و امال تو | ریش تو آن ظلمت احوال تو | ور نہد مرہم بران ریش تو سپر | آن زمان ساکن شود در دو نفیر
تا نپنداری کہ صحت یافت ست | پر تو مرہم در انجا تافت ست | وین نہ مرہم سرکش ای پشت ریش | وان زبر تو دان مدان از اصل خویش
پیش از عثمان یکے نساخ بود | مرتد شدن کاتب وحی بہ سبب آنکہ پر تو وحی بر وی زد | کو بنیچ و صحے جہدی می نمود
چون نبی از وحی فرمودی سبق | آن آیہ را پیش از پیغمبر خواند و گفت من محل وحیم | او ہمان را و انوشتے بر ورق
پر تو آن وحی بر وی تافتی | او ز درون خویش حکمت یافتی | عین آن حکمت بفرمودی سکوت | ز نقد رگمراہ شد آن بوالفضول
کانچہ وی گوید رسول مستنیر | مر مراہست آن حقیقت در ضمیر | پر تو اندیشہ اش زد بر رسول | قہر حق آورد بر جانش نزول
پر تو آن ناگہش بر دل بتافت | در درون خویشتن حرفی بیافت | ہم ز گستاخی بر آمد ہم ز دین | شد عدوی مصطفے از روی کین
مصطفے فرمود کای کبر و غرور | چون سیہ گشتی اگر نور از تو بود | گر تو بنبوع اے کہے بودی | اینچنین آب سیہ نکشودی
اندرون می سوختش ہم زین سبب | توبہ کردن می نیارست ابجب | تا کہ ناموسش بہ پیش این و آن | نشکند بر بست از توبہ دہان
آہ می کرد و بنبودش آہ سود | چون در آمد تیغ و سر را در ربود | کرد حق ناموس را صد من جدید | ای بسا بستہ بہ بند ناپدید

ف ۱ مشتعل یعنی آتش گیرندہ ف ۲ درزی یعنی خیاط ف ۳ جذع یعنی چوب ف ۴ ابلیس انا خیر بدست یعنی ابلیس از آنکہ گفت انا خیر منہ مرا از آدم کہ از خاک آفریدہ شدہ است و من از آتش آفریدہ شدہ ام بہتر ام گرفتار شد ف ۵ نساخ یعنی نویسندہ ف ۶ مستنیر یعنی روشن

کبر و کفر انسان به بست این باد را | کو نیارد کرد ظاهر آه را | گفت اغلالا فهم[۵] یعقلون | نیست آن اغلال ما را از برون

خلقهم سدا فاغشیناهم | می نبیند بند را پیش و پس او | رنگ صحرا دارد آن سد که خواست | او نمیداند که آن سد قضاست

شاه تو سد روی شاهد است | مرشد تو سد گفت مرشد است | ای لبا کفار را سودای دین | بند شان ناموس و کبر آن و این

بند پنهان لیک از آهن تبر | بند آهن را کند پاره تبر | بند غیبی را نداند کس دوا | غم قوی باشد نگردد در دست

مرد مار بنور اگر نیشی زند | طبع او آن لحظه هر دفعی تند | زخم نیش اما چو از هستی تست | بیش آن فریاد رس فریاد کن

شرح این از سینه بیرون میجهد | لیک می ترسم که نومیدی نهد | نی مشو نومید خود را شاد کن | خود ببین تا بر نیارد او تو گرد

کای محب عفو از ما عفو کن | ای طبیب رنج ناصور کهن | عکس حکمت آن شقی را یاوه کرد | آن ز همسایه منور یافت بیت

ای برادر بر تو حکمت عاریه است | آن ز ابدال ست بر تو عاریه است | گرچه در خود خانه نوری تافت است | سبحان راه و رهگذار استی

شکر کن غره مشو بینی مکن | گوش دار و هیچ خود بینی مکن | صد دریغ و درد کاین عاریتی | تا بمسکن در رسد یکروز مرد

من غلام آنکه او در هر رباط[۵۶] | خویش را و اهل نداند بر سماط[۵۷] | بس رباطی که بیاید ترک کرد | تو مدان روشن مگر خورشید را

گرچه آهن سرخ شد او سرخ نیست | پر تو عاریت آتش زنیست | گر شود پر نور روزن یا سرا | چون که من غائب شوم آید بیا

در در و دیوار گوید روشنم | پر تو می غیری ندارم این منم | پس بگوید آفتابی می نمایم | خویش را بینید چون من بگذرم

سبزها گویند ما سبز از خودیم | شاد و خندانیم و بی زر بخودیم | فصل تابستان بگوید ای امم | یکدو روز از پر تو من زیستی

تن همی نازد بحسن بی و جمال | روح پنهان کرده فرد پر و بال | گویدش ای مزبله[۵۸] تو کیستی | کش کشانت در تگ گور افکنند

غنج[۵۹] و نازت می نگنجد در جهان | باش تا که من شوم از تو نهان | گرمدارانت[۶۰] ترا کوره کنند | تا که چون در گور یارانت کنند

طعمهٔ موران و مارانت کنند | بینی از گندت تو گیر د آن کسی | که به پیش تو همی مردی بسی

پر تو روح ست نطق و چشم و گوش | پر تو آتش بود در آب جوش | آنچنان که پر تو جان بر تن ست | پر تو ابدال بر جان من ست

جان جان چون بر کشد پا از جهان | جان چنان گردد که بیجان بر زمان | سر ازان رو می نهم من بر زمین | تا گواه من بود در یوم دین

یوم[۶۱] دین که زلزلت زلزالها | این زمین باشد گواه حالها | کو تحدث بهمرهٔ اخبارها | در سخن آید زمین و خارها

فلسفی گوید ز معقولات دون | عقل از دها نمی نماید برون | فلسفی منکر شود در فکر من | گو برو سر را بدان دیوار زن

نطق آب و نطق خاک و نطق گل | هست محسوس حواس اهل دل | فلسفی کو منکر حنانه است | از حواس انبیا بیگانه است

گوید او که پر تو سودای خلق | بس خیالات آورد در رای خلق | بلکه عکس آن فساد و کفر او | این خیال منکری را زو برو

فلسفی مرد یو را منکر شود | در جهانم سخرهٔ دیوی بود | گر ندیدی پور اخود را ببین | بی جنون نبود کبودی بر جبین

هر کرا در دل شک و پیچانی ست | در جهان او فلسفی پنهانی ست | می نماید اعتقاد او گاه گاه | آن رگ فلسف کند در وی سیاه

اخذ رای سوفسان کو در شتاست | در شتا بس عالم بی منتهاست | جمله هفتاد و دو ملت در تو است | وه که آن روزی بر آرد از تو دست

---

[۵] اشاره به آیه ۲۳ سوره یس که در سوره ۴۳ آیه ۸۰ هم عین عبارت تکرار شده است. [۵۶] رباط = کاروانسرا. [۵۷] سماط = بساط. [۵۸] مزبله = زباله دان. [۵۹] غنج = ناز و کرشمه. [۶۰] گرمدارانت = گرمدار = کوره پز. [۶۱] یوم دین = روز قیامت. اشاره به آیه ۴ سوره ۹۹ زلزلت الارض زلزالها و اخرجت الارض اثقالها و قال الانسان مالها یومئذ تحدث اخبارها.

هر که او را برگ این ایمان بود — همچو برگ از بیم او لرزان بود — که تو خود را نیک مردم دیده
چون کند جان بازگونه پوستین — چند واویلا برآید زاهل دین — زانکه سنگ استخوان پنهان کند
پرده‌ای ستار را ناوا مگیر — باش اندر استخوان ما را مجیر[۵۱] — انتظار روز میدارد ذهب
باز بان حال زر گوید که باش — ای مزور تا برآید روز فاش — بود زامبال وامیر مومنین
پنجه زد با آدم از نازکی داشت — گشت سوا همچو سر گین وقت چاشت — پنجه با مردان مزن ای مو الهوس

دعا کردن بلعم باعور که موسی علیه السلام قومش را ازین شهر که حصار داده اند بی مراد گردان و مستجاب شدن

بلعم باعور را خلق جهان — سجده نا ورد کس را دون او — صحبت رنجور بود افسون او
پنجه زد با موسی از کبر و کمال — انچنان شد که شنیدستی تو حال — همچنین بود دست پیدا و نهان
این دو را مشهور گردانیدند آله — تا که باشند این دو برائی گواه — یک دو تن را سوده زانیشان کشد
تا به بینند اهل ده گیرند پند — رویت ایشان بود شان همچو بند — ورنه اندر شهر بس زندان بدند
این دو را پرچم بسوی شهر برد — کشتگان قهر را نتوان شمرد — الله الله پاسه زاندازه بیش
گر زنی بر ناز نین تر بر خودت — در تگ هفتم زمین زیر آردت — تا بدانی کانبیا را ناکیست
این نشان خسف و قذف و صاعقه — شد بیان غرقس ناطقه — جمله انسان را بکش از بهر هش
هش چه باشد عقل کل ای هوشمند — عقل جزوی هش بود اما نژند — جمله انسان را بکش از بهر هش
خون آنها خلق را باشد سبیل — زانکه وحشی اند از عقل جلیل — باشد از حیوان لسنے در کمی
غرت وحشی بدان ساقط شدست — کامر انسان را مخالف آمدست — زانکه انسان را فرستادند ایشان را
خر نشاید کشت از بهر صلاح — چون شود وحشی شود خوانش مباح — چون شدی تو حمر مستنفره
پس چو وحشی شد از اندم آدمی — کی بود معذور اے یار سمے — هیچ معذورش نمیدارد درو
جفت و فرزندان شان جمله سبیل — زانکه بی عقل اند مطرود دلیل — گرد دار عقلے بحیوانات نقل

اعتماد کردن هاروت و ماروت بر عصمت خویش در هر فتن

همچو هاروت و چو ماروت شهیر — چیست شیر اعتمادی گاومیش — از نظر خوردند زهر آلوده تیر
اعتمادی بود شان قدس خویش — گرچه او با شیر صد چاره کند — شاخ شاخش شیر زپاره کند
گر شود بر شاخ همچون خار زشت — شیر خواهد گاو را ناچار کشت — با گیاه پست احسان میکند
بر ضعیفی گیاه این باد تند — رحم کردای دل تو از قوت بلند — کی هراس آید بیبر و بخت بخت
لیک بر گی نکو بد خویش را — جز که بر ریشه نکوبد خویش را — کی رسد قصاب از انبوهی غنم
پیش شه چیست صورت این زبون — شعله را از انبوهی هیزم چه غم — گردشش از کیست از عقل بگیر
چرخ را میش سے دارد نگون — تو قیاس از چرخ دولابی بگیر

گردش این قالب همچون سپر — هست از روح ستاری پسر — گردش این باد از نفس اوست — همچو چرخی کز سیر آب جوست
جزر و مد و دخل و خرج این نفس — از که باشد جز ز جان آپر هوس — گاه جمعش میکند گه حی و وال — گاه صلحش میکند گاهی جدال
گه بمیشش میبرد گاهی بسیار — گر گلستان میکند گاهی خار — همچنین این آب ایزدان پاک — کرد بر فرعون خون سهمناک
همچنین این باد ایزدان ما — کرد دد بر عاد همچون اژدها — باز هم این باد در ابر مومنان — کرده بد صلح و مراعات و امان
گفت المعنی هو الله شیخ دین — بحر معنیهاست رب العالمین — جمله اطباق زمین و آسمان — همچو خاشاکی بران بحر روان
جمله هاورقص خاشاک اندر آب — هم ز آب آمد بوقت اضطراب — چونکه ساکن خواهش کرد از مرا — سوی ساحل افکند خاشاک را
چون کشد از ساحتش در موجگاه — آن کند با او که آتش با گیاه — این حدیث آخر ندارد باز ران — جانب هاروت و ماروت آ جوان

بقیه قصه هاروت و ماروت و نکال عقوبت ایشان

چون گناه و فسق خلقان جهان — می شدی وحشی بایشان آن زمان
دست خایدن گر فتندی بخشم — لیک عیب خود ندیدندی بچشم — خویش در آئینه دیدندی آن زشت مرد — رو بگردانیدند از خشم کرد
خویش بینی چون از کسی جرمی بدید — آتشی در وی زد و دوزخ شد پدید — حمیت دین خو نداد آن گبر را — ننگرد در خویش نقش کبر را
حمیت دین بر انشانی دیگرست — که از آن آتش جهان انحصرست — گفت حق شان گر شمار و ننگرید — در سیه کاران مغفل ننگرید
شکر گوید ای سپاه و چاکران — رسته ایم از شهوت و از چاکران — گر از ان معنی نهم من بر شما — مر شمارا پیش نه پذیرد سما
عصمتی که مر شمارا در من است — آن ز عکس عصمت و حفظ من ست — این ز من بینید و نه خود هم ز دین — تا نچرخد بر شما دیو لعین
آنچنان کان کاتب وحی رسول — دید در خود حکمت و نور و صول — خویش را هم لحن مرغان خدا — می شمرد آن بد صفیر چون صدا
لحن مرغانرا اگر واصف شوی — بر ضمیر مرغ کی واقف شوی — گر بیاموزی صفیر بلبلی — تو چه دانی کو چه گوید با گلی

بعیادت رفتن کردن خانهٔ همسایهٔ بیمار و رنجیدن بیمار

ور بدانی باشد آنهم از گمان — چون ز لب جنبان گمانها گران
آن گری را گفت اقرون مایه — که ترا رنجور شد همسایه — گفت با خود کرکه با گوش گران — من خرم دریابم ز گفت آن جوان
خاصه رنجور و ضعیف آواز شد — لیک باید رفت آنجا نیت بد — چون به بینم کان لبش جنبان شود — من قیاسی گیرم آنرا از خرد
چون بگویم چونی ای مخت کشم — او بخواهد گفت نیکم یا خوشم — من بگویم شکر چه خوردی بامداد — او بگوید شربتی یا ماش با
من بگویم صبح نوشت باد آن — از طبیبان پیش تو گوید فلان — من بگویم بس مبارک پاست لد — چونکه او آید شود کارت نکو
پاسها او را ز سود ستیم ما — هر کجا شد پیشه و حاجت روا — این جوابات قیاسی راست کرد — عکس آن واقع شدی آزاده مرد
گو بیار رنجور را خاطر ز کر — اندکی رنجیده بود ای پر هنر — کرد آمد پیش رنجور و نشست — بر سر او خوش همی مالید دست
گفت چونی گفت مردم گفت شکر — شد ازان رنجور پر آزار و نکر — کاین چه شکرست این عدو و بادست — کر قیاسی کرد و آن کج آمدست
بعد ازان گفتش چه خوردی گفت زهر — گفت نوشت باد افزون گشت قهر — بعد ازان گفت از طبیبان کیست لد — که همی آید بچاره پیش تو
گفت عزرائیل مے آید برد — گفت پایش بس مبارک شاد شو — این زمان از نزد او آیم برت — گفتم او را تا که گردد غمخورت

سلطنت جهان شده و اسلام مرا بیشتر و ۱۲ اسلام از نظر کان و فرق تقسیم و است ۱۲ اسلام ۱۲ از آن ۱۲

گر برون آمد بگفت او شاد مان — شکر کرد م مراعات این زمان — خود گمانش از کری ممکوس بود — این زیان محض انپنداشت سود

گفت رنجور این عدو ی جان ماست — ماند انستیم کو کان جفاست — خاطر رنجور جویان صد سقط — تا کر بینداشش کند از هر نمط

چون کسے کہ خوردہ باشد آش بد — می بشوراند دلش تا قی کند — کظم غیظ انیست آنرا قی کن — تا بیابی در جزا شیرین سخن

چون نبودش صبر می پیچید او — کاین سگ نن رو بمن ناچیز کو — تا بریزم بر وی انچہ گفتہ بود — کا زمان شیر ضمیرم خفتہ بود

چون عیادت بہر دل آرامی ست — این عیادت نیست دشمن کامی ست — تا بہ بیند دشمن خود را زار — تا بگیرد خاطرش تشنش قرار

این کسان کا یشان عیادتہا کنند — تا بر ضوان و صواب آن زنند — خود حقیقت معصیت باشد خفی — بس کدر کانرا تو پنداری صفی

ہمچو آن کر کو همی پنداشت است — کہ نکوئی کردہ آن خود بہ بدست — اونشته خوش کہ خدمت کردہ ام — حق همسایہ بجا آوردہ ام

بہر خود دانه تشے افروخت است — در دل رنجور خود را سوخت است — فالقوا النار التی اوقدتم — انکم فی المعصیة ازدوتم

گفت پیغمبر یک صاحب ریا — شل ان لم تصل یا شقی — از براے چارۂ این خوی فها — آمد اندر هر نمازے ابتدا

کین نمازم را میا میز ای خدا — با نماز صالحین و اهل ریا — صحت دہ سالہ باطل شد بدین

خاصه ای خواجه قیاس خویش دون — اندران وحیی کہ شد از حد برون — خواجه پندارد کہ طاعت میکند — نیجز از معصیت جان میکند

این قیاس خویش را رہبر مکن — گر قیاس تو شود دریشت کهن — گوش حس تو بحرف اندر خورست — وان کہ گوش عیب گیر تو کرست

اول آن کس کاین قیاسکها نمود — در بیان آنکہ اول کسے کہ در مقابل نص صریح قیاس آورد ابلیس علیہ اللعنة بود

گفت نار از خاک بیشک بہتر ست — من ز نارم او ز خاک اکدر ست — پیش انوار خدا ابلیس بود

پس قیاس فرع بر اصلش کنیم — او ز ظلمت تاز نور روشنیم — گفت حق نی بلکہ لا انساب شد — زہد و تقوی فضل و اصحاب شد

این نہ میراث جہان فانی ست — کہ بر انسابش بپایی جانی ست — بلکہ این میراثهای انبیاست — وارث این جانهای الهیاست

پور آن نوحی نبے از گمرهان — زادۂ خاکے منور شد چو ما — زادۂ آتش تو قی ای روسیاہ

این قیاسات تحری روز و شب — یا بشب مر قبلہ را کرد ست جبر — لیک با خورشید و کعبہ بیش رو — این قیاس این تحری را مجو

کعبہ نادیدہ مکن روز و شتاب — از قیاس اقتدا علم بالصواب — چون صفیری بشنوی ای مرغ حق — ظاهرش را یاد گیری چون سبق

وانگهی از خود قیاساتی کنے — مر خیال محض را ذاتی کنے — اصطلاحاتی ست مر ابدال را — کہ نباشد زان خبر عقال را

منطق الطیری بصوت آموختے — صد قیاس و صد هوس افروختے — ہمچو آن رنجور دلها از نخست — توبہ پندار اصابت گشته ست

کاتب آن وحی از ان آن مرغ — برد ہ ظنے کہ سنم انباز مرغ — مرغ پری زد مرا و را کو رکرد — تاک فرو بردش بقعر مرگ و درد

این بہ ظنے یا بعکس ہم شما — در سقیدند از مقامات سما — گرچہ ہار و تید و ماروت و فزون — از ہمہ بر بام نحن الصافون

بر بدیهای بدان رحمت کنید — بر منی و خویش بینی کم تنید — این مبادا غیرت آید کین کنید — سرنگون افتید از تعزیزمین

ہر دو گفتند ای خدا فرمان ترا ست — بی امان تو امانی خود کجاست — این ہمی گفتند دل شان می طپید — بد کجا آید مر انعم العبید

سقط من کتبتین الاصل فی ظ

تسخر کردن موسی علیہ السلام بر دعوت فرعون

شکایت کردن موسی علیہ السلام از فرعون

جواب حق تعالی موسی علیہ السلام را

خار خار و دود فرشته می نهشت | تا که تخم خویش بینی را نکشت | پس همی گفتند کای ارکان نیان | بیخبر از پاک روحانیان
ما برین گردون معلا می تنیم | بر زمین آئیم و شاد و روان زنیم | عدل ورزیم و عبادت آوریم | باز هر شب سوی گردون بر پریم
تا شویم اعجوبهٔ دور زمان | تا نهیم اندر زمین امن و امان | این قیاس حال گردون بر زمین | راست ناید فرق دارد در یقین

در بیان آنکه حال خود و مستی خود پنهان باید داشت

مثنوی الفاظ حکیم پرده ای | سر هم آنجا نه که باده خورده ای
چونکه از میخانه مستی خیال شد | تسخر و بازیچهٔ اطفال شد | می فتد او سو بسو در هر رهی | در گل و می خندش هر ابلهی
او چنین و کودکان اندر پیش | بیخبر از مستی و ذوق میش | خلق اطفال اند جز نیست خدا | نیست بالغ جز رهیده از هوا
گفت دنیا لهو و لعب است و شما | کودکید و راست فرماید خدا | از لعب بیرون نرفتی کودکی | بی زکات روح کی باشی زکی
چون جماع طفل دان این بازیش | که همی راند ندایی فتی | این جماع طفل چه بود بازیی | با جماع رستمی و غازیی
جنگ خلقان همچو جنگ کودکان | جمله بی معنی و بی مغز و مهان | جمله با شمشیر چوبین جنگشان | جمله در لا یعنی آهنگ شان
جمله شان گشته سواره بر نئی | کاین براق ماست یادل آن شئی | حامل اند و خود ز جهل افراشته | راکب و محمول ره پنداشته
باش تا روزی که محمولان حق | اسپ تازان بگذرند از زیر طبق | یعرج الروح الیه والملک | من عروج الروح یابد این فلک
همچو طفلان جمله شان بی اسپ و زین | گوشهٔ دامن گرفته اسپ وار | از حق آن الظن لا یغنی رسید | مرکب ظن بر فلکها کی دوید
اغلب الظنین فی ترجیح ذا | لا تمار الشمس فی توضیحها | آفتاب حق چو گردد مستوی | در قیامت بر رشید و بر غوی
آنهی بینند رکبهای خویش | مرکبی سازیده اید از پای خویش | وهم و حس و فکر و ادراکات ما | همچو نی دان مرکب کودک لا
علمهای اهل دل حال شان | علمهای اهل شر وبال شان | علم چون بر تن زند باری شود | علم چون بر دل زند یاری شود
گفت ایزد جمله اسفاره | بار باشد علم کان نبود زهو | علم کان نبود ز هو بی واسطه | آن بنا باید همچو رنگ ماشطه
لیک چون این بار را نیکو کشی | بار برگیرند و بخشندت خوشی | این مکش بهر خدا این بار علم | تا به بینی در درون انبار علم
تا که بر به وار علم آئی سوار | آنگهان افتد ترا از دو شش بار | از هوا ها کی رهی بی جام هو | ای ز هو قانع شده بانام هو
از صفت و ز نام چه زاید خیال | وان خیالش هست لا لال وصال | تا بنا شد جاده نبود غول هیچ | دیدهٔ دلال بی مدلول هیچ
هیچ نامی بی حقیقت دیده ای | یا ز کاف و لام کل گل چیده ای | اسم خواندی رو مسمی را بجو | مه بیالا دان نه اندر آب جو
گر ز نام و حرف خواهی بگذری | پاک کن خود را ز خود هان یکسری | همچو آهن ز اهنی بیرنگ شو | در ریاضت آینه بی زنگ شو
خویش را صافی کن از اوصاف خود | تا به بینی ذات پاک صاف خود | بی کتاب و بی معید و اوستا | بینی اندر دل علوم انبیا
گفت پیغمبر که هست از ما تمام | که بود هم گوهر و هم اهتمام | مر مرا زان نور بیند جان شان | که من ایشان اند هی بینم عیان
بی صحیحین و احادیث و روات | بلکه اندر شب آب حیات | سر اسینا لکر دیا بدان | راز اصبحنا عرابیا بخوان
سر اسینا و اصبحنا را | میرساند جانب اوخدا | ور شمالی خواهی از علم نهان | قصه گو از رومیان و چینیان

قصهٔ مری کردن رومیان و چینیان در صنعت نقاشی

چینیان گفتند ما نقاش تر — رومیان گفتند ما اکرو فر
گفت سلطان امتحان هنجار هم — کز شما خود کیست در دعوی یمین
اهل چین و روم در بحث آمدند — رومیان در علم واقف بدند
بود دو خانه مقابل در دید — آن یکی چینی ستد رومی دگر
هر صباحی از خزینه رنگها — چینیان را رایتبه بود و عطا
در فرو بستند و صیقل می زدند — همچو گردون ساده و صافی شدند
هر چه اندر ابر صنع بینی و تاب — آن ز اختر دان و ماه و آفتاب
شه درآمد دید آنجا نقشها — بعد از ان آمد بسوی رومیان
عکس آن تصویر و آن کردارها — زد بر ین صافی شده دیوارها
رومیان آن صوفیان اند ای پسر — نی ز تکرار کتاب و نی ز هنر
آن صفای آینه وصف دل ست — صورت بی منتها را قابل ست
گرچه این صورت نگنجد در فلک — نی بعرش و فرش و دریا و سمک
عقل اینجا ساکت آید یا مضل — زانکه دل با اوست یا خود اوست دل
تا ابد نو نو صور کاید برون — می نماید بے حجابی اندرون
نقش و فکر علم را بگذاشتند — رایت عین الیقین افراشتند
مرگ کز وی جمله اند رو حشت اند — بسکنند آن قوم بر وی رشخند
گرچه نحو و فقه را بگذاشتند — لیک محو و فقه را بر داشتند
بر تر اند از عرش و کرسی و خلا — ساکنان مقعد صدق خدا

پرسیدن پیغمبر صلعم مر زید را که امروز چونی و چگونه
برخاستی از خواب و جواب او که اصبحت موسنا حقا

شب نخفتستم ز عشق و سوز ها — تا ز روز و شب گذشتم چنان
صد هزاران سال و یک ساعت یکیست — هست نزل را و ابد را اتحاد
در خور فهم و عقول این و آن — گفت خلقان چون بپیمایند سحاب
هست پیدا همچو بت پیش شمن — یک بیک دامی شناسم خلق را
پیش من پیدا چو ماروماهی ست — این زمان پیدا شده بر این گروه

چینیان گفتند ما را کر و فر — رومیان گفتند ما را بحث و فکر
چینیان گفتند یک خانه بما — رومیان گفتند ما را حکمت تنیم
چینیان صد رنگ شه خواستند — پس خزانه باز کرد آن ارجمند
رومیان گفتند نی نقش و نه رنگ — در خور آید کار را جز دفع زنگ
از دو صد رنگی بیبرنگی رهی ست — رنگ چون ابرست و بیرنگی مهی ست
چینیان چون از عمل فارغ شدند — از پی شادی دهلها میزدند
بعد از ان آمد بسوی رومیان — پرده را بالا کشید از میان
هر چه آنجا بود اینجا به نمود — دیده را از دیده خانه می ربود
لیک صیقل کرده اند آن سینه ها — پاک از آز و حرص و بخل و کینه ها
صورت بیصورت بیحد غیب — زانکه دل تا فت بر موسی رهید
زانکه محدود ست و معدود ست آن — آئینه دل را نباشد حد بدان
عکس هر نقشے نتابد تا ابد — جز ز دل هم با عدد هم بی عدد
اهل صیقل رسته اند از بود و رنگ — هر دمی بینند خوبی بیدرنگ
رفت فکر و روشنائی یافتند — بر دو بحر آشنائی یافتند
کس نیابد بر دل ایشان ظفر — چون صدف گشتند ایشان پر گهر
تا نقوش هشت جنت یافت ست — لوح دل شانرا پذیرا یافت ست
صد نشان دارند و محو مطلق اند — چه نشان بل عین دیدار حق اند

کیف اصبحت ای رفیق باصفا — کو نشان از باغ ایمان گر نگفت
که ز اسپر بگذر و نوکر مسان — عقل را ره نیست سوی اقتفا
من بمیدم عرش را با عرشیان — همچو گندم من نبودم آسیا
یوم تبیض وجوه و تسود وجوه

پیش ازین هر چند جان آمد بدن — در رحم بود و ز خلقان غیب بود — الشقی من شقی فی بطن ام — من سمات الله یعرف حالهم

تن چو مادر طفل جان اجاله — مرگ در دنیا دن ست و زلزله — جمله جانهای گذشته منتظر — تا چگونه زاید این جان بطر

زنگیان گویند خود زاما ست او — رومیان گویند بس زیباست او — چون برآید در جهان جان وجود — پس نماید اختلاف بیض و سود

گر بود زنگی برندش زنگیان — روم را رومی برد هم ازمیان — تا زاد او شکلات عالم است — آنکه نازاده شناسد او کم است

او مگر منظر بنور الله بود — کاندرون پوست او راره بود — اصل آب نطفه اسپیدست و خوش — لیک عکس جان رومی و حبش

سید هر رنگ احسن التقویم را — تا باسفل می برد آن نیم را — یوم تبیض وتسود وجوه — ترک و هندو شهره گردد زان گروه

فاش گردد که تو کاهی یا که کوه — هندوئی یا ترک پیش هر گروه — در رحم پیدا نگردد هندو ترک — چونکه زاید بنیدش زار و سترگ

جواب گفتن زید رسول خدا را که احوال خلق بر من پوشیده نیست و همه را مے شناسم

این سخن پایان ندارد باز ران — تا نمانیم از قطار کاروان

جمله را چون روز رستاخیز من — فاش می بینم عیان از مرد و زن

هین بگویم یا فرو بندم نفس — لب گزیدش مصطفے یعنی که بس — یا رسول الله بگویم سر حشر — در جهان پیدا کنم امروز نشر

هل مرا آزرده ها را بر درم — تا چو خورشیدی تبا بگویم را — تا کسوف آید زمن خورشید را — تا نمایم نخل را و بیدرا

وا نمایم روز رستاخیز را — نقد را و نقد قلب آمیز را — دستها ببریده اصحاب شمال — وا نمایم رنگ کفر و رنگ آل

واکشایم هفت سوراخ نفاق — در ضیای لا بی خسف و محاق — وا نمایم من پلاس اشقیا — بشنوانم طبل و کوس ابنیا

دوزخ و جنات برزخ در میان — پیش چشم کافران آدم عیان — وا نمایم حوض کوثر را بجوش — کاب روشان زند با گفش بگوش

وان کسان که تشنه کردش میزنند — می لیساید دوش شان دوش من — نعره هاشان میرسد در گوش من

اهل جنت پیش چشم زاختیار — در کشیده یک بیک را در کنار — دست یکدیگر زیارت می کنند — در لبان هم بوسه غارت میکنند

گر شنید این گوشم زبانگ آه آه — از حنین و نعره و احسرتاه — این اشارتهاست گویم از فضول — لیک میترسم نیازارد رسول

همچنین بیگفت سرست خراب — داد پیغمبر گریبانش بتاب — گفت هین دردم کش که اسپت گرم شد — عکس حق لا یستحی زد شرم شد

آینه توجست بیرون از غلاف — آینه و میزان کجا گوید خلاف — بهر آزار و جیای هیچکس

آینه و میزان محکما ای سنے — گر دو صد سالش تو خدمتها کنی — کز برای من بپوشان راستی — بل فزون بنماد منما کاستے

او ت گوید ریش و سبلت بر مخند — آینه و میزان و انگه ریو و بند — چون خدا ما را برای آن فراخت — که بما توان حقیقت را شناخت

این نباشد ما چه ازیم ای عیان — گی شویم آئین روی نیکوان — لیک در کش در بغل آئینه را — گر تجلی کرد سینا سینه را

گفت آخر هیچ گنجد در بغل — آفتاب حق و خورشید ازل — هم دغل را هم بغل را بر درد — نی جنون ماند بپیشش نی خرد

گفت یک اصبع چو بر چشمی نهی — بینی از خورشید عالم را تهی — یک سر انگشت پرده ماه شد — وین نشان ساتری الله شد

تا بپوشاند جهان را لقطه — مهر گردد منخسف از سقطه — لب ببند و غور دریائی نگر — بحر را حق کرد محکوم بشر

همچو چشمهٔ زنجبیل و سلسبیل — هست در حکم بهشتی جلیل — چار جوی جنت اندر حکم هاست — این ز روز از فرمان خداست

هر کجا خواهیم دارد میش دان — همچو سعد اندر مراد ساحران — همچو این دو چشمهٔ چشم روان — هست در حکم دل و فرمان جان

گر بخواهد رفت سوی زهره‌ای — ور بخواهد رفت سوی اعتبار — گر بخواهد سوی محسوسات شد — ور بخواهد سوی ملبوسات شد

گر بخواهد سوی کلیات راند — ور بخواهد جنس جزییات راند — همچنین پنج حس چون نانهٔ زره — بر مراد امر دل شد جائزه

هر طرف که دل اشارت کرد دان — میرود هر پنج حس دامن کشان — دست پا در امر دل شد مبتلا — همچو اندر دست موسی آن عصا

دل بخواهد پا در آید در رقص — پا گریزد سوی افزونی و نقص — دل بخواهد دست آید در حساب — یا اصابع تا نویسد او کتاب

دست و دست نهانی مانده است — او درون تن برا برون شاخ شده است — ور بخواهد بر عدو یاری شود — گر بخواهد بر ولی یاری شود

گر بخواهد کف چو مور خورد نفی — ور بخواهد همچو گرز آرد زنی — دل چه میگوید بدیشان اهبطوا — طرفه وصلت طرفه پنهانی سبب

دل مگر مهر سلیمان یافته است — که مهار پنج حس بر تافته است — پنج حسی از برون اشکوفه رو — پنج حسی از درون ما موله رو

وه حس و هفت اندام دگر — انچه اندر گفت نایدم شمر — چون سلیمانی دلا در مهتری — بر پری و دیو زن انگشتری

گر درین ملکت بری باشی ز تو — خاتم از دست تو نستاند عدو — بعد ازان عالم بگیرد اسم تو — وو جهان محکوم تو چون جسم تو

ور ز دست تو بیوفتد خاتم را بهر — پادشاهی فوت شد بخت ببرد — بعد ازان یا حسرة شد للعباد — بر شما ختوم تا یوم التناد

متهم کردن غلامان و خواجه تاشان لقمان را که میوه‌های خوب خورده

در تو دیو خویشتن را منکری — از تزاز و آینه کی جان بری

بود لقمان پیش خواجه خویشتن — در بیابان بندگانش خوار تن — میفرستاد او غلامان را بباغ — تا که میوه آیدش بهر فراغ

بود لقمان در غلامان چون طفیل — پر معانی تیره صورت همچو لیل — آن غلامان میوه‌های جمع را — خوش بخورد ندار نهیب طمع را

خواجه بر لقمان ترش گشت گران — چون تفحص کرد لقمان آن زمان — در عتاب خواجه اش بگشاد لب

گفت لقمان سید اکنون بنده خائن نباشد مرتجی — استحان را کار فرمایی کیا — شربت رانش بده بهر نما

امتحان کن جمله را ای کریم — سیرمان در ده تو از آب حمیم — بعد ازان ما را بصحرای کلان — تو سواره ما پیاده بر دوان

انگهان بنگر تو بد کردار را — صنعهای کاشف اسرار را — مر غلامان او خورد ندان ز بیم

بعد ازان میداد شان او دوشها — می دویدندی میان کشتها — آب می آورد ز ایشان میوه‌ها

چونکه لقمان را در آمد قی ز ناف — می در آمد از درونش آب صاف — پس چه باشد حکمت رب الوجود

یوم تبلی السرائر کلها — بان سنکم کامن لا یشتهی — جلد الاستار عما افضحت

مار ازان آمد عذاب کاذبان — که هجر را نار باشد استحان — پند گفتیم و نمی پذیرفت پند

ریش بر را دار و بد یافت گی — مر سر خر را سزد دندان سگ — زشت را هم زشت جفت پاک جفت

پس تو هر چیزی که میخواهی بگیر — نور خواهی مستعد نور شو — دور خواهی خویش بین دور شو

در رهی اژدهایی ازین سخن مگریز — سر کش از دوست و اسجدوا قربا — سرکشان را این سزا سر در عذاب

حکایت دیدن پیغمبر صلعم و جواب آن حضرت

این سخن پایان ندارد و خیز زید — سر بنه و الله اعلم بالصواب

ناطقه چون خاصیت آمد عیب را — غیر مطلوب حق آمد چند گاه — بر براق ناطقه بر بند قید

تا که مران در کش عنان مستویا — حق همی خواهد که نومیدان او — این دُم دل زن ابران بر بند دم

هم مشرف در عباد تهای او — مشتغل گشته بطاعتهای او — هم بامیدی مشرف می شوند — زین عبارت هم نگردانند رو

خواهد آن رحمت بتابد بر همه — بر بدو نیک از عموم مرحمه — حق همی خواهد که هر پیر و اسیر — چند روزی در رکابش می دوند

این رجا و خوف در پرده بود — تا پس این پرده پرورده بود — چون دریدی پرده کو خوف و رجا — بار جا و خوف باشند و حذیر

حکایت

بر لب جو بر دو ظبی یک فتی — غیب را شد کرد فر بر ملا — که سلیمان ست ماهی گیر ما

گر رویت این از چه فروست و خشت — در تهیمای سلیمانیتش جیست — اندرین اندیشه می بود او دو دل — تا سلیمان گشت شاه مستقل

دیو رفت از ملک و تخت او گریخت — تیغ بنجشش خون آن سلطان بریخت — کرد در انگشت خود انگشتری — رفت اندیشه و گمانش کمتری

وهم آن گاهست کو پوشیده است — این گمان خود از پی نادیده است — چونکه شد حاضر خیال او برفت

گر سمای نور بی باریدنی ست — هم زمین تاریی بالیدنی ست — می رهاند جانها را از خیال

یؤمنون بالغیب می باید مرا — زان بدستم روزن فانی سرا — لیک یک صد بود ایمان غیب — نیک دان و بگذر از تزویر و ریب

چون شگافم آسمان را در ظهور — چون بگویم هل ترى فیها فطور — تا درین ظلمت تحری می کنند — هر کسے رو جانبی می آورند

مدتی معکوس با سر شکار — نخمه را وزدا آورد بر دار با — تا که بس سلطان و عالی همتی — بندهٔ بنده خود آمد ساعتے

بندگی در غیب آید دست بوس — حفظ غیب آید در استبعاد و خوش — کو که مدح شاه گوید پیش او — تا که در غیبت بود او شرم رو

قلعه داری کز کنار مملکت — دور از سلطان و سایه سلطنت — پاس دارد قلعه را از دشمنان — قلعه آن شد بال بیکران

غائب از شه در کنار تخت ها — هیچ حاضر او نگهدارد وفا — نز شه بهتر بود از و گیران — که بخدمت حاضر اند جان کنان

پس لغیبت نیم ذره حفظ کار — بیگمان حاضری آن صد هزار — طاعت و ایمان کنون محمود شد — بعد مرگ اندر عیان مردود شد

چونکه غیب و غائب و روپوش به — پس دهان بندد لب خاموش به — ای برادر دست او را در سخن — خود خدا پیدا کند علم لدن

پس بود خورشید را رویش گواه — آن شے اعظم الشاهد آله — هم خدا و هم ملک هم عالمان

یشهد الله الملک و اهل العلوم — انه لا رب الا من یدوم — تا شود اندر گواهی مشترک

زانکه شعشاع حضور آفتاب — چون خفاشی کو تلف خورشید را — بر تناید بگسلد امید را

پس ملایک را چو ماها باز دان — گاین ضیا ماز آفتابی یا قیم — چون خلیفه بر ضعیفان تا قیم

چون مه نو یا سه روزه یا که بدر — مرتبه هر یک بود در نور قدر — بر مراتب هر ملک را آن شعاع

رسولان صاحب بالهامی دو دو و سه سه و چهار چهار ۱۲

همچو پاهای عقول انسیان — که بسی فرق ست شان اندر میان — پس قرین هر بشر دیگ دهد — آن ملک باشد که مانندش بود

چشم اغمش نور خورچون شد خفیف — گفتن پیغمبر صلعم مر زید را که این سر را فاش تر این بامکن — اختر و را شمع شد تا روز میاف

گفت پیغمبر که اصحابی نجوم — رهروان را شمع و شیطان را رجوم — هر کسے را گر بدی آن چشم و فر — که گر فتی ز آفتاب چرخ نور

کی ستاره حاجتستے ای دلیل — که بود بر نور خورشید او دلیل — هیچ ماه و اختری حاجت نبود — که بود بر آفتاب حق شهود

ماه می گوید بابر و خاک و نی — من بشر بودم ولی بوحی حق — چون شما تاریک بودم از نهاد — وحی خورشیدم چنین نوری بداد

ظلمتے دارم به نسبت با شموس — نور دارم بهر ظلمات نفوس — زان ضعیفم تا تو تابی آوری — که نه مرد آفتاب انورے

همچو شهد و سرکه در هم یافتم — تا سور نج جگر ره یافتم — چون ز علم و از هدیٰ ای نیک بین — سرکه را بگذار مے خور انگبین

تخت دل معمور شد پاک از هوا — بر وی الرحمن علی العرش استوی — حکم بر دل بعد ازین بی واسطه — حق کند چون یافت دل این را بطه

این سخن پایان ندارد وزید گو — تا دهم پندش که رسوائی مجو — نیست حکمت گفتن این اسرار را — چون قیامت میرسد اظهار را

زید را اکنون نیابی گو گریخ — جست از صف نعال و نعل ریخت — تو که باشی زید هم خود را نیافت — همچو اختر که بر و خورشید تافت

نی ازو نقشے بیابی نی نشان — نی کهی یابی نه راه کهکشان — شد حواس و نطق بی پایان ما — محو نور دانش سلطان ما

حس ها و عقلها شان در درون — موج در موج لدنیا محضرون — چون بیامد صبح و وقت بار شد — انجم پنهان شده بر کار شد

خلق عالم جملگی پیش شوند — پرده ها بر رو کشند و بنوند — صبح چون دم زد علم افراشتے — هر متے از خوابگه برداشتے

پیشان را داد هر حق هوشها — حلقه حلقه حلقه ها در گوشها — پای کوبان مست افشان و متا — تا زنازان ربنا اجیبتنا

آن جلوه و آن عظام رمیمه — فار سان گشته غبار انگیخته — حمله آرند از عدم سوی وجود — در قیامت هم شکور و هم کنود

سر چه می پیچی چه را نادیده — در عدم ز اول نه سر پیچیده — که مرا که بر کند از جای خویش — که نبودت و مگان و در خیال

می نه بینی صنع را نیت را — چون کشید او وهمی پیشانیت را — تا کشیدت اندرین ما نواحال — که نبودت و مگان و در خیال

آن عدم او را همه بنده است — کار کن و یا سلیمان زنده است — دیو می سازد جفان کالجواب — زهره نی تا دفع گوید یا جواب

خویش را بین هیچ هیکل زن نمی — مر عدم را نیتر لرزان بین مقیم — ور تو دست اندر مناصب می زنی — هم ز ترس ست انگه جانی میکنی

هر چه جز عشق خدای احسن ست — گر شکر خوارست آن جان کندن ست — چیست جان کندن سعی مر گ آمدن — دست در آب حیاتی ناز دن

خلق را او دیده در خاک ممات — صد بگمان دارند در آب حیات — بهد کن تا صد گمان گردو نود — شب بود در نوبهی شب رود

در شب تاریک جو آن روز را — پیش کن آن عقل ظلمت سوز را — در شب بے رنگ بس نیکی بود — آب حیوان جنت تاریکی بود

سر خفتن کے توان دانشتن — با چنین صد تخم غفلت کاشتن — خواب مرده و لقمه مرده یار شد — خواجه خفت و رد دشب در کار شد

تو نمیدانی که خصمانت کمانند — نار یان خصم وجود خاکیند — نار خصم آب و فرزندان او ست — همچنانکه آب خصم جان او ست

آب آتش را کشد زیرا که او — خصم فرزندان آنست و عدو — بعد ازان این نار نار شهوت ست — کاندر و اصل گناه و زلت ست

نار سیر و سنی بآب بی بفسرد | نار شهوت تا بدوزخ می برد | نار شهوت می نیارامد بآب | زانکه دارد طبع دوزخ در عذاب

نار شهوت را چه چاره نور دین | نور کم الطفا نار الکافرین | چه کشد این نار انور خدا | نور ابراهیم را ساز او بسا

تا ز نار نفس چون نمرود تو | وا رهد این جسم همچون عود تو | نار پاکان را ندارد خود زیان | کی رخاشاکی شود در یا نهان

هر که تریاک خدائی را بخورد | گر خورد زهری نگوئیش کی برد | خود کند زهر را ربخود ترا | وانکه معمور است از و معمور تر

گر طبیبت گوید ای رنجور زار | از عسل پرهیز کن این هوش دار | گر جوابش گوئی از جهل ای سقیم | که چرا تو میخوری بی ترس و بیم

گوید حمد دل حکیم نکته دان | کج قیاسی کرده چون ابلهان | در تو علت می فزود زهر نار | هین کمن با نار هیزم را تو یار

زین دو آتش خانه ات ویران شود | قالب زنده از و بی جان شود | در بن این نار یست هست آن همچو نور | نار صحت در تن افزاید مرور

نار صحت چون فزود در وجود | بی زیان تن بود صد گونه سود | شهوت ناری بر اندن کم نشد | آن بر اندن کم شود بی هیچ حد

تا که هیزم می نهی بر آتشی | کی نمیرد آتش از هیزم کشی | چونکه هیزم باز گیری نار مرد | زانکه تقوی آب سوی نار برد

آتش افتادن در شهر در ایام عمر رضی الله تعالی عنه

کی بگردد با آتش رو ی خوب | کو نهد گلگونه از تقوی القلوب

آتشی افتاد در عهد عمر | هیچ چوب خشک میخورد و حجر | در فتاد اندر بناو خانها | تا زداند بر پر مرغ و لانها

نیم شهر از شعله ها آتش گرفت | آب می ترسید از ان و شمی گفت | مشکهای آب و هر که مے زدند | بر سر آتش کسان میموختند

آتش از استیزه افزودی بسی | کاتش ما می نمیرد هیچ زاب | خلق آمد جانب عمر شتاب | بحل بگذارید اگر آن نمیند

گفت این آتش ز آیات خداست | شعله از آتش بحل ثباتست | آب بگذارید و نان قسمت کنید | خلق گفتندش که در کشوده ایم

ملسنے و اهل قوت بوده ایم | گفت نان بر رسم دعوت داده اند | از برای حق دری نگشاده اند

نز برای ترس و تقوی و نماز | مال تخم ست و بهر شوره مه | تیغ را در دست بهر دین بده

همنشین حق بجو با او نشین | هر کسے بر قوم خود ایثار کرد | کافه پندارد که او خود کار کرد

خصومت بردن پیش امیر المومنین علی رضی الله عنه

از علی آموز اخلاص عمل | شیر حق را دان منزه از دغل

انداختن آن حضرت شمشیر را از دست

در غزا بر پهلوانی دست یافت | زود شمشیری برآورد و شتافت

او خدو انداخت بر روی علی | سجده آرد پیش او در سجده گاه

افتخار هر نبی و هر ولی | او خدو انداخت بر روی که ماه

در زمان انداخت شمشیر آن علی | از نمودن عفو و رحم بی محل

گرد او اندر غزا بیش کاهلے | گشت حیران آن ببازد در عمل

گفت بر من تیغ تیز افراشتے | تا شدی تو دست من اکنون سست

از چه افگندی مرا بگذاشتے | آن چه دیدی بهتر از پیکار تن

آن چه دیدی تا چنین برقی نمود | تا چنین خشمت نشست و بار جست | آن چه دیدی که مر ان عکس دید | در دل و جان شعله آمد پدید

آن چه دیدی بهتر از کون و مکان | که به از جان بود و بخشیدیم جان | در شجاعت شیر ربانیستے | در مروت خود که داند کیستے

در مروت ابر سوسائے پیست | کاو مدار روی خوان و نان نیست | ابر ها گندم دهد کان را بجست | پخته و شیرین کند مردم چو پست

لکھنؤ

ابر موسی پر رحمت بر گشاد — پشمه و شیرین بی زحمت بداد — از برای پشمه خواران کرم — رحمتش فراخت در عالم علم

تا چل سال آن وظیفه دان عطا — کم نشد یک روز زان اهل رجا — تا هم ایشان از خسیسی خاستند — گندنا و ترهٔ و خس خواستند

چلگه گفتند با موسی ز آز — بقل و ثوم و عدس سیر و پیاز — زان گدا روئی و حرص آنشان — منقطع شد من و سلوی از آسمان

امت احمد که هستند از کرام — هست باقی تا قیامت آن طعام — چون اجابت عندلیبی فاش شد — لطیم و لیسقی کنایت اش شد

هیچ بی تاویل این را در پذیر — تا در آید در گلو چون شهد و شیر — زانکه تاویل ست داد او عطا — چون که بیند آن حقیقت را خطا

آن خطا دیدن ز ضعف عقل آمد — عقل کل مغز ست و عقل جزو پوست — گویش تاویل کن تو اخبار را — مغز را بد گوی نے گلزار را

ای علے که جمله عقل دیده — شمه و اگوازانچه دیده — تیغ حکمت جان مارا چاک کرد — آب علمت خاکیارا پاک کرد

باز گویم کاین اسرار هوست — زانکه بی شمشیر کشتن کار اوست — صانع بی آلت و بی جارحه — واهب این هدیه ها بی رایحه

صد هزاران می چشاند روح را — که خبر نبود دو را چشم و گوش را — صد هزاران روح بخشد هوش را — که خبر نبود دو را چشم و گوش را

باز گوای بازعرش خوش مکان — تا چه دیدی این زمان از کرد گار — چشم تو ادراک غیب آموخته — چشمهای حاضران بر دوخته

آن یکی ماهے همی بیند عیان — وان یکی تاریک می بیند جهان — وان یکی سه ماه می بیند بهم — این سه کس نشسته یک موضع بهم

چشم هر سه باز و چشم هر سه تیز — در تو آمیزان و از من در گریز — بر تو نقش گرگ و بر من یوسفی ست — سحر عیب ست این عجب لطف خفی ست

عالم از هجده هزار ست و فزون — هر نظر را نیست این هجده زبان — راز کبشا ای علے مرتضے — ای پس سر را القضا احسن القضا

یا تو واگو انچه عقلت یافت ست — یا بگویم انچه بر من تافت ست — از تو بر من تافت چون داری نهان — میفشانی نور چون مه هر زمان

لیک اگر در گفت آید قرص ماه — شیر وان راز و دتر آرد براه — از غلط ایمن شوند از ذهول — بانگ سه غالب شود بر بانگ غول

گاه بی گفتن چو باشد رهنما — چون بگوید شد ضیا اندر ضیا — چون تو بابی آن مدینه علم را — چون شعاعی آفتاب حلم را

باز باش ای باب جویای باب — تا رسند از تو فتوح اندر لباب — باز باش ای باب رحمت تا ابد — بارگاه ما له کفوا احد

هر هوا و فرهٔ خود منظری ست — تا کشاده کی بود کانجا دری ست — تا نه کبشاید دری را دیده بان — در درون هرگز نجنبد این گمان

چون کشاده شد دری حیران شود — مرغ امید و طمع پران شود — غافلی ناگه بویران گنج یافت — بهوی هر ویرانه زان پس می شتافت

تا ز درویشے نیابی تو گهر — کے گهر جوئی ز درویش دگر — سالها گر طبل و دبا نجوی ویش — نگذرد از اشگاف بینیهای خویش

تا نه بینی نایدت از غیب بو — سوال کردن آن کافر از انحضرت که چون بر من ظفر — غیر بینی هیچ مے بینے بگو

پس بگفت آن تو مسلمان دلی — یافتی چرا از قتل من اعراض فرمودی و مرا نکشتی — از سر مستی و لذت باد لے

گه بفرمایا امیر المومنین — تا بجنبد جان به تا هم چو نین — هفت اختر هم چنین رامد قی — میکند ای جان نبوت صد قی

چونکه وقت آید که جان گیرد چنین — آفتابش آن زمان گردد سمین — چون چنین رانوبت تدبیر رود — از ستاره سوی خورشید آید او

این چنین هم جنبش آید ز آفتاب — کافتابش جان همی بخشد شتاب — آن دگر اجرام بجز نقشے نیافت — این چنین تا آفتابش بر نتافت

ظ بیت ۹۱ قبل ۱۲ ظ بیت ۹۲ قبل ۱۲ ظ بیت ۹۳ قبل ۱۲ ظ بیت ۹۴ قبل ۱۲ ظ بیت ۹۵ قبل ۱۲ ظ بیت ۹۶ قبل ۱۲ ظ بیت ۹۷ قبل ۱۲ ظ بیت ۹۸ قبل ۱۲ ظ بیت

از کدامین ره تعلق یافت او — در جهیم با آفتاب خوبرو — آن ره پنهان که دور از حس ماست — آفتاب چرخ را بس راهبهاست

آن رهی کز زر بیابد قوت ازو — وان رهی که سنگ شد یاقوت ازو — آن رهی که سرخ سازد لعل را — وان رهی که برق بخشد نعل را

آن رهی که پخته سازد میوه را — وان رهی که دل دهد کالیوه را — بازگواسے بازپرا فروخته — باشه و باساعدش آموخته

بازگوای باز عنقا گیر شاه — ای سپاه اشکن بخود تنی با سپاه — امت وحدی یکی و صد هزار — بازگوای بنده بازت را شکار

جواب گفتن علی که سبب تمشیر افکندن چه بود و دران حال

در محل قهر این رحمت رهیست — اژدها را دست دادن کار کیست

گفت من تیغ از پی حق میزنم — بندهٔ حقم نه مامور تنم — تیر حقم نیستم شیر هوا — فعل من بی دین من باشد گوا

من چو تیغم وان زننده آفتاب — مار سیت اذ ریست در حراب — رخت خود را من نه بردا شتم — غیر حق را من عدم انگاشتم

من چو تیغم پر گهرهای وصال — زنده گردانم نه کشته در قتال — سایه ام من که خدایم آفتاب — حاجبم من نیستم او را حجاب

خون نپوشد گوهر تیغ مرا — باد از جا کے برد میغ مرا — کرنیم کوهم ز صبر و حلم و داد — کوه را کے در رباید تند باد

آنکه از بادی رود از جا خسی ست — زانکه با دا موافق خود بسی ست — با دخشم و با دشهوت با دآز — بُرد او را که نبود اهل نیاز

با دکبر و با دعجب و با دخشم — بُرد او را که نبود از اهل علم — کوهم و هستی من بنیاد اوست — در شوم چون کاه با دم با د اوست

جز یاد او نجنبد بر سبیل من — نیست جز عشق احد بر خیل من — خشم بر شاهان شه و ما را غلام — خشم را من بسته ام زیر لگام

تیغ حلم گردن خشم را زدست — خشم حق بر من چو رحمت آمدست — غرق نورم گرچه سقفم شد خراب — روضه گشتم گرچه هستم بو تراب

چون در آمد علتے اندر غزا — تیغ را دیدم نهان کردن سزا — تا احب الله آید نام من — تا که ابغض الله آید کام من

تا که اعطا الله آید جود من — تا که امسک الله آید بود من — بخل من لله عطا الله و بس — جمله لله ام نیم من آن کس

وانچه لله میکنم تقلید نیست — نیست تخییل و گمان جز دید نیست — ز اجتهاد و از تحری رسته ام — آستین بر دامن حق بسته ام

گر رهی پرم همے بینم مطار — در رهی کردم همے بینم مدار — ور کشم باری بدانم تا کجا — ما هم و خورشید بینم پیشوا

بیش ازین با خلق گفتن ردّی ست — بحر را کنجای اندر جوی نیست — پست میگویم باندازه عقول — عیب نبود این بود کار رسول

از غرض حرم گواهی حرمتو — که گواهی بندگان نرزد بجو — در شریعت مرگواهے بنده را — نیست قدرے وقت دعوی قضا

گر هزاران بنده باشندت گواه — شرع نپذیرد گواهی شان بکاه — بندهٔ شهوت بتر ز زنگ حق — از غلام و بندگان مسترق

کاین بیک لفظے شود آزاد و حر — وین ندید شیرین و میرد سخت مر — بندهٔ شهوت ندارد خود خلاص — چز بفضل ایزد انعام خاص

ور چهی افتادگان را غور نیست — وان گناه اوست جبر و جور نیست — ور رهی انداخت او خود را که من — در خور قهرش نمی یابم رسن

چون گناه اوست اے جان چون کنم — که ورا از قهر چه بیرون کنم — بس کنم گر این سخن افزون شود — خود جگر چه بود که خارا خون شود

این جگر با خون نشد از سختی ست — غفلت و مشغولی و بد بختی ست — خون شود در ریگ خونش سود نیست — خون شود این وقتی که خون مردنیست

چون گواهی بندگان مقبول نیست — عدل و باشد که بنده عدل نیست — گفت ارسلنا ک شاهد رسل — زانکه شد از کون و حدثین حجل

چونکه حرم خشم کے بندد مرا — نیست آنجا جز صفات خود مرا — اندر آ اکنون که رستے از خطر

تو منی و من تو با تو من خوشم — سنگ بودی کیمیا گردت گهر — رسته از کفر و خارستان او

بس نخجسته معصیت کان کرد کرد — تو علی بودی علی را چون کشم — معصیت کردی به از هر طاعتے

فی زبسکه ساحران فرعون جان — فی زخاری بر دمد اوراق ورد — نے عمر را قصد آذر رسول

کے بدید ندی عصا و معجزات — میکشید و گشت دولت عون شان — گر نبودی سحر شان و آن جحود

چون سبدل میکند او سیات — معصیت طاعت کند آدم عصات — نا امیدی بر اجتهاد گردن زدنست

او بکوشد تا گناهے آورد — عین طاعت میکند زخم و شات — زین شود مرحوم شیطان رجیم

اندر آ من قد کشادم مر ترا — زان گنه مارا بجاهے آورد — چون به بینی کان گنه شد طاعتے

پس وفا گر را چه بخشم تو بدان — تف زدی و تحفه دادم مر ترا — مر جفا گر را چنینها میدهم

من چنان مردم که بر خوئی خویش — گنجها و ملکهاے جاودان — جاودانه بادشاهی بخشمش

گفتن پیغمبر بگوش رکابدار امیر المومنین علی که هر آینه کشتن امیر بدست تو خواهد بود

گفت پیغمبر بگوش چاکرم — که هلا کم عاقبت بر دست اوست — او همی گوید بکش پیشین مرا

کرد اگه آن رسول از روی دوست — با قضا من چون توانم حیله جست — او همی افتد به پیشم کای کریم

من همی گویم چو مرگ من ز تست — تا نسوزد جان من بر جان خود — من همی گویم برو جف القلم

تا نیاید بر من این انجام بد — زانکه این را من نمیدانم ز تو — آلت حقی تو فاعل هوست حق

هیچ بغضے نیست در جانم ز تو — گفت هم از حق و آن نفسیست — گر کند بر فعل خود او اعتراض

گفت او پس این قصاص از بهر چیست — زانکه در قهرست در لطف احد — اندرین شهر حوادث میرداست

اعتراض او را رسد بر فعل خود — آن شکسته گشته را نیکو کند — رمز نسخ آیة او ننسها

آلت او را اگر خود بشکند — او کیا برد و عوض آورد و رد — شب کند منسوخ شغل روز را

هر شریعت را که حق منسوخ کرد — تا جادی سوخت زان آتش فروز — گرچه ظلمت آمد آن نور سباست

باز شب منسوخ شد از نور روز — سکته سرمایه آوازه شد — که ز ضد ها ضد ها آید پدید

فی دوران ظلمت خیمه ها تازه شد — صلح این آخر زمان آن جنگ بد — تا امان یابد سر اهل جهان

جنگ پیغمبر مدار صلح شد — تا بیاید نخل قامتها و بر — تا نماید باغ و میوه خرمیش

باغبان زان میبرد شاخ خضر — تار هاند زرد و بیماری عیب — مر شهیدان را حیات اندر فناست

میکند دندان بد آن طبیب — پس فنا باد آمد و رون نقصها

چون بریده گشت حلق بندق خوار — حلق حیوان چون بریده شد بهل — حلق انسان رست و افزاید فضل
حلق انسان چون ببرد این چنین — تا چه زاید کن قیاس آن از این — حلق ثالث زاید و تیمار او
حلق بریده خورد شربت ولی — حلق از لاسته مرده در بلی — بس کن ای دون همت کوته بیان
نان نداری میوه ما تند بید — کاربرد بری پی نان پسید — گر ندارد صبر زین نان جان حس
جامه شوئی کرد خواهی ای فلان — رو مگردان از محله کاوران — گرچه نان نشکست مر روزه ترا
چون شکسته بند آمد دست او — پس رفو باشد یقین شکست او — گر تو آنرا بشکنی گوید بیا
پس شکستن حق او باشد کراو — مر شکسته گشته را داند رفو — آنکه داند دوخت او داند درید
خاندا کند و چو جنت ساخت او — پست کرد و بر فلک افراخت او — خانه ویران کند زیر و زبر
گر یکی سر را ببرد از بدن — صد هزاران سر برآرد در زمن — گر نفرمودی قصاص او بحیات
خود کرا زهره بدی تا او ز خود — بر اسیر حکم حق تیغی زند — زانکه داند هر که چشمش را کشود
هر کرا آن حکم بر سر آمدی — بر سر فرزند هم تیغی زدی — تو بترس و طعنه کم زن بر بدان
پیش حکم حق نبد گردن جان — تمسخر و طعنه مزن بر گمران — تا که آدم بر بلیسی کو شقی ست

تعجب کردن آدم از فضل ابلیس و عذر آوردن و توبه کردن

خویش بینی کرد و آمد خود گزین — تعجب کرد آن آدم از فضل ابلیس — خنده زد بر کار ابلیس لعین
بانگ برزد عزت حق کای صفی — تو نمیدانی ز اسرار خفی — پوستین را باز گونه کرد کنه — کوه را از بیخ و از بن برکنم
پرده صد آدم آندم بر درم — صد بلیس نو مسلمان آورم — گفت آدم توبه کردم زین نظر — اینچنین گستاخ نندیشم دگر
یارب این جرات ز بنده عفو کن — توبه کردم می نگیرم زین سخن — یا غیاث المستغیثین اهدنا
لا تزغ قلبا هدیت یا کریم — واصرف السوء الذی خط القلم — بگذران از جان ما سوء القضا — وا سپار ما را ز اخوان الصفا
ای خدا ای فضل تو حاجت روا — با تو و با هیچکس ننمو درو — تلخ تر از فرقت تو هیچ نیست — بی پناهت غیر بیچارگی نیست
رخت ما هم رخت ما را راهزن — جسم ما مر جان ما را بند کن — دست و پا چون پای مار ما خورد — بی امان تو کسی جان کی برد
در بر و جان این خطرهای عظیم — بُرده باشد مایه او بارو بیم — تا ابد با خویش کو رست و کبود
چون تو نهی راه و جان بیخ در بگیر — جان که بیتو زنده باشد مرده گیر — مر ترا آن میرسد ای کامران
ور تو ماه و مهر را گوئی بخفا — در تو قدر سور را گوئی دو تا — ور تو کان و بحر را گوئی فقیر
آن بنسبت با کمال تو روا ست — ملک و اقبال و غنا ها مر تراست — که تو پاکی از خطر وز نیستی
آن که روید تا ندوزد تن کفن — وان که بدرید ست اندوزد ختن — می بسوزد دهر خزان هر باغ را — باز روید مر گل صباغ را
کای بسونیده برون آ تازه شو — بار دیگر خوب و خوش آوازه شو — چشم نرگس کور شد بازش ببخت — خلق فی مزید و باز اهدا فتوا

ما چو مصنوعیم و صانع پیشتیم — جز بوَد[۹۱] وجزکه قانع نیستیم — ما همه نقصے و نقصی می زنیم — گر نخواهے ما همه اهریمنیم[۹۲]

زان زاهرمن همی رهید ستیم ما — که خریدی جان ما را از عدے[۹۳] — تو عصا کش هر کرا کو زر گزیست — بی عصا و بی عصا کش کو ریست

غیر تو هر چه خوش ست و ناخوش ست — آدمی سوزست عین آتش ست — هر کرا آتش پناه و پشت شد — هم مجوسی گشت و هم زردشت شد

کل[۹۴] شیء ما خلا الله باطل — ان فضل الله غیم هاطل — باز روسوی علے و خویش — وان کرم با خوئی و افزونیش

گفت دشمن را همی میهم بجشم — بقیه قصه امیر المومنین علے[۹۵] و مسامحت — روز و شب بر وے ندارم هیچ خشم

زانکه مرگم هیچو جان خوش آمدست — و اغماض او با خوئے و رکابدار خویش — مرگ من لعبت چنگ اندر زدست

مرگ بیمرگے بود مارا حلال — برگ بی برگی ترا چون برگ شد — جان باقی یافتے و مرگ شد

ظاهرش مرگ و بباطن زندگی — ظاهرش[۹۶] اثبر نهان پایندگی — از رحم زادن جنین را رفتنست — در جهان اورا زنو شبگشتنست

آنکه مردن پیش جانش سهلکاست — حکم لا تلقوا بایدیکم مراست[۹۷] — نهی لا تلقوا بباید یکم مراست

زانکه نهی از دانه شیرین بود — تلخ را خود نهی حاجت کی شود — تلخی و مکروهش خود نهی اوست

دانه مردن مرا شیرین شدست — بل هم احیاء پی من آمدست[۹۸] — ان فی قتلی حیوتے دائما

کم افارق موطنی حتے متے — فرقتی لو لم تکن فی ذا لسکون — لم یقل انا الیه راجعون

راجع آن باشد که باز آید بشهر — سوی وحدت آید از تفریق دهر — چون شنید این سر ز سینه گشت نیم

بازآمد کی علی زود دم بکش — اقتادن کابدار در پای امیر المومنین علے[۹۹] — تا نه نیم آن دم و وقت ترش

من حلالت می کنم خونم بریز — که ای امیر مرا بکش و ازین بلیه برهان — تا نه بیند چشم من آن رستخیز

گفتم ار هر ذره خونے شود — خنجر اندر لف بقصد تو بود — چون قلم بر تو چنین خطی کشید

لیک بیغم شو شفیع تو منم — خواجه روحم نه مملوک تنم — بی تن خویشم فتے[۱۰۰] ابن الفتے

خنجر و شمشیر شد ریحان من — مرگ من شد بزم و نرگسدان من — مرحبا مرگی که او بینان کند

زان بظاهر کو شد اندر چاه و حکم — تا اسیران را نماید راه و حکم — تا نولیسد او بهر کس نامه

تا اسیرے را دهد جان دگر — تا دهد نخل خلافت را ثمر — فکرت پنهانیت گردد عیان

این گمان بد ببر ای فی ولباب — بیان آنکه فتح طلبیدن پیغمبر صلی الله علیه و — باخود آ و الله اعلم بالصواب

جهد پیغمبر بفتح مکه هم — آله در مکه و غیرها جهت دوستی ملک دنیا نبود — کی بود در حب دنیا متهم

آنکه او از مخزن هفت آسمان — چون که فرموده الدنیا جیفة و طالبها کلاب — چشم دل بر بست روز امتحان

از پی نظاره او حور و جان — پر شده آفاق هر هفت آسمان — قدسیان افتاده بر خاک رهش — صد چو یوسف او فتاده در چهش

خویشتن آراسته از بهر او — خود ورا پروائے غیر دوست کے — آنچنان پر گشته از اجلال حق — کاندر و هم ره نیابد آل حق[۱۰۱]

لایسع فینا نبی مرسل — والملک و الروح ایضا فاعقلوا
گفت ما زاغیم چون زاغ نی — مست صبا غیم مست باغ نی
چونکه مخزنهای افلاک و عقول — چون خسے آمد بر چشم رسول
پس چه باشد کهه دشام عراق — که نماید او نبرد و اشتیاق
آن گمان بروی ضمیری بد کند — کو قیاس از جهل و حرص خود کند
زر بینے جمله نور آفتاب — بشکن آن شیشه کبود و زرد را
کرد فارس گرد سرافراشته — گرد دیدا بلیس و گفت این فرخ طین
تا تو می بینے غیر زان را البشر — گر نه فرزند بلیسے اے عنید
من نیم سگ شیر حقم حق پرست — شیر دنیا جوید اشکاری و برگ
چونکه اندر مرگ بیند صد وجود — شد هوای مرگ طوق صادقان
در سبے فرسود کای قوم یهود — همچنان که آرزوی سود هست
ای یهودان بهر ناموس کسان — یک یهودی خود نماند در جهان
گفت اگر اندین را بر زبان — یک یهودی خود نماند در جهان
جزیه پدر فقد و می بودند شاد — پس یهودان مال بردند و خراج
اندر آور گلستان از مزبله — این سخن را نیست پایانی پدید
هم نبردش گفت از بهر خدا — بی توقف زود تر در نه قدم

گفتن امیر المومنین باقرین خود که سبب ناکشتن تو چه بود و مسلمان شدن او بدست حضرت

گفت امیر المومنین با آن جوان — نیم بهر حق شد و نیمے هوا
چون خدو انداختی بر روی من — آن حقے کرده من نیستے
تو نگاریده کف موسیستے — نقش حق را تو بامر حق شکن
گر براین فشنید و نوری شد پدید — گفت من تخم جفا میکاشتم
در دل او تا که زناری برید — بل زبانه هر ترا زو بوده
تو ترا زو سے احد خوبوده — تو فروغ شمع کیشم بوده
تو بتا رو اصل خویشم بوده — که چراغت روشنی بذرفت از و
من غلام آن چراغ شمع خو — کو چنین گوهر درآرد در ظهور
من غلام موج آن دریای نور — مر ترا دیدم سرافراز زمن
عرضه کن بر من شهادت تا کمن

۱ اشارہ بحدیث شریف نحن معاشر الانبیاء امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولهم ۲ اشارہ بآیہ شریفہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ۳ اشارہ بآیہ شریفہ ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنهم اللہ فی الدنیا و الآخرة و اعد لهم عذابا مهینا ۴ اشارہ بآیہ شریفہ ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنهم اللہ فی الدنیا و الآخرة و اعد لهم عذابا مهینا

قرب پنجه کس ز خویش و قوم او | عار فانه سوی دین کرد مدرو
او به تیغ حلم چندین خلق را | وا خرید از تیغ چندین حلق را
تیغ حلم از تیغ آهن تیزتر | بل ز صد لشکر ظفر انگیزتر

خاتمهٔ دفتر اول مثنوی

ای دریغا لقمه دو خورده شد | جوششش فکرت ازان افسرده شد
گندمی خورشید آدم را کسوف | چون فنب شعشاع بدرے را خسوف
نان چو معنی بود خورد شیخ و بود | انیت لطف دل که از کشت گل
چونکه آن سبزیش رفت و خشک گشت | چونکه صورت گشت انگیز وجود
نان چو معنی بود بود آن خار سبز | همچو خار سبز کاشتر مے خورد
برهان بوسخوری این خشک را | چون همازامی خورد اشتر بشت
سخت خاک آلود مے آید سخن | می دراند کام و لبش امی دین
صبر آرد آرزو رانے شتاب | چونکه صورت شد کنون خشک و کبنه
بعد ازان کا سیخت معنی با تری | توبدان عادت کدا و لیش ازین
آب تیره شد سرچه بندد کن | گشت خاک آلود و خشک و کبنه
تا خدا ایشان باز صاف و خوش کند | زان گیاه اکنون بپرهیز ای شتر
انگه تیره کرد هم صافش کند | صبر کن والله اعلم بالصواب

تمت وختمت

فهرست مجلد ثانی از کتاب مثنوی مولوی معنوی

بسم الله الرحمن الرحیم

بیان بعضے از حکمت تا خیر این مجلد دوم که اگر جمله حکمت الهی بنده را معلوم شود و در فوائد آن کار بنده از ان کار فرو ماند و حکمت بے پایان حق تعالی ادراک او را ویران سازد و بدان کار نپردازد پس حق تعالی شمهٔ ازان حکمت بی پایان مهار بینی او کند و او را بدان کار کشد و اگر او را ازان فائده هیچ خبر نکند هیچ نجنبد زیرا که دی را جنبانیدن از بهر آنست که از بهر آن مصلحت آفریده شده است و اگر حکمت آن بر و فرو ریزد هم تواند جنبیدن چنانکه در بینی شتر اگر مهار نبود نرود و اگر سخت بزرگ هم بود نرود و فرو خسپد و ان من شیٔ الا عندنا خزائنه و ما ننزله الا بقدر معلوم خاک بے آب کلوخ نشود و چون آب بسیار بود هم کلوخ نشود و السمار رفعها و وضع المیزان بمیزان دید هر چیز را نه بے میزان و بے حساب الا کسانے که از عالم

خلق متبدل شده اند و مصداق و ترزق من تشاء بغیر حساب
گشته اند و من لم یذق لم یدر ۵ پرسید یکی که عاشقی چیست بگفتم
چه شوی بدانی ۵ عشق محبت بحساب ست جهت آن گفته اند
که صفات حق است بحقیقت و نسبت او به بنده مجاز ست تجهم
کام ست بچونه کدام ست الحمد لله حق حمد و الصلوة علی محمد و آله

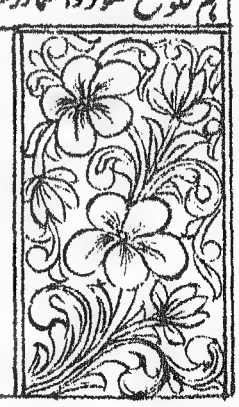

۵ در نسخه بیچ گونه نوشته شده است کذا فی الاصل

دفتر دوم از کتاب مثنوی مولوی معنوی

بسم الله الرحمن الرحیم

وقتی این مثنوی تاخیر شد — مهلتی بایست تا خون شیر شد
چون ضیاء الحق حسام الدین عنان — باز گردانید ناوج آسمان
چون زد دریا سوی ساحل باز گشت — چنگ شعر مثنوی باسار گشت
مطلع تاریخ این سودا و سود — سال هجرت شش صد و شصت و دو بود
ساعدی شه مسکن این باز باد — تا ابد بر خلق این در باز باد
این جهان بر بند تا بینی عیان — چشم بندد آن جهان خلق و دهان
نور باقی پهلوی دنیای دون — شیر صافی پهلوی جوهای خون
یک قدم زد آدم اندر ذوق نفس — شد فراق صد هزاران طوق نفس
گرچه یک سو بد گنه کو جسته بود — لیک آن او در دو دیده رسته بود
گر دران حالت بگردی مشورت — در پشیمانی نگفتی معذرت
نفس چون با نفس دیگر یار شد — عقل جزوی عاطل و بیکار شد
دو بجو یار خدائی را تو زود — چون چنان کردی خدا یارت بود
خلوت از اغیار باید نی ز یار — پوستین بهر دی آمد نی بهار
نفس با نفس دگر خندان شود — ظلمت اقران گشته پنهان شود
هین بگو با روبهان گردی مکن — چشم را از خس مالا آوردی مکن

تا نزاید بخت تو فرزند نو — خون نگردد شیر شیرین بخش شنو
چون بمعراج حقایق رفته بود — بی بهارش غنچها نشگفته بود
مثنوی که صیقل ارواح بود — باز گشتش روز هفتاد و پنج بود
بلبلی زینجا برفت و باز گشت — بهر صید این معانی باز گشت
آفت این در هوا و شهوت است — ورنه اینجا شربت اندر شربت است
ای دهان تو خود دهان دوزخی — وی دهان تو بر شمال برزخی
چون در و گامی زنی بی احتیاط — شیر تو خون می شود از اختلاط
همچو دیو از وی فرشته می گریخت — بهر نانی چند آب از چشم ریخت
بود آدم دیدهٔ نور قدیم — سوی در دیده بود کوه عظیم
زانکه با عقلی چو عقلی جفت شد — مانع بد فعلی و بد گفت شد
گر ز تنهائی تو نومیدی شوی — زیر ظل یار خور شیدی شوی
آنکه در خلوت نظر بر دوخت است — آخر آن را هم زیار آموخت است
عقل با عقل دگر دو تا شود — نور افزون گشته ره پیدا شود
یار چشم تست ای مرد شکار — از خس و خاشاک او را پاک دار
چونکه سوسن آئینهٔ مومن بود — روی او ز الودگی ایمن بود

* دو روز مستقل جایز دیده اند بعد از آن باید که بیرون نیاید مگر بعد از سه روز

یار آئینه است جانرا و ز جان
بر رخ آئینه ایجان دم مزن

کز رخ خاکی چو نکه خاکی یار یافت
از بهاری صد بهار آلوار یافت

وز خزان چون بید و یار خلاف
در کشد او رو و سر در برلحاف

پس نخسپم با شم از اصحاب کهف
ببزد قیانوس باشد خواب کهف

معواب بیدار است چون باد اشت
وای بیداری که با داد ان نشست

زانکه بی گلزار بلبل خامش است
غیبت خورشید بیداری کش است

آفتاب معرفت را نقل نیست
مشرق او غیر جان و عقل نیست

مطلع شمس آگر اسکندریه
بعد ازان هر جا روی نیکو دری

حس حقاست و مغرب دون
حس در پاست و شرق روان

پنج حسی هست جز این پنج حس
آن چو زر سرخ و این حسها چو مس

حس ابدان قوت ظلمت میخورد
حس جان از آفتاب بی چرد

ای صفاتت آفتاب معرفت
وافتاب چرخ بندیک صفت

تو نه این باشی نه آن ذات خوش
ای فزون از وهمها در بین خویش

از تو ای بی نقش نقش ما چنین صور
هم شبه هم موحد حیرت سر

گر ترا گوید زمستی بوالحسن
یا صغیر السن یا رطب البدن

چشم حس را هست مذهب اعتزال
دیده عقلست سنی در وصال

هر که در حس ماند او معتزلی است
گر چه گوید سنیم از جا هلی است

هر که از حس غله او دید آ یتی
در برحق داشت بهتر طاعتی

گر نبودی حس دیگر مر ترا
جز حس حیوان از بیرون بها

نامصور یا مصور گفتنت
باطل آمد بی ز صورت رفتنت

گر تو کوری نیست بر اعمی حرج
ور نه رو که الصبر مفتاح الفرج

آینه دل چون شود صافی و پاک
نقشها بینی برون از آب و خاک

چون خلیل آمد خیال یار من
صورتش بت معنی او بت شکن

خاک در گاهت دلم را قوت است
خاک بر دو کو ز خاکت می شگفت

چاره آن باشد که خود را بنگریم
در خور آییم یا نا در خوریم

تا نپوشد روی خود را از دست
دم فرو بردن بباید از نخست

آن درختی کو شود با بار جفت
از هوای خوش سر تا پا شگفت

گفت یار بد بلا آشفتن است
چونکه او آمد طریق تفتن است

یقظه شان مصرف و قیانوس
خواب شان سرمایه ناموس بود

چونکه زاغان نیست بر گلشن روند
بلبلان پنهان شدند و تن زدند

آفتا با ترک این گلشن کنی
تا که تحت الارض را روشن کنی

روز و شب کردار او در شنگرفی است
شهر تها بر غربت عاشق شود

ای خر انرا تو مزانم شرم دار
حس مس را چون حس زر کی خرند

ای بسا جان سوی تن آورده رو
دست چون موسی دمی آور برون

گاه خورشید و گهی دریا شوی
گاه کوه قاف گه عنقا شوی

روح را با تازی و ترکی چه کار
گر وحد را بصورت رهبری

گاه نقش خویش ویران میکند
از پی تبدیه جانان میکند

خویش را سنی نماید از ضلال
خویش را سنی نماید از ضلال

اهل بینش چشم حس خویش بست
هر که بیرون شد ز حس او سنی است

پس بدیدی گاو خر الله را
گر بدیدی حس حیوان شاه را

کی چو حس مشترک محرم شدی
پس نبی آدم مکرم کی بدی

که همه غرقست و بیرون شد ز بوک
نامصور یا مصور پیش اوست

هم بسوزد هم بسازد شرح صدر
پرده کا ویده را داروی صبر

فرش دولت را و هم فراش را
هم به بینی نقش و هم نقاش را

در خیالش جان خیال خود بدید
شکر نیرد انرا که چون او شد پدید

ور نه خود خندید بر سن زشت رو
گفت از تو یم پدید این از رو

کی جوان تو گزیند پیر زال
او حبیبست و حبیب للجمال

ب ۱ خزان اغزوده ۱۲۰
ا و ا ز ح ر ر ب ه ب ت ش د و ه ۱۲
ج ۳ دقیانوس نام پادشاه
کز اصحاب کهف در عهد او خزان
گزیده ۱۲
ه ۴ نقش چو پیه
۱۲
و ۵ نزاع زده تاکننده
۱۲
ز ۶ و ا لحسن مقصود و
۱۲
ح ۷ ل ست ۱۲
ش شرح زده

لعبیات از بهر کہ للطیبین — خوب خوبی را کند جذاب از یقین — در جہان ہر چیز چیزی خویش را کرد
در جہان ہر چیز چیزی جذب کرد — گرم گرمے را کشید و سرد سرد — ناریان مر ناریان را اجاذب اند
ناریان مر ناریان را اجاذب اند — نوریان مر نوریان را اطالب اند — زنگ با ہم زنگیان باشند یار
زنگ با ہم زنگیان باشند یار — رومے را با رومیان افتد وکار — تا سہ تو جاذب نور چشم بود
تا سہ تو جاذب نور چشم بود — تا بپیوندد بنور روز زود — ای تقاضائے دو چشم دل شناس
ای تقاضائے دو چشم دل شناس — کو ہمی جوید ضیای بے قیاس — لیس کمثل آن دو نور پایدار
لیس کمثل آن دو نور پایدار — تا سہ می آرد مر آنرا پاس دار — گر لطیفے زشت را دریابد کند
گر لطیفے زشت را دریابد کند — تسخری باشد کہ او بادی کند — نقش جان خویش مستحسن بسے
نقش جان خویش مستحسن بسے — ہیچ می نبود نقشم از کسے — آئینہ آہن برای لونہاست
آئینہ آہن برای لونہاست — آئینہ سیمای جان سنگین بہاست — گفتم ایدل آئینہ کل را بجو
رو بدریا کار بر ناید ز جو — زین طلب بندہ بکوی تو رسید — دیدہ کو چون دلم را دیدہ شد
صد دل از دیدہ غرق دیدہ شد — آئینہ کآئینہ ترا دیدم ابد — گفتم آخر خویش را من نقشم
گفت آخر آئینہ از بہر چیست — گفتم آخر آئینہ از بہر چیست — تا بہ بیند ہر کسی کو چیست کیست
در دو بیش راہ روشن یافتم — گفت وہم کان خیال تست ہان — رو دی کآن یاری کہ باشد زان دیار
کہ منم تو تو منے در اتحاد — اندریں چشم منیر نے زوال — وردم ہیم را بخر ما بن کشید
گر بہ بینی آن خیال از ان ورد — آنکہ شرمہ نیستے ورمی کشد — ویدم اندر چشم تو من نقش خود
چشم او خانہ خیالت را دہم — چشم من چون مہ دید از ذوالجلال — ذات خود را از خیال خود بدان
تا یکی نو باشد از تو پیش چشم — در خیالات لوہری باشد چو شیم — از تقالیق راہ کی باید خیال
یک حکایت بشنو ای مہ بہر شناس — ہلال پنداشتن آن شخص خیال را در — باده از تصویر شیطان میچشید
ماہ روزے گشت در عہد عمر — عہد عمر و تبنیہ نمودن او را — در ہوا آنچیزی کہ تو ناظر شوی
تا ہلال روزہ را گیرند فال — آن یکی گفت ای عمر این ہلال — قسم باطن باطلانرا می کشد — میکند با جنس سیری معنوی
ور نہ من بینم ہلال پاک را — چون عمر ترک آسمان مہ را بدید — صاف را ہم صافیان طالب شوند — با تیان آمیکشد اہل رشد
چونکہ او تر کرد ابرو مہ ندید — گفت ای خفتہ نیست جز خیره ناپدید — چشم چون لبتی ترا تاسہ گرفت — در دو را ہم تیرگان جاذب بوند
چون یکی مو کژ شد از ابرو ی او — سوی کژ چون پردہ گردون شود — نور چشم از نور روزن می شگفت
چون یکی مو کژ شد و را راہ زد — راست کن اجزات را از ہستان — چشم باز آ تاسہ گیرد مر ترا — واں کہ چشم دل بہ بستی بر کشا
ہم ترازو را ترازو کاست کرد — ہر کہ با ما راستان ہمرنگ شد — چون فراق آن و وفا بی ثبات — تا سہ آرد وردت کشاد حی شہات
در کمی افتاد و عقلش دنگ شد — او چو میخواند مرا سن بنگرم — لائق بیدم و یا بد پیکرم
گر لطیفے زشت را دریابد کند — کہ بہ بینم نقش خود را ای عجب — تا چہ رنگم ہمچو روزم یا چو شب
نقش جان خویش مستحسن بسے — گفتم آخر آئینہ از بہر چیست — تا بہ بیند ہر کسی کو چیست کیست
آئینہ آہن برای لونہاست — آئینہ سیمای جان سنگین بہاست — رو دی کآن یاری کہ باشد زان دیار
گفتم ایدل آئینہ کل را بجو — رو بدریا کار بر نا بد ز جو — ور دم ہیم را بخر ما بن کشید
دیدہ کو چون دلم را دیدہ شد — صد دل از دیدہ غرق دیدہ شد — ویدم اندر چشم تو من نقش خود
گفتم آخر خویش را من نقشم — در دو بیش راہ روشن یافتم — ذات خود را از خیال خود بدان
نقش من از چشم تو آمد بر او — کہ منم تو تو منے در اتحاد — از تقالیق راہ کی باید خیال
ور دو چشم شیر من تو نقش خود — گر بہ بینی آن خیال از ان ورد — باده از تصویر شیطان میچشید
چشم او خانہ خیالت را دہم — نیستہا را ہست بیند لاجرم — خانہ ہستی ست نی خانہ خیال
تا یکی نو باشد از تو پیش چشم — در خیالات لوہری باشد چو شیم — گر خیال خود کنی کلے عبث
یک حکایت بشنو ای مہ بہر شناس — ہلال پنداشتن آن شخص خیال را در — تا بدانی تو عیانرا از قیاس
ماہ روزے گشت در عہد عمر — عہد عمر و تبنیہ نمودن او را — بر سر کوہی دیدند آن نفر
تا ہلال روزہ را گیرند فال — آن یکی گفت ای عمر این ہلال — گفت کاین مہ از خیال تو دمید
ور نہ من بینم ہلال پاک را — چون عمر ترک آسمان مہ را بدید — انگہان آمد بر نگر سوے ہلال
چونکہ او تر کرد ابرو مہ ندید — گفت ای خفتہ نیست جز خیره ناپدید — سوی تو افگند تیرے از گمان
چون یکی مو کژ شد از ابرو ی او — سوی کژ چون پردہ گردون شود — چون ہمہ اجزات کژ شد چون بود
چون یکی مو کژ شد و را راہ زد — راست کن اجزات را از ہستان — سر کش از راست روز آن ستان
ہم ترازو را ترازو کاست کرد — ہر کہ با ما راستان ہمرنگ شد — در کمی افتاد و عقلش دنگ شد

رد اشدار علی الکفار باش — خاک بر دلداری اغیار پاش — بر سر اغیار چون شمشیر باش — همچو تیغ و باه بازی شیر باش

تا ز غیرت از تو یاران نگسلند — زانکه آن یاران عدو آن گلند — آتش اندر زن بگرگان چون سپند — زانکه این گرگان عدوی یوسفند

جان بابا گوید ت ابلیس هین — تا بدم بفریبدت دیو لعین — اینچنین تلبیس بابا بات کرد — آدمی آن سیه دلات کرد

بر سر شطرنج چست این عرب — تو ببین بازی بچشم نیمخواب — زانکه فرزین بند ها داند بسی — کو بگیرد در گلویت چون خسی

در گلو ماند خس او سالها — چیست آن خس مهر جاه و مالها — مال خس باشد چو هست او بی ثبات — در گلویت مانع از آب حیات

گر ببر دو مالت عدوی پر فنی — در دیدن شخص ما رمی را از ما گیری نگزیدن مار روز دراشتن او — ور بنزدیک رابر ده باشد ز مهر نی

ور ترا دیگ از مار گیری بے خبر — ز اجهی گر اغنیمت سے نمرد — دار بهیدان مار گیر از زخم مار — مار کشت آن مرد خود را از زیان

مار گیر شربت بدید پس بشناختش — گفت از جان مار سن پر داختش — ور دعا نخواستی جانم ازو — کش بیاکم مار بستانم ازو

شکر حق را کان دعا مردود شد — من ز یان پند اتم آن سود شد — بس دعا ها کان زیانست و هلاک — ور کرم حق بشنود و نبود ان پاک

مصلحت است و مصلحت راه انداو — کان دعا را باز سے گرداند او — دان دعا گو بنده و شاکی بشود — میبرد ظن بد و آن بد بود

می تند اند کو بلائی خویش خواست — التماس دن همرهان عیسی از مرده کردن استخوان را — ور کرم حق آن بد و نا ورد راست

گشت با عیسی یکی از بلده رفیق — استخوانها دید در گور سے عمیق — گفت ای همره نام آن سنی — گه بدان تو مرده زنده سکنی

سر بر آ مور تا احسان کنم — استخوانها را بدان با جان کنم — گفت خامش کن که آن کار تو نیست — لائق انفاس و گفتار تو نیست

کان نفس خواهد هر یاران پاک تر — ور فرشته در رود خس جیاک تر — عمر ها بایست تا دم پاک شد — تا این مخزن از قلاک شد

خود گر فتی این عصا در دست راست — دست را دستان سنی از کجاست — گفت اگر من نیستم اسرار خوان — هم تو بر خوان نام را بر استخوان

گفت عیسی یار با این همره است — میل این ابله درین گفتار چیست — چون غم خود نیست این بیمار را — چون غم جان نیست این مردار را

مرده خود را ها کرد ست او — مرده بیگانه را بود زنو — گفت حق او بار اگر او بار جوست — خار روییدن جزاے کشت اوست

آنکه تخم خار کارد در جهان — هان و هان او را مجو در گلستان — گر گلے گیرد بکف خاری شود — در سوی باری رود ماری شود

کیمیا سے همرهان آن مشفقے — بر خلان کیمیاے متقے — هین بکن بر قول دعاش ای عنید — کو نه ار و سیوه مانند بید

حد نمی میگشت در دور افق — اندر ز کردن صوفے خادم را در تیمار همیره او — تا شبے در خانقاهی شد فتق

او بصد وصفه بیاران آشت — پس عقب گشت با یاران خویش — دفتری باشد حضور یار پیش

دفتر صوفی سواد و حرف نیست — جز دل اسپید همچون برف نیست — زاد و دانشمند آثار قلم — زاد صوفی چیست انوار قدم

همچو صیادی سواشکار شد — گام آهو دید و بر آثار شد — چند گاهش گام آهو در خور ست — بعد ازان خود نافه آهو بر دست

چونکه شکر گام کرد و ره برید — لاجرم زان گام در کامی رسید — نه تن یک منزلی بر بوی نافه — بهتر از صد منزل و گام و طوافه

سیر راهد هر مهے تا پیشگاه — سیر عارف هر دمی تا تخت شاه — آن دلی کو مطلع مهتا بهاست — بهر عارف نفحه ابواب هاست

با تو دیوارست و بالایشان دو
پیر ایشانند کاین عالم بود
پیشتر اند نقشش جان پذیرفته اند
مشورت میرفت در ایجاد خلق
مطلع بر نقش هر کو هست شد
بی دماغ و دل پر از فکرت بدند
فکرت از ماضی و مستقبل بود
پیشه از خلقت انگور را
در دل انگوری ادیده اند
چون از ایشان مجتمع بینی دو یا
متفرق شد آفتاب جانها
تفرقه در روح حیوانی بود
روح انسانی کفش واحدست
عقل را خود با چنین سودا چکار
در بیان ناید بمال حال او
همچو نور اندرین خرمن خوشم
بحر کف پیش آمد و سدی کند

بسته شدن تقریر معنی حکایت بسبب میل مستمعان باستماع ظاهر حکایت

این زمان بشنو چه بانع شد مگر
لازم آمد باز گفتن این مقال
جسم با جوز و مویز ست ای پسر
بشنو اکنون صورت افساده را

التزام کردن خادم تیمار بهیمه را و تخلف نمودن

حلقه آن صوفیان مستفید
گفت خادم را که در آخر برو
گفت تر کن آب خوش از آنست
گفت بالانش فرو نه پیش پیش

با تو سنگ یا عزیزان گوهرست
جان ایشان بود در دریای جود

مشورت کردن حق تعالی با فرشتگان در ایجاد خلق

جان شان از بحر قدرت یافت خلق
پیش ازان کین نقش گل بالا شد
بی پیاده و چنگ بر صورت زدند
چون ازین دورست مشکل حل شود
صد هزاران سال بهر ابتدا
هم یکی باشند و هم سی صد هزار
در درون و زان ابد انها
نفس واحد روح انسانی بود
روح حیوانی سفال جامدست
گر مدد او با سر ناپاکها
هر دو عالم چیست عکس خال او
تا فزون از خویش بارم میکشم

چون ملایک سابح آن شدند
پیشتر از افلاک کیوان دیده اند
آن عیان نسبت بایشان فکرتست
دیده چون بی کیفیه ها کیف را
در تموز گرم سه هفده دسه
آسمان در دور ایشان جمله نوش
بر شمال و جنوبها اعداد شان
چون نظر بر قرص دارد خود بلیست
چونکه حق رشتش علیم نوره
عقل خود از رمز این آگاه نیست
یکزمان بگذار ای همره ملال
چونکه من از خال خویش دم زنم
کی گذارد آنکه رشک ره بهست

پیر اندر خشت بیند پیش ازان
پیشتر از کشت بر برده اشتهند
پیشتر از جزو در ها سنقه اند
بر ملایک خفیه خنبک میزدند
پیشتر از دانه انان دیده اند
ور ز خود نسبت بدان آن دیده اند
دیده پیش از کان صحیح و بی خلاف را
و ز شعاع شمس مه بینند دسه
آفتاب از جو رشان رافت کوش
در عدد آورده باشد با دشان
آنکه شد محبوب ابدان شکیست
متفرق هر گز نگردد نور او
واقف این سر بجز الله نیست
تا بگویم وصف حالی زان جمال
نطق میخواهد که لنگا فتم
تا بگویم انچه فرض و گفتنیست
چرکند و زابعد جرمدی کند
اندران سودا فرو شد تا عنق
همچو طفلان تا کی از جوز و مویز
بگذراند مرترا از نه بطبق
لیک هین از که جدا کن دانه را
از بهیمه یاد آورد آنزمان
از قدیم این کارها کارزنست
از من آموزند این ترتیبها
جنس تو مهنم آید صد هزار

بلکه را صبر نه اندر پیش ما ... هست مهمان جان ما و خویش ما ... گفت آنش دار ولیکن شیر گرم ... گفت لاحول از تو دام گرفت شرم

گفت اندر رو تو کمتر کاهکن ... گفت لاحول این سخن کوتاه کن ... گفت جانش را بر آب گنده باشک ... در بود تر زیر بر بی وناک و مشک

گفت لاحول ای پدر لاحول کن ... پاسخ اهل کبر گوی سخن ... گفت بستان شاه را پشت خربخار ... گفت لاحول ای پدر شرمی بدار

گفت دم افسار را کوته ببند ... تا ز غلطیدن نیفتد در بند ... گفت لاحول ای پدر چندین منال ... بهر خر چندین مرو اندر وبال

گفت بر پیشش فگن جل و دمی ... زانکه شب سرما ست ای کان نعم ... گفت لاحول ای پدر چندین مگو ... آستوان شیر نبود تو مجو

من تواستادم در زمن خود ... میهمان آید مرا از نیک و بد ... من خدمت چون گل و چون سنم ... لائق هر میهمان خدمت کنم

خادم این گفت و میان بست چست ... گفت رو تا گاه و جو آرم نخست ... خواب گوشی بدان صوفی فتاد ... زفت واز آنگه که او هیچ یاد نداد

زفت خادم جانب دباشن جهید ... کرد بر اندر ز صوفی ره رشید ... خواجها سید بیا هشیم فراز ... صوفی از ره مانده بود و شب دراز

سگان خویش را چنگ گرگی ماند و بود ... پاره ها از پشت و رانش میربود ... ای عجب آن خادم مشفق کجاست ... گفت لاحول این چه بالنجولیاست

باز سید آن خر خویش در اصطبل ... گه بجا پی می نهاد و گه به گل ... خانچه سنجوانند با اقارب ... گونا گون سید نا خوش و اعجب

گفت چاره چیست یار ان آن اندیش ... رفته اند و جله ها در بسته اند ... باز میگفت ای عجب آن خادمک ... نی که با ما گشت هم نان و نمک

من نکردم با وی الا لطف و لین ... او چرا با من کند برعکس کین ... ور نه خبیثست و وفا تلقین کند ... هر عداوت را سبب باشد بسند

باز میگفت آدم بالطف و جود ... کی بر آن ابلیس جوری کرد و دود ... آدمی مر مار و کژدم را چو کرد ... خانچه سنجوانند او را مرگ و درد

کین چنید در خلق آخر روشنست ... باز میگفت این گمان بر خطاست ... بر برادر این چنین تهمت چراست ... که چنان باد اجزای دشمنان

هر که بد ظن نیست کی ماند درست ... صوفی اندر وسوسه آن خر بخاست ... گاه در جان کندن او گه در تلف

گر شده پالان دریده پالهنگ ... کشته رو جله شب بی علف ... رحمتی کو سوختم زین خام شوخ

جو رها کردم کم از یکشت کاه ... باز بان حال میگفت ای شیوخ ... آن خر بیچاره از جوع البقر

مرغ خاکی بنده اندر سیل آب ... بین پهلو گشت آن شب تا سحر ... ناله ها میکرد از شب تا بروز

مستمند او اشتیاق کاه و جو ... همچنین در محنت و درد و سوز ... کرد با خر انچه با سگ می نکرد

رو د پالان جست و بر پشتش نهاد ... خر فروشانه دو سه زخمش بزد ... کو زبان تا خر بگوید حال خویش

گمان بردن کاروانیان که مگر بهیمه صوفی رنجورست

رو د را فتادن گرفت آن بدان ... هر زبانش خلق بر سید استخوان ... جمله رنجورش بهم پنداشتند

وان دگر در زیر گاشن جست تخت ... وان دگر در نعل او میجست سنگ ... وان دگر در چشم او سید یدرنگ

وی عیگفتند ای شیخ این خرتوست ... گفت آن خر کو شب لاحول خورد ... بفرید بن شیوه تا نه راه برد

شب مسیح بود و روز اندر سجود ... آدمی خوارند اغلب مردمان ... از سلام علیک شان کم جو امان

---

۱۰ گوهری نگردان ۱۲

۱۱ بین زمسه ۱۲

۱۲ قال ایخی ۱۲ نوم

۱۳ الفین بیفزوم

۱۴ گه پالنگ دوسه

۱۵ گه پالنگ دوسه

خانهٔ دیوست دلها ای همه — کم نه پیرازدیو مردم دیده — ازدم دیو آنکه لاحول خورد — همچو آن خر در سر آید در نبرد

هر که در دنیا خورد تلبیس دیو — در غدی دوست رو تعظیم دیو — در رهٔ اسلام بر پل صراط — سر در آید همچو آن خر در خباط

مشوه تا یار بد می نوشتین — دام بین این مرد تو در زمین — صد هزار ابلیس لاحول آورین — آدم ابلیس را در مار بین

دم دهد گوید ترا ایجان دوست — تا چو قصابی کشد از دست پوست — دم دهد تا پوست بیرون کشد — دای آن کز دشمنان افیون چشد

سر نهد بر پای تو قصاب وار — دم دهد تا خوش ریزد زار زار — همچو شیری صید خود را خوش کن — ترک عشوه اجنبی خویش کن

همچو نامحرم دعا عات نساز — بیکسی بهتر ز عشوه ناکسان — روز مین مردمان خانه مکن — کار خود کن کار بیگانه مکن

کیست بیگانه تن خاکی تو — کز برای اوست غمناکی تو — تا تو تن را چرب و شیرین میدهی — جوهر جان را نه بینی فربهی

گر میان مشک تن را جا شود — روز مردن گند او پیدا شود — مشک اندر تن ز دل مال — مشک چه بود نام پاک ذوالجلال

آن منافق مشک تن می نهد — روح را در قعر گلخن می نهد — بر زبان نام حق و بر جان او — گند ها از کفر بی ایمان او

ز کرباد همچو سبزه و گلخن ست — بر سر سبز گلست و سوسن ست — آن نبات آنجا یقین جای ریست — جای آن گل بهلست و عشرست

طیبات آمد بسوی طیبین — خبیثین را خبیثات ست بین — کین ز آرا نها که از کین گمرهند — کورشان بهلوی کین ما را ن نهند

اهل کینه دوزخ ست و کین تو — چون تو فرد و روزنی با گلشن او — جزو سوی کل خود گیرد قرار

در تو جزو جنتی ای نامدار — عیش تو باشد چو جنت پایدار — کی دم باطل قرین حق شود

ای برادر تو همین اندیشه — با بقی تو استخوان و ریشه — گر گلستان اندیشه تو گلشنی

گر گلابی بر سر و جیبت زنند — در تو چون بوئی بر دت فکنند — جنس با جنس خود کرده قرین

تو رهائی جو ز ناجنسان بجه — صحبت ناجنس گورست و لحد — جنسها با جنسها آمیخته — زین تجانس رشته ها انگیخته

گر ز را میز ند عود و شکرش — بر گزیند یکیک از هم گیرش — مثلها بشکست و جانها ریختند — نیک و بد با هم گرآمیختند

حق فرستاد انبیا را بهر این — تا جدا گردد ز ایشان کفر و دین — حق فرستاد انبیا را با ورق — تا گزیند این دانه ها را بر طبق

مومن و کافر مسلمان و جهود — پیش از ایشان جمله یکسان آمدند — کس نداند نیک و بد را هم گر آمیختند

بو و نقد و قلب عالم روان — چون جهان شب بود و ما چون شب روان — تا برآمد آفتاب انبیا

چشم داند فرق کردن رنگ را — چشم داند بعل را و سنگ را — چشم را زان مخلد خاستا کها

دشمن روز ند این قلاشگان — عاشق روز ند این ریاکاران — تا بیند اشرمی تشریف او

حق قیامت را لقب زان روز کرد — روز بنماید جمال سرخ و زرد — روز پیش ماه و سالها ن چون بود

عکس راز مرد حق دانید روز — عکس تاریش شام چشم دوز — وانضحی نور ضمیر مصطفا

قول دیگر کاین ضحی را خواست دو — از برای آنکه انهم عکس اوست — ور نه بر فانی قسم خوردن خطاست — خود خدا چه لائق گفت خداست

از خلیلے لا احب الآفلین — پس خدا چون خود ست رب العالمین — لا احب الآفلین گفت آن خلیل — کی خدا خواهد ازین رب جلیل

یا دو الليل ست ستاری او — دین من خاکے ز نگاری او — آفتابش چون بر آمد از فلک — با شب من گفت هین با دوستک

وصل پیدا گشت از عین بلا — زان جلا دت شد عبارت با قلی — حال چون نبود عبارت آلکی ست

آلت زرگر بدست کفشگر — همچو دانه کشت کرده برگ در — پیش سگ که استخوان پیش خر

بود انا الحق در لب منصور نور — شد عصا اندر کف موسے گوا — شد عصا اندر کف ساحر هبا

زین سبب عیسی ان همراه خود — در دنیا موزید آن اسم صمد — سنگ گل زن تو آتش کے جهد

دست و آلت همچو سنگ و آهن ست — جفت باید جفت شرط زاد ست — در عدم شک ست و آن یک بی شکست

آنکه دو گفت و شنید و پیش ازین — متفق باشند در واحد یقین — آن دو گو یان یکی گو یان شنوند

گه یکی گوئی تو در سیدان او — گرد برے کرد از چوگان او — گو دی آنکه راست بی نقصان شود

گوش دار ای هول انهار اهل هوش — دار د دیده پاکش از راه گوش — می نیاید سیر د تا اصل نور

دان فسون یود و لها کژ — سیر د چون نقش کژ د پاکژ — چون تو ناهلی شود از تو بدے

گرچه چوبی نشانش میکنی — ور چه لانی بیانش میکنی — بند ها را بگسلد بهر گریز

ور نخوانی و نه بنید سوز تو — علم باشد مرغ و دست آموز تو — همچو باز شه بخانه روستا

یافتن شاه باز خویش را در خانهٔ کپیر و مبتلا شدن

علم آن بازست کو از شه گریخت — سوی آن کپیر کو می زد بخت

تا که نمانجے پرد او لا و را — دید آن باز خوش خوش زاد را — ناخنش ببرید و توتش کاکرد

گفت نا اهلان نکر دند بسا — پر فرو د از حد و ناخن شد دراز — سوی ما در آکه تیمارت کند

مهر جاهل را چنین دان آفریق — گر رود جاهل همیشه در طریق — عاقبت زحمت رساند جاهل

روز شه در جست جو بیگاه شد — سوی آن کپیر آن خرگاه شد — شه بر و بگریست زار و نوحه کرد

گفت هر چند این جزا کار تست — دید ناگه باز را در رود و گرد — غافل از لا یستوی اصحاب نار

که بباشی تو وفای ما درست — چون کنی از خلد در دوزخ قرار

این بس ای آنکه از شاه خبیر — گنده پیر جاهل این دنیا دنی ست — هر که مائل شد بدو خوار و غوی ست

هست دنیا جاهل و جاهل پرست — عاقل آن باشد کز ین جاهل برست — آن سد بادا و کبا آن شاه بها

باز میالید پر بر دست شاه — بنر بان حکمت من کردم گناه — گر تو نه پذیری بجز نیکے مرا

لطف شه جانرا جنایت جو کند — زانکه شه هر زشت را نیکو کند — زشت آید پیش آن بیهای ما

خدمت خود را سزا پنداشتے — تو لوای جرم ازان افراشتے — زان دعا کردن دلت مغرور شد

هم سخن دیدی تو خود را با فقا — ای بسا کس این گمان کرده بدا — خویشتن شناس و نیکو زیستن

اشارہ و بایں را قوت دہد
سورہ والیل (قسم ہے رات کی)
قولہ تعالیٰ فلما افل قال
لا احب الآفلین یعنی چون
ستارہ و آفتاب ابراہیم ڈوب
گئے ابراہیم نے کہا ڈوبنے
والوں سے میں محبت نہیں
کرتا اشارہ بدانکہ خود
والیل اذا یغشیٰ کا دوسرا
نام لیل ہے اور لیل
بمعنی رات ہے

باز گفت ای شه پشیمان شدم — توبه کردم تو مسلمان شدم — آنکه تو شش کنی و شیر گیر — گر ز مستی گرز رود خندش پذیر

گرچه تا من زنده ام چون باشی مرا — بر کنم من پرچم خورشید را — ور چه پرّم زفت چون شهبازیم — میخ بازی کم کند در بازیم

گر کمر بخشیم کوه را بر کنم — گردهی گلگم علها بشکنم — آخر از پشه نه کم باشد تنم — ملک نمرودی ببر بر هم زنم

ور ضعیفی تو مرا با پیل گیر — هر یکی خصم مرا چون بیل گیر — قدر فندق آنگنم بند ق خریق — بند تم در نعل صد چون منعنیق

گرچه لشکر هست مقدار از خود — لیک در پیچانم سر را نه خود — موسی آمد در دعا با یک عصا — زور بران فرعون و شمشیرها ش

هر رسولی یک تنه کان در زرد — بر همه آفاق تنها بر زدست — نوح چون شمشیر و رخواهید از و — موج طوفان کرد حق شمشیر او

احمد خود کیست اسپاه و زمین — ماه بین بر چرخ و بشکافش چنین — تا بداند سعد و نحس بی خبر — دو درست این دو رنی دو رقمر

دو درست ایرا که موسی کلیم — آرزو میبرد زین و رث مقیم — چونکه موسی رونق دور تو بود — کاندر و صبح تجلی مے دمید

گفت یارب این چه دور رحمت است — آن گذشت از رحمت ایجاد کی است — غوطه ده موسی خود را در بحار — از میان دو رهٔ احمد بر آر

گفت یا موسی بدان نبود مهمت — راه آن خلوت بدان بگشود مهمت — پا بکش زیرا دراز ست این گلیم — که تو زان دوری درین دور ای کلیم

من کریمم نان نمایم بنده را — تا بگرداند طمع آن زنده را — بینی طفلے بمالد مادرے — تا شود بیدار و وا جوید خورے

گو گرسنه خفته باشد بی خبر — دان دهان پستان نجوید از هبر در — گنت کنز ا رحمة مخفیة — تا نبعثت امة مهدیة

هر کرامتے که مسیحے مے بجان — او نمودت تا طمع کردی در ان — چند بت بشکست احمد در جهان — تا که یار گبر ی گشتند امتان

گر نمودی کوشش احمد تو هم — می پرستیدی چو اجداد صنم — این سرت دارست از سجده صنم — تا بدانے حق او را بر ا هم

گر بگوئے شکر این بر تن بگو — کز نبت با من همت بر نداو — بر سرت آچون هانید از تبان — هم بدان قوت تو دل بر او ار جان

سر ز شکر دین ازان بر تافتے — کز پدر میراثے چه اند قدر مال — رستمی جان کند و جان نفت یا زال

چون بگریانیم بجوشد رحمتم — آن چه دشنه نیوشد نعمتم — گر بجو اهم داد خود بنمایمش — چونش کردم بسته دل بگشایمش

رحمتم موقوف آن خوش گریه است — چون گست از بحر رحمت موج خاست — تا نگرید ابر کے خندد چمن — تا نگرید طفل کے جوشد لبن

بود شیخے دائما او دام دار — طلوا خریدن شیخ احمد حضر دیهت غریبان یا لمام حق تعالے — از جوانمردی که بود او نامدار

ده هزاران دام کردی از رمان — مرج کردی بر فقیران جهان — هم بوام او خانقاهے ساخته — خان و مان خانقه در باخته

احمد خضرویه بودے نام او — خدمت عشاق بودی کام او — دام او را حق زهر جا گر ا رد — کرد حق سبز خلیل از ریگ آرد

دو فرشته سیکند دائم ندا — کای خدا تو منفقا نرا ده خلف — وی خدا تو ممسکان را ده تلف

حاصه آن منفق که جان انفاق کرد — حلق خود قربانی خلاق کرد — حلق پیش آورد اسمعیل وار — کارد بر حلقش نیارد کرد کار

پس شهیدان را مدد ان و بندگان — تو بدان قالب بسنگر کبر و ش — چون خلف دادست شان جان تقا — جان ایمن از غم و رنج و شقا

شیخ دامی ساها این کار کرد — می ستد صیاد و همچون با مهر د — تخمها بیکاشت تا روز اجل — تا بود روز اجل میسر اجل

چونکه عمر شیخ در آخر رسید — در رو جود خود نشان مرگ دید
دام داران گشته نومید و ترش — در رو لهایار شد با درد و شش
گود کی حلوا ز بیرون بانگ زد — لاف حلوا را مید و انگ رد
تا غریبان چونکه آن حلوا خورند — یکزمانی تلخ در سن نگذرند
گفت او را کین همه حلوا بچند — گفت گود کی نیم دینار ستاند
او طبق بنهاد اندر پیش شیخ — تو ببین اسرار سر اندیش شیخ
خوش همی خورند حلوا همچو قند — گود کان گرد طبق خالی شدند
شیخ گفتا از کجا آرم درم — گود ک از غم زد طبق را بر زمین
ناله میکرد و فغان و های های — کای مرا شکسته بودی هر دو پای
صوفیان طبل خوار لقمه جو — سگ دلان همچو گربه روی شو
پیش شیخ آمد که این شیخ ورشت — تو یقین دان که مرا استاد کشت
وان نجیبان هم بانکار و جحود — ریش شیخ آورد کاین بازی چه بود
تا نماند دیگران گود ک گریست — شیخ دید و بست دیده سوی بستر
یا اجل خوش یا ازل خوش شاد کام — فارغ از تشنیع و گفت خاص و عام
آنکه جان بوسه دهد بر چشم او — کی خورد غم از فلک و زخشم او
سگ و خلیفه خود بجایی آورد — مه و خلیفه خود برخ می گسترد
خس خسانه میرود بر روی آب — آب انی میرود بی اضطراب
آن مسیحا مرده زنده میکند — وان همه از خشم سبلت میکند
مینخورد شه بر لب جو تا سحر — در سماع از بانگ چنگ و زیر و بم
تا کسی ندهد بگود ک هیچ چیز — تو مپندار این ازان بیش است نیز
صد تا مالی و حالی پیش پیر — هدیه بفرستاد کز دی بد خبیر
خادم آمد شیخ را اکرام کرد — وان طبق بنهاد پیش شیخ فرد
آه و افغان آمد همه جز شت و زشت — کای سگان و شاهان این چه بود
ماند ایستیم ما را عفو کن — بس بچ اگنده که زمت از دهان
ما چو کران ماشنیده یک خطاب — هر زه گویان از قیاس خود جواب

دام داران گرد او شب جمع — شیخ در خود خوش گه از آن گنج شمع
شیخ گفت این بد گمانان انگر — نیست حق را چار صد دینار زر
شیخ اشارت کرد خادم را بسر — که بر آن جمله حلوا را بخر
وز زمان خادم بر دان مذ رود — تا خرد آن جمله حلوا زان پسر
گفت گود کی نیم دینار ست اند — نیم دینارت و هم دیگر نگو
گفت نی از صوفیان افزون مجو — بهر آن تبرک خوش خورید این حلال
گرد اشارت با غریبان کین نوال — گفت دینارم بده آخر خر:
چون طبق خالی شد آن گود ک بدست — ناله دگریه برآورد و حنین
گود ک از غم زد طبق را بر زمین — بر در این خانقه نگذ شتمی
کاشکی من گرد گلخن گشتمی — گر و آمد گشت بر گود ک حشر
از غریو گود ک آنجا خیره و شر — او مرا بکشد اجازت میدهم
گر بدانستا روم دست تهی — از چه بود این ظلم دیگر بر سرم
مال ما خوردی مظالم بیسری — در کشیده رو چون مه در لحاف
شیخ فارغ از جفا و از خلاف — از ترشروی خلقش چه گزند
آنکه جان روی او خندد چو قند — از سگان و عوعوایشان چه کند
در شب مهتاب مه را بر سماک — آب نگذارد صفا بهر سگی
کار کرد خود بیگذارد هر کسی — تر از آن میباید ز کینه پو لهب
مصطفی مه میشگافد نیم شب — خاصه ماهی کو بود خاص آله
بانگ سگ هرگز رسد گوش مه — همت شیخ آن شکار اکرد و بند
هم شدی تو زیر گود ک دام من — شد نماز دیگر آمد خادمی
توت پیران زان بیش است نیز — یک طبق بر سر زنان پیش حاتمی
چار صد دینار بر گوشه طبق — نیم دینار دگر اندر ورق
چون طبق پوشش از طبق برداشت آن — خلق دیدند آن است از آن
این چه شهر است این چه سلطانیست باز — ای خدا و ندان خدا و ندان ناز
ما که کوزانه عصا ها میزنیم — لاجرم قند و لیسار اشکنیم
ما ز موسی پند نگرفتیم تو — گشت از انکار خضر او زرد رو

ل ۵ کذا از نسخه دوم است از نسخه ما ۱۲
ب ۵ بچند ۱۲ ل ۵ فرزندان ۱۲ ب ۵ طفلکان ۱۲ ل ۵ بانگ مخفف ابانگ ۱۲
ب ۵ قبل غریو از ۱۲

باچنان چشمی که بالای فناست / نور چشمش آسمانرا می‌شکافت / از حماقت چشم موشش آسیاست

شیخ فرمود آنچه گفتار و مقال / من عمل کردم شما آن خیال / لاجرم نمود در راه راستم

گفت این دنیا اگرچه اندک است / لیک تو ای عریو کودک هست / تا نگردیدی کودک حلوا فروش

ای برادر طفل طفل چشم تست / کام تو موقوف آری آن نخست / بی تضرع کامیابی مشکلست

گر همی‌خواهی که مشکل حل شود / خار محرومی گل مبدل شود / پس بگریان طفل دیده بر جهد

ور نه بینی آن نه بینی یا عمل / گفت زاهد دیده‌ام در نیست حال / چشم بندید یا نه بیند آن جمال

گر نه بیند نور حق خود چه غمست / در وصال حق و دیده چه کمست / این چنین چشم شقی گو کور شو

غم مخور از دیده‌گان عیسی‌ترست / چپ مپرس و تا بخشندت دو چشم راست / نصرت از وی خواه کو خوش ناصرست

یک پیکار تن پرستان آن / عیسی روح تو با تو حاضرست / ذکر او کردیم بهر راستان

زندگی تن مجو از عیسیت / همچو آن ابله که اندر راستان / عیش کم ناید تو بر درگاه باش

این بدن خرگاه آمد روح را / بر دل خود کم ران بیشه معاش / خاصه چون باشد عزیز درگهی

یا شال کشتی مر نوح را / ترک چون باشد بباید خرگهی / خرکه آنجا نمیرد نماند طریق

تمامی قصه زنده شدن استخوان بدعای عیسی علیه السلام

چونکه عیسی دیدگان ابله ربیت / بخل می‌پنداردا و از گمرهی / خواند عیسی نام حق بر استخوان / از برای التماس آن جوان

مر نگیرد پند را از ابلهی / صورت آن استخوان را زنده کرد / از میان برجست یک شیر سیاه / پنجه برد و کرد نقشش را تباه

حکم یزدان از پی انجام مرد / همچو موری کاندر و مغزی نبود / خود نبودی نقص الا بر شش

کاملش برکند و مغزش نخیت کرد / گرد را مغزی بدی نشکستنش / گفت وقیمت بودم روزی خورد

گفت عیسی چون نخوردی حق مرد / گفت از رو که تو روباه شوفتی / تا توجه کرد تحصیل وجوه

ای بسا کس همچو آن شیر ژیان / صید خود ناخورده رفته از جهان / سحره و بیکار از ما و ازیان

جمع کرده مال و رفته سوی گور / دشمنان در ماتم او کرده شور / ای مسبر کرده برما و رجهان

لقمه نبوده بهاوان بوده هست / آنچنان نبا بما آنرا که هست / گفت آن شیر ای مسیحا آن تو کی / بود خالص از برای اعتبار

گر مراد روزی بدی اندر جهان / خود چه کارستی مرا با مردگان / این سزای آنکه یابد آب صاف / همچو خر در جو نمیرد از گزاف

گر بداند قیمت آن جو نی خر / او بجای پا نهد در جوی سر / سیر آبی زندگانی پرورد

چون نمیرد پیش او کژ امر کن / ای سیر آب مارا زنده کن / کو عدو جان تست از ره گاه

خاک بر سر استخوانی را که آن / مانع این سگ بود از صید جان / سگ نئی بر استخوان چون عاشقی

آن چشیست آنکه بینا نیست است / راستی نماند جز که رسوائیش نیست / دیو چه دارد بچه بر خون عاشقی

کرده بر دیگران نوحه گری / مدتی بنشین و بر خود نیز گری / سهو باشد ظن هر اگاه گاه

زابر گریان شاخ سبز و تر شود / تا که شمع از گریه روشن‌تر شود / این چه ظن ست اینکه کو آمد مرا

هر کجا نوحه کنند آنجا نشین — تا کند او هم ترا همچون حنین
هر که او با دل نقش تقلید بست — هر دمش آن نقش بر دیوار جست
گر ضریری مستری دید و خیر شد — مستیی دارد ترک گفت خود لیک
آب در جوی روان نمیگیرد قرار — همچو جویست او نه آبی مینهود
نوحه گر باشد مقلد در حدیث — لیک کو سوز دل و درمان چه لک
از مقلد تا محقق فرقهاست — وان مقلد کهنه آموزی بود
هین مشو غره بدان گفت خزین — نوحه گر را مزد باشد در حساب
کافر و مومن چه گویند لیک — آن گدا گوید خدا از بهر نان
الله الله میزنی از بهر نان — تو چه گر از بهر نانی گفت خویش
سالها گوید خدا آن نانخواه — گر بدل ورنانی گفت لبش
نام دیوی ره برد در ساحری — خاریدن روستائی در تاریکی شیر را به ظن آنکه گاو دست
روستائی گاو در آخر بست — شیر گاوش خورد و بر جایش نشست
دست میمالید بر اعضای شیر — گفت شیر از روشنی افزون بدی
آنچنین گستاخ زان می خاردم — کو درین شب گاو می پنداردم
کو تواند لنا کتا بالمثل — لا تصدع ثم انقطع ثم ارتحل
از پدر وز مادر این نشنیده را — لاجرم غافل درین پیچیده را
بشنو این قصه پی تهدید را — فرو ختن صوفیان بهمه صوفی مسافر را بهیئت سفره و سماع
صوفیی در خانقاه از ره رسید — مرکب خود برد و در آخر کشید
احتیاطش کرد از سهو و غلط — چون قضا آید چه سود از احتیاط
ای گو انگر تو که سیری بین مخند — بر گدای آن فقیر دردمند
گر ضرورت هست مرد را بصلاح — بس فساد آرد ضرورت شد صلاح
ولوله افتاد اندر خانقه — کامشبان لوت و سماع ست و لهو
ما هم از خلقیم جان داریم ما — دولت شب میهمان داریم ما
وان سماع نیز از راه دراز — خسته بود و دیر آن اقبال فراز

آن یکی پایش همی لیسید و دست
وان یکی پرسیدش از جاهای تست
وان یکی افتاند گرد از زخم او
وان یکی بوسید دستش را و رو

گفت چون دیدی دبیلان شان تو
کز طرب شب تا سحر نحو اهم کرد کی
لوت خوردند و سماع آغاز کرد
خانقه تا سقف شد پر دود و گرد

دود و مطبخ کرد آن پاکوفتن
ز اشتیاق و وجد جان آشوفتن
گاه دست افشان قدم میکوفتند
گه بسجده وصف را می رفتند

دیر یابد صوفی از در وز گا
زان سبب صوفی بود بسیار خوار
خر بمکران صوفی گر نور حق
سیر خورد او فارغ ست از رنگ و دق

از هزاران اندکی زین صوفیند
با تیان دولت او می زنید
چون سماع آمد زاول تا کران
سطر آب انداز ید یک ضرب گران

خر برفت و خر برفت آغاز کرد
زین حرارت جمله را انبار کرد
چون گذشت آن نوش و جوش و آن سماع
روز گشت و جمله گفتند الوداع

از ره تقلید آن صوفی همین
خر برفت آغاز کرد اندر چنین
تا بخر بندد و آن همراه جو

خانقه خالی شد و صوفی بماند
گرد از رخت مسافر می فشاند
زانکه خرد و توش آب کمتر خورده است

تا رسد در همرهان او دیر تافت
زود در آخر خر خود را یافت
گفت آن جا دم ابلیش برده است
من ترا بر جسته موکل کرده ام

خادم آمد گفت صوفی خر کجاست
گفت خادم ریش بین بنگی بگاست
گفت خر را من بتو بسپرده ام
باز ده انچه که بسپردم تو

بحث با توجیه کن مجت میار
انچه من بسپرد دست اکنون سپار
از تو خواهم انچه آوردم تو
تنک من و تو خانه قاضی مبین

گفت پیغمبر که دو ست انچه برد
باید ش در عاقبت واپس سپرد
ورنه از سرکشی رانمی بابین
اندر اندازی جوئی زان نشان

گفت من مغلوب بودم صیو خان
جمله آوردند و بودم میجبان
تو جگر بندی میان گرگان
قاصد جان من مسکین شدند

در میان صد گرسنه کرده
پیش صد سگ گربه پر مرده
گفت گیرم کز تو ظلما بستدند
ورنه تو ش یسیے کنند ایشان زرم

تو بنائے و نگوئے مر مرا
که خرت را می برند اے بینوا
تا خراز هر که بر دمن و اخرم
این قضا خود از تو آمد بر سرم

صد مدارک بود چون جان خسرند
من گر گیرم گر اقاضے برم
چون نبائی و نگوئی ای عیب
گفت والله آمدم من بارها

پیش آمد این چنین ظلم مهیب
بار نگشیتم که او خود واقف ست
تو همی گفتی که خر رفت ای پسر
از همه گویندگان باذوق تر

تا نراو اقف کنم زین کارها
زین قضا را خی ست مر زعارت
گفت آنرا جمله میگفتند خوش
مر مرا هم ذوق آمد گفتنش

که دو صد لعنت برین تقلید باد
خاصه تقلید چنین بیجا صلاح
کابرو را ریختند از بهر نان
دین و دلم از عکس دو قمین میشود

عکس چندان باید ار یار انجمش
که شوی از هر بے عکس آگهش
عکس کاول نر تو آن تقلید دان
چون بپائی شد شود تحقیق آن

تا نشد تحقیق از یاران مبر
از صدف مگسل نگشته قطره دور
صاف نجی چشم عقل و سمع را
بر دران کو پرده های طمع را

مر ترا کز تقلید صوفی از طمع
زانکه صوفی را طمع بر شد ز راه
ماند در خسران و کارش شد تباه

طمع لوت و طمع آن ذوق و سماع
کر طمع در آئنه بر خاستے
در نفاق آن آئنه چون باستے

گر ترا زو را طمع بودی بحال
هر نبی گفتے با قوم از صفا
من نخواهم مزد پیغام از شما

Ⓒ

سن و سیم حق شمار مشتری — واو حق دلالیم هر دو سری — هست مزد کار مرد لال را — مزد باید داد تا گوید سزا

چیست مزد کار من دیدار یار — گرچه خود بوبکر بخشد چل هزار — چل هزار او نباشد مزد من — کسی بود شبه شب و در عدن

یک حکایت گویمت تشنو بهوش — تا بدانی که طمع شد بند گوش — هر کرا باشد طمع الکن شود — با طمع کی چشم دل روشن شود

پیش چشم از خیال جاه و زر — همچنان باشد که موی اندر بصر — جز کمر مشتی که از حق پر بود — گرچه بد هیکل گنهما او خر بود

هر که از دیدار برخوردار شد — انبیان در چشم او مردار شد — لیک آن صوفی ز مستی دور بود — لاجرم از حرص او بی نور بود

صد حکایت بشنود مدهوش حرص — قصهٔ آن مفلس که در زندان بود و ز زندانیان از رو فغان — در نیابد نکته در گوش حرص

بود شخصی مفلسی بی خان و مان — مانده در زندان و بند بی امان — بر دل خلق از طمع چون کوه قاف

هر هره فی کس را که لقمه نان خورد — زانکه آن لقمه ربا چابک برد — هر که دوزد دعوت رحمان بود — او گدا چیست اگر سلطان بود

مر مروت را نهاده زیر پا — گشت زندان و ز جی زان نان ربا — گر گریزی برامید راحتی — زان طرف هم پیشت آید آفتی

هیچ گنجی بی رد و بی دام نیست — هر بخلوتگاه حق آرام نیست — گنج زندان جهان ناگزیر

والله اعلم راغ موشی در روی — مبتلای گربه چنگالی شوی — آدمی از بهر همت از خیال

در خیالاتش نماید ناخوشی — میگدازد همچو موم از آتشی — در میان مار و کژدم گر ترا

مار و کژدم مر ترا مونس شود — کان خیالات تو خوشان دار و خدا — با خیالات خوشان دار و خدا

آن فرح آید ز ایمان در ضمیر — کان فرح وان تازگی پیش آمدست — کان فرح وان تازگی پیش آمدست

ضعف ایمان ناامیدی و زحیر — صبر از ایمان بیاید سر کله — حیث لا صبر فلا ایمان له

گفت پیغمبر خدایش ایمان داد — هر کرا نبود صبوری و نهاد — آن یکی در چشم تو باشد چو مار

زانکه در چشت خیال کفر اوست — وان خیال موسی در چشم دوست — کاندرین یک شخص هر دو فعل هست

نیم او مومن بود نیمش گبر — نیم او مرحم آوری نیمش صبر — گفت پیغمبر نه نیمک مومن

همچو گاوی نیمهٔ جلدش سیاه — نیمهٔ دیگر سپید و همچو ماه — هر که این نیمه نه بیند رد کند

از جمال یوسف اخوان چون نفور — لیک اندر دیدهٔ یعقوب نور — از خیال بد نظرشان زشت دید

چشم ظاهر سایهٔ آن چشم دان — هر چه آن بیند بگردد این بدان — چشم فرع و چشم اصلی ناپدید

تو مکانی اصل تو در لامکان — این دو کان بر بند و بگشا آن دکان — شش جهت گر نیز زیر و بر بهاست — سایه باخورشید پاید در بقا

این سخن را نیست حد زندانیان — شکایت کردن اهل زندان و وکیل قاضی از دست آن مفلس — مضطر انداز دست آخر قلتبان

با وکیل قاضیی ادراک مند — اهل زندان در شکایت آمدند — که سلام ما بقاضی برکنون — با رگو آزار ما زین مرد دون

کاندرین زندان بماند او دستمر — یا وه تا نو طبل خود بدرد دگر — مرد زندانی نیابد لقمه — در بصد حیلت کشاید طبله

در زمان پیش آید آن دوزخ کلو — جستش یکره خدا آگفته کلوا — چون مگس حاضر شود در هر طعام — از وقاحت بی سلاح و بی سلام

الکن گنگ ۱۲ — زان الکن گنگ چون رسد — فاذوا سألوا ولیه رشد — در فن خیر او زند دم — آن دل کور او زند دم — زان الکن گنگ چون رسد — فاذوا سألوا ولیه رشد — در فن خیر او زند دم — آن دل کور او زند دم — دانشت ست ۱۲ — مکه ۱۲ دانشت ۱۲ — مکه ۱۲ مون این — مبرش من ۱۲

پیش او چه هست قوت هست تک — گر کند خود را اگر گوید بس بس — ز همچنین قحط سالها داد و دهش — ظل مولانا ابد پاینده باد

کو بنند زندان را و این گمان و میش — یاد ظلمه کن ز دقوقی و عیش — ای تو خوش هم کو ز هم اندیشناش — داد کن استصعاث استغاث

سوی قاضی شد وکیل با نمک — گفت با قاضی شکایت یک بیک — خواند او را قاضی از زندان برون — پس تفحص کرد از اعیان حریش

گشت ثابت پیش قاضی آن همه — که نبود او را ز شکایت آزمه — گفت قاضی خیز و زین زندان برو — سوی خانه مرده ریگ خویش شو

گفت خان و مان من احسان تست — هیچ کار و فرجتم زندان تست — گر ز زندانم برانی تو ببرد — خود بمیرم من درویش و گدا

همچو ابلیسی که گفت ای حی سلام — رب انظرنی ای بیوم القیام — کاندرین زندان نیامن خوشم — تا که دشمن را دگانها نگشم

هر کرا او از قوت ایمانی بود — وز برای را در و نانی بود — مے ستانم گه بمکر و گه بریو — تا برآرند از پشیمانی غریو

گو بدر ویشی کنم تهدید شان — گه بزاری و خیال بندم و یدشان — وانچه هست از قصد این زندان گرم

از نماز و صوم و صدقه هیچ کے — قوت ایمانی درین زندان گم کست — قد هلکت آه من طغیانه

یک سگست و در هزاران میرود — هر که در پی قوت او آن میشود — دیو پنهان گشت اندر زیر پوست

چون نیاید صورت آید در خیال — تا کشاند آن خیالت در وبال — از خیالات تو مے آید بلا — چون خیالت فاسد آمد جا بجا

گه خیال فرجه و گاهی دکان — گه خیال علم و گاهی جان و مان — گه خیال کسب و سود اگرے — گه خیال تاجری و داورے

گه خیال نقره و زر زندرزن — گه خیال بوالفضول و بوالحزن — گه خیال کاله و گاهے قماش — گه خیال مفرش و گاهے فراش

گه خیال آسیا و باغ و راغ — گه خیال ینبع و ماء و ینبع ولاغ — گه خیال آشتے و جنگها — گه خیال ناموس و ننگها

این برون کن از سر این خیلیا — بین بروب از دل چنین تبدیلیا — هان بگو لاحولها اندر زمان — از زبان تنها نه بل از صمیم جان

تتمهٔ قصهٔ مفلس زندانے با قاضے

گفت قاضی مفلسے را دائما — گفت اهل محکمه گفتند ما — گفت اینک اهل زندانت گوا

گفت افشان متهم باشند چون — هیچکس نسیه نفروشد بدو — وز تو می خواهند تا هم وا دهند — زین غرض باطل گواهی میدهند

پیش من افلاس او ثابت شده — هم بار بار و با فلاسش گوا — هر کرا پرسید قاضی حال او — گفت مولا دست او مفلس بشو

مفلسی دیوار بردان ما — گرد شهر او مفلس است و بس قلاش — کو بکو او را منادی میکنید — طبل افلاسش بهر جا بر زنید

در کنے او را بهانه آوری — هر که دعوی آرد و شش اینجا بفن — هیچ زندانش نخواهم کرد من

گرد بیچاره بسے فریاد کرد — هم موکل را بدانگے شاد کرد — هیچ نامد هیچ کس در قرآن ما — تا نبود کو افلاس او ثابت شود

برشتر نشست آن تحط گران — صاحب اشتر پی اشتر دوان — سوی بود کو بکو مے تاختند — هیچ با او شرکت و سودا مکن

تا همه شهرش عیان بشناختند — اشتر کرده سے که نبیرم مسافرت

تا شب افغان او سوے بند اشت

پیش هر جام و بهر بازار گه — کرده مردم حلقه در گلخن نگه
جمله گان آواز را بر داشته — کاین همه تخم جفا ها کاشته
مفلست او ندارد هیچ چیز — قرض تا ندهد کسی او را نیز
هان و هان با او حریفی کم کنید — چونکه کاز اره و گره محکم زنید
خوش دهست و گلوش پر باد — باشعار تو دمار از شاخ شاخ
مرفعکت بر زبان ناحکیم — حلقه ها عاریت دان ای سلیم
چون شبانگه از شتر آمد بزیر — گر و گفتش منزلم دور است دیر
گفت تا اکنون چه میکردی پس — هوش تو کو نیست اندر خانه کس
گوش تو پر بود و دست از طمع خام — پس طمع کر میکند کورا ی غلام
تا بشب گفتند در صاحب شتر — بر نزد کو از طمع پر بود پر
انچه او خواهد رساند این بچشم — از جمال و از کمال و از کرشم
گر چه مستی تو کنون غافل ازان — وقت حاجت حق کند او را عیان
یک زمان ای مان مبنی رنگ و بو — بهر درد خویش بی فرمان او
چشم را ای چاره جو در لامکان — هین نه چون چشم گشته سوی جان
باز گرد از هست سوی نیستی — گر تو از جان طالب موئی تستی

فی المناجات

ای خدای پاک بی انباز و یار — دست گیر و جرم ما را در گزار
هم دعا از تو اجابت هم ز تو — ایمنی از تو مهابت هم ز تو
کیمیا داری که تبدیلش کنی — گر چه جوی خون بود نیلش کنی
آب و خاک را بر هم مزدی — ز آب و گل نقش تن آدم ز دی
باز یعقوب را بهائی دادی — زین غم و شادی جدائی دادی
هر چه محسوس است اورد میکند — وانچه ناپیدست مسند میکند
هین بگو تا کی عشقهای صورتی — عشق بر صورت نه بر روی ستی
انچه بر صورت تو عاشق گشته — چون دمشق جان چرا ش هشته
انچه محسوس است اگر معشوق تست — عاشقی بهر کدا در خور هست

کاروان کعبه دل را حدی — کارگاه صنع حق چون نیستی هست
ای خدای پاک بی انباز و یار — یاد ده ما را سخنهای رفیق
هم دعا از تو اجابت هم ز تو — گر خطا گفتیم اصلاحش تو کن
گر چه جوی خون بود نیلش کنی — همچنین میناگریها کار تست
آب و خاک را بر هم مزدی — نسبتش دادی بجفت و خال و عم
باز یعقوب را بهائی دادی — بر دو از خویش و پیوند و شست
هر چه در چشم آید خوب و زشت — یار بیرون فتنه او در جهان
همین بگو تا کی عشقهای صوری — انچه معشوقست صورت نیست آن
چون دمشق جان چرا ش هشته — صورتش بر جاست این سیری چراست
چون وفا آن عشق از دل کی رود — کی وفا صورت دگرگون میکند

ترک کرد و رو بیابان زیان — نان بائی ترگدائی بجیا
مفلسی قلبی و نانی دبه — من نخواهم کرد زندان مرده را
عاریه است او تا ز صاحب جامه را — دست تو چون گیرد آنچه دید ما
جور ها کردم کم از اخراج کاه — رفت و تو نشنیده این واقعه
مفلست و مفلست این قلبیان — در جهب پس صوریست و پس صدا
از سماع و از بصارت و ز مزوش — از نبی هر درد درمان آفرید
تا که بخشاید خدایت روزنی — که ز بی جائی جهانرا جا شده است
جای فضل است این عدم از وی مرم — جای خوفست این وجود بیش و کم
نیست مطلق در جهان هست کیست — که ترا رحم آورد آن ای رفیق
مصلحی تو ای تو سلطان سخن — همچنین اکسیر از اسرار تست
با هزاران دیده شادی و غم — کرده در چشم او هر خوب و زشت
یار بیرون فتنه او در جهان — خواه عشق اینجهان خواه آنجهان
عاشقا و این که معشوق تو کیست — کی وفا صورت دگرگون میکند

لے پیش دل بیار ۔ سے شکر کز افتقر و ریخ ۔ ۷ بنده و خوش ایستاده ۔ ۸ آنگه نیز ۱۲ ۔ ۹ چاره بالای چاره ۱۲ ۔ ۱۰ تا زجا نه زبان ۔ ۱۱ چاره ۱۲ ۔ ۱۲ بگاه ۔ ۱۳ شاه ۔ ۱۴ بنده و خوش ایستاده ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ ۱۷ ۔ ۱۸ ۔ ۱۹ ۔ ۲۰ ۔ ۲۱ ۔ ۲۲ ۔ ۲۳ ۔ ۲۴ ۔ ۲۵ ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ ۔ ۲۹ ۔ ۳۰ ۔ ۳۱ ۔ ۳۲ ۔ ۳۳ ۔ ۳۴ ۔ ۳۵ ۔ ۳۶ ۔ ۳۷ ۔ ۳۸ ۔ ۳۹ ۔ ۴۰ ۔ ۴۱ ۔ ۴۲ ۔ ۴۳ ۔ ۴۴ ۔ ۴۵ ۔ ۴۶ ۔ ۴۷ ۔ ۴۸ ۔ ۴۹ ۔ ۵۰ ۔ ۵۱ ۔ ۵۲ ۔ ۵۳ ۔ ۵۴ ۔ ۵۵ ۔ ۵۶ ۔ ۵۷ ۔ ۵۸ ۔ ۵۹ ۔ ۶۰ ۔ ۶۱ ۔ ۶۲ ۔ ۶۳ ۔ ۶۴ ۔ ۶۵ ۔ ۶۶ ۔ ۶۷ ۔ ۶۸ ۔ ۶۹ ۔ ۷۰ ۔ ۷۱ ۔ ۷۲ ۔ ۷۳ ۔ ۷۴ ۔ ۷۵ ۔ ۷۶ ۔ ۷۷ ۔ ۷۸ ۔ ۷۹ ۔ ۸۰ ۔ ۸۱ ۔ ۸۲ ۔ ۸۳ ۔ ۸۴ ۔ ۸۵ ۔ ۸۶ ۔ ۸۷ ۔ ۸۸ ۔ ۸۹ ۔ ۹۰ ۔ ۹۱ ۔ ۹۲ ۔ ۹۳ ۔ ۹۴ ۔ ۹۵ ۔ ۹۶ ۔ ۹۷ ۔ ۹۸ ۔ ۹۹ ۔ ۱۰۰ ۔ ۱۰۱ ۔ ۱۰۲ ۔ ۱۰۳ ۔ ۱۰۴ ۔ ۱۰۵ ۔ ۱۰۶ ۔ ۱۰۷ ۔ ۱۰۸ ۔ ۱۰۹ ۔ ۱۱۰ ۔ ۱۱۱ ۔ ۱۱۲ ۔ ۱۱۳ ۔ ۱۱۴ ۔ ۱۱۵ ۔ ۱۱۶ ۔ ۱۱۷ ۔ ۱۱۸ ۔ ۱۱۹ ۔ ۱۲۰ ۔ ۱۲۱ ۔ ۱۲۲ ۔ ۱۲۳ ۔ ۱۲۴ ۔ ۱۲۵ ۔ ۱۲۶ ۔ ۱۲۷ ۔ ۱۲۸ ۔ ۱۲۹ ۔ ۱۳۰ ۔ ۱۳۱ ۔ ۱۳۲ ۔ ۱۳۳ ۔ ۱۳۴ ۔ ۱۳۵ ۔ ۱۳۶ ۔ ۱۳۷ ۔ ۱۳۸ ۔ ۱۳۹ ۔ ۱۴۰ ۔ ۱۴۱ ۔ ۱۴۲ ۔ ۱۴۳ ۔ ۱۴۴ ۔ ۱۴۵ ۔ ۱۴۶ ۔ ۱۴۷ ۔ ۱۴۸ ۔ ۱۴۹ ۔ ۱۵۰ ۔ ۱۵۱ ۔ ۱۵۲ ۔ ۱۵۳ ۔ ۱۵۴ ۔ ۱۵۵ ۔ ۱۵۶ ۔ ۱۵۷ ۔ ۱۵۸ ۔ ۱۵۹ ۔ ۱۶۰ ۔ ۱۶۱ ۔ ۱۶۲ ۔ ۱۶۳ ۔ ۱۶۴ ۔ ۱۶۵ ۔ ۱۶۶ ۔ ۱۶۷ ۔ ۱۶۸ ۔ ۱۶۹ ۔ ۱۷۰ ۔ ۱۷۱ ۔ ۱۷۲ ۔ ۱۷۳ ۔ ۱۷۴ ۔ ۱۷۵ ۔ ۱۷۶ ۔ ۱۷۷ ۔ ۱۷۸ ۔ ۱۷۹ ۔ ۱۸۰ ۔ ۱۸۱ ۔ ۱۸۲ ۔ ۱۸۳ ۔ ۱۸۴ ۔ ۱۸۵ ۔ ۱۸۶ ۔ ۱۸۷ ۔ ۱۸۸ ۔ ۱۸۹ ۔ ۱۹۰ ۔ ۱۹۱ ۔ ۱۹۲ ۔ ۱۹۳ ۔ ۱۹۴ ۔ ۱۹۵ ۔ ۱۹۶ ۔ ۱۹۷ ۔ ۱۹۸ ۔ ۱۹۹ ۔ ۲۰۰ ۔ ۲۰۱ ۔ ۲۰۲ ۔ ۲۰۳ ۔ ۲۰۴ ۔ ۲۰۵ ۔ ۲۰۶ ۔ ۲۰۷ ۔ ۲۰۸ ۔ ۲۰۹ ۔ ۲۱۰ ۔ ۲۱۱ ۔ ۲۱۲ ۔ ۲۱۳ ۔ ۲۱۴ ۔ ۲۱۵ ۔ ۲۱۶ ۔ ۲۱۷ ۔ ۲۱۸ ۔ ۲۱۹ ۔ ۲۲۰ ۔ ۲۲۱ ۔ ۲۲۲ ۔ ۲۲۳ ۔ ۲۲۴ ۔ ۲۲۵ ۔ ۲۲۶ ۔ ۲۲۷ ۔ ۲۲۸ ۔ ۲۲۹ ۔ ۲۳۰ ۔ ۲۳۱ ۔ ۲۳۲ ۔ ۲۳۳ ۔ ۲۳۴ ۔ ۲۳۵ ۔ ۲۳۶ ۔ ۲۳۷ ۔ ۲۳۸ ۔ ۲۳۹ ۔ ۲۴۰ ۔ ۲۴۱ ۔ ۲۴۲ ۔ ۲۴۳ ۔ ۲۴۴ ۔ ۲۴۵ ۔ ۲۴۶ ۔ ۲۴۷ ۔ ۲۴۸ ۔ ۲۴۹ ۔ ۲۵۰ ۔ ۲۵۱ ۔ ۲۵۲ ۔ ۲۵۳ ۔ ۲۵۴ ۔ ۲۵۵ ۔ ۲۵۶ ۔ ۲۵۷ ۔ ۲۵۸ ۔ ۲۵۹ ۔ ۲۶۰ ۔ ۲۶۱ ۔ ۲۶۲ ۔ ۲۶۳ ۔ ۲۶۴ ۔ ۲۶۵ ۔ ۲۶۶ ۔ ۲۶۷ ۔ ۲۶۸ ۔ ۲۶۹ ۔ ۲۷۰ ۔ ۲۷۱ ۔ ۲۷۲ ۔ ۲۷۳ ۔ ۲۷۴ ۔ ۲۷۵ ۔ ۲۷۶ ۔ ۲۷۷ ۔ ۲۷۸ ۔ ۲۷۹ ۔ ۲۸۰ ۔ ۲۸۱ ۔ ۲۸۲ ۔ ۲۸۳ ۔ ۲۸۴ ۔ ۲۸۵ ۔ ۲۸۶ ۔ ۲۸۷ ۔ ۲۸۸ ۔ ۲۸۹ ۔ ۲۹۰ ۔ ۲۹۱ ۔ ۲۹۲ ۔ ۲۹۳ ۔ ۲۹۴ ۔ ۲۹۵ ۔ ۲۹۶ ۔ ۲۹۷ ۔ ۲۹۸ ۔ ۲۹۹ ۔ ۳۰۰ ۔ ۳۰۱ ۔ ۳۰۲ ۔ ۳۰۳ ۔ ۳۰۴ ۔ ۳۰۵ ۔ ۳۰۶ ۔ ۳۰۷ ۔ ۳۰۸ ۔ ۳۰۹ ۔ ۳۱۰ ۔ ۳۱۱ ۔ ۳۱۲ ۔ ۳۱۳ ۔ ۳۱۴ ۔ ۳۱۵ ۔ ۳۱۶ ۔ ۳۱۷ ۔ ۳۱۸ ۔ ۳۱۹ ۔ ۳۲۰ ۔ ۳۲۱ ۔ ۳۲۲ ۔ ۳۲۳ ۔ ۳۲۴ ۔ ۳۲۵ ۔ ۳۲۶ ۔ ۳۲۷ ۔ ۳۲۸ ۔ ۳۲۹ ۔ ۳۳۰ ۔ ۳۳۱ ۔ ۳۳۲ ۔ ۳۳۳ ۔ ۳۳۴ ۔ ۳۳۵ ۔ ۳۳۶ ۔ ۳۳۷ ۔ ۳۳۸ ۔ ۳۳۹ ۔ ۳۴۰ ۔ ۳۴۱ ۔ ۳۴۲ ۔ ۳۴۳ ۔ ۳۴۴ ۔ ۳۴۵ ۔ ۳۴۶ ۔ ۳۴۷ ۔ ۳۴۸ ۔ ۳۴۹ ۔ ۳۵۰ ۔ ۳۵۱ ۔ ۳۵۲ ۔ ۳۵۳ ۔ ۳۵۴ ۔ ۳۵۵ ۔ ۳۵۶ ۔ ۳۵۷ ۔ ۳۵۸ ۔ ۳۵۹ ۔ ۳۶۰ ۔ ۳۶۱ ۔ ۳۶۲ ۔ ۳۶۳ ۔ ۳۶۴ ۔ ۳۶۵ ۔ ۳۶۶ ۔ ۳۶۷ ۔ ۳۶۸ ۔ ۳۶۹ ۔ ۳۷۰ ۔ ۳۷۱ ۔ ۳۷۲ ۔ ۳۷۳ ۔ ۳۷۴ ۔ ۳۷۵ ۔ ۳۷۶ ۔ ۳۷۷ ۔ ۳۷۸ ۔ ۳۷۹ ۔ ۳۸۰ ۔ ۳۸۱ ۔ ۳۸۲ ۔ ۳۸۳ ۔ ۳۸۴ ۔ ۳۸۵ ۔ ۳۸۶ ۔ ۳۸۷ ۔ ۳۸۸ ۔ ۳۸۹ ۔ ۳۹۰ ۔ ۳۹۱ ۔ ۳۹۲ ۔ ۳۹۳ ۔ ۳۹۴ ۔ ۳۹۵ ۔ ۳۹۶ ۔ ۳۹۷ ۔ ۳۹۸ ۔ ۳۹۹ ۔ ۴۰۰ ۔ ۴۰۱ ۔ ۴۰۲ ۔ ۴۰۳ ۔ ۴۰۴ ۔ ۴۰۵ ۔ ۴۰۶ ۔ ۴۰۷ ۔ ۴۰۸ ۔ ۴۰۹ ۔ ۴۱۰ ۔ ۴۱۱ ۔ ۴۱۲ ۔ ۴۱۳ ۔ ۴۱۴ ۔ ۴۱۵ ۔ ۴۱۶ ۔ ۴۱۷ ۔ ۴۱۸ ۔ ۴۱۹ ۔ ۴۲۰ ۔ ۴۲۱ ۔ ۴۲۲ ۔ ۴۲۳ ۔ ۴۲۴ ۔ ۴۲۵ ۔ ۴۲۶ ۔ ۴۲۷ ۔ ۴۲۸ ۔ ۴۲۹ ۔ ۴۳۰ ۔ ۴۳۱ ۔ ۴۳۲ ۔ ۴۳۳ ۔ ۴۳۴ ۔ ۴۳۵ ۔ ۴۳۶ ۔ ۴۳۷ ۔ ۴۳۸ ۔ ۴۳۹ ۔ ۴۴۰ ۔ ۴۴۱ ۔ ۴۴۲ ۔ ۴۴۳ ۔ ۴۴۴ ۔ ۴۴۵ ۔ ۴۴۶ ۔ ۴۴۷ ۔ ۴۴۸ ۔ ۴۴۹ ۔ ۴۵۰ ۔ ۴۵۱ ۔ ۴۵۲ ۔ ۴۵۳ ۔ ۴۵۴ ۔ ۴۵۵ ۔ ۴۵۶ ۔ ۴۵۷ ۔ ۴۵۸ ۔ ۴۵۹ ۔ ۴۶۰ ۔ ۴۶۱ ۔ ۴۶۲ ۔ ۴۶۳ ۔ ۴۶۴ ۔ ۴۶۵ ۔ ۴۶۶ ۔ ۴۶۷ ۔ ۴۶۸ ۔ ۴۶۹ ۔ ۴۷۰ ۔ ۴۷۱ ۔ ۴۷۲ ۔ ۴۷۳ ۔ ۴۷۴ ۔ ۴۷۵ ۔ ۴۷۶ ۔ ۴۷۷ ۔ ۴۷۸ ۔ ۴۷۹ ۔ ۴۸۰ ۔ ۴۸۱ ۔ ۴۸۲ ۔ ۴۸۳ ۔ ۴۸۴ ۔ ۴۸۵ ۔ ۴۸۶ ۔ ۴۸۷ ۔ ۴۸۸ ۔ ۴۸۹ ۔ ۴۹۰ ۔ ۴۹۱ ۔ ۴۹۲ ۔ ۴۹۳ ۔ ۴۹۴ ۔ ۴۹۵ ۔ ۴۹۶ ۔ ۴۹۷ ۔ ۴۹۸ ۔ ۴۹۹ ۔ ۵۰۰ ۔ ۵۰۱ ۔ ۵۰۲ ۔ ۵۰۳ ۔ ۵۰۴ ۔ ۵۰۵ ۔ ۵۰۶ ۔ ۵۰۷ ۔ ۵۰۸ ۔ ۵۰۹ ۔ ۵۱۰ ۔ ۵۱۱ ۔ ۵۱۲ ۔ ۵۱۳ ۔ ۵۱۴ ۔ ۵۱۵ ۔ ۵۱۶ ۔ ۵۱۷ ۔ ۵۱۸ ۔ ۵۱۹ ۔ ۵۲۰ ۔ ۵۲۱ ۔ ۵۲۲ ۔ ۵۲۳ ۔ ۵۲۴ ۔ ۵۲۵ ۔ ۵۲۶ ۔ ۵۲۷ ۔ ۵۲۸ ۔ ۵۲۹ ۔ ۵۳۰ ۔ ۵۳۱ ۔ ۵۳۲ ۔ ۵۳۳ ۔ ۵۳۴ ۔ ۵۳۵ ۔ ۵۳۶ ۔ ۵۳۷ ۔ ۵۳۸ ۔ ۵۳۹ ۔ ۵۴۰ ۔ ۵۴۱ ۔ ۵۴۲ ۔ ۵۴۳ ۔ ۵۴۴ ۔ ۵۴۵ ۔ ۵۴۶ ۔ ۵۴۷ ۔ ۵۴۸ ۔ ۵۴۹ ۔ ۵۵۰ ۔ ۵۵۱ ۔ ۵۵۲ ۔ ۵۵۳ ۔ ۵۵۴ ۔ ۵۵۵ ۔ ۵۵۶ ۔ ۵۵۷ ۔ ۵۵۸ ۔ ۵۵۹ ۔ ۵۶۰ ۔ ۵۶۱ ۔ ۵۶۲ ۔ ۵۶۳ ۔ ۵۶۴ ۔ ۵۶۵ ۔ ۵۶۶ ۔ ۵۶۷ ۔ ۵۶۸ ۔ ۵۶۹ ۔ ۵۷۰ ۔ ۵۷۱ ۔ ۵۷۲ ۔ ۵۷۳ ۔ ۵۷۴ ۔ ۵۷۵ ۔ ۵۷۶ ۔ ۵۷۷ ۔ ۵۷۸ ۔ ۵۷۹ ۔ ۵۸۰ ۔ ۵۸۱ ۔ ۵۸۲ ۔ ۵۸۳ ۔ ۵۸۴ ۔ ۵۸۵ ۔ ۵۸۶ ۔ ۵۸۷ ۔ ۵۸۸ ۔ ۵۸۹ ۔ ۵۹۰ ۔ ۵۹۱ ۔ ۵۹۲ ۔ ۵۹۳ ۔ ۵۹۴ ۔ ۵۹۵ ۔ ۵۹۶ ۔ ۵۹۷ ۔ ۵۹۸ ۔ ۵۹۹ ۔ ۶۰۰ ۔ ۶۰۱ ۔ ۶۰۲ ۔ ۶۰۳ ۔ ۶۰۴ ۔ ۶۰۵ ۔ ۶۰۶ ۔ ۶۰۷ ۔ ۶۰۸ ۔ ۶۰۹ ۔ ۶۱۰ ۔ ۶۱۱ ۔ ۶۱۲ ۔ ۶۱۳ ۔ ۶۱۴ ۔ ۶۱۵ ۔ ۶۱۶ ۔ ۶۱۷ ۔ ۶۱۸ ۔ ۶۱۹ ۔ ۶۲۰ ۔ ۶۲۱ ۔ ۶۲۲ ۔ ۶۲۳ ۔ ۶۲۴ ۔ ۶۲۵ ۔ ۶۲۶ ۔ ۶۲۷ ۔ ۶۲۸ ۔ ۶۲۹ ۔ ۶۳۰ ۔ ۶۳۱ ۔ ۶۳۲ ۔ ۶۳۳ ۔ ۶۳۴ ۔ ۶۳۵ ۔ ۶۳۶ ۔ ۶۳۷ ۔ ۶۳۸ ۔ ۶۳۹ ۔ ۶۴۰ ۔ ۶۴۱ ۔ ۶۴۲ ۔ ۶۴۳ ۔ ۶۴۴ ۔ ۶۴۵ ۔ ۶۴۶ ۔ ۶۴۷ ۔ ۶۴۸ ۔ ۶۴۹ ۔ ۶۵۰ ۔ ۶۵۱ ۔ ۶۵۲ ۔ ۶۵۳ ۔ ۶۵۴ ۔ ۶۵۵ ۔ ۶۵۶ ۔ ۶۵۷ ۔ ۶۵۸ ۔ ۶۵۹ ۔ ۶۶۰ ۔ ۶۶۱ ۔ ۶۶۲ ۔ ۶۶۳ ۔ ۶۶۴ ۔ ۶۶۵ ۔ ۶۶۶ ۔ ۶۶۷ ۔ ۶۶۸ ۔ ۶۶۹ ۔ ۶۷۰ ۔ ۶۷۱ ۔ ۶۷۲ ۔ ۶۷۳ ۔ ۶۷۴ ۔ ۶۷۵ ۔ ۶۷۶ ۔ ۶۷۷ ۔ ۶۷۸ ۔ ۶۷۹ ۔ ۶۸۰ ۔ ۶۸۱ ۔ ۶۸۲ ۔ ۶۸۳ ۔ ۶۸۴ ۔ ۶۸۵ ۔ ۶۸۶ ۔ ۶۸۷ ۔ ۶۸۸ ۔ ۶۸۹ ۔ ۶۹۰ ۔ ۶۹۱ ۔ ۶۹۲ ۔ ۶۹۳ ۔ ۶۹۴ ۔ ۶۹۵ ۔ ۶۹۶ ۔ ۶۹۷ ۔ ۶۹۸ ۔ ۶۹۹ ۔ ۷۰۰ ۔ ۷۰۱ ۔ ۷۰۲ ۔ ۷۰۳ ۔ ۷۰۴ ۔ ۷۰۵ ۔ ۷۰۶ ۔ ۷۰۷ ۔ ۷۰۸ ۔ ۷۰۹ ۔ ۷۱۰ ۔ ۷۱۱ ۔ ۷۱۲ ۔ ۷۱۳ ۔ ۷۱۴ ۔ ۷۱۵ ۔ ۷۱۶ ۔ ۷۱۷ ۔ ۷۱۸ ۔ ۷۱۹ ۔ ۷۲۰ ۔ ۷۲۱ ۔ ۷۲۲ ۔ ۷۲۳ ۔ ۷۲۴ ۔ ۷۲۵ ۔ ۷۲۶ ۔ ۷۲۷ ۔ ۷۲۸ ۔ ۷۲۹ ۔ ۷۳۰ ۔ ۷۳۱ ۔ ۷۳۲ ۔ ۷۳۳ ۔ ۷۳۴ ۔ ۷۳۵ ۔ ۷۳۶ ۔ ۷۳۷ ۔ ۷۳۸ ۔ ۷۳۹ ۔ ۷۴۰ ۔ ۷۴۱ ۔ ۷۴۲ ۔ ۷۴۳ ۔ ۷۴۴ ۔ ۷۴۵ ۔ ۷۴۶ ۔ ۷۴۷ ۔ ۷۴۸ ۔ ۷۴۹ ۔ ۷۵۰ ۔ ۷۵۱ ۔ ۷۵۲ ۔ ۷۵۳ ۔ ۷۵۴ ۔ ۷۵۵ ۔ ۷۵۶ ۔ ۷۵۷ ۔ ۷۵۸ ۔ ۷۵۹ ۔ ۷۶۰ ۔ ۷۶۱ ۔ ۷۶۲ ۔ ۷۶۳ ۔ ۷۶۴ ۔ ۷۶۵ ۔ ۷۶۶ ۔ ۷۶۷ ۔ ۷۶۸ ۔ ۷۶۹ ۔ ۷۷۰ ۔ ۷۷۱ ۔ ۷۷۲ ۔ ۷۷۳ ۔ ۷۷۴ ۔ ۷۷۵ ۔ ۷۷۶ ۔ ۷۷۷ ۔ ۷۷۸ ۔ ۷۷۹ ۔ ۷۸۰ ۔ ۷۸۱ ۔ ۷۸۲ ۔ ۷۸۳ ۔ ۷۸۴ ۔ ۷۸۵ ۔ ۷۸۶ ۔ ۷۸۷ ۔ ۷۸۸ ۔ ۷۸۹ ۔ ۷۹۰ ۔ ۷۹۱ ۔ ۷۹۲ ۔ ۷۹۳ ۔ ۷۹۴ ۔ ۷۹۵ ۔ ۷۹۶ ۔ ۷۹۷ ۔ ۷۹۸ ۔ ۷۹۹ ۔ ۸۰۰ ۔ ۸۰۱ ۔ ۸۰۲ ۔ ۸۰۳ ۔ ۸۰۴ ۔ ۸۰۵ ۔ ۸۰۶ ۔ ۸۰۷ ۔ ۸۰۸ ۔ ۸۰۹ ۔ ۸۱۰ ۔ ۸۱۱ ۔ ۸۱۲ ۔ ۸۱۳ ۔ ۸۱۴ ۔ ۸۱۵ ۔ ۸۱۶ ۔ ۸۱۷ ۔ ۸۱۸ ۔ ۸۱۹ ۔ ۸۲۰ ۔ ۸۲۱ ۔ ۸۲۲ ۔ ۸۲۳ ۔ ۸۲۴ ۔ ۸۲۵ ۔ ۸۲۶ ۔ ۸۲۷ ۔ ۸۲۸ ۔ ۸۲۹ ۔ ۸۳۰ ۔ ۸۳۱ ۔ ۸۳۲ ۔ ۸۳۳ ۔ ۸۳۴ ۔ ۸۳۵ ۔ ۸۳۶ ۔ ۸۳۷ ۔ ۸۳۸ ۔ ۸۳۹ ۔ ۸۴۰ ۔ ۸۴۱ ۔ ۸۴۲ ۔ ۸۴۳ ۔ ۸۴۴ ۔ ۸۴۵ ۔ ۸۴۶ ۔ ۸۴۷ ۔ ۸۴۸ ۔ ۸۴۹ ۔ ۸۵۰ ۔ ۸۵۱ ۔ ۸۵۲ ۔ ۸۵۳ ۔ ۸۵۴ ۔ ۸۵۵ ۔ ۸۵۶ ۔ ۸۵۷ ۔ ۸۵۸ ۔ ۸۵۹ ۔ ۸۶۰ ۔ ۸۶۱ ۔ ۸۶۲ ۔ ۸۶۳ ۔ ۸۶۴ ۔ ۸۶۵ ۔ ۸۶۶ ۔ ۸۶۷ ۔ ۸۶۸ ۔ ۸۶۹ ۔ ۸۷۰ ۔ ۸۷۱ ۔ ۸۷۲ ۔ ۸۷۳ ۔ ۸۷۴ ۔ ۸۷۵ ۔ ۸۷۶ ۔ ۸۷۷ ۔ ۸۷۸ ۔ ۸۷۹ ۔ ۸۸۰ ۔ ۸۸۱ ۔ ۸۸۲ ۔ ۸۸۳ ۔ ۸۸۴ ۔ ۸۸۵ ۔ ۸۸۶ ۔ ۸۸۷ ۔ ۸۸۸ ۔ ۸۸۹ ۔ ۸۹۰ ۔ ۸۹۱ ۔ ۸۹۲ ۔ ۸۹۳ ۔ ۸۹۴ ۔ ۸۹۵ ۔ ۸۹۶ ۔ ۸۹۷ ۔ ۸۹۸ ۔ ۸۹۹ ۔ ۹۰۰ ۔ ۹۰۱ ۔ ۹۰۲ ۔ ۹۰۳ ۔ ۹۰۴ ۔ ۹۰۵ ۔ ۹۰۶ ۔ ۹۰۷ ۔ ۹۰۸ ۔ ۹۰۹ ۔ ۹۱۰ ۔ ۹۱۱ ۔ ۹۱۲ ۔ ۹۱۳ ۔ ۹۱۴ ۔ ۹۱۵ ۔ ۹۱۶ ۔ ۹۱۷ ۔ ۹۱۸ ۔ ۹۱۹ ۔ ۹۲۰ ۔ ۹۲۱ ۔ ۹۲۲ ۔ ۹۲۳ ۔ ۹۲۴ ۔ ۹۲۵ ۔ ۹۲۶ ۔ ۹۲۷ ۔ ۹۲۸ ۔ ۹۲۹ ۔ ۹۳۰ ۔ ۹۳۱ ۔ ۹۳۲ ۔ ۹۳۳ ۔ ۹۳۴ ۔ ۹۳۵ ۔ ۹۳۶ ۔ ۹۳۷ ۔ ۹۳۸ ۔ ۹۳۹ ۔ ۹۴۰ ۔ ۹۴۱ ۔ ۹۴۲ ۔ ۹۴۳ ۔ ۹۴۴ ۔ ۹۴۵ ۔ ۹۴۶ ۔ ۹۴۷ ۔ ۹۴۸ ۔ ۹۴۹ ۔ ۹۵۰ ۔ ۹۵۱ ۔ ۹۵۲ ۔ ۹۵۳ ۔ ۹۵۴ ۔ ۹۵۵ ۔ ۹۵۶ ۔ ۹۵۷ ۔ ۹۵۸ ۔ ۹۵۹ ۔ ۹۶۰ ۔ ۹۶۱ ۔ ۹۶۲ ۔ ۹۶۳ ۔ ۹۶۴ ۔ ۹۶۵ ۔ ۹۶۶ ۔ ۹۶۷ ۔ ۹۶۸ ۔ ۹۶۹ ۔ ۹۷۰ ۔ ۹۷۱ ۔ ۹۷۲ ۔ ۹۷۳ ۔ ۹۷۴ ۔ ۹۷۵ ۔ ۹۷۶ ۔ ۹۷۷ ۔ ۹۷۸ ۔ ۹۷۹ ۔ ۹۸۰ ۔ ۹۸۱ ۔ ۹۸۲ ۔ ۹۸۳ ۔ ۹۸۴ ۔ ۹۸۵ ۔ ۹۸۶ ۔ ۹۸۷ ۔ ۹۸۸ ۔ ۹۸۹ ۔ ۹۹۰ ۔ ۹۹۱ ۔ ۹۹۲ ۔ ۹۹۳ ۔ ۹۹۴ ۔ ۹۹۵ ۔ ۹۹۶ ۔ ۹۹۷ ۔ ۹۹۸ ۔ ۹۹۹ ۔ ۱۰۰۰

پرتو خورشید بر دیوار تافت — تا بش عاریتی دیوار یافت — بر کلوخی دل چه بندی ای سلیم — واطلب اصلی که تا بد دائمیم

آنکه تو هم عاشقی بر اصل خویش — خویش از صورت پرستان بیدریش — پرتو عقلست آن بر حس تو — عاریت میدان مهب بر مس تو

چون ز اندودست خوبی بر حشر — در نه چون شاهد تو بر محسر — چون فرشته بود همچون دیو شد — کان ملاحت اندر و عاریه بد

اندکی اندک بیامد ز آن جمال — اندکی اندک خشک میگردد نهال — رو نعمّره ننکسه بخوان — دل طلب کن دل نه بر استخوان

کان جمال دل جمال باقی است — دولبش از آب حیوان ساقی است — خود هم او آب و هم او ساقی و مست — هر سه یک شد چون طلسم شکست

آن یکی را گو ندانی از قیاس — بندگی کن تو اثر کم جو شناس — معنی تو صورتست و عاریت — برمناسب شادی و بر قانیت

معنی آن باشد که بستاند ترا — بی نیاز از نقش گرداند ترا — معنی آن نبود که کور و کر کند — مر ترا بر نقش عاشق تر کند

کور را قسمت خیال خم فراست — حرف قرآن را ضریر آن معدنست — خر نبیند و پیالان برزنند

چون تو بینائی پی خر رو که هست — چند پالان و زنی بر پالان پرست — خر چو هست آید یقین پالان ترا — کم نگردد نان چو باشد جان ترا

خر چو باشد کم نیاید اے عمو — خود به پشتش رو نهد پالان او — پشت خر و کان مال و مکسب تست — جان تو سرمایهٔ صد قالبست

خر برهنه بر نشین ای بوالفضول — الّا بقدر کب بعد و ریا — والّا بقدر قیل سافر ماشیا

بلکه آن شه بس پیاده رفته است — شد خر نفس تو بر نیش به بند — چند بگیری در کار و بار چند

با صبر و شکر او را بر دنیست — خواه در صد سال خواهی سی دهست — هیچکس نمرد و تا چیزے نه کاشت

طمع خامست آن مخور خام ای پسر — خام خوردن علت آرد در بشر — من هم آن خواهم چو جویم دکان

کار نخست آن آنهم نادر است — کسب باید کرد تا تن قادرست — پا مکش از کار آن خود در پے است

تا نگردے تو گرفتار اگر — که اگر این کردے یا آن دگر — کز اگر گفتن رسول با وفاق — منع کرد و گفت هست این از نفاق

کان منافق در اگر گفتن بمرد — وز اگر گفتن بجز حسرت نبرد — ای لبا کس مرده در بوک و بکر — از جمال عافیت ناخورده پر

تمثیل بر حقیقت سخن و اطلاع بر کشف آن

ور نمی یابی تو نقصان اگر — دوستی بر تش سوی خانه خراب — گفت او این را اگر سقفے بدی — این سخن بشنو که دریابی مگر

یک غریبی خانه بیجست از شتاب — در رسیده داشتے حجره دگر — در رسیدی میهمان روزی ترا — پهلو من مر ترا مسکن شدی

هم عیال تو بیاسودی اگر — خانه تو بودی این معمور ما — گفت آری پهلو یار خوش بدست — هم بیاسودی اگر بودیت جا

کاشکے معمور بودی این سرا — وز خوش ترو زیر اندر آتش اند — لیک ے جان در اگر نتوان گشت

این همه عالم طلبکار خوش اند — طالب در گشته جمله پیر و خام — لیک قلب از زر نداند چشم عام

پر تو بر قلب ن خالص بین — بی محک در را مکن از ظن گزین — گر محک داری گزین کن ور نه داد — نزد دانا خویشتن را کن گرو

این محک با دیده جان جو نیش — در نداری مرد تنها به پیش — آشنائے کو کند سوے فنا

بانگ میدرود کدامان ای کاروان — سوی من آیند تا نام و نشان — نام هر یک پیمبر و غول ای فلان — تا کند آن جمع احبه را ز آخلان

چون رسد آنجا بیندگرگ و شیر — عمر ضایع کرده و رفته بزیر — چه بود آن بانگ غول آخر بگو — مال خواهم جاه خواهم وا برو
از درون خویش این آواز را — منع کن تا کشف گردد راز ما — ذکر حق کن پاک خود را تازه دار — چشم چون نرگس ازین گرگس مبر
صنع صادق از مکاذب وا فناس — رنگ می را باد داند از رنگ کاس — تا بود کز دیدگان نفخت برنگ — دیده ها پیدا کند صبر و درنگ
رنگها بینی بجز این رنگها — گوهران بینی بجای سنگها — گوهر آنجه بلکه دریائی شوی — آفتاب چرخ پیمائی شوی
کار کن در کارگه باشد نهان — تو برو در کارگه بنیش عیان — کار چون بر کار کن پرده تنید — خالق آن کار تو انیش دید
کارگه چون جای باغ مکر و حیل — آنکه بیرون جست از وی غافل است — پس درآ در کارگه لختی عدم — تا به بینی صنع و صانع دم بدم
کارگه چون جای زر و شن دیدیست — پس برون کارگه پوشیدگیست — ربستی دشت فرعون نمود — لاجرم از کارگاهش کور بود
لاجرم هر چیست تبدیل قدر — تا قضا را باز گرداند ز در — خود قضا بر سنت آن جا میتند — زیر لب میگرد و هر دم میخندد
صد هزاران عقل کشت اندر پگاه — تا بگردد حکم و تقدیر آگه — تا که موسی نبی ناید برون — کرد بر گردون هزاران ظلم و خون
این همه خون کرد و موسی زاده شد — در برای قهر او آماده شد — گر بدیدی کارگاه لایزال — دست و پایش خشک گشتی از خیال
اندرون خانه آن موسی مصاف — در برون میکشت طفلان را گزاف — هیچو صاحب نفس کو تن پرورد — برد گر کس تن حقی میبرد
کاین حسود و آن حسود و دشمنست — خود حسود و دشمن او آن تنست — او چو موسی و تنش فرعون او — او به بیرون می دود که کو عدو
نفس اندر خانه تن نازنین — ملامت کردن مردمان شخصی را که مادر را بهمت بکشت — برد گر کس دست بخاید بکین

آن یکی از خشم مادر را بکشت — آن یکی گفتش که از بهر چه گشت — یا ز نادردی تو حق مادری
هی تو مادر را چرا کشتی بگو — او چه کرد آخر جوابی زشت خو — هیچ کس کشت ستا دارای غوی — می نگوئی کو چه کرد و آخر چه بود
گفت کار یکی دکان عاریست — کشتش کان خاک ستار دیست — تهم شد با یکی زان کشتش — غرق خون در خاک گور کشتش
گفت آنکس را بکش ای محتشم — گفت پس هر روز خلقی را کشم — کشتم او را ارستم از خو نهای خلق — نامی و بُرهم بهست از نامی خلق
نفس تست آن مادر بد را بکش — که فساد اوست در هر ناحیت — پس بکش او را که به از آن دنی — هر دمی قصد غریزی میکنی
از دمی این دیو نامی وحش را — نفس کشتی باز رستی ز اعتذار — کس ز دشمن نماند در دیار
گر شکال آرد کسی بر گفت ما — از برای انبیا و اولیا — کانبیا را نیز کفس کشته بود — پس چه اشان دشمنان بودند و حسود
گوش ای تو طالب کار صواب — بشنو این اشکال شوخ راجواب — زخم بر خود میزنند ایشان چنان
دشمن آن باشد که قصد جان کند — دشمن آن نبود که خود جان میکند — او عدو کی خویش آمد در حجاب
تابش خورشید در میکشد — نیست خفاشک عدو آفتاب — مانع آید لعل را از آفتاب
مانع خویش اند جمله کافران — کے حجاب چشم آن فرزند خلق — چشم خود را کور و کژ کرد خلق
چون غلام هندوی کین کش شد — از ستیزه خواجه خود را می کشد — تا زیانی کرده باشد خواجه را

لہ اقبال جلد ۱۲ ی

شعر فیہ کس کہ ہمین

گر شود دیبار دشمن با طبیب — ور کند کودک عداوت با ادیب
ور ز ذرّی گر خشم گیرد آفتاب — ماهیی گر خشم گیرد ز آب
گر تراعی آفریده زشت رو — تو مشو هم زشت رو هم زشت خو
تو مشو بدگز فلان من کمترم — می فزاید کمتری در اخترم
آن ابلیس از ننگ و عار کمتری — خویشتن نگمند در صد ابتری
آن ابوجهل از تعصّب ننگ داشت — ذرّ حسد خود را ببالایی فراشت
من نبودم در جهان جستجو — هیچ اهلیت بد از خوی نکو
در گذر از فضل در هستی فکن — کار خدمت دارد و خلق حسن
آن کسی کز شکل خود بپنداشتی — زان سبب با او حسد برداشتی
پس هبر دوری ولی قائم است — تا حیات آزمایش دائم است
پس امامی قائم آن ولی است — خواه از نسل عمر خواه از علی است
او چو نورست و خرد جبریل او — وانکه زین قندیل کم مشکوة ماست
زانکه صد پرده دارد نور حق — از پس هر پرده قومی را مقام
اهل صف آخرین از صف خویش — وان یکی پیش از ضعیفی بصر
روشنی کو حیات اولیست — نیم جان و فتنه این الحویست
آتشی کا صلاح آهن بار درست — کی صلاح آبی و سیب ترست
لیک آهن را لطیف آن فضلهاست — کو جذوب تابش آن ذرّهاست
صاحب آتش بود بی واسطه — در دل آتش رود بی رابطه
واسطه دیگی بود یا تابه — همچو پارا در روشش پا تابه
پس فقیر آنست کو بی واسطه — شعلهها را با وجودش رابطهاست
پس دل عالم دلیست ای راکه تن — میرسد از وی بقدر این دل الفتن
پس نظرگاه شعاع آن دل نی تن است — پس نظرگاه خدا دل نی بدن است
پس شمال و شرع خواهد این کلام — لیک ترسم تا نلغزد فهم عام
پای تر از کفش گر بهتر بود — امتحان کردن پادشاه آن دو غلام را که نو خریده بود
پادشاهی و غلام از ران خرید — با یکی زان دو سخن گفت و شنید — یافتش یک دل و شیرین جواب

در حقیقت رهزن جان خود اوست — راه عقل و جان خود را خود زند
تو نکو بنگر کرا دارد زیان — عاقبت که بود سیاه آخر از آن
در دو شاخست مشو تو چارشاخ — در دو دشمنی مشو تو چار یار
خود حسد نقصان عیب دیگرست — بلکه از جمله گیها بدترست
از حسد میخواست تا بالا بود — خود چه بالا بلکه خون پالا بود
بو الحکم نامش بد و بوجهل شد — ای بسا اهل از حسد نااهل شد
انبیا را واسطه ران کرد حق — تا پدید آید حسدها در نفاق
زانکه کس را از خدا عاری نبود — حاسد حق هیچ دیاری نبود
چون مقرر شد بزرگی رسول — پس حسد ناید کسی را از قبول
هر کرا خوی نکو باشد برست — هر کری کو شیشه دل باشکست
مهدی و هادی و لیست ای راه جو — هم نهان و هم نشسته پیش رو
وانکه زین قندیل کم مشکوة ماست — نور را در مرتبت ترتیبهاست
از پس هر پرده قومی را مقام — صف صف اند این پرده شاهان تا امام
وان یکی پیش از ضعیفی بصر — تاب نارد روشنایی بیشتر
اهل صف آخرین از صف خویش — چون ز هفصد گذرد او یم شود
روشنی کو حیات اولیست — نیم جان و فتنه این الحویست
آتشی کا صلاح آهن بار درست — کی صلاح آبی و سیب ترست
لیک آهن را لطیف آن فضلهاست — کو جذوب تابش آن ذرّهاست
صاحب آتش بود بی واسطه — در دل آتش رود بی رابطه
واسطه دیگی بود یا تابه — همچو پارا در روشش پا تابه
پس فقیر آنست کو بی واسطه — شعلهها را با وجودش رابطهاست
پس دل عالم دلیست ای راکه تن — میرسد از وی بقدر این دل الفتن
پس نظرگاه شعاع آن دل نی تن است — پس نظرگاه خدا دل نی بدن است
پس شمال و شرع خواهد این کلام — لیک ترسم تا نلغزد فهم عام
پای تر از کفش گر بهتر بود — امتحان کردن پادشاه آن دو غلام را که نو خریده بود
پادشاهی و غلام از ران خرید — با یکی زان دو سخن گفت و شنید — یافتش یک دل و شیرین جواب

گر شود دیبار دشمن با طبیب — ور کند کودک عداوت با ادیب
گر ز ذرّی گر خشم گیرد آفتاب — ماهیی گر خشم گیرد ز آب
گر تراعی آفریده زشت رو — تو مشو هم زشت رو هم زشت خو
تو مشو بدگز فلان من کمترم — می فزاید کمتری در اخترم
آن ابلیس از ننگ و عار کمتری — خویشتن نگمند در صد ابتری
آن ابوجهل از تعصّب ننگ داشت — ذرّ حسد خود را ببالایی فراشت
من نبودم در جهان جستجو — هیچ اهلیت بد از خوی نکو
در گذر از فضل در هستی فکن — کار خدمت دارد و خلق حسن
آن کسی کز شکل خود بپنداشتی — زان سبب با او حسد برداشتی
پس هبر دوری ولی قائم است — تا حیات آزمایش دائم است
پس امامی قائم آن ولی است — خواه از نسل عمر خواه از علی است
او چو نورست و خرد جبریل او — وانکه زین قندیل کم مشکوة ماست
زانکه صد پرده دارد نور حق — از پس هر پرده قومی را مقام
اهل صف آخرین از صف خویش — وان یکی پیش از ضعیفی بصر
روشنی کو حیات اولیست — نیم جان و فتنه این الحویست
آتشی کا صلاح آهن بار درست — کی صلاح آبی و سیب ترست
لیک آهن را لطیف آن فضلهاست — کو جذوب تابش آن ذرّهاست
صاحب آتش بود بی واسطه — در دل آتش رود بی رابطه
واسطه دیگی بود یا تابه — همچو پارا در روشش پا تابه
پس فقیر آنست کو بی واسطه — شعلهها را با وجودش رابطهاست
پس دل عالم دلیست ای راکه تن — میرسد از وی بقدر این دل الفتن
پس نظرگاه شعاع آن دل نی تن است — پس نظرگاه خدا دل نی بدن است
پس شمال و شرع خواهد این کلام — لیک ترسم تا نلغزد فهم عام
پای تر از کفش گر بهتر بود — امتحان کردن پادشاه آن دو غلام را که نو خریده بود
پادشاهی و غلام از ران خرید — با یکی زان دو سخن گفت و شنید — یافتش یک دل و شیرین جواب

در حقیقت رهزن جان خود اوست — راه عقل و جان خود را خود زند
تو نکو بنگر کرا دارد زیان — عاقبت که بود سیاه آخر از آن
در دو شاخست مشو تو چارشاخ — در دو دشمنی مشو تو چار یار
خود حسد نقصان عیب دیگرست — بلکه از جمله گیها بدترست
از حسد میخواست تا بالا بود — خود چه بالا بلکه خون پالا بود
بو الحکم نامش بد و بوجهل شد — ای بسا اهل از حسد نااهل شد
انبیا را واسطه ران کرد حق — تا پدید آید حسدها در نفاق
زانکه کس را از خدا عاری نبود — حاسد حق هیچ دیاری نبود
چون مقرر شد بزرگی رسول — پس حسد ناید کسی را از قبول
هر کرا خوی نکو باشد برست — هر کری کو شیشه دل باشکست
مهدی و هادی و لیست ای راه جو — هم نهان و هم نشسته پیش رو
وانکه زین قندیل کم مشکوة ماست — نور را در مرتبت ترتیبهاست
از پس هر پرده قومی را مقام — صف صف اند این پرده شاهان تا امام
وان یکی پیش از ضعیفی بصر — تاب نارد روشنایی بیشتر
اهل صف آخرین از صف خویش — چون ز هفصد گذرد او یم شود
روشنی کو حیات اولیست — نیم جان و فتنه این الحویست
آتشی کا صلاح آهن بار درست — کی صلاح آبی و سیب ترست
لیک آهن را لطیف آن فضلهاست — کو جذوب تابش آن ذرّهاست
صاحب آتش بود بی واسطه — در دل آتش رود بی رابطه
واسطه دیگی بود یا تابه — همچو پارا در روشش پا تابه
پس فقیر آنست کو بی واسطه — شعلهها را با وجودش رابطهاست
پس دل عالم دلیست ای راکه تن — میرسد از وی بقدر این دل الفتن
پس نظرگاه شعاع آن دل نی تن است — پس نظرگاه خدا دل نی بدن است
پس شمال و شرع خواهد این کلام — لیک ترسم تا نلغزد فهم عام
پای تر از کفش گر بهتر بود — امتحان کردن پادشاه آن دو غلام را که نو خریده بود
پادشاهی و غلام از ران خرید — با یکی زان دو سخن گفت و شنید — یافتش یک دل و شیرین جواب

در حقیقت رهزن جان خود اوست — راه عقل و جان خود را خود زند
تو نکو بنگر کرا دارد زیان — عاقبت که بود سیاه آخر از آن
در دو شاخست مشو تو چارشاخ — در دو دشمنی مشو تو چار یار
خود حسد نقصان عیب دیگرست — بلکه از جمله گیها بدترست
از حسد میخواست تا بالا بود — خود چه بالا بلکه خون پالا بود
بو الحکم نامش بد و بوجهل شد — ای بسا اهل از حسد نااهل شد
انبیا را واسطه ران کرد حق — تا پدید آید حسدها در نفاق
زانکه کس را از خدا عاری نبود — حاسد حق هیچ دیاری نبود
چون مقرر شد بزرگی رسول — پس حسد ناید کسی را از قبول
هر کرا خوی نکو باشد برست — هر کری کو شیشه دل باشکست
مهدی و هادی و لیست ای راه جو — هم نهان و هم نشسته پیش رو
وانکه زین قندیل کم مشکوة ماست — نور را در مرتبت ترتیبهاست
از پس هر پرده قومی را مقام — صف صف اند این پرده شاهان تا امام
وان یکی پیش از ضعیفی بصر — تاب نارد روشنایی بیشتر
اهل صف آخرین از صف خویش — چون ز هفصد گذرد او یم شود
روشنی کو حیات اولیست — نیم جان و فتنه این الحویست
آتشی کا صلاح آهن بار درست — کی صلاح آبی و سیب ترست
لیک آهن را لطیف آن فضلهاست — کو جذوب تابش آن ذرّهاست
صاحب آتش بود بی واسطه — در دل آتش رود بی رابطه
واسطه دیگی بود یا تابه — همچو پارا در روشش پا تابه
پس فقیر آنست کو بی واسطه — شعلهها را با وجودش رابطهاست
پس دل عالم دلیست ای راکه تن — میرسد از وی بقدر این دل الفتن
پس نظرگاه شعاع آن دل نی تن است — پس نظرگاه خدا دل نی بدن است
پس شمال و شرع خواهد این کلام — لیک ترسم تا نلغزد فهم عام
پای تر از کفش گر بهتر بود — امتحان کردن پادشاه آن دو غلام را که نو خریده بود
پادشاهی و غلام از ران خرید — با یکی زان دو سخن گفت و شنید — یافتش یک دل و شیرین جواب

آدمی مخفی است در زیر زبان — این دهان پردهست بر درگاه جان — چونکه بادی پرده را در کشید — سر صحن خانه شد بر ما پدید

کاندر آن خانه نه گهر یا گندم است — گنج دُر یا جمله مار و کژدم است — یا دران نفست ماری گران — زانکه نبود گنج زر بی پاسبان

بی تامل از دهن گفتی چنان — کز پس پانصد تامل در گران — گفتنی اندر باطنش دریا ستی — جمله دریا گوهر گویا ستی

نور هر گوهر کزو تابان شدی — حق و باطل را ازو فرقان شدی — نور فرقان فرق کردی بهر ما — ذره ذره حق و باطل را جدا

نور گوهر نور چشم ما شدی — هم سوال و هم جواب از ما بدی — چشم اگر کردی دو دیدی قرص ماه — چون یکی است این نظر در اشتباه

راست کردان چشم را دادی شتاب — تا یکی بینی تو سه را نک جواب — فکرت راگر مبین نیکو نگر — هست هم نور و شعاع آن گهر

هر جوابی کان نگوش آید بدل — چشم گفت ار من شنوا ام اهل دل — گوش دلست و چشم اهل حال دان — چشم صاحب حال گوش اصحاب قال

در شنود و گوش تبدیل صفات — در عیان دیدها تبدیل ذات — گوش او از علت تقلید شد — چشمکی جو در یقین منزل کن

تا نسوزی نیست آن عین الیقین — این یقین خواهی آتش در نشین — گوش چون تقلید بود دیده شود — ورنه گل در گوش پیچیده شود

براه کردن پادشاه یکی ازان دو غلام را و ازدیگرے

این سخن پایان ندارد باز گرد — تا که شه با آن غلامانش چه کرد

این غلامک را چو دید اهل وکا — آن دگر را کرد اشارت که بیا

کاف رحمت گفتنش تصغیر نیست — بود او گنده دهان دندان سیاه

گرچه شه نا خوش شد از گفتار او — در نشین لیک از لبان چون شکر ان

تا علاج این دهان تو کنیم — نی جلیس و یار هم رقعه بدست

بهر کیکے تو گلیمے سوختن — تا نبینم صورت علت نکو

آن یکی را پس فرستاد او بکار — صد غلامی در حقیقت نی یکے

باز قائل تر بدی آن یار خود — از تو مارا سر دمیکرد آن جسود

گفت او زود و کژست و کژ بین — راست تر من کس ندیدستم ازو

راستے و نیکخوئے و حیا — هر چه گوید من نگویم تهمتی ست

گر نگویم آن نکو اندیش را — من نه بینم در وجود خود تنها

هر کسے گر عیب جوید در پیش — لاجرم گوید عیب همدگر

من نه بینم روی خود را ای سمن — نور او از نور خلقان ست بیش

نور حسے نبود آن نوری که او — زانکه دیدش دید علاتے بود

گفت تو هم عیب او گو موبمو — کد خدای ملک و کار منے

گفت اشی من نگویم عیبهاش — عیب او صدق و صفا و همدمے

نسخه از خزینه آقای الحاج حسین آقا ملک که در ۱۱۰۰ از روی نسخه بسیار صحیح و معتبر نوشته شده است

کمترین عیبش جوانمردی دان — آن جوانمردی که جاذب هم بداد — صد هزاران جان خدا کرده پدید — چه جوانمردی بود کاو را ندید

در بدیدی کی بجان بخلش بدی — بهر یک جان کی چنین غمگین شدی — بر لب جوئی آب آن را بود — کو ز جوی آب نابینا بود

گفت پیغمبر که هر کس الیقین — داند و باور کند خود در یقین — کی کند او وعوض می آیدش — هر زمان جودی دگر گون زایدش

جود جمله از عوض ها دیدن است — پس عوض دیدن ضعیف ترسیدن است — بخل آن دیدن بود و اعواض را — شاد دارد دیده و در فوض را

پس بعالم هیچ کس نبود بخیل — الا آنکه کس چیزی نیارد بی بدیل — پس سخا از چشم آید نی ز دست — دیدهٔ دارد کار فر بینا ترست

عیب دیگر آنکه خود بین نیست او — هست او در هستی خود عیب جو — عیب گوی و عیب جوئی خود بدست — با همه نیکو و با خود بد بدست

گفت شه جلدی مکن در مدح یار — مدح خود در من مدح اوست یار — زانکه من در استحان آرم ورا — شهر ساری آید در ما جرا

گفت نی والله بالله العظیم — قسم خوردن غلام بر صدق خود و طهارت نفس خود — مالک الملک رحمن رحیم

آن خدائی که فرستاد انبیا — بی سجاجت بل بفضل کبریا — آن خداوندی که از خاکی دلیل — آفرید او شهسواران جلیل

پاک شان کرد از مزاج خاکیان — بگذرانید از تنگ افلاکیان — برگرفت از نار و نور صاف ساخت — وانکه او بر جملهٔ انوار تاخت

آن سیاهی که بر الواح تماست — تا که آدم معرفت آن نور یافت — آن کز آدم رست و دست و شیث چید — پس خلیفه اش کرد آدم چون پدید

نوع از آن گوهر چو بر خود وار شد — در هوای بحر جان دُر بار شد — جان ابراهیم از آن انوار فرت — بی ضرر در شعله های نار فرت

چونکه اسمعیل در جویش فتاد — پیش دشنه آبدارش سر نهاد — جان داود از شعاعش گرم شد — آهن اندر دست بأسش نرم شد

چون سیاهی شد وصالش را ضمیع — در قضا یعقوب چون بنهاد سر — چشم روشن کرد از بوی پسر

یوسف مه رو چو دید آن آفتاب — چون عصا از دست موسی اژدها شد — ملکت فرعون را یک لقمه کرد

جان عزیزی از فرش عین از نیافت — هفت نوبت جان فشاند و باز یافت — کرد واجب در حقش جان فدی

چونکه یونس مر بغه زان جام یافت — در درون ماهی آرام یافت — سر بر آورد از ذوق او

چون شعیب آگاه شد زین ارتقا — چشم را در باخت از بهر لقا — در بلا چون دید آثار وصال

حشر و الیاس از پیش چون دم زدند — آبجو آن یافتند و کم نزدند — بر فراز گنبد چارم خرامید

چون محمد یافت آن ملک عظیم — قرص مه را کرد در دم او دو نیم — با چنان شه صاحب صدیق شد

چون عمر شیدای آن معشوق شد — چون ابوبکر آیت او فیق شد — نور فائز بود و ذو النور گشت

حق و باطل را جو دا فارق شد — چونکه عثمان رض آن عیار را عین گشت — عرش را در عین و قطمیر آمدند

گشت او شیر خدا در مرج جان — روشن از نورش چو سبطین آمدند — خود مقامات ش فزون از عدد

وان سر افگنده و بر خاک ستاد — چون بشنید از خدا و دید آن مدد — شد خلیفه عشق و ربانی نفس

نام قطب الواصلین الی حق شنید — چونکه کرخی کرخ او را شد جرس — گشت او خورشید رای و تیز طرف

بایزید اندر مزایدش راه دید — وان شقیق از شق آن آهو کرف

یوسف هم مرکب آنسو راند شاد — گشت او سلطان سلطانان نواد

شد تفصیل این چنین وی رو بسراه — چون بگفته لطف شد ملحوظ شاه
چون بگردد اکنون ای عقل دهم — سر جانرا همچو شکر خانه شد
صد هزاران پادشاهان مهان — سر فرازانند زانسوی جهان
رحمت و غوان حق در هر زمان — باد بر جان و روان پاک شان
بهر جان و جان بهر او گویمش — نیست لائق نام تو می جویمش
که صفات خواجه تاش و یار من — هست صد چندان که آگفتار من
شاه گفت اکنون از آن خود بگو — هندگوئی آن این و آن او
روز مرگ این حس تو باطل شود — نور جان داری که یار دل شود
آزمان کین دست و پایت بر درد — پر و بالت هست تا جان بر پرد
آزمان کین جان حیوانی تمام — جان باقی یابدت بر جا نشامد
جوهری داری ز انسان یا عرض — این عرضها که فناشد چون برض
نقل نتوان کرد مر اعراض را — لیک از جوهر برند امراض را
گشت پرهیز عرض جوهر بجد — شد دهان تلخ از پرهیز شهد
آن نکاح زن عرض بد شد فنا — جوهر فرزند حاصل شد ز ما
هست آن ایستادن شاندن هم عرض — گشت جوهر میوه اش این یک عرض
حیلتی کردن عرض باشد شها — زین عرض جوهر همی زاید صفا
این صفت کردن عرض باشد بحش — سایه بزاز پی قربان کش
پادشاها جز که یاس نیست — هر عرض کان زین نمط با آینده نیست
این عرضها نقل شد لون دگر — حشر هر جانی شود لون دگر
وقت محشر هر عرض را صورتیست — صورت هر یک عرض را نوبتیست
بنگر اندر خانه و کاشانه ها — در همه بینی بجز چون افسانه ها
از همه بین آن عرض اندیشه ها — آلت آورد و ستون از بیشه ها
جمله اجزای جهان را بی غرض — در نگردد حاصل نشد جز از عرض
میوه ها در فکر و اول تو — در عمل ظاهر بآخر میشود
گرچه شاخ و برگ و بیخش اوست — آنهمه از بهر میوه مرسل ست

پیشتر جانی را مبشر شد ادب — سر نهاد اندر بیابان طلب
چون سر بی سر شد اندر راه او — بر سر سر وران شد جاه او
نام شان از رشک حق پنهان کند — هر گدائی نام شان بر نخواند
حق آن نور و روح نورانیان — کاذران کی یابد همچون ما رسیان
حق این آنی که این و آن ازوست — سنگ را نسبت بدو باشد پوست
آنچه میدانم ز وصف آن نیم — با درت آید چه گویم اے کریم
توچه داری مر چه حاصل کرده ای — از تنگ دریا چه دُر آورده ای
نور کین چشم را خاک آگند — هست آنچه گوهر را روشن کند
نور دل از جان بود آیا زغار — مستعار آن را مدان ای هست عار
شرط من جا بالحسن نی گردنست — بل حسن اسوی حضرت بردنست
این عرضها که فناشد چون برے — چونکه لایقی زمانین انتفا
تا مبدل گشت جوهر این عرض — چون پرهیزی که مر ائل شد مرض
از زراعت خاکها شد سنبله — دار و موکرد مور اسلسله
جفت کردن بیع و اشتر را غرض — جوهر کرد بزائیدن غرض
هم عرض زان کیمیا بردن بکا — جوهری ان کیمیا گر شد بیار
پس مگو که من عملها کرده ام — داخل آن اعراض را بنما مرم
گفت شاها بی قنوط عقل نیست — گر تو فرمائی عرض را نقل نیست
گر نبودی مر عرض را نقل و حشر — نعل بودی باطل و اقوال قشر
نقل هر چیزے بود هم لائقش — لائق کله بود هم سا نقش
بنگر اندر خود نه گو بودی عرض — جنبش جفتی و جفتے با غرض
گمان فلان خانه کادیدیم خوش — بود موزون صفه و سقف و درش
چیست اصل و مایه هر پیشه — جز خیال و جز غرض اندیشه
اول فکر آخر آمد در عمل — نسبت عالم چنان دان ای دل
چون عمل کردی شجر بنشاندی — اندر آخر صرف اول خواندی
پس سحر که بغز این افلاک بود — اندر آخر خواجه لولاک بود

اصل اعراض ست این شش فرع آن — جمله عالم خود عرض بود زندگی
این عرض‌ها از چه مر ائید از صور — این جهان یک فکرتست از عقل کل
این صور هم از چه زائید از فکر — چاکرت شاها عیانست میکند
عالم اول جهان آسمان — عالم ثانی جزاے این آن
بنده‌ات چون من مثالیه کرد — این عرض‌ها جوهر آهن بصیقلست و سیر
گفت شاهنشه بنین گیر المراد — گفت مخفی داشتست آن را خدا
از نگه گر پیدا شدی اشکار فکر — پس عیان بودی غیب اے شاه دین
کے درین عالم بدی بنگر بدے — چون کسی را زهره تسخر بدے
گفت شه پوشید حق را داش بد — لیک از عامه نداز خاصان گواه
حق من نبود پس پاداش کا — گر بداے فهم من یک مسئله
گفت پس گر گفت من هم صورتیست — تو نشانے ده که من دانم تمام
انچه هست انست تا پیدا نکرد — گفت شه حکمت در اظهار جهان
این تقاضاهای کار از بهر آن — تا بدی یا نیکی از تو بر جهد
تا شه تو شد نشان آن کشش — چون سر رشته ضمیرش میکشد
چون اثر ناید دانم شد سبب — این جهان و آنجهان زاید ابد
شاه با او در سخن اینجا رسید — این سببها نسل نسل ست لیک
چون نگردانید به باید آن غلام — گر بدید آن شاه جوادی نیست
بازپرسیدن شاه حال از غلام دیگر
گفت ممالک نعیم دائم — پس لطیفے و ظریف و خوبرو
پیش فرستادش بصد لطف و کرم — بعد از ان گفت اے جوانماه اندرین
اے در دنیا گر نبودی در جهان — که همی گوید برای تو فلان
گفت رمزی اے گوای پادشاه — گر برای من بگفت آن بین بیا
جست یارش را چو از شه گوش کرد — در زمان در یافتش جوش کرد
گور را اول دم که با من یار بود — همچو سگ در قحط سیر گرسنه را بود
گفت دانم ترا از دی بدان — از تو جان گندهست و یارت دندان
بر این گفتند اکابر در جهان — راحة الانسان فی حفظ اللسان
پس بدان که صورت خوب نکو — با خصال بد نیرزد یک تسو

چند بازی عشق با نقش سبو — بگذر از نقش سبو و آب جو — چند باشی عاشق صورت پرست — طالب معنی شو و معنی بجو

صورت ظاهر فنا گردد بدان — عالم معنی بماند جاودان — صورتش دیدی ز معنی غافلی — از صدف در را گزین گر عاقلی

این صور نهای قوالب در جهان — گرچه جمله زنده از بهر جان — لیک اندر هر صدف نبود گهر — پشم بگشا در دل هر یک نگر

کانچه پندارد این بیچاره دل — مر آنرا کیمیاست آن در ثمین — گر بصورت بنگری کو هست مثل — در بر یکی هست صد چندان که اصل

هم بصورت دست و پا و جسم تو — هست صد چندان که نقش چشم تو — لیک پوشیده بنا شد بر تو این — کز همه اعضا دو چشم آمد گزین

از یک اندیشه که آید در درون — صد جهان گردد بیکدم سرنگون — صد هزاران لشکرش در تنگ بود — گشته چون سیلی روانه بر زمین

باز شکل و صورت شاه صفی — جسم سلطان گر بصورت یک بود — می رود اندر جهان یک اندیشه این

هست آن اندیشه پیش خلق خود — خلق بی پایان یک اندیشه این — می رود اندر جهان یک اندیشه این

لیک چون سیلی جهانرا خورد و برد — خلق عالم چون هست اوراق شان — می رود اندر جهان یک اندیشه این

پس جهان می بینی که از اندیشه — قائم است اندر جهان هر پیشه — خانه ها و قصرها و شهرها — کوهها و دشتها و نهرها

هم زمین و بحر و هم مهر و فلک — زنده اند و دی بجو از در یاسمک — تن سلیمانست و اندیشه چو مور

مینما پیش چشمت گو بزرگ — هست اندیشه چو موش و تن سترگ — ز ابر و برق و رعد و باری لرزه ام

در جهان فکرتی اے کم ز خر — عالم اندر چشم تو پهن و عظیم — آدمے خویستے خر کرده

جهل محضے و ز خر و بیگانه تر — مر آنکه نقشے در خرد بے بهره — شخص از ان شد نزد تو بازو ے پهلوان

یک زمانه بست آمد یاد دزغ — حسد بردن حشم بر ان بنده خاص — تا دهد مر راستیها را فروغ

پادشاهے بنده ے را از کرم — برگزید و بود از جمله حشم — جامگی او و طیفه چل امیر — ده یکی قدرش ندیدی هم وزیر

از کمال طالع و اقبال و بخت — او ایازی بود و شه محمود وقت — روح او با روح شه در اصل خویش — پیش ازین تن بود هم پیوند خویش

کار آن دارد که پیش از تن بدست — بگذر از انیها که نو حادث شدست — پشم عارف بر ست کو ئی اوست — چشم او بر کشتهاے اول ست

انچه گندم کاشتند ش انچه جو — چشم او آنجاست روز و شب گرو — انچه کشت شب ز آن نزدم — حیله با و مکر با و دست با ز

کے شود دلخوش بحیلهاے کش — آنکه بیند حیله حق بر سرش — او درون دام و دامی می رمد — جان تو ئی زان جهد ئی زین جهد

گر بروید در بزرد صد گیاه — عاقبت بر روید آن کشته الله — کشت تو کار ید بر کشت تست — این دوم فانی ست آن اول درست

تخم اول کامل و بگزیده است — تخم ثانی فاسد و پوسیده است — لیکن این تخم بیفکن در پیش دست — گرچه تدبیرت همه تدبیر اوست

کار آن دارد که حق انداشت — آخر آن دید که اول کاشت — هر چه کاری از برای او بکار — چون اسیر و دستی ای او مدار

گر نفس وزد کار او هیچ هیچ | هر چه آن نی تماشا خ هیچ هیچ | پیش ادنا کرد و آن دین پیشه شود | هر دو ملک وزر و دین سوداشود
زخت و زر دیده بتد بر نقش | تا مذبذب زو آوری بر گرد نقش | صد هزاران عقل با هم جمع شد | تا بگیرد دام او دانه نهد
دام خود را سخت تر میبافتند | کی نماید قوتے با بانفس | ور نداری باور از من بین و بین | در نبی والله خیر الماکرین
در تو گوئی فائده هستی چه بود | در سوالت فائده هست ای عنود | گر نداری این سوالت فائده | چه شنوم این را عبث بی فائده
در سوالت فائده دار الیقین | پس جهان بیفائده نبود ببین | گر سوالت را نبی فائده هست | پس جهان بیفائده آخر چرا ست
در جهان از یک جهت بیفائده ست | از جهتهای دگر بر فائده ست | فائده تو گر مرا فائده نیست | مر ترا چون فائده ست آری بایست
فائده تو گر مرا نبود پدید | چون تمام اشد فائده گیرای مرید | ور تمم زان فائده حرمان حر | مر ترا چون فائده ست از این سپر
حسن یوسف عالمی را فائده | گرچه بد با خوان عبث بد زائده | لعن و اودی چنان محبوب بود | لیک بر محروم بانگ چوب بود
آب نیل از آب حیوان بد فزون | لیک بر قبطی سنگر بود خون | بر منافق مرد نست و زندگی | هست بر مومن شهید زندگی
چیست در عالم بگو یک نعمتی | که نه محروم انداز دی امتے | گاه دو مر را فائده چه در شکر | هست هر جا تو ایکی قوتے دگر
لیک گر آن قوت بر دے عاریت | پس نصیحت کردن او را کی هست | چون کسے کو از مرض گل دارد دست | گرچه پندارد که آن خوش و قوت اوست
قوت اصلی نر اشش کرده است | روی زرد قوت مرض آورده است | قوت علت همچو پیش کرده است
قوت اصلی بشر نور خداست | قوت حیوانی مر او را اژدهاست | لیک از علت درین اقتاد دل | که خورد او روز و شب از آب و گل
روی زرد و پاست دل سبک | قوت حیوانی و اشهوات الحبک | آن غذای عامگان دولت است | خورد ن آن بی گلو و آلت است
شد غذای آفتاب از نور عرش | مر حسود دیو را از دود فرش | در شیدان بر زتون نور حق است | آن غذای جان بدنی طبق است
دل هر رائے غذای دیگر و | دل دلبر علی صفائے دیگر و | صورت هر آدمی چون کاسه است | چشم از صفا و حساسه است
از لقای هر کسی چیزی خورے | وز قران هر قرین چیزے بری | چون ستاره با ستاره شد قرین | لائق هر دو اثر زایل یقین
از قران سرو و زن زاید پسر | وز قران سنگ آهن هم شرر | وز قران خاک با باران نها | میوه ها و سبزه ها ریحانها
وز قران سبزه ها با آدمی | دلخوشے و بینے و خرمے | وز قران خرمے با جان ما | می بزاید خوبے و احسانها
قابل خوردن شود اجسام ما | چون بزاید از تفرج کام ما | خون خورشید خوشی گلگون بود | سبز روئی از قران خون بود
بهترین رنگها سرخے بود | وان ز خورشید ست و از وی میرسد | هر زمینی کو قرین شد با محل | شور گشت و کشت را نبود محل
قوت اندر فعل آید ز اتفاق | چون قران دیو با اهل نفاق | این معانی راست از چرخ نهم | بے همه طاق و طرم طاق دگر
خلق را طاق و طرم عاریتی ست | امر را طاق و طرم ما هیتی ست | از پی طاق و طرم خوار کشند | بر امید غر و رخواری خوشند
بر امید غر و روزه هدهدک | گردن خود کرده اند از غم چو دک | چون نمی آیند آنجا که منم | کاندرین غر آفتاب روشنم
مشرق خورشید برج قیر گون | آفتاب ما ز مشرقها برون | مشرق او نسبت ذرات او | نی برآمد نے فرو شد ذات او

ف ۱۲ بیفائده در نسخه ۱۲ ط ۱۲ بیفائده ۱۲ ف ۱۲ بیفائده

تا که واپس ماند و زلات دیم — ور دو عالم آفتاب بی‌نیم — باز گردد شمس مے گردم عجب — هم رود هم شمس باشد این سبب

شمس باشد بر سببها مطلع — هم الد و جمله سببها منقطع — صد هزاران بار ببریدیم امید — از که از شمس این زمن باور کنید

تو مرا باور مکن کز آفتاب — صبر دارم من دمے یا ماهی ز آب — ور شوم نومید نومیدی من — عین صنع آفتاب است ای حسن

عین صنع از نفس صانع چون جدست — عین هست از غیر هستی چون چرد — جمله هستیها ازین دعوی چرند — گر براق و تازیان یا خود خرند

لیک آب کور کور را نه چرد — می نه بیند روضه از لهست رد — دانکه گردد شها ازین دریا مدید — هر دم آرد در دو بحر آب جدید

او در بحر عذب آب شور خورد — تا که آب شور او را کور کرد — بحر میگوید بدست راست خور — راب من ای کور تا یابی بصر

هست دست راست اینجا طاعتست — کو بداند نیک و بد را کو کجاست — نیره گردانی ست این منع که تو — راست میگردی گه دگاهی دو تو

ما عشق شمس دین بے پایانیم — ورنه ما آن کور را بینا کنیم — هان بیار الحق حسام الدین تو زود — دارد شش کن کوری شش جسود

تو تیائے کبریائے تیز فعل — دارو ظلمت کش استیز فعل — آنکه گر بر چشم اعمے بر زند — ظلمت صد ساله را زود بر کند

جمله کوران او و اکمای قمر — ای نهال میوه دار افشان ثمر — جمله کور از داد و اکن بر جسود — کز جسودے بر تو مے آرد خود

مر جسودت را اگرچه آن منم — جان بده تا همچنین جان می کنم — آنکه او باشد جسود آفتاب — کور میگردد ز بوده آفتاب

انیت در دی و اکور ست آه — انیت افتاده ابد در قعر چاه — نفی خورشید ازل بایست او — کے بر آید این مرادا و بگو

گرفتار شدن بازمیان چندان بویرانه

باز آن باشد که آید نزد شما — راه را گم کرد و در ویران فتاد — او همه نور ست از نور رضا — باز کور ست آنکه او گم کرد راه

باز در ویران بر چندان نهاد — در میان چنده ویرانش سپرد — بر سر خفتانش بر سر مے زدند — لیک کوشش کرد سر سنگ قضا

خاک در چشمش زد و از راه برد — دزدها افتاد در چندان که ها — چون سگان کو می پرشم مهیب — پر و بال باز نیش مے کنند

دزدها افتاد در چندان که ها — باز آمد تا بگیرد جاے ما — من نخواهم بود اینجا میروم — اندر افتادند در روی غریب

باز گوید من چو در خورد دم بچند — صد چنین ویران را کردم بچند — سوی شاهنشاه راجع میشوم — سوی شاهنشاه راجع میشوم

خویشتن بکشید ای چندان که من — نے مقیم مے روم سوی وطن — ورنه ما را ساعد شه باز جست — ورنه ما را ساعد شه باز جست

چند گفتا باد حیلت میکند — تا زخان و مان شما را برکند — برکند ما را به سالوسے ز در — برکند ما را به سالوسے ز در

مینماید سیری این حیلت پرست — والله از جمله بیان برتر ست — و نبه مسپارید آیاران بحرس — و نبه مسپارید آیاران بحرس

لاف از شه میزند در دست شما — تا ببرد او سلیمان را ز راه — مشنوش گر عقل داری اے مدے — مشنوش گر عقل داری اے مدے

جنس شاه است او و جنس وزیر — هیچ باشد لایق بود نه سیر — هست سلطان جنس خود را میکشد — هست سلطان جنس خود را میکشد

انیت ما لیخولیاے ناپذیر — انیت لاف خام و دام گول گیر — مر ترا این باور کند زو ابله است — مر ترا این باور کند زو ابله است

کمترین چندان ز مد بر مغز زد — مر ورا یاری گری از شاه کو — گفت باز اریک پرسن اشکنند — گفت باز اریک پرسن اشکنند

چند چه بود خود اگر بازی مرا — دل بر نجاند کند با من جفا — شه کند کوده بهر شیب و فراز — صد هزاران خر من از سر آ باز

له نسخه ۱۲ بل ربیان ۱۲ سله نسخه مزیب آب گرداند ۱۲ سله نسخه مرو بنے اکار ۱۲ سله نسخه دزد کرشیان ۱۲ سله نسخه دزس دونا ب ۱۲

پاسبان من عنایات وی ست — هر کجا که من روم شه در پی ست — در دل سلطان خیال من مقیم — بی خیال من دل سلطان سقیم

چون تبیند مر مرا شه در روش — می پرم بر اوج دل چون پر توش — همچو ماه و آفتابی مے پرم — پرده های آسمانها میدرم

روشنی عقلها از فکر تم — انفطار آسمان از فطر تم — بازم و حیران شود در من هوا — چند که بود تا بد اندر سرما

شه برای بازرندان یاد کرد — صد هزاران لبه را آزاد کرد — یکدم با چند ها دساز کرد — ازرم من چند ها را باز کرد

ای خنک چندی که در پرواز من — فهم کرد از بیکبختے راز من — در من آویزید تا بازان شوید — گرچه چندانید شهبازان شوید

آنکه باشد با چنان شاهی حبیب — هر کجا افتد چرا باشد غریب — هر که باشد شاه در دشش را دوا — گرچه نالد نباشد بینوا

مالک الملکم نیم من طبل خور — طبل باز من ندا ے اجتبی — حق گواه من برغم مدعے

من نیم جنس شهنشه در ازو — لیک دارم در تجلی نور ازو — نیست جنسیت در و شکل و ذات — آب جنس خاک آمد در نبات

باد جنس آتش آمد در قوام — طبع رخ جنس آمد آخر مدام — جنس ما چون نیست جنس شاه ما — ای ما شد بهر ما ے او فنا

چون فنا شد های ها او ماند فرد — پیش پاے اسپ او گردم چو گرد — خاک شد جان و فشانهای او — هست بر خاکش نشان پای او

خاک پایش شو زبهر این نشان — تا شوی تاج سر گردنکشان — تا که نفریبد شمارا شکل من — نقل و می نوشید بیش از نقل من

اے بسا کس را که صورت راه زد — قصد صورت کرد و بر الله زد — از ورای این جان با بدن پیوسته است — هیچ این جان با بدن ما نسته است

تاب نور چشم با پیه است جفت — نور دل در قطره خونی خفت — عقل چون شمعے درون سر بسر — عقلها در دانش چون زر بکان

راجعه دانف و نطق در لسان — لهو در نفس و شجاعت در جنان — این تعلقها نه بی کیفیت است — عقلها در دانش چون زر بکان

جان کل با جان خبر را آسیب کرد — عقل از دوری شد در جیب کرد — همچو مریم جان زان آن سیب خورد — حامله شد از مسیح دلفریب

آن مسیحی نی که در خشک و درست — آن مسیحی کز ساحت بر جست — پس مر جان جان چو حامل گشت جان — از چنین جانے شود حامل جهان

پس جهان آید جهان دیگرے — این جشنها و این سخنها دیگرے — تا قیامت گر بگویم نسپرم — من ز شرح این قیامت قاصرم

این سخنها خود بمعنی یار بست — این جشنها و این سخنها دیگرے — تا قیامت گر بگویم نسپرم — من ز شرح این قیامت قاصرم

هست لبیکی که نتوانے شنید — لیک سر تا پای تو انی چشید — چون کند تقصیر پس چون تن زند — چونکه لبیکش ز یارب میرسد

بر لب جو بود دیوارے بلند — یک مثل آورد ست تا پے بری — کاوخ انداختن آن تشنه از سر دیوار در جوے آب — وز چنین لبیک پنهان بر خوری

تشنه مستسقے زار و نزار — عاشقے مستے غریبے بیقرار — تا نشش از آب آن مے یوار بود — بر سر دیوار تشنه در دمند

شد حجاب آب آن دیوار او — بر فلک میشد فغان زار او — ناگهان نفحت او خشتی در آب — از پی آب او چو ماهی زار بود

چون خطاب یا رشیرین لبید — بست کرد آن بانگ آبش چون رسید — از سماع بانگ آب آن ممتحن — بانگ آب آمد بگوشش چون خطاب

آب میرد با نگ لیبے بهر ترا — فائده چه زین رن خشتی مرا — گشت خشت انداز و زر آنجا بگشت کن

فائده اول سماع بانگ آب — تشنه گفت آبا مرا و فائده ست — من ازین صنعت ندارم هیچ دست

کو بود مر تشنگان را چون جواب — بانگ آب و چون بانگ آب اندر مثل شد — مرده را زین زندگی تحویل شد

یا چو بانگ رعد ایام بهار — باغ می یابد دو چندین نگار — یا چو برد رویش هنگام رگاب — یا چو بر محبوس پیغام نجات

چون تمام رحمن بود کان از زمین — میرسد سوی محمد بے دهن — یا چو بوے احمد مرسل بود — کان بعاصی در شفاعت میرسد

یا چو بوی یوسف خوب لطیف — میرند بر جان یعقوب نحیف — یا نسیم روضهٔ دار السلام — سوی عاصی میرسد بے اهتمام

یا سوی قیس سیه از کبمیا — میرسد پیغام کای ابله بیا — یا دلیلی بشنود مجنون کلام — یا فرستد دیس آشے را پیام

فائدهٔ دیگر که هر خشتے گزین — بر کنم آیم سوے ما هین هین — کز کجی خشت دیوار بلند — پست تر گردد بهر دفعه که کند

پستے دیوار تربے میشود — فصل او درمان وصلی می بود — سجده آمد کندن خشت لزب — موجب قربے که زاید والقرب

تا که این دیوار خاکے گردن است — مانع این سر فرود آوردن است — سجده نتوان کرد بر آب حیات — تا نیابی زین تن خاکی نجات

بر سر دیوار هر کو تشنه تر — رو و تر بر میکند خشت و مدر — هر که عاشق تر بود بر بانگ آب — او کلوخ زفت بر کند از حجاب

او ز بانگ آب پری تا عنق — نشنود بیگانه جز بانگ طبق — ای ننگ آن را که او ایام پیش — منعتم دارد گزارد دام خویش

اندران ایام کش قدرت بود — صحت و زور و دل و قوت بود — میرساند بے درینے بار و بر — معتدل ارکان و بے تخلیط و ضد

چشمه ها ی تحت و شهوت روان — سبز میگردد زمین تن بدان — خانهٔ معمور و سقفش بس بلند — سر فرود آورد بکن خشت و مدر

نور چشم و قوت ابدان بجا — قصر محکم خانه روشن پر صفا — هین غنیمت دان جوانی ای پسر — هرگز از شوره نبات خوش نرست

پیش ازان کایام پیری در رسد — گردنت بندد بحبل من مسد — خاک شوره گردد و ریزان ز دست — چشم را نم آمده تارے شده

آب زور و آب شهوت منقطع — او ز خویش و دیگران نا منتفع — ابر وان چون پارهٔ زر آمده — تن ضعیف و دست و پا چون ریسمان

از تشنج رو چو پشت سوسمار — رفته نطق و طعم و دندانها ز کار — پشت دو تا گشته دل سست و طپان — دل پر فغان همچو نی ابنان شده

بر سر ره زاد کم مرکوب سست — خانه ویران کار بے سامان شده — عمر ضائع سعے باطل راه دور — موی بر سر همچو برف از بیم مرگ — جمله اعضا لرزان همچو برگ

روز بیگه لاشه لنگ و ره دراز — غم قوی دل تنگ تن نادرست — قوت بر کندن آن کم شده

همچو آن شخص درخت خوش سخن — نفس کاهل دل سیه جان ناصبور — در میان ره نشاند او خار بن

حکایت

ره گذر یانش ملامت گر شدند — پس بگفتندش بکن او را بکند — هر دمی آن خار بن افزون شدے — پای خلق از زخم او پر خون شدی

جامه ها خلق بدریدی ز خار — پای دستیان بخستے زار زار — چونکه حاکم را خبر شد زین حدیث — یافت آگاهی ز فعل آن خبیث

چون بجد حاکم بدو گفت این بکن — گفت آری بر کنم روزیش من — مدتی فردا و فردا وعده داد — شد درخت خار کو محکم نهاد

گفت روزی حاکمش اے وعده کش — پیش آر کار ما واپس منگر — گفت لایام یا عم بیننا — گفت عجل لا تماطل دیننا

تو که میگوئی که فردا این بدان — آن دو تحت بد جوان تر میشود — دین کند هر دم پیر و مضطر میشود

خار بن در قوت و برخاستن — خار بن هر روز و هر دم سبز تر — خار کن هر روز زار و خشک تر

ع دیس نام سرشته ۱۲
ع راسم نام ماشق ۱۲
ع ایرینی یعنی صاف ۱۲
ع ابق بفتحتین صداست ۱۲
ع ابق بانگ کردنگ و کلوخ ۱۲
ع تخلیط آمیختن ۱۲

او جوان تر میشود تو پیرتر — تو دو باش و روزگار خود مبر
بارها از فعل بد نادم شدی — بر سر راه ندامت آمدی
عاقلی باری ز دخم خود مزن — تو عذاب خویش را هم بیگانه
ور نه چون بهمن دو فرسنگی دهین — هین طریق دیگران را برگزین
تا که نور او کشد نار ترا — وصل او گلبن کند خار ترا
مصطفی فرمود از گفت حکیم — که بمؤمن لابه گر گردد ز بیم
پس هلاک نار نور مؤمن است — زانکه بی ضد نور ضد لاکن است
گر همی خواهی تو دفع شر نار — آب رحمت در دل آتش گمار
چشمهٔ آن آب رحمت مؤمن است — راه آب آتش ران گریان شود
حس شیخ و فکر او نور خوش است — آب نور او چو بر آتش جهد
تا شود این دوزخ نفس تو سرد — تا نسوزد او گلستان ترا
از یکی نی نام ماندی نشان — بعد ازان چیزی که کاری بر دهد
بار گردای خواجه راه ما کجاست — اندران تقریر بودیم ای سند
کج مرو رو راست اندر شاهراه — سال قصت آمد که در شستت کشد
شد خلاص از دام و از آتش رهید — چونکه بیگه گشت و آن صید گذشت
آنچنین هر گز کند با خود کسے — حال آن ماهی و آن جویبار
و استعن بالله ثم اعتبر ثم انتصب — سال بیگه گشت و وقت کشت نه
بایدش بر کند و بر آتش نهاد — هین و هین آن را هر و بیگاه شد
پند من بشنو که تن بند تو ست — انیقدر تخمی بآن وقتست بکار
هین مگو فردا که فردا ها گذشت — تا بحالے نگذرد ایام کشت

در معنے فی التاخیر آفات

بخل تن بگذار و پیش آ در سخا — ترک لذتها و شهوتها سخاست
وای او کز کف چنین شاهی بهشت — عروة الوثقی ست این ترک هوا
مر ترا بالا کشان تا اصل خویش — یوسف حسنی تو این عالم چو چاه
از رسن غافل مشو بیگه شدست — حمد لله کاین رسن آویختند

هین ز ان هر یکے خوی بدت — بار ها در پای خار آخر زدت
گر ز خلق زشت کم هستے ازان — تو علی وار این ز خیبر بر مکن
ور نه یابی خار را گلبن کن این خار را — وصل کن با ناز نور یار را
تو شمالی و ز خی او مومن ست — کشتن آتش بمومن ممکن ست
گوید ش بگذر ز من ای شاه زود — هین که نورت سوزد نارم را بدو
تا رصد نور را شد روز عدل — کان ز قهر انگیخته شد دین ز فضل
آب حیوان روح پاک محسن ست — کاتشش از آب ویران میشود
آب نورا و چو بر آتش جهد — چکچک از آتش برآید خوش جهد
تا نسوزد او گلستان ترا — پست نکند عدل و احسان ترا
بعد ازان چیزی که کاری بر دهد — لاله و نسرین و سیسنبر دهد
اندران تقریر بودیم ای سند — که خرت لنگست منزل دور کو
سال قصت آمد که در شستت کشد — راه دریا گیر تا یابے رشد
چونکه بیگه گشت و آن صید گذشت — مرده کرده رو سوی دریا گذشت
حال آن ماهی و آن جویبار — گفته شد اینجا برای اعتبار
سال بیگه گشت و وقت کشت نه — جز سیه روئی و نعل زشت نه
هین و هین آن را هر و بیگاه شد — آفتاب عمر سوے چاه شد
انیقدر تخمی بآن وقتست بکار — تا درآخر بینی او را برگ و بار
هین مگو فردا که فردا ها گذشت — کهنه بیرون کن گرت میل نوی ست
هر که در شهوت فرو شد بر نخاست — برکشد این شاخ جان را بر سما
وین رسن جمبرست از امر الله — فضل و رحمت را بهم آمیختند

در میان دست و میزان دو رجا — تا به بینی بارگاه پادشاه — تا به بینی عالم جان جدید — عالمی بس آشکار و ناپدید

این جهان هست چون زندان شاه — وز جهان هست بس پنهان شده — خاک بر باد است بازی می‌کند — گر نمائی پرده سازی می‌کند

خاک همچون آتی در دست باد — باد را دان عالی و عالی‌نژاد — چشم خاکی را بخاک اندر نظر — باد بین چشمی بود نوع دگر

اینکه بر کار است و بیکار است دست — وان که پنهانست مغز و اصل اوست — اسپ را اند سپه را کوهست یار — هم سوار و داند احوال سوار

جسم چون اسپ است و نور حق سوار — بی سوار این اسپ خود ناید بکار — پس ادب کن اسپ را از بهر وی — ور نه پیش شاه باشد اسپ دی

چشم اسپ از چشم شه رهبر بود — چشم او بی چشم شه مضطر بود — چشم اسپان خر گیاه و جو چرا — سر کجا خانی بگردانی سرا

نور حق بر نور حس راکب بود — وانگهی جان سوی حق راغب بود — اسپ بی راکب چه داند هم رهی — شاه باید تا بداند شاهرهی

سوی حس می‌رود که نور او راکب است — حس را آن نور نیکو صاحب است — نور او را نور حق تزئین بود — نور بر نور علی نور این بود

نور حسی میکشد سوی ثری — نور حقش میبرد سوی علا — زانکه محسوسات دون عالمی است — نور حق دریا و حس چون شبنمی است

لیک پیدا هست این راکب برو — جز بآثار و به گفتار نکو — نور حسی کو غلیظ است و گران — هست پنهان و سوار او دیدگان

چونکه نور حس نمی‌بینی ز چشم — چون بدانی نور آن دینی ز چشم — نور حس با این غلیظی معنقی است — چون نمی‌بود ضیا کان ضیغمی است

از جهان چون حس بدین غایت بتاب — عاقلی پایه گرفت از راه آب — گه به کفش میبرد گاهیش پر — گاه خشکش میکند گاهیش تر

دست پنهان و قلم بین خط‌گزار — اسپ و رجلان نا پدید احوال سوار — گه بلندش میکند گاهیش پست — گه درستش میکند گاهی شکست

گه میانش میبرد گاهی به کاه — آن گلستانش کند گاهی خار — تیر پران بین و ناپیدا کمان — جانها پیدا و پنهان جان جان

تیر را مشکن که این تیر نبی است — نیست پرتابی ز تیر آگهی است — مارمیت اذ رمیت گفت حق — کار حق بر کار ها دارد سبق

چشم فرو بشکن تو مشکن تیر را — چشم خشت خون نماید شیر را — بوسه ده بر تیر و پیش شاه بر — تیر خون آلوده از خون تو تر

آنچه پیدا عاجز و پست و زبون — وانچه ناپیدا چنان تند و حرون — ما شکاریم این چنین دامی کراست — کوی چوگانیم چوگانی کجاست

سید و سید و زد این خیاط کو — سید مد میسوز د این نفاط کو — ساعتی زاهد کند رشد طریق را — ساعتی کافر کند رشد طریق را

هر که خلص و خط باشد آدم — تا نبود خالص نگردد او تمام — آن بد کو را مان ایزد دست

آینه خالص نگشت و مخلص است — چونکه مخلص گشت مخلص تر است — در مقام امن رفت و بر دوست

هیچ آئینه و گر آهن نشد — هیچ نانی گندم خرمن نشد — هیچ انگوری دگر غوره نشد — هیچ میوه نخته ناکوره نشد

نخته گرد و از تغیر دور شو — رو چو بر هان حق نور شو — چون خود حق همه برهان شد — چونکه گفتی بنده ام سلطان شدی

در عیان نحو الهی صلاح الدین نمود — دیده ها را کرد بینا و گشود — فقر را از چشم و از سیما بداد — دید هر چشمی که دارد نور داد

شیخ فعالست بی آلت چو حق — با مریدان داد و بی گفتی سبق — دل بدست او چو موم نرم رام — مهر او گه ننگ سازد گاه نام

مهر موش جانی انگشتری است — باز آن نقش نگین جا کی کیست — ماکی اندیشه آن زرگر است — سلسله هر حلقه اندر دیگر است

این صدا در کوه و دلها بانگ هست
لیک پرست از بانگ این گنگ لهی هست
هر کجا هست آن چکیبد او صدا

هست گه گاوان شنائی کند
هست که کاو از صدا پیدا کند
می بداند کوه از ان آواز و قال

چون که آن لطف بیرون میشود
آبهای چشمه ها خون میشود
ران شهنشاه همایون نیل بود

جان پیغمبر صفت و خرد اجزای کود
تا کم از سنگیم آثرا ای گروه
ای رجان یک چشمه خوشان میشود

ای صدای بانگ مشتاقی درود
نی صفای جرعهٔ ساقی درود
کو حیات از تیشه در کاند

بو که برخیزی او تا بد بدی
بو که در وی تاب خورشید آمدی
چون قیامت که سها را برکند

این قیامت زان قیامت کی کم است
آن قیامت زخم و این چون مرهم است
هر که دید آن هم از زخم اینست هست

ای خنک زشتی که خویش را بدید
وای گلرویی که خویش را ندید
زنده گردد نان ازین حرف جان شود

هیزم تیره حریف نار شد
تیرگی زفت و همه انوار شد
وز نمکسار آن خسر مرده فتاد

صبغة الله هست رنگ خم هو
پیسها یکرنگ گردد اندرو
چون دران خم افتد و گوئیش قم

آن منم خم خود دانا بحق گفتنی است
رنگ آتش دارد الا آهنی است
از طرب گوید منم خسم لاتلم

چون بسبزی گشت همچون زرکان
پس انا نار است لافش نیز بان
ز آتشی می لاف دعوی خوش است

آتشم من گر تراشک ست ظن
آزمون کن دست را بر من بزن
گو بیا و من آتشم من آتشم

آدمی چون نور گیرد از خدا
هست مسجود ملائک زاعتبار
رو نهی در سجده آرد شش جهت

آتش چو آهن چو لب به بندد
ریش تشبیه و مشبه را بخندد
پای در دریا منه کم گو ازان

گرچه صد چون من بمالد تاب بحر
لیک می نه شکیبم از غرقاب بحر
جان و عقل من فدای بحر باد

تا که پایم میرود در نم درو
چون نماند پا چو بالایم درو
بی ادب حاضر غائب خوشتر است

ای تن آلوده بگرد خوض گرد
پاک کی گردد برون خوض مرد
او ز ظهر خویش هم دوا و فداد

پاکی این خوض بی پایان بود
پاکی اجسام کم میزان بود
سوی دریا راه پنهانی دارد این

تمثیل در بیان نواندن آب آلودگان را بپاکی

پاکی محدود تو خواهد مدد
ورنه اندر چرخ کم گردد عدد

آب گفت آلوده را دور از منش
گفت آلوده که دارم شرم ازش
گفت آب این شرم بی من کی رود

ز آب هر آلوده گر پنهان شود
احیاء من الایمان بود
بی من این آلوده زائل کی شود

گر دو پایه خوض دل گردای پسر
دل دو پایه خوض تن مسکین مخر
تن تو آب خوض دل لما پاک شد

گر تو باشی اهل ورباشی تو کژ
بیشتر می غرد آید واپس بتر
در میان شان رنج لا یعنیان

شاد چون شیرین تر از شکر بود
جان شیرینی رود خوشتر بود
ای سلامت جو رها کن تو مرا

لیک نشکیبند عالے همچنان
پیش شاهان گر خطر باشد بجان
وی سلامت کو سلامت مر مرا

جان بس کو رست و با آتش خوشست — کوره را این بس که خانه آتشست — هر که او زین کوره شد باشد تو دل
برگ بی برگی ترا چون برگ شد — جان باقی یافتی در مرگ شد — چون ترا غم شادی افزون گشت — رو نه سجانت گل و سوسن گرفت
آنچه خون دیگران آن آب تست — بط قوی در بحر و مرغ خانه مست — باز دیوانه شدم مرا ای طبیب — باز سودایی شدم سرا ای حبیب
حلقه‌های سلسله تو دو فنون — هر یکی حلقه دهد دیگر جنون — داد هر حلقه فنون دیگرست — پس مرا هر دم جنون دیگرست
بس جنون‌ها باشد و فنون این چنین مشکل — خاصه در تجرید این میدان اجل — آنچنان دیوانگی بایست بند — که همه دیوانگان پندم دهند
آنچنین دو الجنون جز می را فتار — آمدن دستان به بیمارستان جهت پرسش ذو النون — کاندر و شور و جنون نو بنو اد
شور چندان که تا فوق فلک — میرسید از دی جگرها را تمک — هین مبند تو شور خود آشور خلق — پهلو شور خدا و ندان پاک
خلق را تا به جنون او نبود — آتش او بر نهاشان مے ربود — چونکه در ریش عوام آتش فتاد — بند کردندش بزندان المراد
نیست امکان آکشیدن این لگام — گرچه زین و تنگ می آیند عام — دید این شاهان که خوف جانست — کاین گره کور ند شاهان بی نشان
حکم چون بر دست زندان او فتاد — لاجرم ذو النون بزندان اوفتاد — یک سواره میرود شاه عظیم — در کف طفلان چنین دُرِ یتیم
در چه دریا نهان در قطره — آفتابے مخفے اندر ذره — آفتابی خویش را ذره نمود — تا ندک اندک رو بخود در اکشود
جمله ذرات در و سے محو شد — عالم از وی مست گشت و صحو شد — چون قلم در دست غداری بود — لاجرم منصور بر داری بود
چون سخن همان را بود کار کیا — لازم آمد تقتلون الانبیا — انبیا را گفته قوم راه گم — از سفه انا نطیرنا بکم
جهل بر سابین امان نگذاشت — زانکه او بندی که گشت او گسیخته — چون بقول او ست مصلوب جهود — پس مرا و را من کے تا ند نمود
چون ل آن شاه را ایشان نجس دانند بود — عصمت و نعمت فهم چون بود — در خالص را و زر گر زر شمرد — باشد از قلاب خائن بیشتر
یوسفان را رشک نسیان منتی اند — گر عدو خوبان در آتش میزنید — یوسفان از مکر اخوان چه غمند — کز حسد یوسف بگرگان میدهند
از حسد بر یوسف مصری چه رفت — این حسد اندر کمین گرگی ست زفت — لاجرم زین گرگ یعقوب حلیم — داشت بر یوسف همیشه خوف و بیم
گرگ ظاهر کرد یوسف خود نگاشت — این حسد در فعل از گرگان گذشت — زخم کرد این گرگ و زغدر لبق — آمده کاناذ هبنا نسبق
صد هزاران اند گیها این نگر ست — عاقبت رسوا شود این مکر بات — زانکه حشر حاسدان روز گرند — بیگمان بر صورت گرگان کنند
حشر پر حرص همه مردار خوار — صورت خوکے بود در رستخیز — زانیان آگنده اندام نهان — خمر خواران را بود گنده دهان
گند فعلی کان بدلها میرسید — گشت اندر حشر محسوس و پدید — بیشه آمد وجود آدمے — پر خدر شو زین وجود ار آدمے
ظاهر و باطن اگر باشد یکے — نیست کس را در نجات او شکے — در وجود ما هزاران گرگ و خوک — صالح و ناصالح و خوب و مسوک
حکم خود آنست کو غالب تر ست — چونکه زر بیش از مس آمد آن زر ست — سیرتے کان در وجودت غالب ست — هم بران تصویر حشرت واجب ست
ساعتے گرگے در آید در بشر — ساعتے یوسف رخی همچون قمر — میرود در سینه ها از سینه ها — از ره پنهان صلاح و کینه ها
بلکه خود از آدمے در گاه خر — می ود دانائے علم و هنر — اسپ یکسگ میشود در هموار دام — خر سی بازی میکند بر هم سلام

رفت در بیشه آهوی حرص جو — یا شبان شیر یا شکاری یابدش — در شکار اصحاب خوی زان رفتش
هر زمان در سینه کوهی سر کند — گاه دیو و گه ملک گه دام و دد — زان عجب بیشه که هر شیر آگهست
در دو پی کن از زر و مرجان جهان — ای که از سنگ آوری زر و عیان — چونکه دیدی باری آن لطیف
چونکه دو نون هست زندان شما — بند بر پاهست بر سر اعتقاد — دوستان از هر طرف بنهاده رو

فهم کردن مریدان که دو النون دیوانه است و تقصد بین دو

دوستان و قصه دو النون شنید — کاین مگر قاصد کند یا حکمتی است — دور دور از عقل چون دریای او
حاش لله از کمال جاه او — کاو بیمارے بپوشد ماه او — او ز شرم عامه اندر خانه شد
او ز عار عقل کندن پرست — تا مدد از قوت دیوانه گند — که ببندم ای ننے دستار گاه او
تا ز زخم لخت لخت یابم من حیات — چون تبسم از کدامین شاخ جست — تا ز زخم لخت کاوی خویش شوم
مرده شد کشته ز زخم دم کاه — هم بموسی از کیمیا شد زر شناس او — کشته چست و گفت اسرار را
گفت رو شکر این عنایت گاه داشته اند — تخم این آشوب افشان کشته اند — چونکه کشته گردد این جسم گران
جان او بیند بهشت و نار را — باز داند جمله اسرار را — وا نماید خویشان دیو را
گاو کشتن هست از شرط طریق — تا شود از زخم دشمن جان مفیق — گاو نفس خویش را زود تر بکش

رجوع کردن بحکایت دو النون با مریدان

این سخن را قطع و پایان هست لیک — بانگ بر زد کیا نداء الفتوح — با ادب گفتند ما از دوستان
چون ز سیه ندان نفرستد کیاد — این چه بهتانست بر عقلات چنین — دود گلخن کے رسد در آفتاب
چونی ای در یاست عقل دور بین — ما محبانیم با ما این مکن — مر محبان را نشاید دور کرد
دگیر از ما بیان کن این سخن — راز را اندر میان نه یا مصب — راز را از دوستان پنهان مکن
یا مصب صادق و دلخست ایم — در دو عالم دل تو بر بسته ایم — راز را از دوستان پنهان مکن
چونکه دو النون این سخن را چنان شنید — خرطریق امتحان مخلص ندید — فحش آغاز نهاد و دشنام آن گزاف
بر جهید و سنگ بیکران کرد و چوب — جمله گان بگریختند از بیم کوب — قهقهه خندید و بفشانید سر
دوستان بین کو نشان دوستان — دوست تازیانه باشد همچو جان — کے گران گیرد ز نیش دوست دوست
نے نشان داد و نه دشنامی شنید — در بلا و محنت و آفت نشست — دوست همچون ز بلا چون آتش است

امتحان کردن خواجه لقمان را در زیرکے

خواجه اش دید و بدو شد هوشیار — بهر تن دیدی فرزند این چنین — زانکه لقمان گرچه بنده زاده بود

گفت شاهی شیخ را اندر سخن
من ترا بنده دارم و ایشان ترا
شاه آن و آن کو رشاهی خوش رست
خواجه لقمان بظاهر خواجه اش
بر بیابان نام غازه نام شد
یک گره را نمود معرف جامه است
نور باید تا بود جاسوس ره
نقد و بیند نباشد بند نقل
در رو دون دل در آید چون خیال
آنکه واقف گشت بر سر امور
در کف داود کاهن گشت موم
چون بود خواجه بجانبی شناس
در پیش چون بندگان در رشود
تو در شتی کن مرا دشنام ده
خواجگان این بیند گیها کرده اند
دین غلامان هوا بر عکس آن
پس از آن عالم بدین عالم چنان
راز امید است خوش میر اندر خور
تا نهان کن گنج از چشمان خود
میده تا فیون بمروز خم مند
چون بهر فکری گمان خواهی برد
پس بدان مشغول شو کان برتر است
هر چه بازل تر به ریا افگند
نقد ایمانرا بضاعت گو شدا
خواجه لقمان چو لقمانرا بخواست

چیزی از بخش دمی خواست کن
وان دو بر تو حاکمانند و امیر
بر سه خو شید نورش باز نیست
در حقیقت بنده لقمان خواجه اش
نام دنگی عقل شانرا دام شد
نور باید پاک از تقلید و غول
بنده گان خاص علام الغیوب
در تن کنجشک چیست از برگ و ساز
آنکه بر افلاک رفتارش بود
بود لقمان بنده شکل خواجه
بر غلام خویش پوشاند لباس
گو بیا ای بنده تو رو در صدر نشین
ترک خدمت غایت تو داشتم
چشم بر پوشند و سیر از خواجگی
خواجه لقمان بر احوال نهان
مرورا آزاد کردی از نخست
چه عجب گر سر مرا پنهان کنی
خویش را تسلیم کن بردار شرد
وقت مرگ از رنج او را امید نیست
هر چه اندیشی و تحصیلی کنی
باز بازرگان چو در آب اوفتد
چونکه چیزی فوت خواهد شدن ز دست
چونکه نعمت را نگهداری کنی

گفت اشی شرم نامد مر ترا
گفت شه آن دو بچه تدبیر تست
گفت آن یک خشم و دیگر شهوت
خشم را انداز کو بستی را نمود دست
در جهان باز گونه زین بسی است
یک گره را نمود معرف جامه است
نور باید پاک از تقلید و غول
بنده گان خاص علام الغیوب
در تن کنجشک چیست از برگ و ساز
آنکه بر افلاک رفتارش بود
بود لقمان بنده شکل خواجه
بر غلام خویش پوشاند لباس
گو بیا ای بنده تو رو در صدر نشین
ترک خدمت غایت تو داشتم
چشم بر پوشند و سیر از خواجگی
خواجه لقمان بر احوال نهان
مرورا آزاد کردی از نخست
چه عجب گر سر مرا پنهان کنی
خویش را تسلیم کن بردار شرد
وقت مرگ از رنج او را امید نیست
هر چه اندیشی و تحصیلی کنی
باز بازرگان چو در آب اوفتد
چونکه چیزی فوت خواهد شدن ز دست
چونکه نعمت را نگهداری کنی

که چنین گوئی مرا در بن بر شرا
گفت آن یک خشم و دیگر شهوت
خشم را انداز کو بستی را نمود دست
در نظرشان گوهری کم از نمی است
در قبا گویند کو از عامه است
تا نشانند مرورا بی نعل و قول
در جهان جان جو بس اندر القلوب
که شود پوشیده آن بر عقل با
بر زمین رفتن چه دشوارش بود
بندگی بر ظاهرش دیباجه
مر غلام خویش را ساز و دام
من بگیرم کفش چون بنده کمین
تا بغربت تخم حیلت کاشتم
کار ها را کرده اند آماده گی
ناید از بنده بغیر از بندگی
بود واقف دیده بود او ره نشان
لیک خوشنودی لقمان راست
این عجب که سر ز خود پنهان کنی
وانکه از خوبی ز خود چیزی بدزد
او بدان مشغول شد جان میبرند
می در آید زود از ان سو کانیی
کشته عمرش بفر قاب او فتد
ترک کمتر گیر و بهتر را بیاب
مرض و غفلت را برد دیو دنی
بنده بود او را و با او خوش بساخت

ظاهر شدن فضل و هنر لقمان پیش امتحان کنندگان

هر طعامی کاو رید ندهی بوی
تا که لقمان هست سوی آن برو

سوء هضم آورد و صفرا و شور انگیزدت
تا صلا ناخوانده پیش خود مرو

خربزه آورد و بو ندارد همچنان
گفت خواجه با غلامک کای فلان

چونکه لقمان آمد و پیشش نشست
چون برید و داد او را یک سکین

از خوشی که خورد و داد او را دوم
مانند شستی گفت این ما من خورم

او چنان خوش می‌خورد کز ذوق او
چون بخورد و داد تخمیش آتش فرد

ساعتی می‌جوشید از تنگی آن
بعد از آن گفتش که ای جان جهان

این چه صبرست این چه بوریست ای درست
یا که پیش تو این جانت مدد دست

گفت من از دست نعمت بخش تو
خورده‌ام چندان که از شرم مرد تو

چون همه اجزایم از انعام تو
رسته اند و غرق اند و دوام تو

لذت دست شکر بخش تو دانست
اندرین بطبخ تلخی کی گذاشت

از محبت دردها صافی شود
از محبت تلخها شیرین شود

از محبت دردها شافی شود
از محبت خارها گل می شود

از محبت دار تختی می شود
از محبت بند بختی می شود

از محبت نار نوری می شود
از محبت دیو حوری می شود

از محبت خرّن شادی می شود
از محبت غول هادی می شود

از محبت سقم صحت می شود
از محبت مرده زنده می شود

این محبت هم نتیجه دانش است
کی گزافه بر چنین تختی نشست

بر جمادی رنگ مطلوبی چه دید
از صفیری بانگ محبوبی شنید

چونکه ملهوف خرد را قص را رسول
هست دلیل نقصانی عقول

نقص عقلست آنکه بد را نجورست
موجب لعنت سرای دورست

کفر فرعونی و هر کبر عتید
جمله از نقصان عقل آمد پدید

برق آن لمعان شهاب بی وفا
آفل از باقی نداند بی صفا

نور آن برق بریده پیست
آن چو لا شرقی و لا غربی بیست

برکت دریا فرس را راندن
نامه را اور نور برقی خواندن

عاقبت بیند عقل از خاصیت
نفس ها شد کو نه بیند عاقبت

تا که لقمان هست سوی آن برو
تا صلا ناخوانده پیش خود مرو

و نخوردی بی دلی بی اشتها
این بود پیوستگی بی اشتها

گفت خواجه با غلامک کای فلان
از دو در دفتر ند لقمان را بخوان

چون برید و داد او را یک سکین
همچو شکر خورد و چون انگبین

مانند شستی گفت این ما من خورم
تا چه شیرین خربزست این بنگرم

چون بخورد و داد تخمیش آتش فرد
هم زبان کرد آبله هم حلق سوخت

لوش چون کردی کمی چندین مهر را
لطف چون انما شتی این قهر را

چون نیاوردی بهانه و مجتی
کی مرا عذر است بس کن ساعتی

شرم آید که یکی تلخ از کنت
می نوشم از تو صاحب معرفت

گر یکی تلخی کنم فریاد و داد
خاک صد ره بر سر اجرام باد

از محبت تلخها شیرین شود
از محبت مسها زرین شود

از محبت خارها گل می شود
از محبت سرکه ها مل می شود

از محبت رنجها راحت شود
از محبت سنگ و آهن می شود

از محبت دردها صافی شود
از محبت مومِ آهن می شود

از محبت خرّن شادی می شود
از محبت غول هادی می شود

از محبت سقم صحت می شود
از محبت مرده زنده می شود

این محبت هم نتیجه دانش است
کی گزافه بر چنین تختی نشست

بر جمادی رنگ مطلوبی چه دید
از صفیری بانگ محبوبی شنید

چونکه ملهوف خرد را قص را رسول
هست دلیل نقصانی عقول

نقص عقلست آنکه بد را نجورست
موجب لعنت سرای دورست

کفر فرعونی و هر کبر عتید
جمله از نقصان عقل آمد پدید

برق آن لمعان شهاب بی وفا
آفل از باقی نداند بی صفا

نور آن برق بریده پیست
آن چو لا شرقی و لا غربی بیست

برکت دریا فرس را راندن
نامه را اور نور برقی خواندن

عاقبت بیند عقل از خاصیت
نفس ها شد کو نه بیند عاقبت

عقل کو مغلوب نفس اوفس شد
مشتری طالع شد و نحس شد

برق آن لمعان شهاب بی وفا
آفل از باقی نداند بی صفا

برق را خود کی بطفل ما بصار دان
نور باقی را همه ابصار دان

از عریضی عاقبت نادیده است
بر دل و بر عقل خود خندیده است

هم درین نسبے بگردان این نظر — وز کسی کین خس کروت در نگر
زان همی گرداندت حالے بحال — تا ندیند پیدا کنان در انتقال
تا که خوفت آید از ذات الشمال — لذت ذات الیمین یرجی الوصال
یار ما کن تا نیابم در کلام — تا بده دستور تا گویم تمام
جان برآهیم تا بدید تا بنور — بیند اندر زمرد خرد و قصور
چون خلیل از آسمان هفتمین — بگذرد کو لا احب الآفلین
این جهان تن غلط اندر غلط — وین نظرگه بنگر و این خبر مدد

تتمهٔ قصهٔ حاسدان بر غلام سلطان و حقیقت آن

باز باید گشت و کرد آن لام — با غلامان ملک با اقبال و بخت
آن درختی را نداند از درخت — وان درختی که یکیش صد صد بود
چون به بیند شان بخشم عاقبت — سگ برابر دارد اندر مرتبت
از نهایت در نبخشت آگاه شد — گرچه یکسان زد این دم در نظر
تاج گوهر شور بختان بوده اند — شیخ کو نیظر بنور الله شد
تاج اورا از زمانه برکنند — چشم آخربین بدوزخان بوده اند
همچو گوی بکر رو بے تن مرده — از نهانی مکرے انگیختند
تا کشه را در نفاعے فگنند — شیخ او در عصمت الله بود
آخر این تدبیر از دو آموختند — شاه از اسرار شان واقف شد
پیش او یکسان همی بودند و نهان — مکرے سازند قوم حیله مند
پرده بندد پیش آن حکیم — میزدی خنبک بر آن کوره گران
انی کم از سنگ نیستت با من وفا — در نفاعی کی بگنجد امی حزان
بے نمت آبے نیگیرد در دهان — همچو خود شاگرد گیرد کو ز دل
نے تعلب از قلب شان یک روز نه — چه شکنی این کارگه امی نادرست
هر چه گوئی خند د و گوید نعم — دل گواهی میدهد بر ین ذکر تو
کاسه ز ن کوزه بخود را نیک سنجد — او همی خندد ز ذوق داشت
آفتابی دان که آید در دحل — صد هزاران گل شگفته مر ترا
چون نمانی رمز خنده در شمار — در هم آمیزد شگوفه و سبزه زار
می نه بینی چون ندانی خشم شاه — افگند اندر جهان بے نوا

آفتاب شاه و برج عناب — می کند رد هاسپه چون کتاب — آن عطارد را و رتها جان تاست — آن سپیدی و آن سیه تلبیس تاست

باز شوری نو لیسد سرخ و سبز — تا رهند ارواح از سود و ز گجز — سرخ و سبز افتاد و نسخه نو بها — چون خط قوس قزح در اعتبار

اندرین معنی شنو تو قصه — تا بیابی از معانی حصه — زآن صد تو بران بلقیس باد — که خدایش عقل صد مرده بداد

عکس تعظیم پیغام سلیمان در دل بلقیس از صورت هدهد

هدهد آمد نامه بیاورد و نشان — از سلیمان چند حرفی با بیان

خواند او آن نکته های با اصول — وز عمارت نگریداند رسول — جسم هدهد دید و جان عقاش او — حس چو کفی دید و دل دریای دید

عقل با حس این طلسمات دو لعب — چون محمد با ابوجهلان بجنگ — کافران دیدند احمد را بشر — چون نه دیدند او همی الشق القمر

خاک تن بر دید و حس بین نحوتش — دیدهٔ حس دشمن عقلست و کیش — دیدهٔ حس را خدا اعماش کرد — بت پرستش خواند و ضد ماشعر

زانکه او کف دید و در دریا ندید — زانکه حالی دید و فردا ندید — خواجهٔ فردا دهاله پیش او — او نمی بیند ز صد گنجی خبر تشنه

ذرهٔ زان آفتاب آرد بدام — آفتاب آن ذره را کرد غلام — قطرهٔ کز بحر وحدت شد سفید — هفت بحر آن قطره را باشد مزید

گر کفی خاکی شود چالاک او — پیش خاکش سر نهد افلاک او — خاکی آدم چونکه شد چالاک حق — پیش خاکش سر نهد آن ملاک حق

اشتها نشئت آخر از چه بود — از یکی چشمه که ناگه بر گشود — خاک از دردی نشیند در آب — خاک بین کز عرش بگذشتا ز شتاب

آن لطافت پس بدان کز آب نیست — جز عطای مبدع وهاب نیست — گر کند سفلی هوا و نار را — ور زگل او بگذراند خار را

حاکمست و یفعل الله یا شیار — اوز عین در دو آمیزد دو را — گر هوا و نار را سفلی کند — تیز کی و دردی و ثقلی کند

ور زمین و آب را اعلی کند — راه گردون را بپا مشکی کند — نیست کس را زهره تا گوید که چون — بس جگرها کاندرین گوشت خون

پس یقین شد که تغیر من تست — خاکی ره گفت پر ها برکشا — آتشی را گفت رو بلبیس شو — زیر هفتم خاک با تلبیس شو

آدم خاکی بر دو تو بر سما — ای بلبیس آتشی رو تا ثری — در تصرف دائما من با قیم

کار من بی علت ست و مستقیم — نیست تقدیرم لعلت ای سقیم — عادت خود را بگردانم بوقت — این غبار از پیش بنشانم بوقت

بحر را گویم که هین پر نار شو — گویم آتش را که رو گلزار شو — کوه را گویم سبک شو همچو پشم — چشمهٔ را گویم سبک شو همچو پشم

گویم ای خورشید مقرون شو بماه — هر دو را سازم چو دو ابر سیاه — چشمهٔ خورشید را سازم خشک — چشمهٔ خون را لبن سازم چو مشک

آفتاب و مه چو دو رکاد سیاه — انکار فلسفی در آیهٔ ان اصبح ماؤکم غورا

انکار فلسفی در آیهٔ ان اصبح ماؤکم غورا

تفسیر بی خواند از روی کتاب — ماؤکم غور از چشمه بندم آب — آب را در غوره ها پنهان کنم — چشمها خشک و خشکستان کنم

آب را در چشمه که آرد دو گر — خرمن بی مثل با فضل و خطر — فلسفی مسلکی مستهان — میگذشت از سوی مکتب ناگهان

چونکه بشنید آیه او را با کلند — گفت آریم آب را ما بکلند — با زخم سیل و تیری تبر — آب را آریم از پستی ز بر

شد بخفت و دید او یک شیر نر — زد بپانجه هر دو چشمش کور کرد — گفت زین دو چشمه رشحم ای شقی — با تبر نوری بیارا رصادقی

روز بر جست و دو چشمش کور دید — نور خالص از دو چشمش ناپدید — گریه آمد و استغفر شدش — نور رفته از کرم ظاهر شدش

یک استغفار هم در دست نیست — زرق توبه بهر مسند نیست — راه توبه بر دل وابسته بود

از نیاز دستها آن خلیل — گشت ممکن امر صعب مستحیل — مس کند زر را و صیقل را بزر

دل بسختی همچو روی سنگ گشت — چون شگافد توبه آنرا بهر گشت — بهر کشتن خاک سازد کوه را

یا بدر لوزه متوقش از رسول — سنگلاخی مزرعی شد با وصول — خاک قابل را کند سنگ صبور

هر ولی را سجده هم دستور نیست — مزد رحمت قسم هر مزدور نیست — که کنم توبه در آیم در پناه

می باید تاب و آبی توبه را — شرط شد برق و سحابی توبه را — واجب آمد بر و برق این شبه را

تا نباشد برق دل را اب دو چشم — کی نشیند آتش تهدید و خشم — تا نباشد خنده برق ای پسر

کی بروید سبزه ذوق وصال — کی بجوشد چشمها از اب زلال — کی بنفشه عهد بندد با یمن

کی چناری کف کشاید در دعا — کی ورخته بر فشاند میوه را — بر فشاندن گیرد ایام بهار

کی فروزد لاله ارخ همچو خون — کی گل از کیسه برآرد زر برون — کی چو طالب فاخته کو کو کند

کی بگوید لک لک آن لک لک بجان — لک چه باشد ملک لک لک ستان — کی شود چون آسمان بستان منیر

از کجا آورده اند این حلها — من کریم و من رحیم کلها — که بهر عیدی صد جانش فداست

آن شود شاد از نشان کو دیده شاد — چون ندید اورا نباشد انتباه — وز پی رب خویش شد نجویس دست

او شناسد بوی کی می نجورد — چون نخورد آدمی چه داند بوی کرد — همچو لالان شهنازد اله است

تو به بینی خواب در یک خوش لقا — گوید هد وعده و نشانی مر ترا — که مراد تو شود اینک نشان

یک نشانی آنکه او باشد سوار — یک نشانی که ترا گیرد کنار — که به پیش آید ترا فردا فلان

یک نشانی آنکه این خواب از چه بود — چون شود فردا نگوئی پیش کس — یک نشان که هست بند پیش تو

تا شب خامش کن این نیک و بد — این نشان باشد که چیزی باید — که نیابی تا سه روز اصلا بگفت

هین مپا و این نشان را گو بگفت — این سخن را دار اندر دل نهفت — که سکوت ست آیت منصور تو

این نشان آن بود کان لک لک — که همی جوئی بیا بی از آله — اینچه باشد صد نشانها دگر

آنکه بی آن روز تو تاریک شد — همچو دودی گر دنت باریک شد — وانکه میگریی ببشهای دراز

زخمها آید و خواب و رنگ او — سرفدی کردی و گشتی همچو مو — چون زکات پاک بازان بر جهات

زینچنین بیچارگیها صد هزار — خوی عشاقست ناید در شمار — چند پیش تیغ رفتی همچو خود

چونکه شب آخر شد ابدی روز شد — از امید آن دولت پیروز شد — آنکه بودی آرزویش سالها

بر شال برگ لیز زی که دی — گرد دو روز و نشان ناید بجای — می دوی در کوه و در بازار و دشت — چون کسی کو گم کند گوساله را

نسخه مقروء بر مصنف — نسخه مقابله شده — نسخه مصحح — نسخه مقابله شده بر نسخه مصحح

خواجه خبر ست این دو اپادیوست — گم شده ایجاکه دارگمی جست — گوئیش خبر ست لیک این خبر من — کس نشاید که بداند غیر من

گر بگویم یک نشانم فوت شد — چون نشان جمله وقت آمد بشد — بندگی در روی هر مردی سوار — گوید منگر مرا دیوانه وار

گوئیش نی مثل گم کرده ام — ره بجست و جو آورده ام — دولت پاینده بادای سوار — رحم کن بر عاشقان بیخود مدار

چون طلب کردی بجد آید بنظر — بی نشانی که چنین آمد خبر — ناگهان آمد سواری نیکبخت — پس گرفت اندر کنارت نیکبخت

تو شدی بیهوش و افتادی بخاک — خیر لفت نیست سالوس نفاق — او چو می بیند در این شوریست — او نداند کان نشان وصل کیست

این نشان رنج و باشد کز پدید — آن گر آن گمی نشان آید پدید — هر زمان کز وی نشانی میرسید — شخص را جانی بجای میرسید

ماهی بیچاره را پیش آمد آب — این نشانها تا کی آیات الکتاب — پس نشانیها که اندر انبیاست — خاص آن جانرا بود کو آشناست

این سخن ناقص بماند و بی قرار — دل نیارم بیدلم بعد و دوار — ذره ها را کی تواند کس شمرد — خاصه آن کو عشق آرد بحق اورد

مه شمارم برگهای باغ را — میشمارم بانگ گبک و زاغ را — در شمار اندر نیاید لیک من — می شمارم بهر رشد ای محسن

نحس کیوان یا که سعد مشتری — ناید اندر حصر کس گر بشمرے — لیک هم بعضے ازین هر دو اثر — شرح باید کرد بهر نفع و ضر

تا شود معلوم آثار قضا — ثمه مراصل سعد و نحس را — طالع آن کس که باشد مشتری — شاد گردد از نشاط و سروری

وانکه را طالع زحل از هر شرور — انتهایش لازم آمد در گور — گر نگویم آن زحل استاره را — آتشش سوزد همران بیچاره را

پس کرا می بیهوده آید آن ندا — آتشے ناید بیکباره بتاب — از کواکب در سپهر بیکران — در دلے کے نور ماند نے نشان

آنچه بردارد بدان مشغول شود — وز گرانبار امغرول شود — جنبش اصغر نیاید چیز عظیم — برنگردد خرکه آن لطف رحیم

آن ولی الله شاه ما دستور داد — از آتش دیده ها را نور داد — گفت اگرچه پاکم از ذکر شما — نیست لائق مرمرا تصویرها

ایک هر گز هست تصویر خیال — در نیاید ذات ما را بی مثال — ذکر جمله تا قص ست — وصف شاهان از زنانها فاحش ست

مناجات آدم علیه السلام و جواب حق تعالی در عهد موسی علیه السلام

شاه آلوده کی جوابی نیست — آنچه همت اوست بگر آگاهیست

دید موسی یک شبانے را بره — گفت ای جان تو کجائی تا شوم من چاکرت — جامه ات دوزم بشپشهایت بکشم — چارقت دوزم کنم شانه سرت

ای خدای من ترا ایت بیان ما — تو کجائی تا مرت شانه کنم — پات را دوزم و نجیبه کنم — تن ترا انگوار با شم هم بنوش

تا شکت بوسم بمالم پای بیت — تو بخفتن وقت خوابت جامه روبم جایت — رونغن و شیرت بیارم صبح و شام

هم بنیرو نانهاے غمزدین — مر ترا خدمتهاے لایقست — گر بنیم خانه ات ما را سزد — از سر کی وردن ز تو خوردن طعام

ای فدای تو همه بزهاے من — ای بیاد تو هی هی هیهای من — گفت موسی با کیستی اے افلان

گفت با آن کس که ما را آفرید — زین سبب بهر دو بی گفت آن شبان — خود مسلمان ناشده کافر شدی

این چه زشتست آنچه گفتی پنبه اندر دهان خود فشار — گفت موسی ای خیره سر شدی — کفر تو دینها دین را ژنده کرد

چارق و پاتابه لائق سر تراست — آفتابی را چنینها کے رواست — آنکشے آید بسوزد خلق را

آتشے گر نامدست این دود چیست — جان سیه گشته روان مردود چیست — تراش گر تاختی تراچون باورست

دوستی بنے مرد چون شیشه دیست — حق تعالی زیر چنین خدمت غنیست — جسم حاجت وصفات و لایزال

شیر او نوشد که دشمن و نماست — چارق او پوشد که او محتاج پاست — آنکه حق گفت آن منست و من خود او

آنکه گفت آنے فرصت لم تعد — من شدم رنجور را و تنها نشد — در حق آن بنده نیهم بعید است

بے ادب گفتن سخن با خاص حق — دل بمیراند سیه دارد ورق — گرچه یک جنبش اندر مرد و زن همه

تصد خون تو کند تا ممکن است — گر تو مردی را نخوانے فاطمه — مرورا گوئے بود زخم سنان

دست و پا در حق تا آسایش است — در حق پاکی حق آلایش است — والد و مولود را او خالق است

هر چه جسم آمد ولادت وصف اوست — هر چه مولود است و زیسوی بجوست — حادث است و محدثی خواهد یقین

گفت ای موسی و اهم دوختے — در پشیمانے تو جانم سوختے — سر نهاد اندر بیابانی و رفت

وحی آمدن از حق تعالی بعتاب بموسی بجهت شبان

وحی آمد سوی موسے از خدا — بنده ما را چرا کردے جدا

تو برای وصل کردن آمدی — نے برای فصل کردن آمدی — ابغض الاشیا عند الطلاق

هر کسے را سیرتے بنهاده ایم — تا توانے پا منه اندر فراق — در حق او شهد و در حق تو سم

در حق او نور و در حق تو نار — در حق او مدح و در حق تو ذم — در حق او خوب و در حق تو زشت

ما بری از پاک و ناپاکے همه — در حق او و مرد و در حق تو خار — بلکه تا بر بندگان جودی کنم

هندیانرا اصطلاح هندوی — من نگردم پاک از تسبیح شان — پاک هم ایشان شوند و قربان

ما بروں را ننگریم و قال را — ناظر قلبیم اگر تابع بود — گرچه گفت لفظ ناخاضع بود

زانکه دل جوهر بود گفتن عرض — چند از این الفاظ و اضمار و مجاز — سوز خواهم ساز با آن سوز ساز

آتشی از عشق در جان برفروز — سر بسر فکر و عبادت را بسوز — سوخته جان و روانان دیگرند

عاشقان را هر نفس سوزیست نو — بر ده ویران خراج و عشر نیست — گر شود پر خون شهید آن شود

خون شهیدان را ز آب اولی تر است — این خطا از صد صواب اولی تر است — چه غم از عواصر را پاکیزه نیست

تو ز هر ستان قلاوزی مجو — در درون کعبه رسم قبله نیست — عاشقان را ملت و مذهب خداست

لعل را گر مهر نبود باک نیست — جامه چاکان را چه فرمائی رفو — عشق در دریای غم غمناک نیست

وحی آمدن بموسی علیه السلام از بهر عذر آن شبان

بعد ازان موسے بسے نالها زد — راز ها کان نمی آید بگفت — دیدن و گفتن بهم آمیخته اند

چند پرسید از دل موسے ابد — بعد ازان گر شرح گویم ایلهی — زانکه شرح این ورے آگهی است

گر بگویم عقلها را ابر کند ... ور نویسم لب قلمها بشکند
لا جرم کوتاه کردم من زبان ... گر تو خواهی از درون جمله بخوان
بر نشان پای آن سرگشته را ... گرد از پرّه بیابان برفشاند
یک قدم چون سخ تبالا تا شیب ... گام پای مردم شوریده خود
گاه بر جاگه نوشته حال خود ... گاه چون موجی برافرازان علم
ماقبت در نیستیا او را برد ... گفت مُرده ده که دستوری رسید
کفر تو دین است و دینت نور جان ... ای معاف یفعل الله ما یشا
گفت ای موسی از آن بگذشته ام ... من ز صد ره نیستی بگذشته ام
تازیانه بر زدی اسپم بکشت ... گنبدی کرد و ز گردون برگذشت
حال من اکنون دون از گفتن است ... آنچه میگویم نه احوال من است
دم که مردانه اندر نای کرد ... در خور نایست نی در خور دمید
حمد تو نسبت بدان گر بهتر است ... لیک آن نسبت بحق هم ابتر است
این قبول ذکر تو از رحمت است ... چون نماز مستحاضه رحمت است
خون پلیدست و بآبی میرود ... این پلیدی جهل قائم تر بود
در سجودت کاش رگ دانیی ... کای سجودم چون وجودم ناخنی
این زمین از حلم حق دارد اثر ... تا نجاست برد و گلها داد بر
پس چو کافر دید کو در داد و جود ... کمتر و لی مایه تر از خاک بود
گفت و اپس من نه ام من ذات آب ... گفت تا بایستی گفت تراب
چون سفر کردم مراره آزمود ... زین سفر کردن مه آورد چه بود
روی واپس کردنش آن حرص و آز ... روی در ره کردنش صدق نیاز
چونکه گرد آید سر سوی زمین ... میل روحت چون سوی بالا بود
در نگونساری ست هوی و مین ... سوال موسی از حق تعالی در سر غلبه ظالمان
گفت موسی ای کریم کارساز ... ای یکدم ذکر تو عمر دراز
گرچه مقصود ست نقشی ساختن ... آتش ظلم و فساد افروختن
مایه خونابه و زردابه را ... جوشش دادن از برای لابه را

ور نویسم لب قلمها بشکند ... در نگنجیم شرحهای معتبر
گر تو خواهی از درون جمله بخوان ... چونکه موسی این عتاب از حق شنید
گرد از پرّه بیابان برفشاند ... گام پای مردم شوریده خود
یک قدم چون سخ تبالا تا شیب ... هم ز گام دیگران پیدا بود
همچو رمالی که رملی برزند ... گاه چون موجی برافرازان علم
گفت مُرده ده که دستوری رسید ... گاه حیران ایستاده گه دوان
هیچ آدابی و ترتیبی مجو ... گاه چون ماهی روانه بر شکم
ای معاف یفعل الله ما یشا ... گاه سلطان همچو گوی از صولجان
من ز صد ره نیستی بگذشته ام ... هر چه میخواهد دل تنگت بگو
محرم ناسوت با لاهوت باد ... بی محابا بر زبان را بر گشا
نقش می بینی که در آئینه ایست ... صد هزاران ساله زان سو گشته ام
نقش تست آن نقش بر آئینه نیست ... آفرین بر دست و بر بازوت باد
همچو نافرجام آن چوپان شناس ... نقش تست آن بر آئینه نیست
کز نبودت آنچه می پنداشتند ... همچو نافرجام آن چوپان شناس
ذکر تو آلوده تشبیه و چون ... کز نبودت آنچه می پنداشتند
کم نگردد از درون مرد کار ... ذکر تو آلوده تشبیه و چون
مرد بی را تو نکوئی ده خدا ... کم نگردد از درون مرد کار
در عوض بر روید از وی غنچها ... مرد بی را تو نکوئی ده خدا
جز فساد جمله پاکیها نجست ... در عوض بر روید از وی غنچها
همچو خاکے دانه می چیدے ... جز فساد جمله پاکیها نجست
در سفر سودی نه بیند پیش رو ... همچو خاکے دانه می چیدے
در مزید ست و حیات و در نما ... در سفر سودی نه بیند پیش رو
در تزاید مرجعت آنجا بود ... در مزید ست و حیات و در نما
آفلی حق لا احب الآفلین ... در تزاید مرجعت آنجا بود
چون ملائک اعتراضی کرد دل ... آفلی حق لا احب الآفلین
سجده و سجده کنان زانسو شتن ... چون ملائک اعتراضی کرد دل
لیک مقصودم عیان و رویت ست ... سجده و سجده کنان زانسو شتن

نفش آن مرد بدم اندر آب و گل ... لیک مقصودم عیان و رویت ست
آتش ظلم و فساد افروختن ... نفش آن مرد بدم اندر آب و گل
من یقین دانم که عین حکمت ست ... آتش ظلم و فساد افروختن

ف ۱۱۱۱ ان ذکر ۱۲ ب ۱۱۱۲ نشب ۱۲ ج ۱۱۱۳ ابر ۱۲ د ۱۱۱۴ دوروب یعنی ۱۲ ه ۱۱۱۵ مرجان و گلان ۱۲ و ۱۱۱۶ گفتن ۱۲ ز ۱۱۱۷ گردان ۱۲ ح ۱۱۱۸ است طالعی ۱۲ ط ۱۱۱۹ لا بود طالع ۱۲ ی ۱۱۲۰ غلبه دو باشد ۱۲ یا ۱۱۲۱ گاه قال ۱۲ اذ لا اصحی اذا ابعک

آن یقین میگویدم خاموش کن / حرص و بیت گویدم می‌جوش کن
عرضه کردی نور آدم را عیان / بر ملائک گشت مشکلها بیان
سر خود را لطفه حسن آدمی ست / سابق هر بیتی آخر کمی ست
خون کند دل راز اشک مستهان / بر نویسد بر دی اسرار نهان
چون اساس خانه تو افگنند / اولین بنیاد را بر سے کنند
از جماعت کودکان گر نیستی / کہ نمی دانند ایشان سر کار
می دود حمال زین بار گران / سے رباید بار را از دیگران
چون گرانیها اساس راحت ست / تخمها هم پیشوائے نعمت ست
تخم پایه آتشت شاخ ترست / سوخته آتش قرین کوثرست
آن خزاین لقمه ها و شهوتی ست / هر که در زندان قرین محنتی ست
آنکه بیرون از طبایع جان اوست / منصب خرق سببها آن اوست
بے سبب بیند نه از آب و گیا / چشمه چشمه معجزات انبیا
شب چراغت را فتیلے تو بتاب / پاک دان اینها چراغ آفتاب
وه که چون دلدار ما غمسوز شد / حلوت شب در گذشت و روز شد
ترک عیسے کرده خر پرورده / لاجرم چون خر بر دن پرده
ناله خر بشنوے رحم آیدت / پس مدانی خر ترے فرمایدت
طبع را هل تا بگرید زار زار / تو از و بستان و دام جان گزار
تا خر دجال از شش نفس تست / کو بآخر باید و عقلت نخست
آن خر عیسی مزاج دل گرفت / در مقام عاقلان منزل گرفت
در ضعیفی عقل تو اے خر بها / این خر تن مرده گشت ست از دها
ای مسیح خوش نفس چونے ز رنج / کہ نبود اندر جهان بے رنج گنج
تو شب و روز از پی این قوم عنف / چون شب و روزے بدو بخشای عمر
تو همان کن کہ کند خورشید شرق / با نفاق و حیله و وزدی ورق
سر کہ افزود یم ما قوم زحیر / تو عسل بفرا کرم را و اگیر
آن سر و از تو ایا گل عزیز / کہ بباید از گوهر ناچیز چیز

مر ملائک را نمودی سر خویش / تا بچنین نوشی همی ارزد بدیش
حشر تو گوید کہ سر مرگ چیست / میوه ها گویند سر برگ چیست
لوح را اول بشوید پیر توف / انگبے بر وی نویسد او حروف
وقت شستن لوح را باید شناخت / کہ مر آنرا دفتری خواهند ساخت
اولین بنیاد را بر سے کنند / تا بآخر بر کشے مانند عین
مرد خود زر سے دهد حجام را / می نواز د پیش خون آشام را
جنگ حمالان برای بار بین / اینچنین ست اجتهاد کار بین
هفت ابواب الجنة بگرو هاتنا / هفت ابواب النیران من شهواتنا
هر کہ در زندان قرین محنتی ست / آن خزاین لقمه ها و شهوتی ست
هر کرا دیدی نبرد سیم و زر / وانکه اندر کسب کردن صبر کرد
این سبب همچون نبیذ ست و فتیل / گو که در حسی سبب را گوش دار
رو تو کهگل ساز بهر سقف جان / سقف گردد و نرازد کهگل پاک دان
جز بشب جلوه نباشد ماه را / خیز بدر و دل مجو د نخواه را
طالع عیسی ست علم و معرفت / طالع خر نیست ای تو خر صفت
رحم بر عیسی کن و بر خر مکن / طبع را بر عقل خود سرور مکن
سالها خر بنده بودی بس بود / زانکه خر بنده ز خر واپس بود
هم مزاج خر شدت این عقل پست / فکرش این کہ چون علف آرد بدست
زانکه غالب عقل بود و خر ضعیف / از سوار زفت گردد خر نحیف
گر ز عیسی گشته رنجور دل / هم از و صحت رسد او را اهل
چونی ای یوسف زاخوان حسود / چونی ای عیسے ز دیدار یهود
چونی از صفرا ئیان بے بهر / چه بهتر زاید ز صفرا اور دسر
دفع این صفرا بود سر کنگبین / ریگ اندر چشم چه فزاید عمے

گر ز ما ۱۲ سطر پیش تر از اینجا بیت ... است
... بیت ۱۲ سطر پیش ... است
... بیت ۱۲ سطر پیش ... است
... بیت ۱۲ سطر پیش

کان عیسی دی در تو گر آتش زند — این جهان از عطر و ریحان پر کنند
عود سوزد کان عود از سوز دود — باد کی حمله برد بر اصل نور
زانکه از عاقل جفای گر رود — از وفای جاهلان آن به بود
گفت پیغمبر عداوت از خرد — بهتر از مهری که از جاهل رسد
عاقلی بر سر چه آید سوار — رنجانیدن امیری خفته را که مار در دهانش رفته بود
آن سوار آنرا بدید و می شتافت — چونکه از عقلش فراوان بد برد
خفته از خواب گران چون جهید — یک سوار ترک با دبوس دید
برد او را از خم آن دبوس سخت — سیب پوسیده و بسی بد ریخته
سیب چندان مرورا در خورد داد — بانگ میزد کای امیر آخر چرا
گر مرا از اصلست با جانم ستیز — شوم ساعت که شدم بر تو پدید
بی خیانت بیگنه بی بیش و کم — مے چکد خون از دهانم با سخن
هر زمان میگفت او نفرین نو — اوش میزد کاندرین صحرا بدو
زود برآمد خورده ها زشت و نکو — مار با آن خورده میرون جست از
سهم آن مار سیاه زشت زفت — چون بدید آن رد ها از وی برفت
ای مبارک ساعتے که دیدیم — مرده بودم جان تو بخشیدیم
تو مرا چو یاران مثال مادران — من گریزان از تو مانند خران
نرپی سود و زیان بی جو دیش — لیک تا گرگش ندرد یاد دشش
ای خداوند و شهنشاه و امیر — من نگفتم جهل من گفت آن بگیر
پس شنایت گفتی ای بخشش خصال — گر مرا یک مرتبه گفتی ز حال
شد سرم کاگیوه عقل از سر برست — خاصه این سر را که مغزش کمتر است
گفت اگر من گفتمی رمزی ازان — زهره تو آب گشتی آن زمان
مصطفے گوید اگر گویم بر است — شرح آن دشمن که در جان شماست
نے دلش را تاب ماند در نیاز — نے تنش را قوت صوم و نماز
اندرونی حیله ماند نے روش — پس کنم ناگفته تان من بر درش
تا حالی از دست من حالی شود — مرغ پر بر کنده را بالے شود

چونکه آهن وی گرد آتش کم شود — تو بدان آهن وحی کا سیر غرم شود
ای تو مر آسمانها را صفا — ای جفای تو نکو تر از وفا
عاقل آرد معرفت را در میان — جاهل آرد معرفت را بر زیان
دوستی با مردم دانا نکوست — دشمن دانا به از نادان دوست
در دهان خفته میرفت مار — چند تو سے قوی بر خفته زد
چونکه فرمون کوفت او شد فرمون — گفت ازین حمق رای زد آموخته
تصد من کردی چه کردم مر ترا — ای خنک آنرا که رویش نو دمید
ای خدا آخر مکافاتش تو کن — می دوید و باز بر دی فتاد
سجده آورد آن نکو کردار را — یا خدایا که دلے لعنتے
یاد افتد ناگهان در کوی تو — صاحبش در پی زنیکو اختری
چند گفتم ترا نه دیده ترا — گفتن بیهوده کے تا گفتنے
خاشاکه بر سرم میکوفتی — آنچه گفتم از جنون اندر گزار
ترس از جانت برآورد می مار — نے رود ره نی غم کاری خورد
همچو موشی پیش گربه لا شود — همچو بوبکر ربابے تن زنم
دست چون او در آهن زنم — دست مار است خود فرمون ما

۱ این شعر در نسخه ۲ نیست
۲ در نسخه ۲ این شعر نیست
۳ در نسخه ۲ این شعر نیست
۴ در نسخه ۲ این شعر نیست
۵ در نسخه ۲ این شعر نیست

پس مراد است و راز آید یقین — برگذشت از آسمان هفتمین — دست من نبود بر گردون آهنین — مختصر باز خوان که عشق اقلیم
این صفت هم بهر وصف عقلهاست — با ضعیفان شرح قدرت کے رواست — خود بدانی چون آری سر فراز — ختم شد والله اعلم بالصواب
گر ترا این گفتنی این ما جرا — آن دم از تو جان تو گفتنی جدا — مر ترا نی قوت خوردن بدے — نی ره و پروا نی کردن بدے
من شنیدم خشم و مرگی اندم — رب بصیر زیر لب مے خوانم — از سبب گفتن مراد مستور نیست — ترک تو کردن مرا مقدور نیست
هر زمان می گفتم از درد درون — اهد قومی انهم لا یعلمون — سجده ها میکرد آن مسکین زرنج — کای سعادت دهی مرا اقبال گنج
از خدایا بے جزا هاشی شریف — قوت شکرت ندارد احمی ضعیف — شکر حق گوید ترا اے پیشوا — آن لبے چانه ندارم وان نوا
دشمنی عاقلان نسیان بود — زهر ایشان ابتهاج جان بود — دوستی ابلهان رنج و ضلال — این حکایت بشنو از بهر مثال

حکایت آن مرد ابله که مغرور بود در تملق خرس

شیر مرده اند در عالم مدد — آن زمان کانغان مظلومان رسید — بانگ مظلومان هر جا بشنوند — شیر مرده زفت و فریادش رسید
آن ستونهای خلل های جهان — آن طبیبان مرضهای نهان — محض مهر و داد و رحمت اند — آن طرف چون رحمت حق سعید دمید
این چه یاری میکنند یکبار گیش — گوید از بهر غم و بیچارگیش — مهربانی شد شکار شیر مرد — همچو حق بی علت و بے رشوت اند
هر کجا دردی دوا آنجا رود — آب کم جو تشنگی آور بدست — در جهان هر چه جویند جو بجو — تا بجو شد آب از بالا و پست
تا مسبب هم بهم آید خطاب — آب رحمت بایدت رو هست شو — تشنه باش الله اعلم بالصواب — دانگهان خود خمر رحمت مست شو
رحمت اندر رحمت آید تا بسر — بر یکی رحمت فرود آید بسے — چرخ را در زیر پا آرای شجاع — بشنو از فوق فلک بانگ سماع
پنبه در گوش آر از گوش کن — تا بگوشت آید آن بانگ خروش — پاک کن دو چشم را از موی عیب — تا به بینی باغ و سرستان غیب
دفع کن از مغز و از بینی زکام — تا که ریح الله در آید در مشام — هیچ مگذار از تب صفرا اثر — تا بیابے از جهان طعم شکر
وارهے و مردی کن دعین مپرس — تا برون آید صد گون خوبرو — کنده تن را زپای جان بکن — تا کند جولان بپای این چمن
غل بگل از دست و گردن دور کن — نجت تو در یاب از چرخ کهن — ورنه تانی بکعبه لطف پر — عرصه کن بیچارگے بر چاره گر
زاری و گریه قوی سرمایه است — رحمت کلی قوی تر دایه است — دایه دمادم بهانه جو بود — تا که کی آن طفل گریان مشنود
طفل حاجات شما آن افرید — تا بنالید و شود شیرش مزید — گفت ادعوا الله بزاری مسایش — تا بجوشد شیرهای مهرهاش
های هوی باد شیر افشان ابر — نے السمار رز قلم بشنیده ره — اندرین پستی چه خفسپیده ره
ترس و نومیدیت آن آبی و از غول — هر ندائے که ترا حرص آورد — آن ندائی دان که از بالا رسید
هر ندائے که ترا احرص آورد — بانگ گرگے دان که او مرم برد — این بلندی نیست از روی مکان — این بلندیها سوی عقل و جان
هر سبب بالا تر آمد از اثر — سنگ آهن فائق آمد بر شجر — آن فلانی فوق آن بهر کش است — گرچه در صورت بهلویش هست
فوقی آنجاست از روی نهش — جامی و دراز صد رباط ست خف — سنگ آهن زین جهت که سابق اند — در عمل هنگام فوقی لائق اند

لم این مصرع در بعضی نسخ نیست

لم این مصرع در بعضی نسخ نیست

لم این مصرع در بعضی نسخ نیست

ان شرر از رو مقصود و محل آهن ست زین دو بیش و کم خلل سنگ و آهن اول و پایان شرر لیک این هر دو تن آمد و جان شرر

کان شرر کاندر زمان واپس جست در صفت از سنگ و آهن برجست در زمان شاخ از ثمر سابق تر ست در ثمر از شاخ او فائق تر ست

چونکه مقصود از شجر آمد ثمر پس ثمر اول بود آخر شجر سوی حق سر دار دها گردیم باز زانکه طولی دارد اسما و مجاز

حرس چون باد کرد از اژدها شیر مرد و داد از چنگش رها حیلت و مردی بهم دادند پشت اژدها را داد بدین قعر بکشت

اژدها را داد بدین حیلت بپست تا که آن حس از هلاک تن برست لیک فوق حیله تو حیلتیست

تا کران بسیار لیکن بارهین در نبی و الله خیر الماکرین کز کجا آمد سوی آغاز رو

هر چه در پستی ست آمد از علا چشم را سوی بلندی نه هلا روشنی نبخشد نظر اندر علا گرچه اول خیرگی آرد بلا

چشم را در روشنائی خوی کن که نه خفاشی نظر آنسوی کن عاقبت بینی نشان نور ست شهوت عالی حقیقت کور ست

عاقبت بینی که صد بازی بدید مثل آن نبود که یک بازی شنید زان یکی بازی چنان مغرور شد کز تکبر از اوستاد ان در گذشت

سامری و آن هنر در خود چو دید او ز موسی آن هنر آموخته در معلم چشم را بر دوخته

لاجرم سوئی دگر بازی نمود تا که آن بازی از جانش برود ای بسا دانش که اندر سر رود تا شود سر و ریدان خجل و سرد

سر نخواهی کین رود تو پای بار در پناه قطب جستاری بیار گرچه شاهی خویش نوق آبین گرچه چه شهدی خز بنات الانجبین

فکر تو نقش ست و فکر اوست جان اعتقاد تو قلب ست و نقد اوست کان او تو ئی خود را بجو در ادی او کو دکو کو فاخته سان سوی او

در نخواهی خدمت اهل صفا هیچ خر سے در رهان از اژدها بوکه استادے رهاند مر ترا ذر خطر بیرون کشاند مر ترا

زاری بیکن چون ضرورت ست هین چونکه کوری سر مکش از راه بین کو کم از خرسی نمی نالی ز درد خرس رست از درد چون فریاد کرد

گفتن با بینای سائل که من دو کوری ارم مرا رحم کنید

ای خدا آن شکر را اعلام کن ناله اش را تو خوش و مرحوم کن

آن یکی کوری بگفت الا تان من دو کوری ارم از اهل زمان چون دو کوری دارم آ اهل مکان

از تعجب مر بیان گفتند لیک این دو کوری را بیان کن نیک نیک پس دوباره گشتم آرید همان آن دو گر کوری که ام آن را نما

گفت زشت آوازم و ناخوش نوا زانکه یک کوریست می بینیم ما زانکه یک کوریست می بینیم ما

زشت آوازی کوری شد دوتا بانگ زشتم مایه غم می شود بانگ زشتم مایه غم می شود مهر خلق از بانگ من کم میشود

زشت آوازم بهر جا که روم بر دو کوری رحم را دوتا کنید بر دو کوری رحم را دوتا کنید اینچنین ناگنج را گنجا کنید

کرد نیکو چون بگفت این را ازرا لطف آواز دلش آواز را زشتی آواز کم شد زین گله خلق شد باوی بحرمت یکدله

دانکه آوازش هم بد بود آن یکی کوری زشتی سر مدبود لیک دانها بان کی علت دهند بوکه دستی بر سر زشتش نهند

چونکه آواز خوش مرحوم شد زر دل سنگین دلان چون موم شد نالهٔ کافر چو زشت ست و شنیع زان نمی گردد اجابت را رفیع

آسمان بر زشت آواز آمد ست کو دخون خلق چون خر بود ست چونکه نالهٔ خرس رحمت کش بود نالهٔ تو بنبود این ناخوش بود

دانکه با یوسف تو گرگے کرد یا ز خون بیگناهے خورده توبه کن در خورده اضراع کن ور جراحت کهنه شد رو داغ کن

تتمهٔ حکایت خرس و آن ابله که بآن اعتماد کرده بود

باز گرد از گرگ ای دباه پیر — نصرت از حق می طلب نعم النصیر
خرس هم از اژدها چون وا رهید — شد ملازم از پی این بردبار
آن مسلمان سر نهاد از خستگی — ای دریغا مرترا این خس کیست
قصه و گفت و حدیث اژدها — او بهر حیله که دانی اندنی ست
گفت و الله در حسود و گفت آن — این حسودی من از مهرش به است
هی بیا با من بران این خرس را — گفت کارم این بد از قربت نبود
من کم از خرسی نباشم ای شریف — با چنین خرسے مرو در بیشه
این دم هرگز نیارزید از گزاف — آن دهان بگریز ازین آتشکده
آنچه گفت و بگوشش در نرفت — گفت رفتم چون نه یار رشید
گفت رو با من تو غمخواره مباش — لطف باشد گر بیائے در پیم
گفت خواهم مر ترا بگذارورد — در جوار دوستے صاحبدلے
در خیال افتاد مرد از جدّ او — یا طمع داری گدائے تو لئیم
یا گریبست ست با یاران چنین — کاچنین بد میکند در کار من
خود نیامد هیچ از خبث سرش — او مگر مر خرس را هم جنس بود
بدگمان و ابله و نااهل بود — گمره و مغرور و کور و خوار و رد
خرس را دانست اهل مرد و داد — کای بدندیش از شقاوت و ضلال
گفت موسی با یکی اهل خیال — صد گمانست بود در پیغمبریم
صد گمانت بود در پیغمبریم — صد هزاران معجزه دیدے ز من
از خیال وسوسه تنگ آیدی — گر دو از دریا برآورد م عیان
لاسمان چل سال کاسه خوان رسید — تا رهید از شر دزد و نا سزا
شد عصا مار و کفم شد آفتاب — آب خون شد بر عدو و نی سزا
با نگ زد گو سالهٔ از جادوئی — از تو ای سرّان تو هم کم نکرد
چون نبودی بدگمان در حق او — زیر کے بارت را نو اب برد
سامری خود که باشد اتهان — وز فساد و سحر احمق گیر او
گاو می شاید خدائے را بلاف — گشت عقلش صید سحر سامری

در رسولے ام تو چون کردی خلاف — پیش گاوی سجده کردی از نزوی
چون خدائی بر تراشد در جهان — در خدائی گاو چون یکدل شدے
چون نهاد سر چنان ابلی شست خو — چون خیالت نامد از تزویر او
باچنین برهان و این خلق کریم — از دهان و سوسه تنگ آمدی
طعنه بر پیغمبریم مے زدے — گر دو از دریا برآورد م عیان
ور دعا م جوی از سنگے دوید — چوب شد در دست من ژاژ دها
آفتاب از عکس نورم شد شهاب — این و صد چندین و چندین گونه سر
سجده کردی کی خدای من توئی — وان تو بهات را سیلاب برد
چون نهادی سر چنان ابلی شست خو — چون خیالت نامد از تزویر او
که خدائی بر تراشد در جهان — در خدائی گاو چون یکدل شدے
در رسولے ام تو چون کردی خلاف — پیش گاوی سجده کردی از نزوی

له حاشیه اسپاهان ۱۲ له ضاد مطبق و زان بر دارد ۱۲ سه و زان سو بیست طی ۱۲ که همان خوانده ۱۲

چشم و زر دیدی نمی نوری ز ذوالجلال — آفت جهل است و من صلصال صلصال

گاو زرین بانگ و آخر چه گفت — کاحقا ترا نیست غیر از گفت گفت

باطلا ترا چه رباید با طلی — عاطلا ترا چه خوش آید عاطلی

گرگ بر یوسف کجا عشق آورد — جز که گرگی را که تا او را نخورد

چون محمد را ابوبکری نکو — دید صد صدقش گفت هذا صادق

چون نه بد بوجهل را صاحب ورد — دید صد شق القمر با وی نکرد

دانکه او جاهل بُد از درویش بعید — چند نمود یم را او آن نداند

ترک کردن آن مرد ناصح پند آن مغرور خرس را

آن مسلمان ترک آن بگرفت — امر لا تعرض عنهم پیوسته شد

گفت چون از جد و پند از جهل — پس به پند و نصیحت بسته شد

چون وَ آیت میفزاید در دلیل — قصه بطالب بگو بر خوان صلا

تو مپیچ بر رشاد و مهتران — تا بیاموزند علم از سروران

این رئیسان یار دین کردند و نور — بر عرب اینها سرآمد و بر جهش

زین سبب از تو حضریر و مستدی — رو بگردانیدی و ننگ آمدی

نرد حرم میکردیم در وقت تنگ — این نصیحت میکنم زخشم و جنگ

یا وَ انما ناس سعادت هین بیار — احمدا نیجاندار د مال سود

گرد و سه ابله ترا مسخر شوند — تخم کی گردی پرستی کان کند

گفت از اقرار عالم فارغ ام — آنکه حق باشد گواه او را چه غم

نفرت خفاشگان باشد دلیل — گر نخورشید تابان جلیل

گر شود قلبی خریدار محک — در محکش در آید نقص و شک

فارقم فار و قیم غر بیل دار — تا که کاه از من نمی یابد گزار

من چو شیران خدایم در جهان — وانمایم هر سبک را از گران

من نه خارم کاشتری از زرع مرد — من نگادم تا که گوساله ام خرد

تملق دیوانه با جالینوس و وهم کردن جالینوس

گفت جالینوس با اصحاب خود — این دو اخواهند از بهر جنون

پس بدو گفت آن یکی کانی و خوان — دور از عقل تو این دیگر بگو

شنیدن عقل گزیدش که تر است

ترشه بران عقل گزیدش که تر است — چون قیاسات جهل آکنون مپرس

زان عجب تر دید و از من بی بسی — لیک حق را کی پذیرد هر خسی

زانکه هر شیی رباید جنس خود — گاو سوی شیر نر کی رو نهد

چون گرگ دارد محرم شود — چون سگ کف از نبی دم شود

چون ابوبکر از محمد بر دلو — گفت هذا لیس وجه کاذب

درد مندی کش ز بام افتاد طشت — رو نهان کردیم حق پنهان گشت

آئنه دل صاف باید تا در و — دانشناسی صورت زشت از نکو

پند آن مغرور خرس را

در دل او بیش می آید خیال — پس ره پند و نصیحت بسته شد

قصه بطالب بگو بر خوان صلا — چونکه اعمی طالب حق آمدست

تا بیاموزند علم از سروران — احمدا دیدی که قومی از ملوک

بر عرب اینها سرآمد و بر جهش — بگذرد این صیت از بصره و تبوک

رو بگردانیدی و ننگ آمدی — کاین چنین موعظت کی افتد این مناخ

این نصیحت میکنم زخشم و جنگ — احمدا نزد خدا این یک ضریر

معدنی باشد فزون از صد هزار — معدن لعل و عقیق مکتمش

سینه باید پر ز عشق و درد و وَد — اعمی و شندل آمد در دمند

گرد و سه احمق ترا تهمت نهند — گرد و سه ابله ترا مسخر شوند

گر خفاشی از خورشید خود لیست — آن دلیل آمد که او خورشید نیست

گر گلابی را جعل را غب شود — آن دلیل نا گلابی مے بود

ور دو شب خواند نه روزی را بدان — شب نیم روزم که تابم در جهان

آر دراید کم من از سبوس — تا نمایم این نقوش ست آن نبوس

گاو را داند خنه اگو ساله — خر خریداری و در خور کاله

او گمان دارد که برمن جور کرد — بلکه از آئینه من رو تافت گرد

گفت در من کی دیگ دیوانه رو — مر مران تا آن غلان و ارود

ساختی در رفتن من خوش نگر — چشمکم زد آستینی بر درید — گر نه خویشیت بدی من این زدی — کی رخ آوردی بمن آن لب گزید

گر ندیدی جنس خود کی آمدی — کی بغیر جنس خود را بر زدی — چون دو کس هم مذهبی هم مشربند — در میان شان هست قدر مشترک

کی پرد مرغی بجز با جنس خود — بهر پریدن و چریدن مرغ با مرغ دیگر هم جنس بود — صحبت ناجنس گور است و لحد

آن یکی گفت دیدم در تگی — در بیابان زاغ را با کلکی — در عجب ماندم ز هم حال شان — تا چه قدر مشترک یابم نشان

چون شدم نزدیک من جنس آن دو تن — خود بدیدم هر دو آن بودند لنگ — خاصه شهبازی که او عرشی بود — با یکی چغدی که او فرشی بود

آن یکی خورشید علیین بود — وین یکی کرمیکه بر سرگین تند — آن یکی یوسف زحی عیسی نفس — وین دگر گرگی دیا خرپا جرس

آن یکی پر از شه و در لامکان — وین یکی در کاهدان همچون سگان — آن یکی سلطان عالی مرتبت — وین یکی در گلخنی در تعزیت

آن یکی خلقی مر او را مشتعل — وین دگر از بینوایی مشتعل — آن یکی سرو شده و زاهل زمان — وین دگر گرد خاکسار و نهان

بلبلان از جاهی میرمند همچمن — مر عجل را در چمن خوشتر وطن — باز بان بسته ی گل با عجل — این همی گوید که ای گنده بغل

گر گریزانی ز گلشن بیگمان — هست آن نفرت کمال گلستان — غیرت من بر سر تو دربا ش — میرو از کانی خس از زین دو در باش

در بیابانی مرو با من بیا — این گمان آید که از کان منی — گر در آمیزی بمن آن مهر ناک — ز انکه پندارند کو از آن من است

گر در آمیزد بمن آن مهر ناک — حق مرا چون از پلیدی پاک کرد است — چون نمرد در من پلیدی گمان مبر

یک رگم را ایشان بدو آغاز برید — در من آن بد رگ کجا خواهد رسید — یک نشان آی دم آن بو داز ال — که ملائک سر نهندش از خجل

یک نشان بگزان که آن ابلیس نیست — نهندش سر که منم شاه و رئیس — پس اگر ابلیس هم ساجد شدی — او نبودی دم او غیری بدی

هم سجود هر ملک میزان اوست — هم سجود و آن عدو برهان اوست — هم گواه اوست اقرار ملک — هم گواه اوست کفران سمک

تتمه قصهٔ آن مرد مغرور بر وفای خرس

این سخن پایان ندارد باز گرد — تا چه کرد آن خر من با آن نفیر مرد

شخص خفت و خرس من اندش گمید — وز ستیزه آمد مگس زد باز پس — آن مگس پس بازمی آمد دوان

خشمگین شد با مگس خرس و برفت — برگرفت از کوه سنگی سخت زفت — سنگ آرد و مگس را دید باز — بر رخ خفته گرفته جای ساز

برگرفت آن آسیا سنگ و بزد — بر مگس تا آن مگس واپس نخزد — سنگ وی خفته را نشناخت کرد — وین مثل بر جمله عالم فاش کرد

مهر ابله مهر خرس آمد یقین — کین او مهرست و مهر او دشمن کین — عهد او سستست و دیر ان ضعیف — گفت او زفت و وفای او نحیف

گر خورد سوگند هم با ور کمن — بشکند سوگند مرد کشنحمن — چونکه بی سوگند گفتش بد دروغ — تو مگیر از مکر و سوگندش بدو غ

نفس او مهرست و عقل او اسیر — صد هزاران تو بخوردش خورده گیر — چونکه بی سوگند پیمان بشکند — گر خورد سوگند او بدتر کند

زانکه نفس آشفته تر گردد ازان — که کنی بندش بزجر گران — چون بسیرے بند بر حاکم نهد — حاکم آزار بر دو بیرون جهد

بر سرش کوبد ز خشم آن بند را — تو زاری تو ا بالعقودش دست شو — احفظوا ایمانکم با او مگو

هر که او گوید بنزد ما دروغ — در نگیرد گفت سوگندش فروغ — وانکه داند عهد با که می کند — تن کند چون تار گرد او تند

این نسخه از روی نسخه مورخه ۱۲۱۱ که در کتابخانه ... است نقل شده

رفتن پیغامبر صلعم بعیادت صحابی رنجور و فائدهٔ آن

از صحابه خواجه بیمار شد — و اندران بیماری او چون تاشد

سید ما آمد عیادت سوی او — در عیادت رفتن او فائده است

فائده اول که آن شخص علیل — فائده آن باز با تو عائد است

چونکه گنجی هست در عالم مسیح — چون تو چشم دل نداری اعمی ای

گنج مے پندارد اندر هر وجود — در نباشد قلب یار ره بود

هر که باشد گرد پیاده و سوار — ور عدد باشد هم این احسان نکوست

زانکه احسان کینه را هم کم شود — بس نعم آید بسا غیر این و لیک

همچو تنگر از حجر یاری تراش — زانکه انبوهی ست جمع کاروان

وحی کردن حق تعالی بموسی که چرا بعیادت من نیامدی

آمد از حق سوی موسی این عتاب — کای طلوع ماه دیده نور جیب

من چقدم رنجور گشتم نامدی — گفت سبحانا تو پاکی از زیان

چون نپرسیدی تو از روی کرم — گفت یا رب نیست نقصانی ترا

گشت رنجورا دنم بیکس چنین — هست مفدودیش مفدودی من

او نشیند در حضور اولیا — از حضور اولیا گر نگسلی

بی کشش یابد سرش او از جرد — یک بدست از جمع رفتن یک زمان

جدا کردن باغبان سنی و فقیه و علوی را از هم

باغبانی چون نظر در باغ کرد — دید چون دزدان بباغ خود همی

یک فقیه و یک شریف و صوفیی — لیک بس جمع اند جماعت نیست

بر نیایم یک تنه با سه نفر — چونکه شد تنها سبالش برکنم

حیله کرد و کرد صوفی را برام — یک گلیم آورد بهر این قماش

رفت صوفی گفت خلوت باد یک — مابه پر دانش تو سے پر هم

دین دگر شهزاده و سلطان ماست — تا بود با چون شما شاهان جلیس

چون بیاید مرد را آشفته کنید — ای شما بوده مرا چون چشم راست

وسوسه کرد و مرا شیدا نواخت — خصم شد اندر پیش ما چوب از رفت

گفت ای سگ صوفیی کو از تمیز — از که این شیخ و پیر تان این رسید

گفت صوفی را چو تنها یافتش — ای فقیهان باش خود دارید نیک

مر مرا اغیار تر زین قلتبان — وانچنین ضربت جزای هر وی ست

رفت بر من بر شما هم رفتنی است | اینچنین غصه شمار اخوردنی است | این جهان گویی است گوگ گوئی
چون صوفی گشت فارغ با عیان | یک بهانه کرد زان این جنس آن | کاسی لیف سن دستو وشاق
بر در خانه بگو قیماز را | تا بیارد آن رقاق و تاز را | چون که از تن بگفت آمرزیدمن
او شریفی میکند دعوی سرو | مادر او را که داند تا چه کرد | بر زن بر فعل زن دل مے نهید
خویشتن را بر علی و بر نبی | قسمت است اندر زمانه هر نبی | هر که باشد از زنا و زنایان
هر که برگردد سرش از چرخها | همچو خر گردنده بیند خانه را | آنچه گفت آن باغبان بی الفضول
گر نبودی او نتیجه مرتدان | کے چنین گفتے برائے خاندان | خواند افسونها شنید آنرا نقیه
گفت ای عم اندرین بابا کہ خواند | وزدی از پیغمبرت میراث ماند | شیر را بچه همی ماند باد
با شریفی آن کی داند دون از | که کند با آل پیش خار سے | تا چه کین دارند دائم دیو و غول
شد شریف از زخم آن ظالم حرا | با نقیه او گفت با چشم پر آب | پایدار اکنون که باشی فرد و هم
گر شریف و لائق و همدم نیم | از چنین ظالم ترا من کم نیم | مر مراد او بدین صاحب غرض
شد از و فارغ بیامد کانی نقیه | چه فقیهی اے تو لنگ هر سفیه | فتویت نیست ای هبر بند دست
بوحنیفه داد این فتوی ترا | شافعی گفت ست این آن مرا | اینچنین خصمت بخواند اے او سقیط
این بگفت و دست برد و بر کشاد | دست او کین دلش را داد داد | گفت خصمت بزن تو دست رسید
من سزا دارم بابن و صد چنین | تا چرا ببریم از یاران یکین | گوش کردم آن همه افسوس مے
زد و را القصه بسیار بخست | کرد بیرونش ز باغ و در ببست | هر که تنها ماند از یاران خود

رجعت بقصه مریض و عیادت پیغمبر علیه السلام

این عیادت از برای این صلت ست | آن صحابے را که در زرعے رسید | چون شوی دور از حضور اولیا
چون عیادت رفت پیغمبر بدید | کے فراق روی شاهان کم کست | سایه شاهان طلب هر دم شتاب
چون نتیجه هجر همراهان گست | بو که آرد او کند صاحبدلے | گر سفر داری مبین نیت برو
رو بجنب اندر پناه مقبلے | گنج پنهانے ز در ویشے مجو | در بدر سے گرد و مے رو کو بکو
فاخته شان روز و شب کو کو کنو | رفتن بایزید بسطامی بکعبه و در راه بجذبت بزرگے | جهد کن و الله اعلم بالصواب
تا توانی زاد لیار و برسان | رسیدن و گفتن آن بزرگ که کعبه منم مرا طواف کن | از برائے حج و عمره می دوید
سوی کعبه شیخ همت بایزید | مرغزیران ابکردے باز دست | کو بر ارکان بصیرت متکی ست
او بهر شهرے که رفتے از نخست | باید اول طالب مردی شوے | در تبع آید تو آنرا فرع دان
گفت حق اندر سفر بر هر جا رود

---

۱ این شعر را در اکثر نسخ ندارد
۲ این شعر را در اکثر نسخ ندارد
۳ بجای این شعر در نسخه ۱۲ این شعر است
۴ بجای این شعر در نسخه ۱۲ این شعر است
۵ بجای این شعر در نسخه ۱۲ این شعر است
۶ بجای این شعر در نسخه ۱۲ این شعر است
۷ در بعضی نسخ بعد از این شعر دو شعر دیگر است

هر که کارد قصد گندم باشدش — کاه خود اندر ته جو می‌کاردش — گر نه بکارد ور نیابد گندمی — مردمی جو مردمی جو مردمی

قصد کعبه کن چو وقت حج بود — چونکه رفتی لکه هم دیده شود — قصد در معراج دیدو دست بود — در ته عرش و ملائک هم نمود

سید الاعمال بالنیات گفت — نیت خیرت بسی گلها شگفت — نیت مومن بود به از عمل — اینچنین فرمود سلطان دل

حکایت پیر و مرید

خانه تو ساختار وزی نو مرید — اتفاق کرد آن نکو اندیش را — پیر آمد خانه او را بدید

گفت شیخ آن گو مرید خویش را — از زن از بهر چه کردی این ضیق — گفت تا نو اندر آید از طریق

گفت آن فرع ست این با دین بنای — تا ازین پیشینی با نگ نماز — نور خود اندر تبع مه آیدت — نیت آنرا کن که آن می بایدت

بایزید اندر سفر جستی بسی — تا بیابد حضرت وقت خود کسی — دید پیری با قدی همچون هلال

دیده نابینا و دل چون آفتاب — همچو پیلی دیده هندستان بخواب — چشم بسته خفیه بنهد صد طرب

بس عجب در خواب دشمن میشود — دل درون آب و زن میشود — و آنکه بیدار ست بیند خواب خوش — عارفست او خاک او در دیده‌اش

بایزیدش را چو از اقطاب یافت — سکنت نمود و از خدمت شتافت — پیش او بنشست دمی پرسید حال

گفت عزم تو کجا اے بایزید — رخت غربت را کجا خواهی کشید — گفت قصد کعبه دارم از بکه

گفت دارم از درم مقدار ده — نکته بسته سخت بر گوشه ردست — گفت طوفی کن بگرد هفت بار

وان درهمها پیش من نه ای جواد — وانکه حج کردی شد حاصل مراد — عمره کردی عمر باقی یافتی

حق آن حق که جانت دید داد — که مرا ربیت خود بگزیده است — کعبه هر چندی که خانه بر آب است

با گرد آن خانه را روزی برفت — واندرین خانه بجز آن حی نرفت — چون هزاران دیده در خود را دیده

صدهزار من عطا و صد نعم — تا نه پنداری که حق از من جداست — چشم بگشا باز کن در من نگر

کعبه را یکبار رفتی گفت یار — گفت یا عبدی مرا نهتا دیار — بایزید اکعبه را در یافتی

بایزید آن نکته‌ها را هوش داشت — همچو زرین حلقه اش در گوش داشت — آمد از وی بایزید اندر مزید

داستان پیغمبر که سبب رنجوری آن شخص از گستاخی بوده

چون پیمبر دید آن بیمار را — خوش فرو آرش کرد یار غار را

زنده شد او چون پیمبر را بدید — گویا آن دم مرد را آمد نوید — گفت بیماری مرا این بخت داد — کامد این سلطان برمن بامداد

تا مرا صحت رسید و عافیت — از قدوم این شه بخت قوی — ای مبارک درد و بیداری شبی

تا مکه مرا در پیری از لطف و کرم — حق چنین رنجوری داد و سقم — بر هم هر نیمشب لابد شتاب

آنچنیم جمله شب چون گاو میش — درد با بخشید حق از لطف خویش — زین شکستن رحم شاهان جوش کرد

رنج گنج آمد که رستها در وست — مغز تازه شد چو بخت بر شید پوست — ای برادر موضع تاریک دست

گان بلندیها همه در پستی ست — آن بهاران خرمی ست اندر خزان — پر بهاریست این خم آن بگیر از آن

همره غم باش و با وحشت بساز — می طلب در مرگ خود عمر دراز — آنچه گوید نفس تو کاینجا بدست — مشنوش چون کاو دهد آید بدست

تو خلافش کن که از پیغمبران — اینچنین آمد وصیت در جهان — مشورت در کارها واجب شود — تا پشیمانی در آخر کم بود

سیها کردند بسیار انبیا — تا کز گردان شد برین سنگ آسیا — نفس منحوس ابد کی تا دیران کند — خلق را گمراه و سر گردان کند

گفت است مشورت با کم کنیم — انبیا گفتند با عقل اتم — گفت اگر کودک در آید یا زنی — کو ندارد عقل در امی روشنی

گفت با او مشورت کن هر چه گفت — تو خلاف آن کن و در راه رفت — نفس خود را زان شناس از زن بتر — زانکه زن خوبست نفست گشت شر

مشورت با نفس خود گر ره کنی — هر چه گوید کن خلاف آن بنی — گر نماز و روزه بفرماید ست — نفس مکار ست مکری زاید ست

مشورت با نفس خود داند زوال — هر چه گوید عکس آن باشد کمال — بر نیائی بادیه واپس مرو — رو بر یار ی بگیر آهنین او

عقل قوت گیرد از عقل دگر — پیشه گر کامل شود از پیشه گر — من ز مکر نفس دیدم چیزها — کو بر د از سحر خود تمیزها

وعده ها بدهد ترا تا داده بدست — گر هزاران بار آنها را شکست — عمر اگر صد سال خود مهلت دهد — آدت هر روزی بهانه نو نهد

گرم گوید وعده های سرورا — ای ضیاء الحق حسام الدین بیا — که نزدیدی بی تو از شوره گیا

از فلک آویخته شد پرده ئی — از پی نفرین دل آزرده ئی — عقل خلقان را قضا کی جست کاج

اژدها گفت ست آن را سیاه — آنکه کرمی بود افتاده براه — شد عصای جان موسی مست تو

حکم خذها لا تخف دادت خدا — تا بدستت اژدها گردد عصا — هین بیفکن ای پادشاه — صبح نو بکشد ز شبهای سیاه

دوزخی افروخت هر کو دم فرون — ای دم تو از دم دریا فزون — دوزخ ست از مکر نمرود دغی — مر پیمبر را بچشم اندک نمود

زان نماید مختصر در چشم تو — تا بر ایشان ره پیمبر بی خطر — همچنان که لشکر انبوه بود

کم نمود او را در اصحاب درا — در فزود ایشان پیمبر بی خطر — آن جهاد ظاهر و باطن خدا

کم نمودن مرد را پیر و زبون — کو حشش یار د طریق آموزدش — تا بجائی کش اندر آید از غرور

وای اگر صد را یکی بیند زدو — زان نماید ده اقارب حربه — زان نماید شیر نر چون گربه

تا دلیر اندر رفتد احمق بجنگ — تا میسر کرد لشکر را بدو — آن فلیسوان جانب آتشکده

کاه برگی مے نماید تا تو رو — لیک کنی او را بر انی از دو جو — هان که آن که کوه را بر کنده است

مے نماید تا به کعب این آب جو — صد چو عوج بن عنق شد غرقه او — مے نماید موج خوفش تل مشک

خشک دید آن بحر را فرعون گول — تا در او انداز سر مستی و زور — چون در آمد در تگ دریا فتاد

دیده بینا از لقای حق شود — حق کجا همراه هر احمق شود — قند بیند خود شود زهر قتول

ای فلک در فتنهٔ آخر زمان — نیز میگردے بده آخر زمان — تیغ زهر آلوده در قصد ما

ای فلک از رحم حق آموز رحم — بر دل موران چو چون مارز رخم — حق آن که پر دهد پشه ترا — کرد گردان بر فراز این سرا

که دگرگون کن دی و رحمت کنی — پیش ماران کژ نیخ مارا برکنی — حق آنکه دانگی کرد سنگ تخت — تا نهالی باز خاک و آب رست

حق آن شه که ترا اصاف آفرید — کرد پندان شعله در تو پدید بد — آنچنان معمور و باقی داشتت — تا که دهری از ازل پنداشتت

شکر دانستیم آغاز ترا — انبیا گفتند آن راز ترا — آدمی داند که حادث هست — عنکبوتی نی که در وی عابث هست

پشه کی داند که این باغ از کیست — کو بهاران آرد و مرگش زر و بست — کرم کاندر چوب آید هست حال — کی بداند چوب را وقت نهال

ور بداند کرم او ماهیتش — عقل باشد کرم باشد صورتش — عقل خود را سه نماید رنگها — چون بری می دست زان وی سنگها

از فلک بالاتر چه جایی پری — تو مگس تا پری بپستی می پری — گرچه عقلت سوی بالا می پرد — مرغ تقلید است پستی سه پرد

علم تقلیدی و بال جان هست — عاریت دانشه کان تان هست — زین خرد جاهل همی باید شدن — هست در دیوانگی باید زدن

هر چه بینی سود خود زان میگریز — زهر نوش و آب حیوان را بریز — هر که بستاید ترا دشنام ده — سود و سرمایه مفلس وام ده

ایمنی بگذار و جای خوف باش — بگذر از ناموس و رسوا باش فاش — آدمی عقل و دراندیش را — بعد ازین دیوانه سازم خویش را

گفت با دلقک شبی سید اجل — عذر گفتن دلقک با سید که چرا فاحشه بنکاح آورد ی

باش این را با زیبا بیست گفت — تات میکردم بیک ستور رغبت — گفت نی ستور وصلح خواستم

تا بهانه چون شود این عاقبت — عقل را هم از دودم من بسی

خواستم این قحبه را با معرفت — مشورت آرم با دو در مشکلی — آن یکی گفتش که اندر شهر ما

آن یکی گفت خواهم ملتی — بحیلت در سخن آن دو رون سائل شیخ بهلول را که خود را دیوانه نمود

بر جمی گشته سوار و نک فلان — گوی میبازد بر و زان و شبان — در جهان گنج نهان جان جهان — صاحب رای ست و آتش پاره

تو او کرد بیان احوال شد — او درین دیوانگی پنهان شده — لیک هر دیوانه را جان نشمرد

چون دو لے آشکارا با و گفت — صد هزاران غیب و اسرار نهفت — مر ترا آن فهم و آن دانش نبود

از جنون خود را او چون پرده ساخت — مر ورا ای کودک خواهی شناخت — گر ترا باز ست آن دیده و یقین

پیش آن چشمے که باز و رهبر ست — هر دمے را گلبے در بر ست — مر دلے را هم دلے شهره کند

کس نداند از خرد او را شناخت — چونکه او مر خویش را دیوانه ساخت — چون بزرد زود و بنیاخت کور

کور نشناسد که وزد او کبود — گرچه خود بر وی زند وز خود بود — چون گرد سگ کور صید از زنده را

یک سگے در کوی بر کور سے گدا — حمله می آرد چو شیر و اژدها — سگ کند آهنگ و یشان نخشم

کو رجا عز شد ز بیم بانگ سگ — اندر آمد کور در تعظیم سگ — کای امیر صید وای صید شکار

کز ضرورت دم خر را آن حکیم — کرد تعظیم و لقب داد ش کریم — گفت او هم از ضرورت ای سید — از چو من لاغر شکاری چه رسد

له باشد او را که کند ۱۲

له مرد را دیوانه گفت ۱۲

گور بگیرند یارانت بدشت — گور بگیری تو در کوہ و بگشت — گور بجویند یارانت بصید — گور بجوئے تو در کوہ بکید

آن سگ عالم شکار گور کرد — وین سگ بیمایہ قصد گور کرد — علم چون آموخت سگ ز آموختہ — مے کند در بیشہ ہا صید حلال

سگ چو عالم گشت شد جالاک و ژرف — سگ چو عارف گشت شد اصحاب کہف — سگ شناسا شد کہ میر صید کیست — ای خدا آن نور را شناسندہ ایست

کور نشناسد نہ از بے چشمی ست — بلکہ از جہلست و از بدخشمی ست — نیست خود بے چشم تر کور از زمین — این زمین از فضل شد خصم یقین

نور موسی دید و موسی را نخواست — خسف قارون کرد و قارون را نخواست — رجف کرد اندر بلال ہر سہ شغب — فہم کرد از حق کہ یا ارحنا یا بلال

آب و خاک و باد و نار باشرر — بے خبر از حق با چندین نذیر — نجس با ما و با حق با نجس — ما بعکس آن ز غیر حق نجس

لاجرم اشفق بنہا جملہ شان — کند شد ز امیز حیوان جملہ شان — گفت بیزاریم جملہ ز این حیات — کہ بود با خلق مے با حق موات

چون بماند از خلق ماند او یتیم — انس حق ز قلب مے باید سلیم — چون ز کوری رو در دکالہ — مے کند آن کور عیسا نالہ

تا نگوید رو و ارکانم شکست — کز تو رو دیدم کہ رو در تو فرشت — کے شناسد کور رو خویش را — چون ز کوری رو و نور چشم و آن ضیا

چون نگوید ہم بگیرد او ز نخوت — تا نگوید او علامتہاے زشت — پس جہاد اکبر آمد عصر رو — تا نگوید کہ چہ برد آن ز من بمرد

او لاً از دیدہ کحل دیدہ ات — چون تنانے باز یابے تبصرت — کالہ حکمت کہ گم کردہ دلست — پیش اہل دل یقین آن صلاحست

کور دل با جان و با سمع و بصر — مے نماند در دش شیطان را اثر — زاہل دل جواز جاد آن ابجو — کہ جاد آمد خلائق پیش او

باز مے گردیم سوے راز جو — تا شود ہم مشورت با راز گو — مشورت جوینده آمد نزد او — کای اب کودک شده راز ی بگو

گفت وز ین جلقہ کین باز نیست — باز گرد امروز روز راز نیست — گر مکان آرہ بدی در لامکان — ہمچو شیخان بودی من بر دکان

خواندن محتسب مستے را بزندان و جواب او

گفت ہی مست چہ خوردستی بگو — گفت از ان کہ ردم کہ ہست اندر سبو — گفت آخر در سبو دانگونہ ایست — گفت از ان کہ خورده ام گفتی نیست

گفت آنچہ خورده آن چیست آن — گفت آن کاندر سبو مخفیست آن — دور شد از ہوش و این جواب — ماند چون خر محتسب اندر خلاب

گفت او را محتسب ہین آہ کن — مست ہوہو کرد ہنگام سخن — گفت گفتم آہ کن ہوے کنی — گفت من خامم تو از غم منغنی

آہ از درد و غم بیداد ہی ست — ہوی ہوے میکشان از شادی ست — محتسب گفت این نمی دانم خمیر — معرفت مر تراش بگذار ای ستیز

گفت رو من از کجا تو از کجا — گفت مستی خیز و تا زندان بیا — گفت مست ای محتسب بگذار رو — از برہنہ کی توان بردن گرو

گر مرا خود قوت رفتن بدی — خانۂ خود رفتمے دین کی شدی — من اگر با عقل و با امکانمے — ہمچو شیخان بر سر دکانمے

گر مرا رائے و تدبیری بدی — ہمچو شیخان جاہ و توقیری بدی — ہم مرا لہ نعیل و دریوزه بدی — ہم نذورات ہمہ روزه بدی

گفت آری طالب کآخر یک نفس — دوم بار بہ نجمن آوردن سائل آن بزرگ را تا حال او معلوم کنند — ای سوارہ بر نبی این ران مرس

راند سوی او کہ ہان و تر بگو — کاسپ من بس تیز و تندخو — تا لگد بر تو نکوبد زود باش — از چہ می پرسی بیان کن خوب فاش

او مجال از دل گفتن ندید — زود برگشتہ و در لاغش کشید — گفت منجو ہم درین کو چہ بتاز — کیست لائق از برے ہے چون منے

---

۲ ب نسخہ — ۳ ب نسخہ — ۴ ب نسخہ — ۵ ب نسخہ

۶ اشارہ بآیہ واقعہ در سورۂ اعراف است انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا و در قصہ اول نیز مذکور شد ۱۲ — ۷ دور ما اصطلاح ۱۲ — ۸ یعنی آنست کہ شخ کہ آن نخستین اول صباح باشد ۱۲ — ۹ لاغ سخر کہ و مضحکہ ۱۲

گفت سه گونه زمند امد جهان — آمد و بیخ داین یکی گنج روان — آن یکی را چون بخواهی کل تراست — وین دگر نیمی ترا نیمی جداست

وان سوم هیچ او ترا نبود بدان — این شنیدی و رشو رفتم روان — تا ترا اسپم نبرد اندر لگد — که بنفتی برنخیزی تا ابد

شیخ را اندر میان کودکان — بانگ زد بارد گرا و را جوان — که بیا آخر بگو تفسیر این — این زنان سه نوع گفتی برگزین

اندر سوی او دگفتش بگزخاص — کل ترا باشد زغم یابی خلاص — وانکه نیمی هست تو بیوه بود — وانکه هیچست آن عیال بار لد

چون رشوی او لش کودک بود — مهر و کلی خاطرش آنسو رود — و در شوتا آب نندازد لگد — سم اسپ تو سنم بر تو رسد

های هوی کرد شیخ و باز راند — کودکان را باز سوی خویش خواند — باز بانگش کرد سائل که بیا — یک سوالم ماند اے شاه کیا

باز راند این سو بگو دتر چه بود — کز میدان آن بچه گویم ربود — این چه شیست این چه علت چه عجب ای

تو ورے عقل یکے در میان — آفتابی در جنون چونے نهان — تا درین شهر خود م قاضی کنند

وز همے گویم مرا گو بیندنے — نیست چون قحط عالمی صاحب فنے — که کم از تو در تفاگوید حدیث

در شریعت نیست هنوے که ما — کمتر از توشه کنیم و پیشوا — زین ضرورت گنج دیوانه شدم — زین گروه از عجز بیگانه شدم

ظاهر شوریده و شیدا شدم — لیک در باطن همانم که بدم — عقل من گنجست و من ویرانه ام — گنج اگر پیدا کنم دیوانه ام

اوست دیوانه که دیوانه شد — این عسس را دید و در خانه شد — دانش من جوهر آمد نے عرض — این نهانیست بهر هر غرض

کان قندم نیستان شکرم — هم زمن میروید و من میخورم — علم تقلیدی و تعلیم ست آن — کز نفور مستمع دارد فغان

چون پے دانش نه بهر روزی ست — همچو طالب علم دنیاوی ست — طالب علمست بهر عام و خاص — تا بداند زین علم اخلاص

همچو موشے هر طرف سوراخ کرد — چونکه نورش انداز در گشت سرد — چونکه سوی دشت و نورش ره نبود — همدران ظلمات جهدے مینمود

گرمدادش پرورد او با خرد — بر هوا زموشی و چون خان پرد — تا امید از رفتن راه سماک

علم و گفتارے که آن ببجان بود — عاشق روی خریداران بود — گرچه باشد وقت بحث این علم زفت — چون خریدارش نباشد مرد و زفت

مشتری من خدا ست و مرا — میکشد بالا که الله اشترے — خونبهاے من جمال ذوالجلال — خونبهاے خود خورم کسب حلال

این خریداران مفلس را بهل — چه خریداری کند یکمشت گل — زانکه گل خوارست دائم زرد رو

دل نجهر تا وا نماید با شے جوان — از تجلی چهره ات چون ارغوان — طالب دل شو که تا باشے چو گل — تا شوی شاد ان و خندان همچو گل

دل نباشد آنکه مطلوب گل ست — این سخن را روی جز جعد لست — لطف تو لطف خفی زان خود سزاست

دست گیر از دست ما مارا بخر — پرده را بردار و پرده ما مدر — کار دش تا استخوان ما رسید

از چو ما بیچارگان این بندسخت — که گشاید جز تو اے سلطان بخت — که تواند جز که فضل تو کشود

ما زخود سوے تو گردانیم سر — چون تو ئی از ما بما نزدیکتر — در چنین تاریکیے نبود ست نور

این دعا هم بخشش و تعلیم ست — در نه در گلخن گلستان از چه رست — خرز اکرام تو نتوان کرد نقل

---

۱۵ دوسه نسخه الف ز اول تا اینجا دارد و دوسه نسخه دیگر

۱۶ نسخه الف این بیت ندارد

۱۷ نسخه الف این بیت ندارد

۱۸ نسخه الف این بیت ندارد

از دو پاره پیکان نور روان — موج نوشش مے رود تا آسمان — گوشت پارہ کہ زبان آلودہ — مے رود سیلاب حکمت ہمچو جو

سوی سوراخے کہ نامش گوشہاست — تا بباغ جان کہ میوہ اش ہوشہاست — شاہراہ باغ جانہا شرع اوست — باغ و بستانہای عالم فرع اوست

اصل سرچشمہ خوشی آنست آن — زود تجری تحتہا الانہار خوان — قصۂ رنجور گویا مصطفےٰ — زانکہ لطف حق نذارد منتہےٰ

شکر نعمت چون کنی چون شکر تو — نعمت تازہ بود زاحسان او — عجز تو از شکر شکر آمد تمام — فہم کن دریاب قد تم الکلام

نصیحت کردن رسول بیمار را و دعا آموزیدن او را

گفت پیغمبر مر آن بیمار را — از جہالت زہرہا ہائے خوردہ — چون عیادت کردی از زار را

کہ مگر نومے دعائے کردہ — یاد آور چہ دعا مے گفتہ — چون ز مکر نفس مے آشفتہ

گفت یادم نیست الا ہمتے — وار بامن یاد م آید ساعتے — از حضور نور بخش مصطفےٰ — پیش خاطر آمد او را آن دعا

ہمت پیغمبر روشن کدہ — پیش خاطر آمدش آن گم شدہ — تافت این بر وی ز دل تا دست — روشنی کو فرق حق و باطلست

گفت اینک یاد م آمد ای رسول — آن دعا کہ گفتہ ام من از فضول — چون گرفتار گنہ مے آمدم — ہمچو غرقہ دست و پائی میزدم

چون گنہ باب کشایش مے زند — غرقہ دست اندر حشایش می زند — از تو تہدیدے و وعیدے می رسید — مجرمان را از عذابات شدید

مضطرب میگشتم و چارہ نبود — بند محکم بود و قفل ناکشود — نے مقام صبر نے راہ گریز — نے امید توبہ نے جائے ستیز

نے بغیر حق تعالےٰ یار من — ہمچو ہاروت و چو ماروت از حزن — آہ مے کردم کہ ای خلاق من

ذکر دشواری عذاب آخرت و سختی آن

از خطر ہاروت و ماروت دو آشکار — کز بندند و عاقل و ساحر شوند — نیک کردندے بجای خویش بود — چاہ بابل را نمودند اختیار

تا عذاب آخرت اینجا کشند — سہل باشد رنج دنیا پیش آن — ای خنک آن کو جہادی میکند — سہلتر باشد ز آتش رنج دود

حد ندارد وصف رنج آنجہان — بر خود این رنج عبادت می نہند — من ہمیگفتم کہ یار بسیان عذاب — بر بدن نبود مرا دردی میکند

تا در رنج آنجہانے دار مہ — در چنین دز خواست تا دم نیردم — ہمچنین رنجوریے پیدا م شد — جان من از رنج بے آرام شد

تا دران عالم فراغت باشدم — بنگر بگشتم ز خویش و نیک و بد — گر نمی دیدم کنون من روی تو — ای جستہ وی مبارک بوی تو

ماندہ ام از تو کرا زاری برد — کردیم شاہانہ این غمخوارگے — گفت ہر ہر این دعا دیگر بکن — بر بکن تو خویش را از رنج و بن

میشدم از دست من یکبارگے — کہ نہد بر تو چنان کوہی عظیم — گفت توبہ کردم اے سلطان من — از سر حلبہ نہ لافم این سخن

تو چہ طاقت دار اے ای مہ سقیم — از گنہ در تیہ ماندہ مبتلا — سالہا رہ میبریدیم و در اخیر

این جہان تیہ ست و موسیٰ ما — ہمچنان در منزل اول اسیر

ذکر قوم موسےٰ علیہ السلام و پیشمانی ایشان

قوم موسےٰ راہ می پیمودہ اند — جملہ مرد و زن و پیر و جوان — گرد دل موسیٰ زمان افشاندہ اند

راز مے گفتند پیدا و نہان — کے رسیدی خوان بما از آسما — کے ز سنگے چشمہا جوشان شدی

در بگل بنہ ارہ بودی او زما — اندرین منزل لبے برما زدی — در بیابان تا امان مہمان شدی

بل بجا خوان خود آتش آمدے — چون دو دل شد سوی او از کار ما — گاہ جستم ماست گاہے یار ما

+ ۱۲ ۱۲ ۱۲

خشمش آتش میزند در رحمتا | علم او رد مے کند تیر بلا | کے بود کہ علم گردد خشم نیز | نیست این ناور لطف ما عزیز
مدح خاصہ دشمنست از بہر عام | نام موسے می برم قاصد چنین | ورنہ موسی کے رضا دارد کہ من | پیش تو نام آورم از ہیچ تن
عہد ما بشکست صد بار و ہزار | عہد تو چون کوہ ثابت برقرار | عہد ما کاہ و بہر بادی زبون | عہد تو کوہ و ز صد کہ ہم فزون
حق آن قدرت کہ بر تکوین ما | رحمتے کن اے تو میر و نہ ما | نویش را دیدیم در سوائی خویش | امتحان ما مکن ای شاہ بیش
تا نصیحتہای دیگر را نہان | کردہ باشی ای کریم مستعان | بہر دے تو در جمال و در کمال | در کژی ہا بیدیم و در ضلال
بہر دی خویش و بگمارا ے کریم | بر کژی بہر مشتے لئیم | ہین کہ از تقطیع ما یکتا رماند | مصر بودیم و یکے دیوار ماند
البقیہ البقیہ اے خدیو | تا نگردد شاد کلے جان دیو | کہ تو کردی گر ہا را باز جست | تو دعا تعلیم کن ما مہتر را
چون نمودی قدرت بنمای رحم | ای نہادہ رحمہا در شحم و لحم | این دعا گر خشم افزاید ترا | چنین لطفے از و بازی برد
آنچنان کادم بفریاد آمد زشت | زجنبش دادی کہ رست از دیو زشت | دیو کہ بود کو ز آدم بگذرد | پس ستون خانہ خود را برید
در حقیقت نفع آدم شد ہمہ | لعنت حاسد شد آن مدبر | بازی بد بود و صد بازی ندید | تا زیان خصم رسد آن ریو را
آتشی رو شب بکشت دیگران | باد سوی کشت او کرد شتاب | چشم بندے بود لعنت دیو را | حاسد و خود بین و پر کینش کند
خود زیان جان او شد ریو او | گوئی آدم بود دیو و دیو او | لعنت آن باشد کہ کژ بینش کند | مات بروی گردد و نقصان و نکس
تا بداند کہ ہر آن کو بد کند | بگمان باز آید و بردی زند | جملہ فرزین بند ہا بیند بعکس | در دو ادرا از حجاب آرد برون
زانکہ گرداوہیچ بیند خویش را | مہلک و ناسور بیند ریش را | در دو خیر و زین چنین دیدن درون | این بصیرتہا مثال قابلہ است
تا نگیرد مادران را در دزہ | طفل در زادن نیاید ہیچ رہ | این امانت در دل و جان عامہ است | زانکہ سبب دے امانی گفتن است
قابلہ چہ کند چو زن بستہ در است | در دو باید در کودک را سبب است | آنکہ او بے در دو باشد رہبر است | وان انا بیوقت گفتن لعنت است
آن انا بیوقت گفتن لعنت است | وین انا در وقت گفتن رحمت است | آن انا منصور رحمت شد یقین | وان انا فرعون لعنت شد بعین
لاجرم ہر مرغ بے ہنگام را | سر بریدن واجب است اعلام را | سر بریدن چیست کشتن نفس را | در جہاد و ترک گفتن لمس ہا
آنچنان کہ نیش کژدم بر کفے | تا کہ یابد او ز کشتن ایمنے | بر کفے دندان پر زہری زمار | تا رہد مار از بلاے سنگسار
ہیچ نکشد مار را چون ظل پیر | وہن آن نفس کش را سخت گیر | چون بگیری سخت آن توفیق ہمت | در تو ہر قوت کہ آید جذب اوست
مار ہست از ریست رحمت دان | ہر چہ دارد جان بود از جان جان | دست گیرندہ ست و بر دبار | دمبدم آن دم از و امیدوار
نیست غم گر دیر بے او ماندہ | دیر گیرد سخت گیرش خواندہ | یک دست غائب ندارد خصمش | ور تو خواہی شرح این وصل و دلا
ور تو گوئی این بدیہا از وی ست | از سر اندیشہ میخوان و الضحیٰ | لیک آن نقصان فضل او کی ست
آن بدی دادن کمال او ست ہم | مثال در بیان معنی نور من یا لقد زخیرہ و شرہ | من مثالے گویمت اے محتشم
از دو قاشے دو گونہ نقشہا | نقشہای صاف و نقش بی صفا | نقش یوسف کرد و حور خوش سرشت | نقش ابلیسان و عفریتان زشت

لہ نسخہ کہ بخط مولانا است ندارد و بجای آن این بیت نوشتہ است کہ ہر کہ کہ دارد او را بیند و ہر کہ کہ ندارد او را نبیند

هر دو گونه نقش زاستادی اوست | زشتی او نیست آن زاوی اوست | تا کمال دانش پیدا شود | منکر استادیش رسوا شود
ور نماند زشت کردن ناقص است | زین سبب خلاق کبر و مخلص است | پس ازین دو کفر و ایمان شاهد | بر خداوندیش هر دو ساجدند
لیک سوء من و انکه طوعاً ساجد است | زانکه جویای رضا و قاصد است | هست گرگا گبر هم زدان پرست | لیک قصد او مرادی دیگر است
قلعه سلطان عمارت میکند | لیک دعوی امارت میکند | گشته بانی تا که ملک او را بود | عاقبت خود قلعه سلطانی شود
مومن آن قلعه برای پادشاه | میکند معمور نے از بهر جاه | مرشت گوید ای شه زشت آفرین | قادری بر خوب و بر زشت مهین
خوب گوید ای شه حسن و بها | پاک گردانیدیم از عیبها | حمد لک و الشکر لک یا ذا المنن | حاضری و ناظری بر حال من
حاصل آنکه او هر انچه خواست کرد | خوب را و زشت را چون خار و ورد | اوست بر هر پادشاهی پادشا | کارساز یفعل الله ما یشا

گفت پیغمبر مر آن بیمار را دعا و توبه آموختن رسول صلعم آن بیمار را

آنشانے دار دنیا ناحسن | آنشانے دار عقبا ناحسن | راه را بر ما چو بستان کن لطیف | تا مقصد ما باش هم تو ای شریف
مومنان گویند در محشر ای ملک | نے که دوزخ بود در راه مشترک | مومن و کافر بران یابد گذر | ما ندیدیم اندرین ره دود و نار
تا بهشت و بارگاه ایمنے | پس کجا بود آن گذرگاه دنے | پس ملک گوید که آن دوزخ خضر | کان غلامان جادیده اید نذر گذر
دوزخ آن بود و سیاستگاه سخت | بر شما شد باغ و بستان و درخت | چون شما این نفس دوزخ خوی را | آتشے کبر فتنه جوے را
جهد ها کردید تا شد پر صفا | نار را کشتید از بهر خدا | سبزه تقوی شد و نعم الهدے | آتش خشم از شما هم حلم شد
ظلمت جهل از شما هم علم شد | آتش حرص از شما ایثار شد | وان حسد چون خار بد گلزار شد
چون شما این جمله آتشها نجوید | بهر ما کشتید تا شد نوش کیش | نفس ناری را چو بانے ساختید | اندرو تخم وفا انداختید
بلبلان ذکر و تسبیح اندرو | خوش سرایان رحیمن بر طرف جو | داعی حق را اجابت کرده اید | در رحیم نفس آب آورده اید
دوزخ ما تیز در حق شما | سبزه گشت و گلشن و برگ و نوا | چیست احسان از مکافات اینچنین | لطف و احسان و ثواب مستعین
نے شما گفتید ما قربانیم | پیش او صافت بقا ما فانیم | ما اگر قلاش اگر دیوانه ایم | مست آن ساقی و آن پیمانه ایم
بر خط و درمان او سر نے نهیم | جان شیرین را گر و کان مے دهیم | تا خیال دوست در سر راست ما | چاکری می جانسپاری کار ماست
هر کجا شمعے بلا افروختند | صد هزاران جان عاشق سوختند | عاشقانے کز درون خانه اند | شمع روی یار را پروانه اند
ای دل آنجا رو که با تو وفرانند | در بلاها مر ترا چون گلشن اند | در میان جان ترا جا می کنند | تا ترا پر باده چون جامی کنند
در میان جان ایشان خانه گیر | در فلک خانه کن اے بدر منیر | چون عطارد دفتر دل وا کند | تا که بر تو سرها پیدا کند
پیش خود ایشان باش جو آن دایره | بر همه کامل زن از مهپاره | جزو را انه کل خود پر نیز نیست | با مخالف انبیه آمیز چیست
جنس را بین نوع گشته در رده | عیبها بین گشته عین از پرتوش | تا چو زن عشوه خری ای پر خرد | از فروغ عشوه کی یابی مدد
چاپلوس و لفظ شیرین و فریب | می ستانی می نهی چون زن بجیب | مر ترا دشنام و سیلی شهان | بهتر آید از ثنای گرهان

صنع[1] شاهان خود مخور شهد خسان — تا کسی گردی ز اقبال کسان — زانکه ایشان خلعت دولت رسید — در پناه روح جان گردد جسد

هر کجا بینی برهنه و بی نوا — دان که او دیگر بخیته از دستا — تا چنان گردد که میخواهد دلش — آن دل او کور بُد بی حاصلش

گر چنان گشتی که آستا خواستی — خویش را و خویش را آراستی — هر که از آستا گریزد در جهان — او ز دولت میگریزد ای بدان

پیشهٔ آموختی در کسب تن — چنگ اندر پیشهٔ دینی بزن — در جهان پوشیده گشته دغنی — چون برون آئی ز انجا چون غنی

پیشهٔ آموز کاندر آخرت — اندر آید دخل کسب و مغفرت — آن جهان شهریست پر بازار و کسب — تا نه پنداری که کسب اینجاست خسب

حق تعالی گفت این کسب بهان — پیش آن کسبست لعب کودکان — همچو آن طفلی که بر طفلی تند — نوسکل صحبت کن مساعی سیکند

آن ساس طفل چه بود بازیی — با جماع رستمی و غازیی — کودکان سازند در بازی دکان — سود نبود دخر که تعطیل زمان

شب شود در خانه آید کز سنه — کودکان رفته بمانده یک تنه — اینچنان بازی که هست و مرگ شب — بازی گردی کیسه خالی تر عجب

سوی خانه گور تنها ماندهٔ — با فغان و حسرتا برخواندهٔ — کسب دین عشقست و جد بنبود رون — قابلیت نور حق دان ای حرون

کسب فانی خواهد این نفس خسیس — چند کسب خس کنی بگذار بس — نفس خس گر جودیت کسب شریف — حیله و مکری بود آزار و لیف

بیدار کردن ابلیس معاویه را که وقت نماز بیگاه شد

در خبر[2] آمد که آن معاویه — خفته بُد در قصر در یک زاویه

قصر را از اندرون دربسته بود — چشم چون بکشاد پنهان گشت مرد

گفت اندر قصر کس را راه نبود — گز زیارتهای مردم خسته بود — تا گهان دی در را بیدار کرد — تا بیابد زان نهان گشته نشان

ور پس در او یکی را دید کو — گفت کیست کاین گستاخی و جرات نمود — گرد گشت و طلب کرد آن زمان

گفت بیدارم چرا کردی بجد — گفت هی تو کیستی نام تو چیست — گفت نامم فاش ابلیس شقی ست

عجلوا الطاعات قبل الفوت گفت — مصطفی چون وحدت را بشنفت — گفت نی نی این غرض نبود ترا — سوی مسجد زود می باید دوید

وز دو پنهان ره کند در مسکنم — گویدم که پاسبانی میکنم — من کجا با دزد سایم وز درا — که نخیزی رنجها باشی مرا

خاصه در دیجی که قطاع الطریق — وز دو کی داند ثواب هر دو را

دوم بار جواب گفتن ابلیس معاویه را

گفت ما اول فرشته بوده ایم — راه طاعت را بجان پیموده ایم — سالکان راه را محرم بُدیم — سالکان عرش را همدم بُدیم

پیشهٔ دل کجا از دل رود — مهر اول کی ز دل زائل شود — در سفر گر روم بینی یا حضر — از دل تو کی رود حب الوطن

با هم از ستان این می بوده ایم — عاشقان درگهی بوده ایم — عشق او در جان ما کاریده اند

روز نیکو دیده ایم از روزگار — آب رحمت خورده ایم از جویبار — از عدم ما را نه او پرورده است

ای بسا کزوی تو ارزش دیده ایم — در گلستان رضا گردیده ایم — چشمهای لطف بر ما میکشاد

وقت طفلی ام که بودم شیر جو — گاهواره ام که جنبانید او — که مرا پرورد جز قدرت بیار

خوی کان با شیر رفت اندر وجود — کی تواند از مردم دگر شود — بسته کی گردند درهای کرم

[1] صنع شاهان خود مخور شهد خسان — تا کسی گردی ز اقبال کسان — زانکه ایشان خلعت دولت رسید — در پناه روح جان گردد جسد

[2] در خبر آمد که آن معاویه — خفته بُد در قصر در یک زاویه

اصل لطفش لطف و داد و بخشش است | قهر بر وی چون غباری بر عرش است | از برای لطف عالم را بساخت | ذره ها را آفتاب او نواخت
وقت او قهرش اگر آید بتن است | بهر قدر وصل او دانستن است | سید هر جان را فراقش گوشمال | تا بداند قدر ایام وصال
گفت پیغمبر که حق فرموده است | قصد من از خلق احسان بوده است | آفریدم تا ز من سودی کنند | تا ز شهدم دست آلودی کنند
لیک برای آنکه من سودی کنم | در برنهه من قباے بر کنم | چند روزی که ز پشیم رانده است | چشم من بر روے خوبش مانده است
گر چنان وی چنین تهر ای عجب | هر کسی مشغول گشته در سبب | من سبب را ننگرم کو حادث است | زانکه حادث حادثی را باعث است
لطف سابق را نظاره میکنم | وانچه او حادث دوبارش میکنم | ترک سجده از حسد گیرم که بود | این حسد از عشق خیزد ز جحود
این حسد او دوستی خیزد یقین | که شود با دوست غیرے همنشین | هست شرط دوستی غیرت بدے | همچو شرط عطسه گفتن دیزدی
چونکه بر لطفش جزین بازی نبود | گفت بازی کن چه دانم در فزود | آن یکی بازی که بدمن باختم | خویشتن را در بلا انداختم
در بلا هم می چشم لذات او | مات او یم مات او یم مات او | چون نماند خویشتن را آسره | هیچکس در شش جهت در ششدره
جز و شش از کل شش چون وارهد | خاصه که بیچون مرا در راه کج نهد | هر که در شش او درون آبستن است | او ش بر ماند که خلاق شش است

باز تقریر کردن معاویه مکر ابلیس با او

خود اگر کفرست اگر ایمان او | دست باف حضرت است و آن او
گفت امیرا دراکه ابلیس است | یک نخش تو از نهاکاست | صد هزاران چون مرا تو ره زدے | حفره کردی در خزانه آمدے
آتشی از تو بسوزم چاره نیست | کیست کز دست تو جامه پاره نیست | طبعش ای آتش چه سوزانیدنست | تا نسوزانی تو چیزی چاره نیست
لعنت این باشد که سوزانت کند | اوستاد جمله وزدانت کند | با خدا گفتی شنیدستے رو برو | من که باشم پیش مکرت ای عدو
مغز خامی تو چون بانگ صفیر | بانگ مرغان است اما مرغ گیر | صد هزاران مرغ را او ره زدست | مرغ غره کاشنائی آمدست
در هوا چون بشنود بانگ صفیر | از هوا آید شود اینجا اسیر | قوم نوح از مکر تو در نوحه اند | دل کباب و سینه شرحه شرحه اند
عاد را تو باد دادی در جهان | او فگندی در عذاب اندر زمان | از تو بود این سنگسار قوم لوط | در سیاه آبه ز تو خوردند غوط
مغز نمرود از تو آمد رنجیته | ای هزاران فتنه ها انگیخته | عقل فرعون ز کی فلسوف | کو گشت از تو نابیدار و قوف
بولهب هم از تو نالهے شده | بولحکم هم از تو بوجهلے شده | ای برین شطرنج بهر یادرا | مات کرده صد هزار اُستادرا
ای ز فرزین بندهاے مشکلت | سوخته جانها سیه گشته دلت | بحر مکری تو دخلقان قطره | تو چو کوهی دین سلیمان ذره
کی رهد از مکر تو اے مختشم | غرق طوفان ایم الا من عصم | بس ستاره سعد از تو محترق | بس سیاه جمع از تو مفترق
بس مسلمان کز تو دین در باخت | سرنگون تا قعر دوزخ تاخته | بس چو بلعم از تو نومید آمده | بس چو بیصیا از تو کافر شده

باز جواب ابلیس مر معاویه را در اخفاے مکر

گفت ابلیسش کشا این عقد را | من محکم قلب را و نقد را
امتحان شیر و کلبم کرد حق | قلب را من کی سیه کردم | صیر نیم قیمت او کرده ام
نیکوان را رهنمائے میکنم | مردان را پیشوائے میکنم | نیکوان را پیشوا و ساعدم | شاخهاے خشک را بر میکنم

لک کمال ۱۲ فیلسوف نشنود ۱۲ اشارت ۱۲ در سورت کرد ۱۲ قاسم الدین ۱۲ من مرا ۱۲ نشنود ۱۲ باد ۱۲ نشنود ۱۲ از مصدر ۱۲ گیرد ۱۲ رهد ۱۲ خدا را ۱۲ + لعنت ۱۲ ۱۲ + لعنت ۱۲ ۱۲ + لعنت ۱۲

این علفها می نهم از بهر چیست — تا پدید آید که حیوان خلق کیست — گرگ از آ اهو چو زاید کودکے — هست در گرگی و آ اهوئی شکے

تو گیاه و دستخوان پیش بریز — تا کدامین سو کند او گام تیز — گر بسوی دستخوان آید گزست — ور گیاه جوید یقین آهو درست

قهر و لطفی خلقت شد با یکدگر — زاد ازین هر دو جهانی خیر و شر — تو گیاه و دستخوان را عرضه کن — قوت نفس و قوت جان را عرضه کن

گر غذائی نفس جوید ابتر است — ور غذائی روح خواهد سرور است — گر کند او خدمت تن هست خر — ور رود در بحر جان یابد گهر

گرچه این و مختلف خیر و شر اند — لیک این هر دو بیکدگر را زنده اند — انبیا طاعات عرضه میکنند — دشمنان شهوات عرضه میکنند

نیک را چون بد کنم نزدان نیم — دعیم من خالق ایشان نیم — خوب را من زشت سازم زین نیم — زشت را خوب را آئینه ام

سوخت هندو آینه از درد را — کاین سیه رو مینماید مرد را — گفت آئینه گناه از من نبود — جرم آن زانه که آئینه زدود

او مرا همواره کرد و راست گو — تا بگویم زشت کو و خوب کو — من گواهم بر گواز مدان کجاست — از اهل زندان نیستم یزدان گواست

هر کجا بینم درختے میوه دار — تربیتها میکنم من دایه وار — هر کجا بینم درخت تلخ و خشک — می برم من می شناسم کشک و مشک

خشک گوید با غبان را کای فتے — مر ترا چه می بری سر بے خطا — با غبان گوید خموش ای زشت خو — بس نباشد خشکے تو جرم تو

خشک گوید راستم من کژ نیم — تو چرا بے جرم مے بری ہمے — با غبان گوید اگر سعدی بدے — کاشکے کژ بودی و تر بودے

جاذب آب حیاتے گشته — تخم تو بد بوده است و اصل تو — با درخت خوش نشاید وصل تو

شاخ تلخ ار با خوشی وصلت کند — آن خوشی اندر نهادش برزند — گر ترا بیدار کردم بهر دین — خوی اصل من همین است و همین

عتف کردن معاویه با ابلیس علیه اللعنة

گفت امیری را نهرنی جهت مکو — مر ترا زاده نیست در من ره مجو

رهزنے تو من غریبے تا جرم — هر لباسانی که آری کے خرم — گر درخت من مگرد از کافری — تو نه رخت کسے را مشتری

مشتری نبود کسے را راهزن — در نماید مشتری مکرست و فن — تا چه دارد این جسود اندر کمد — ای خدا فریاد ما را زین عدو

نالیدن معاویه بحق تعالی از مکر ابلیس و نصرت خواستن

گر یکے فصل دگر در من دمد — بر ذ خواهد از من این رهزن نمد

این حدیثش همچو دود است ای آله — رحم کن ورنه گلیم ما سیاه — من بجهت برنیایم با بلیس

آدمی چون علم الاسما بجست — با تک چون ق این سگ تابی جست — از بهشت انداختش بر روے خاک — چون سمک در شست او شد از سماک

نوحه انا ظلمنا مے زدے — نیست دستان و فسونش را حدے — اندرون هر حدیث او شرست — صد هزاران بحر در وے مضمر است

مردی دان بند و در نفس — در زن و در مرد افروزد هوس — ای ابلیس خلق سوز فتنه جو — بر جهیم بیدار کردی راست گو

باز تقریر ابلیس تلبیس خود را با معاویه رض

زانکه محبت برنیاید با منے — هین غرض را وامیان بے فنے

گفت هر مردی که باشد بدگمان — نشنود از راست را با صد گمان — هر دروغے کو خیال اندیش شد — چون دلیل آرد خیالش بیش شد

چون سخن در وے رود علت شود — تیغ غازی در زره آلت شود — بس جواب و سکوت است و سکون — هست با ابله سخن گفتن جنون

تو ز حق ترسد ز دو جو قطع نفس — که تو از شرش بماندستی بحبس — تو ز من باحق چه نالی ای سلیم — رو بنال از شر این نفس لئیم

تو خوری حلوا ترا دل شود | تب بگیرد طبع تو مختل شود
چون نبینی از خود این ابلیس را | بے گزد لعنت کنے ابلیس را

نیست از ابلیس زشت‌ای عنود | کہ چو رو بہ سوے دنبہ میروی
چونکہ در پنبرہ بہ بینے دنبہ را | دام باشد باین ندانے رہ بہا

ران دانی کت زدانش دور کرد | سیل دنبہ چشم عقلت کور کرد
حبک[۲] الاشیاء یعمے و یصم | نفسک السوء قد جنت لا تختصم

تو گنہ بر من منہ کز شہ بہین | من بدیہ زارم و از حرص و کین
مر مرا کی چارہ شد مکتف[۳] شد | حرص و کین ہست از طبایع مختلف

من بدی کردم پشیمانم ہنوز | انتظارم تا شبم آید بروز
تا مگر کاین دشمنی[۴] هم گردد موز | هم امیدی میزدم با درد و سوز

متہم گشتم میان خلق من | فعل خود بر من نہد ہر مرد زن
متہم باشد کہ او در لفظنہ[۵] است | گرگ بیچارہ اگرچہ گرسنہ است

از ضعیفی چون نماند راہ رفت | باز الحاح کردن معاویہ[۶] مر ابلیس را و جواب او
خلق گوید تخمہ[۷] شت از لوت رفت

گفت غیر راستی نرہاندت | راست گو تا وارہی از چنگ من
واد سوی راستی میخواندت | کم نشاند غبار جنگ من

گفت چون دانی دروغ و راستی | ای خیال اندیش در اندیشہ ہا
قلب بنگر را محک بنہادہ است | گفت پیغمبر نشانی دادہ است

گفتہ است الکذب ریب[۸] فی الکلام | باز الصدق طمانین طروب
آب رو غن ہیچ نفروزد دروغ | دل نیارامد ز گفت ار در دروغ

در حدیث راست آرام دلست | راست ہمچون بادہ دان دام دلست
کو نداند چاشنی این و آن | دل مگر رنجور باشد بد دہان

چون شفی داد از رنج و علت دل سلیم | طعم صدق و کذب را باشد علیم
از دل آدم سلیمے را ربود | حرص آدم چون سوے گندم فزود

پس دروغ و عشوہ آراگوش کرد | عرہ گشت و زہر قاتل نوش کرد
مے برد تمییز از اہل ہوس | گشتم از گندم نہ ہست آن نفس

خلق تست آرزو بیند و ہوا | ہر کہ خود را از ہوا خود باز کرد
گوش خود را آشناے راز کرد

ہمچنانکہ در حکایت گفتہ اند | حکایت قاضی از آفت قضا و جواب نائب او را
بشنو از ما تا کشاید بستہ بند

قاضیے بنشاند مر ادی را بدست | گفت نائب قاضیا گر ہیبتیست
وقت شادی و مبارکباد تست

گفت آہ[۹] چون حکم راند بیدلے | در میان آن دو عالم جاہلے
قاضیی مسکین چہ داند زین دو پند

جاہلست و غافلست از حال شان | چون دو در خون شان و مال شان
جاہلی تو لیک شمع ملتے

تا نکہ تو علت نداری در میان | آن نہ غیبت ہست نور دیدگان
علم شان را علت اندر گور کرد

جہل ابلی علتے عالم کند | علم را علت ز دلہا بر کند
چون تلمع کردی ضریر[۱۰] و دیدہ

از ہوا آن مجری را وا کردہ ام | لقمہ ہاے شبہ تے کہ خوردہ ام
راست را داند حقیقت از دروغ

ای سگ لعنت جواب من بگو | باقرار آوردن معاویہ[۱۱] ابلیس لعین را
راست پیش آور در دروغی را مجو

تو چرا بیدار کردے مر مرا | دشمن بیداری تو اے دغا
ہمچو خشخاشے ہمہ خواب آوری

چارپیت کردہ ام من راست گو | راست را دانم تو حیلتہا مجو
ہمچو خمرے عقل و دانش میبری

من ز سر کہ می نجویم شکرے | در نخست[۱۲] مے نجویم لشکرے
صاحب آن باشد اندر طبع و خو

ہمچو گبران مے نجویم از بتی | کو بود حق یا ز حق او آیتی

۱ نسخہ کہ در دست است ۲ یعنی دوستی و آشنائی تو ۳ کفایت شد ۴ دشمنی ۵ متہم ۶ ابلیس ۷ شت ۸ الکذب ریب ۹ آہ ۱۰ ضریر ۱۱ ابلیس ۱۲ نخست

من بسر گین می نجویم بوی مشک — من در آب جو نجویم خشت خشک — کار ناکرده نجویم هیچ مزد
من ز شیطان می نجویم کوست غیر — راست گفتن ابلیس ضمیر خود را با معاویه — که مرا بیدار گرداند نخیه
گفت بسیار آن بلیس از غدر و مکر — میپرید و نشنید و کرد استیز و صبر — از برون و اندان بگفتش بهر آن — کز دست بیدار بیدان ای فلان
تا رهی اندر جماعت در نماز — از پی پیغمبر دولت نواز — گر نماز از وقت رفتی مر ترا — این جهان تاریک گشتی بی ضیا
از غبین و درد رفتی اشکها — از دو چشم تو مثال مشکها — آن غبین و درد بودی صد نماز — کو نماز دگر و ضوء آن نیاز
ذوق داند هر کسی بر طاعتی — فضیلت حسرت خوردن آن شخص بر فوت نماز جماعت — لاجرم تشکیل بازدی ساعتی
آن یکی میرفت در مسجد درون — مردم از مسجد همی آمد برون — گشت پرسان که جماعت را چه بود — که ز مسجد همی برون آیند زود
آن یکی گفتش که پیغمبر نماز — با جماعت کرد و فارغ شد ز راز — تو کجا میروی ای مرد خام — چونکه پیغمبر بداد است السلام
گفت آه و درد از آن مدبر برون — آه او میداد از دل بوی خون — آن یکی از جمع گفت این آه را — تو بمن ده وان نماز من ترا
گفت دادم آه و بگرفتم نماز — او ستد آن آه را با صد نیاز — باز بود و در پی شهباز گشت
شب بخواب اندر بگفتش ای تقی — حرمت این را خیار و این دخول — شد نماز جمله خلقان قبول
پس ز بانش بگفت ای میرزاد — نمه اقرار ابلیس با معاویه مکر و فریب خود را — مکر خود اندر میان باید نهاد
گر نمازت فوت میشد آن زمان — میزدی از درد دل آه و فغان — آن بامید آن فغان و آن نیاز — در گذشتی از دو صد ذکر و نماز
من ترا بیدار کردم از نهیب — تا نسوزاند چنان آهی مهیب — تا چنان آهی نباشد مر ترا — تا بدان آهی نباشد مر ترا
من چو دوم از حسد کردم چنین — تصدیق کردن معاویه ابلیس را در آن قول — من عدوم کاندر من بگرست کین
گفت اکنون راست گفتی معاوقی — از تو این آید تو این را لایقی — عنکبوتی کو مگس دارد شکار — من نیم ای سگ مگس نعمت مبار
باز اسپیدم شکارم شه کند — عنکبوتی کی بگرد من تند — سوی دوغ آری مگس را از یقین
رو مگس میگیر تا نانی هلا — سوی دوغی نان مگس را اصلا — هم دروغ و دوغ باشد آن یقین
تو مرا بیدار کردی خواب بود — تو در این خیره ازان میخواندی — تا ز خیر بهترم مه راندی
این بدان ماند که شخصی در زدی — گر نخفتی در زدی از دست صاحبخانه بآواز شخص دیگر — در دشمن اندر پی او می دوید
آن دوم میدان دوید اندر پیش — تا در افتد از تعب اندر فویش — اندران حمله که نزدیک آمدش — تا بدو اندر جهد در یابدش
در زد دیگر بانگ کردش که بیا — تا به بینی این علامات بلا — زود باش و باز گردای مرد کار — تا به بینی حال اینجا زار زار
چون شنید این مرد گشت اندیشناک — گفت با خود گشته گیرد این مجاز — گفت باشد کان طرف در زدی بود — گر نگردم زود او بر من درود
بر زند فرزند من دستی زند — کشتن این در دوم کی کند — این مسلمان ار کرم می خواندم — گر نگردم زود پیشش آیدم
بر امید شقفت آن نیکخواه — در دوم را بگذاشت باز آمد براه — گفت ای یار نکو احوال چیست — این فغان و بانگ تو از بهر کیست

لله من زدن کی باز گشت کردن و اداعت در نماز بر امید ۱۲ لله غبین ناامید ۱۲ لله شقفت شفقت است ۱۲ لله در دوم از بهر فرزندان

گفت اینک بین نشان پای دزد — این طرف رفتست و زر دزدیده برد — آنک نشان پای دزد و قلتبان — در پی او رو بدین نقش و نشان

گفت ای بله چه میگوئی مرا — من گرفته بودم آخر دزد را — دزد را از بانگ تو بگذاشتم — من تو خر را آدمی پنداشتم

این چه ژاژست و چه هذیان و چه زه — من حقیقت یافتم چه بود نشان — این نشانت از حقیقت آگهم

گفت طراری تو با خود ابلهی — بلکه تو دزدی ازین حالی که گهی — گفت من از حق نشانت میدهم — تو رها میدی مرا کاینک نشان

تو جهت کو من بردنم از جهات — در وصال آیات کو با بینات — صنع بیند مرد محجوب از صفات — در صفات آنست گم کرد ذات

وصلهان چون غیر ذات اند ای پسر — کی کند اندر صفات او نظر — چونکه اندر قعر جو باشد سرت — کی بر نگ آب افتد منظرت

در بر نگ آب باز آی ای زقر — پس بلا سببی بتدری او ترا شعر — داعیت عامه گناه خاصگان — وصلت عامه حجاب خاص دان

گر وزیری را کند شه محتسب — هم گناهی کرده باشد آن وزیر — بی شبب نبود تغیر ناگزیر

دانکه زاول محتسب بد خود ورا — نجست ورد زمی آن بدبست از ابتدا — لیک آن کا دل وزیر شه بدست — محتسب کردن سبب بهر عمل بدست

چون تو اشه نرا ستانه بیش خوانم — باز سوی آستانه باز رانم — تو یقین می دان که جبری کرده — جبر را از جهل پیش آورده

گر مرا روزی قسمت این بدست — پس چرا دی بود این دولت بدست — قسمت خود خود بر بد تو ز جهل — قسمت خود را فزاید مرد اهل

قصهٔ منافقان و مسجد ضرار ساختن ایشان

یک مثال دیگر اندر کژ روی — شاید از نقل قرآن بشنوی

اینچنین کژ بازی و جهت وطا — بانبی می باختند اهل نفاق — مسجدی سازیم و بود آن مرمدی

اینچنین کژ بازیی می باختند — کز برای غرد ین احمدی — لیک تفریق جماعت خواستند

مسجدی جز مسجد او ساختند — فرش و سقف و قبلهاش آراستند — سوی آن مسجد قدم رنجه کنی

تا نرو پیغمبر بلا به آمدند — همچو شر پیش او زانو زدند — مسجد روز ضرورت وقت صبر

تا مبارک گردد از اقدام تو — کای سئول حق بر ای محیی — مسجد روز کل است و روز ابر

تا غریبی یابد آنجا خیر و جا — تا قیامت تازه باد انام تو — تا شعار دین شود بسیار و پر

مسجد و اصحاب مسجد را نواز — تا فزاید آن گرد این خدمت سرا — زانکه با یاران بشود خوش کار مر

تا شود شب از جمالت جمله روز — تو مهی ما شب چه مه با ما بساز — تزکیه ما کن نما تعریف ده

لفظ کاید بی دل و جان از زبان — ای جمالت آفتاب جانفروز — تا مراد آن نفر حاصل شدی

سوی لطف لی وفایان هین مرو — همچو سبزه تو ن بود آب دوستان — خوردن بول را نشاید ای پسر

کان پل ویران بود بنگر بشنو — کان پل ویران بود بنگر بشنو — بشکند پل وان قدم را بشکند

هر کجا لشکر شکسته می شود — گر قدم را جا بهلی بر وی نهند — دل بر و نبهند کاینک یار غار

از دو سیست بخشش می بود — وز صفا ید با سلاح و مردوار — وانچه مقصود ست پنهان می شود

رفتن او بشکند پشت ترا — این ز ارزانست و فراوان می شود — جز تبسم غر بلی نا ورد پیش

رو بگرداند چو بیند زخم را — آن رسول مهربان رحم کیش — یک بیک را نسان کی اندر شیر هو

چاپلوسی و فسونها خواندند — منزل و ستان سوی حضرت راندند — می نمودی مکر ایشان را باو

لشکرهای آن جماعت یاد کرد — در اجابت قاصدان را شاد کرد — در پی او رو بدین نقش و نشان

---

۱۲ ع ن ز بر و قنطار ۱۳ ع ن ز بر و قنطار ۱۴ ع ن ز بر و قنطار

۱۵ ع ن ز بر و قنطار ۱۶ ع ن ز بر و قنطار

۱۷ ع ن ز بر و قنطار ۱۸ ع ن ز بر و قنطار

۱۹ ع ن ز بر و قنطار ۲۰ ع ن ز بر و قنطار

۲۱ ع ن ز بر و قنطار ۲۲ ع ن ز بر و قنطار

۲۳ ع ن ز بر و قنطار ۲۴ ع ن ز بر و قنطار

موسی را نادیده کرد آن لطیف — شیر اشتابانش سگیت آن حریف
راست میفرمود آن نیکو سیر — من نخواهم راز شما مشفق ترم
همچو پروانه شما آنسوختان — هر دو دست من شده پروانه دان
کاین چنینشان مکر و حیلت کرده اند — جمله مقلوبست آنچه آورده اند
سجده ای بر جهر و روز رخ نهند — قصد ایشان جز سیه روئی نبود
تا جهودی از شام اینجا کشند — قصد شان تفریق اصحاب رسول
زین سفر چون باز گردم ناگهان — گفت پیغمبر که آری لیک ما
چون بیاید از غزا باز آمدند — وعده شان گفت لیو ای غزو تاست
گفت ای قوم دغل فاش کنید — گفت حقش کای پیمبر فاش گو
گفت پیغمبر که سوگند شما — گفت گیرم یا که سوگند خدا
کز بحق این کلام پاک راست — که بنای سجد از بهر خداست
گفت پیغمبر که آواز خدا — میرسد در گوش من همچون صدا
تک صریح آواز حق سے آیدم — همچو صاف از دُردی پالا یدم
از درخت انی انا الله می شنید — با کلام انوار سے آمد پدید
چون خدا سوگند را خوانده سپر — کے نهد سپر ز کف پیکار گر

تا یکے یاری ز یاران رسول — اند نشیدن یکی از اصحاب که چرا سوگند استاری نمیکند
کاینچنین پیران باشیب وقار — می کند شان آن پیمبر شرمسار
باز در دل زد ره استغفار کرد — تا نگردد زاعتراض او رو زرد
سوی یاری اصحاب نفاق — کرد مومن را چه ایشان گشت و عان
دل بدست نیست همچون دیده چشم — ور نه دل را سوزنی ایمن نخشم
سنگهاش اندر حدث جای تباه — می رسید از سنگها دو دو سیاه
در زمان رو فتاوه میگریست — کای خدا ایشان نشان منکریست

صد هزاران کرد موی در دمد — چشم خوابانیدم آمدم زان همه
من نشسته بر کنار آتشے — با فروغ و شعله بس ناخوشی
چون بران شد تا روان گردد رسول — غیرت حق بانگ بر شنود زغول
قصد ایشان جز سیه روئی نبود — خیر دین کی جست ترسا و یهود
قصد شان تفریق اصحاب رسول — فضل حق را کی شناسد نفضول
گفت پیغمبر که آری لیک ما — بر سر رهیم و بر عزم غزا
وعده شان گفت لیو ای غزو تاست — با دغایان از دغا زودی بباست
گفت حقش کای پیمبر فاش گو — عذر آور جنگ باشد باش گو
چون نشان چند از اسرار شان — در بیان آورد بد شد کار شان
هر سنا فق مصحفے زیر بغل — سوی پیغمبر بیاورد از دغل
چون ارومرد کژ در دین وفا — هر زمانے بشکند سوگند را
نقض میثاق و عهود از امتی ست — حفظ ایمان و وفا کار نبی ست
باز سوگند مکرر خورد قوم — مصحف اندر دست و در لب مهر صوم
اندر ینجا هیچ مکر و حیله نیست — قصد ما زان صدق و ذکر یار نیست
مهر بر گوش شما نهاد حق — تا نیاوازد خدا نارد سبق
همچنانکه موسی از سوی درخت — بانگ حق بشنید کای موجود بخت
باز نو سوگند ها مے خواندند — چون نزول وحی وا مے ماندند
باز پیغمبر بتکذیب صریح — قد کذبتم گفت با ایشان فصیح

می کند شان آن پیمبر شرمسار — کو کرم کو ستر پوشے کو حیا
تا نگردد زاعتراض او رو زرد — لیک آن نقش کجش از دل نرفت
کرد مومن را چه ایشان گشت و عان — بازی زاریدکای علام سر
ور نه دل را سوزنی ایمن نخشم — اندرین اندیشه خوابش در ربود
می رسید از سنگها دو دو سیاه — دود در حلقش شد و حلقش بخست
کای خدا ایشان نشان منکریست — علم بهتر از چنین علم اے خدا

صد هزاران عیب پوشند انبیا — که کند از نور ایشان نم جدا
صبر بد از طبع بیحاصل نرفت — صبر مر اگذار بر کفران صبر
سجده ایشانرا نشد پرسر گین نمود — از نهیب دو دو تلخ از خواب جست

Srish Chandra Dey
Murshidabad Sharif

گر بکاوی کوشش اهل مجاز — تو بتو گنده بود همچون پیاز — هر یکی از دیگری بی مغزتر — صاد قانرا یک ز دیگر نغزتر
صد کمر بسته بکار آن قوم هست — از نفاق و زرق و دین ناورست — صد کمر آن قوم بسته بر قبا — بهر بدهم مسجد اهل قبا
همچو آن اصحاب فیل اندر حبش — کعبه کردند حق آتش زدش — قصد کعبه ساختند از انتقام — حال شان چون شد فرو خوان از کلام
مسجد ریان دین را خود مجیر — نیست الا حیلت و مکر و تنید — هر صحابی دید زان مسجد عیان — واقعه باشد یقین شان بس گران
واقعات را بازگویم یک بیک — پس یقین گردد صفا بر اهل شک — لیک می ترسم ز کشف از شان — تا زنیمان اندوزیده نا ز شان
شرع بی تقلید می پذیرفته اند — بی محکمان نقد را بگرفته اند — حکمت قرآن چو ضالهٔ مومن است — هر کسی در ضالهٔ خود موقن است
اشتری گم کرد می جستش چو چست — چون بیابی چون ندانی کان تست — ضاله چه بود ناقه گم کرده — از گفت بگرفته در پرده
کاروان در بار کردن آمده — اشتر تو از نمیانه گم شده — می دوی این سو و آن سو خشک لب — کاروان شب دور و نزدیک است شب
رفت مانده و زمین در راه خوف — تو پی اشتر روان گشته بطوف — جسته بیرون با مداد آخر ز — کای مسلمانان که دیدست اشتری
هر که برگوید نشان از اشترم — شرد گانی ز هم چندین درم — رشخندت میکند زین هر خسی — بازمی جوئی نشان از هر کسی
گاشتری دید یم سیر فت این طرف — اشتری سرخی بسوی این علف — آن یکی گوید بریده گوش بود — وان دگر گوید جلش منقوش بود
آن یکی گوید شتر یک چشم بود — وان دگر گوید ذکر بی پشم بود — از برای شرد گانی صد نشان — از گزافه هر خسی کرده بیان
ای دل این اسرار را در گوش کن — قسم تو گر هست زین خوش نوش کن — همچنانکه هر کسی در سیرت — می کند موصوف غیبی را صفت

فصلی از نوع دیگر کرده شرح — متردد شدن در میان مذاهب مختلفه و بیرون شدن و مخلص یافتن

وان دگر بر هر دو طعنه میزند — هر یکی زین رو نشانها زان دهد — تا گمان آید کلا یشان آن رهند — باخبی مر گفت او را کرده جرح
این حقیقت دان نه حق اند نه همه — تا نباشد راست کی باشد دروغ — قلب را ابله بیوبد ز زر خرید — نی ز باطل گر بران اند این ز
گر نبودی در جهان نقد روان — قلبها را رد کردن کے توان — آن دروغ از راست میگیرد فروغ — گر نباشد گندم محبوب نوش — برامید راست کژ را مے خرند — ز هر در قندی رود انگه خورند — چه برد گندم نمایی جو فروش
پس بگو کاین جمله دنیا باطل اند — باطلان بر بوی حق دام دل اند — پس بگو جمله خیالست و ضلال — بی حقیقت نیست در عالم خیال
حق ز شب قدرست در شهها نهان — تا کند جان هر شبی را امتحان — نے همه شبها بود قدر اے جوان — نے همه شبها بود خالی ازان
در میان دلق پوشان یک فقیر — امتحان کن آنکه حق است آن بگیر — مومن کیّس میبنند کو که تا — باز داند پادشا را از گدا
گر نه معیوبات باشد در جهان — تاجران باشند جمله ابلهان — چونکه عیبی نیست چه نا اهل و اهل
در همه عیبست و نقش هست نیست — چون همه چوبست اینجا عود نیست — آنکه گوید جمله حوتست احمقی است — وانکه گوید جمله باطل دانشی است
تاجران رنگ و بو کور و کبود — تا نماید مارت اندر چشم مار — هر دو چشم خویش را نیکو بمال
سنگ اندر غبطه این بیع و سود — امتحان کن هر چه پیدا شود چیزی مگر که در ان پنهان بود — بنگر اندر سیر زر عون و شمود

۱۲ آمده در بار کردن کاروان و اشتر تو در انیان گشته نمان ۰

اندرین گردون مکرر کن نظر — تا بپالائیم صافان را ز دُرد
باد ها و ابرها و برقها — هر چه روزیست این خاک دژم
روز و یعنی خاک گوید هیچ هیچ — تا میان قهر و لطف آن خفیها
وان زمستان چار میخ معنوی — زانکه این آب و گلے کابدان ماست
خوف و جوع و نقص اموال و بدن — چونکه حق و باطلے آمیختند
تا شود فاروق این تزویرها — هر که در روزست آن شیر خود
تا به بیند طعم شیر مادرش — اشترے گم کرده ای معتمد
تو نمیدانے که آن اشتر کجاست — که بلے من هم شتر گم کرده ام
او نشان کژنه بشناسد درست — چون نشان راست گویند و شبیه
چشم تو روشن شود پایت روان — نیه آیات ثقات بیّنات
پیروی تو نکنم اے راست گو — زین نشان راست نفر الیقین
اندرین اشتر بجوش حق بوے — هر کجا این می رود آن می دود

زانکه حق فرمود ثم ارجع بصر — بارها بنگر چو مرد عیب جو
چند بار عقل ما را رنج برد — تا بردن آرد زمین خاک رنگ
تا پدید آرد عوارض فرقها — شحنهٔ تقدیر گوید راست گو
از خزانه حق دریاے کرم — شحنه او را در کشد در پیچ پیچ
شحنه گاهش لطف گوید چون شکر — ظاهر آید زآتش خوف و رجا
تا توای وزد خفے ظاهر شوی — منکر و وزد ضیاے جانهاست
حق تعالی گرم و سرد و رنج و درد — جمله بهر نقد جان ظاهر شدن
این وعید و وعده ها انگیختست — پس محک میبایدش بگزیدهٔ
شیر ده ای مادر موسے ورا — گر تو بر تسییر طفلت مولعے
خود بر تو این حکایت رهنمست

شرح فائدهٔ حکایت شتر جوینده

لیک دانی کاین نشانیها خطاست — دانکه اشتر گم نکرد او از مرے
هر که یابد اجر تش آورده ام — تا در اشتر با تو انبازے کند
لیک گفتت آن مقلد را عصاست — هر چه دارگوئی خطا بود آن نشان
پس یقین گردد ترا لاریب فیه — آن شفاے جان رنجورت شود
جسم تو جان گردد و جانت روان — پس بگوئی راست گفتی اے امین
این برات باشد و قدر نجات — این نشان چون را دگوئی پیشرو
بوی بردی اشترم نما که کو — آن کسی را کو نه صاحب اشتریست
جز ز عکس ناقه جوے راستین — بوے برد از جد و گر سیها سها
طمع ناقه خیره رو پوشش شده — اشترے گم کرده است او هم بلے
از طمع بهر دو صاحب میشود — کاذبے با صادقی چون شیر و ران

یک نظر قانع مشو زین سقف نو — بارها بنگر بهین هل من مطور
پس زمین تیره را دانے که چید — وین زمین و تیرگیها باشد در نسپ
انتهاے زمستان و خزان — تا بستان بهار هیچو جان
بر درون آرد زمین خاک رنگ — هر چه اندر جیب دار و لعل و سنگ
شحنهٔ تقدیر گوید راست گو — انچه بردی شرح داده مو بمو
شحنه گاهش لطف گوید چون شکر — گه برآویزد کند هر چه بتر
آن بهاران لطف و شحنه کبریاست — وان خزان تهدید و تخویف خداست
پس مجاهد را زمانے بسط دل — یک زمانی قبض و درد و غش و غل
حق تعالی گرم و سرد و رنج و درد — بر تن خامی نهد اے شیر مرد
این وعید و وعده ها انگیختست — بهر این که نیک و بد آمیختست
پس محک میبایدش بگزیدهٔ — در حقائق امتحانها دیدهٔ
شیر ده ای مادر موسے ورا — وا ندر آب افگن میندیش از بلا
گر تو بر تسییر طفلت مولعے — این زمان یا ام موسی ارضعیه
خود بر تو این حکایت رهنمست — که غرض نے این حکایت گفتنست
هر کسے ز اشتر نشانے سید هد — هر کسے ز اشتر نشانے سید هد
همچو آن گم کرده جوید اشترے — همچو آن گم کرده جوید اشترے
بهر طمع اشتر این بازی کند — بهر طمع اشتر این بازی کند
او بتقلید تو ے گوید همان — او بتقلید تو ے گوید همان
رنگ و وی صحت و زورت فضود — رنگ و وی صحت و زورت فضود
آن نشانها بلاغ آمد مبین — آن نشانها بلاغ آمد مبین
وقت آهنگست پیش آهنگ شو — وقت آهنگست پیش آهنگ شو
واندرین حیست اشتر بهر مرکبی — واندرین حیست اشتر بهر مرکبی
کو گزافه نیست این بهامی دهد — کو گزافه نیست این بهامی دهد
انچه زو گم شد فراموشش شده — انچه زو گم شد فراموشش شده
آن در و عشق راستی شد ناگهان — آن در و عشق راستی شد ناگهان

اندران صحرا که آن اشتر شناخت — اشتر خود نیز آن دیگر بیافت — چون بدیدش باد آورد آن بیش و پس — بی طمع شد زو شتر یار ان خویش

آن مقلد شد محقق چون بدید — اشتر خود را که آنجا سے چرید — او طلبگار شتر آن لحظه گشت — می نجستش تا ندیدا ورا بداشت

بعد ازان تنها روی آغاز کرد — چشم سوی ناقهٔ خود باز کرد — گفت آن صادق مرا بگذاشتی — تا بآکنون با پس من نیستی

گفت تا اکنون نبودی[1] بوده ام — وز طمع در چاپلوسے بوده ام — این زمان همدرد تو گشتم که من — در طلب از تو جدا گشتم بفن

از تو می دزدیدمے وصف شتر — جان من دیدآن خود شد چشم پر — تا نیابیدم نبودم طالبش — مس کنون مغلوب شد زر غالبش

سیئاتم شد همه طاعات شکر — هر[2] گل شد خانی وجد اثبات شکر — سیئاتم چون دلیلت شد بحق — پس منم بر سیئاتم هیچ دق[3]

مر ترا صدق تو طالب کرده بود — مر مرا جد وطلب صدقے نمود — صدق تو آورد در جستن ترا — جستنم آورد در صدقے مرا

تخم دولت در زمین مے کاشتم — سخره و بیکار مے پنداشتم — هر یکی داند که کشتم صد برست — آن بد بیکار کشتے بد درست

دزد سوی خانه شد زیر دست — چون درآمد دید کان خانه خود ست — بادشتی ساز تا نرمے رسد — گرم باش ای سرد تا گرمی رسد

آن و اشتر نیست آن یک اشتر ست — تنگ آمد لفظ معنے بس پرست — زان پیمبر گفت قد کل اللسان[4] — لفظ در معنے همیشه نارسان

نطق استرلاب باشد در حساب — چه قدر داند ز چرخ و آفتاب — خاصه چرخے کاین فلک زان پاره ایست — آفتاب از آفتابش ذره ایست

در بیان آنکه در هر نفسے فتنهٔ مسجد ضرار ست

چون پدید آمد که آن مسجد نبود — مطرحهٔ[5] خاشاک و خاکستر کنند — صاحب مسجد چو مسجد قلب بود — دانه ها بر دام ریزی نیست جود

پس نبی فرمود کانرا برکنند — آنچنان لقمه نبخشش نه سخاست — مسجد اهل قبا کان بد جماد — انچه کفواد نبد راهش نداد

گوشت کاندر دست تو ماهی بجاست — زود دران ناکفو اسیر را تلف ست — پس حقائق را که اصل اصلهاست — وانکه آنجا قرنها و فصلهاست

در جمادات اینچنین حیفے مرنج — نے حیاتش چون حیات او بود — نے مماتش چون ممات او بود — خود چه گویم حال فرق آنچنان

بر محک زن کار خود ای مرد کار — تا نسازی مسجد اهل ضرار — پس ان مسجد کنان تسخر دے — چون نظر کردی تو خود زانسان مباش

حکایت آن چار هندو که با هم جنگ میکردند از عیب خود بیخبر

چار هندو در یکے مسجد شدند — در نماز آمد به مسکینے و درد — بهر طاعت راکع و ساجد شدند

هر یکے بر نیتے تکبیر کرد — موذن آمد ان یکی قطعی بجست — کای موذن بانگ کردی وقت هست

گفت آن هندو دیگر از نیاز — هی سخن گفتی و باطل شد نماز — چه زنی طعنه باو خود را بجو

آن سوم گفت آن دوم را کای عمو — در نیفتادم به چه چون این سه تن — عیب گویان پیشتر گم کرده راه

آن چهارم گفت حمد الله که من — پس نماز هر چهاران شد تباه — ای خنک جانے که عیب خویش دید

هر که عیبی دید آن بر خود خرید — زانکه نمی از عیبستان بد ست — وان که گوید عیب یاران را پلید

چونکه بر سر مر ترا وه ریش هست — مرهمت بر خویش باید کار بست — چونکه شکسته گشت جاے ارهست

گر همان عیبت بود این مباش — بو که آن عیب از تو گردد نیز فاش — پس چه خود را ایمن و خوش مے بدد

سالها ابلیس نیکو نام زیست — گشت رسوا این که او را نام چیست — در جهان معروف بد علیای دو — گشت معزولے بلکس ای اے او

---

[1] نبودی یعنی از اهل بازی و لاف و گزاف نبودی [2] هر گل یا هر چه بمعنی هر کدام و هر یک [3] دق بمعنی ریزه و خرد [4] قد کل اللسان حدیث است یعنی هر کس بزبان خود سخن میگوید [5] مطرحه بمعنی جای انداختن چیزها

تا نه این تو معرد نے بمو | پاک شو از خوف پس آن من گو | تا نزدیدش نوای خوش تو من | بر در گر ساده رنج طعنه مزن
این نگر که بسته لا شد جان او | در پے افتاد تا شد پند تو | تو منیشادی که با شے پند داد | زهر او نوشید تو خور قند داد

قصد کردن غزان در خون مردی تا دیگرے بتر رسد

آن عزان ترک خونریز آمدند | بهر نهب و قتل همچون گرگ تند | بهر نفیر و بیکے ده در شدند
در هلاک آن یکے بشتافتند | دست بستندش که قربانش کنند | گفت ای شاهان و ارکان بلند
از چه آخر تشنهٔ خون منید | چیست حکمت چه غرض در کشتنم | چونکه من درویشم و عریان تنم
گفت تا هیبت برین یارت زنم | تا بترسد و زر پدید آرد کسے | گفت آخر از من مسکین ترست
گفت چون نی هم ستاهر دو یکیم | در مقام احتمال و در شکیم | خود ورا بکشید دل اے شهان
پس کی مهلے الهی بین که ما | آمدیم آخر زمان در انتها | آخرین قرنها پیش از قرون
تا هلاک قوم نوح و قوم هود | عارض حکمت بجان مانمود | کشت ایشان را که تا ترسیم ازو

بیان حال جود پشیمان و ناشکران از نعمت وجود انبیا و اولیا

هر که زانیشان گفت از عیب و گناه | وز فراغت از غم فردای او | وز هوس و عشق این دنیای دون
وز سبکداری و فرمانهای او | وان نفور از گفتهای ناصحان | با دل و با اهل دل دیوانگے
وان مسیدن از لقای صالحان | وز حسد شان خفیه دشمن داشتن | گر بپرد خیر تو گوئے گداست
سیر چشمان را گدا پندا شتن | ور نگوئی زرق و مکرست و دغاست | گر تحمل کرد گوئے عاجزست
گر در آمیزد تو گوئے طامعست | ور نگوئی و ز تکبر مینمود | مانده ام در نفقهٔ فرزند و زن
یا منافق وار غدر آرد کسے که من | تے مرا پروای سر خاریدنست | ای خدا بنگر بهر ده گفت و باز گفت
ای خدا بنگر بهر ده گفت و باز گفت | تا شویم از اولیا پایان کار | این سخن نے هم ندرد و هم زگفت
هیچ چاره نیست از قوت عیال | از بُن دندان کنم کسب حلال | چه حلال ای گشته از اهل ضلال
از ضلالت چاره هست از قوت نانی | چاره هست از دین و از طاعت نے | ایکه صبرت نیست از دنیای دون
ایکه صبرت نیست از ناز و نعیم | صبر چون داری ز الله کریم | ایکه صبرت نیست از فرزند و زن
ایکه مے گوئی خدا بخشد ترا | آن فریب غول میدان بر ترا | گو خلیلی کو برون آرد ز غار | گفت نه ارب هان کو کردگار
من نخواهم در دو عالم ننگ و نیست | تا ندانم این دو مجلس آکنیست | بے تماشاے صفتهاے خدا | گر خورم نان در گلو گیرد مرا
چون گوارد لقمه بے دیدار او | بے تماشاے گل و گلزار او | تا برآمید خدا ازین آبخور | که خورد یک لقمه غیر گاو و خر
آنکه کالانعام بل هم اضل | گرچه پر مکرست آن گندم بغل | مکر او سر زیر او سر زیر شد | روزگاری بر دو ورزش دیر شد
فکر کاهش کند شد عقلش خرف | عمر شد چیزے نزد چون الف | این هم از دستان این نفس ست هم
انچه مے گوید درین اندیشه ام | انچه مے گوید عفوست و رحیم | ای غم مرده که دست از من بدست | چون عفوست و رحیم این ترس چیست

---

۱ سابقه این تو معرد نے بمو
۲ تو منیشادی
۳ آن عزان
۴ عارض
۵ و ز حسد شان
۶ ور نگوئی و ز تکبر مینمود
۷ گر تحمل کرد گوئے عاجزست
۸ ور نگوئی زرق و مکرست و دغاست
۹ ور فرو آمد تو گوئی کز برست
۱۰ چاره هست از دین و از طاعت نے
۱۱ صبر چون داری ز نعم المابدون
۱۲ آن فریب غول میدان بر ترا
۱۳ انچه مے گوید عفوست و رحیم

حکایت کردن پیر پیش طبیب از رنجوری خود و جواب او

گفت پیری مر طبیبی را که کن — گفت در چشمم ز ظلمت هست داغ — گفت از پیریست ای شیخ نژاد — در ضمیرم ۱ از دماغ خویشتن

گفت از پیریست آن ضعف دماغ — گفت ار پیریست ای شیخ قدیم — گفت پشتم درد مے آید عظیم

گفت از پیریست ای شیخ نژاد — گفت هر چه میخورم نبود گوار — گفت ضعف معدهٔ هم از پیریست — گفت وقت دم مرا دم گیریست

گفت آری انقطاع دم بود — چون رسد پیری دو صد علت شود — گفت کم شد شهوتم یکبارگے — گفت از پیریست این بیچارگے

گفت بایم ست شد از ره بماند — گفت از پیریست و رنج بدشناند — گفت پشتم چون کمانی شد دوتا — گفت از پیریست این رنج و عنا

گفت تار یکست چشمم اے حکیم — گفت کز پیریست ای مرد علیم — گفت ای احمق برین بردو حتے — از طبیبے تو همین آموختے

ای منع عقلت این دانش نداد — کہ خدا هر درد را درمان نهاد — تو خر احمق ز اندک مایگے — بر زمین ماندے ز کوته پایگے

پس طبیبش گفت کای عمر تو شست — این غضب وین خشم هم از پیریست — خویشتن داری و صبرت شد ضعیف

بر نتابد دو سخن هان هان مگو — تاب یک جرعه ندارد دل تو — نیز گر پیری که از حق هست هست — در درون او حیات طیبست

از برون پیریست و در باطن صبی — خود چه پیریست آن دلی و آن نبی — گر دو پیدا اند پیش نیک و بد — چیست با ایشان خیال را این حسد

در دمی مانند شان علم الیقین — چیست این نغز و حیل سازی کهین — در همی مانند بست و در نشیند — چون بمانندی خویش بر شمشیر تنید

بر تو می خندد ببین اورا چنان — صد قیامت در درون دلشش نهان — دوزخ و جنت همه اجزای اوست — هر چه اندیشی تو آن بالای اوست

هر چه اندیشی پذیرائے فناست — وانکه در اندیشه ناید آن خداست — بر در این خانه گستانی ز چیست — گر همی دانند کاندر خانه کیست

اہلمان تعظیم مسجد میکنند — در جهای اہل دل جد میکنند — نسبت مسجد بخر درون سر دران — آن مجازست این حقیقت ای فلان

مسجدی کو اندرون اولیاست — سجده گاه جبه است آنجا خداست — هیچ قومے را خدا رسوا نکرد — تا دل مرد خدا نامد بدرد

قصد جنگ انبیا مے داشتند — جسم دیدند آنچه ۲ مے پنداشتند — در تو هست اخلاق آن پاشنیان — چون نمی ترسی که گو باشی همان

عادت آن ناپاسپان در تست — نادیدت هر بار و لوازجه درست — آن نشانیها همه چون در تو هست — چون تو ایشانی کجا خواهی جهست

قصهٔ کودکی که در پیش تابوت پدر می نالید و سخن چوچی

کودکے در پیش تابوت پدر — زار می نالید و بر یکو نعت سر — گاهی بر تو آخر کجایت می برند — تا ترا در زیر خاکے بسپرند — نے چراغ و شب نے روز و روزنان — نے دران بوے طعام و نے نشان — نے دران از بهر مهمان آب و جاه — نے یکے همسایه کو باشد پناه — خانهٔ بی زینهار و جای تنگ — کاندران نے روی میماند نه رنگ — گفت جوچی با پدر اے جان من — والله این را خانه ما مے زند — این نشانیها که گفت او یک بیک — خانهٔ مارست بے تذویر و شک — زین نمط دارند بر خود صد نشان — لیک کی بیند ز اطفال عیان

ای پدر ۳ آری ۴ نشانیها همه — گفت جوچی را پدر ابله مشو — نے حصیر و نے چراغ و نے طعام — خانهٔ آن دل که ماند بے ضیا — نے درو قالی و نے فرش و حصیر — نے درو بهر ضیاے هیچ جام — نے دران از بهر مهمان آب جاه — مسجد آنجا که بوسه گاه خلق بود — نے یکے همسایه کو باشد پناه — چون شود در خانه گور و کبود — کاندران نے روی میماند نه رنگ — وز دو دیده اشک خونین می نشود — گفت جوچی با پدر اے جان من — گفت ای بابا نشانیها مشنو — نے درش سوراخ و نے سقف و نه بام — از شعاع آفتاب کبریا

تنگ آریکست چون جان بیهوده — بینوا از ذوق سلطان وجود — تنگ دان دل آب نور آفتاب — تنگ کشا دعرصه و تنگ فتح باب

گور خوشتر از چنین دل مر ترا — آنجا زگور دل خود برتر آ — زنده و زنده زاد آنجا شوخ و شنگ — دل نمگیرد تو ازین گور تنگ

یوسف وقتی و خورشید سما — زین چه و زندان برآ و رو نما — یونس[1] است در بطن ماهی بی نخجیر شد — مخلصش را نیست از تسبیح بد

گر نبودی او مسبح بطن نون — بیمش و زندانش مهری تا بحشون — آن تسبیح از تن ماهی بجست — چیست تسبیح آیت روزلست

گر فراموشت شد آن تسبیح جان — بشنو این تسبیحهای ماهیان — هر که دید الله را الله ست — هر که دید آن بحر را او ماهی ست

این جهان دریاست تن ماهی و روح — یونس محبوب از نور صبوح — گر بیج باشد از ماهی رهید — ورنه در وی خصم گشت و نا پدید

ماهیان جان ازین دریا پرند — گونی بینی که کورسے در تنند — بر تو خود روشن تر از صبح آمدند — چشم بگشا تا به بینی شان عیان

ماهیان جمله روح بی جسد — نے در ایشان گبر کین و نے حسد — ماهیان را گر نے بینے پدید — گوش تو تسبیح شان آخر شنید

صبر کردن جان تسبیحات تست — صبر کن کان نست تسبیح درست — هیچ تسبیحے ندارد آن درج — صبر کن فالصبر مفتاح الفرج

صبر چون پولی[2] صراط آنسو بهشت — هست باهر خوب پک لاسی[3] درشت — تا زلا آلے گزیری وصل نیست — زانکه لا لا راز شاهد فصل نیست

تو چه دانی ذوق صبرے شیشه دل — خاصه صبر از بهر آن شوخ چگل — مر محنت را بود ذوق از ذکر — سرد از ذوق از غزا دگر دلبر

جز ذکرنے دین او نے ذکر او — سوی اسفل برد او در اسفرا — گر رسید تا فلک از وے مترس — او بسوی سفل مے راند فرس

گر چه پوی علو جهاند جرس — از علمهای گمرهان ترس ست — کان علمها تقرمان را راه ست — این سخنها را نکو در یاب تو — ور نمیدانے شنو از باب تو

ترسیدن کودکی از شخص صاحب حشمه و تسکین او آن کودک را

کودک[4] رفتے کودکے را یافت فرد — زرد شد کودک ز بیم قصد مرد — گفت ایمن باش ای زیبای من — که تو خواهی بود بر بالای من

من اگر هولم منحنث دان مرا — همچو اشتر بر نشین بر ران مرا — صورت مردان بمعنی آ نچنین — از برون آدم ورد دیو لعین

آن دهل را مانی امی رفت چرا — گر برد آن شاخ را سیکوفت[5] را — روبهی شکار خود را باد داد — بهر طبلے همچو خیک پر مباد

چون نمیداند دهل او مغز چیست — گفت خوکی به ازین خیک تهی — روبهان میسندازآواز دهل — قلتش چندان زند که لاتقل

قصه تیر اندازی و ترسیدن او از سواری که در بیشه میرفت

یک سواری با سلاح بس مهیب — می شد اندر بیشه بر اسپے نجیب — من ضعیفم گر چه مر قسمم جسد — تیر اندازے بجستم او را بدید

پس ز خوف او کمان را کشید — تا زند تیری سوارش بانگ زد — بر تو مے اندختم از ترس توبش — هان و هان مسنگر تو در رفتن من — گفت و که نیک گفتی ورنه نیش

لیک سهان آن سلاح لبستن بگشت — زفت جانت چون بناشی مر زبان — بے ربولیست چنان تیغے بمشت — گر بپوشے تو سلاح رستمان

جان بسپر کن تیغ بگذار اے پسر — هم ز تو زائید و هم جان تو هست — هر که بے سر بود ازین شر برد — آن سلاحت حیله و مکر تو است

چون بمردی هیچ سودے زین حیل — ترک حیله کن که پیش آید دول — ترک فن گویی طلب رب المنن — چون یکی لحظه نخوردے بر فن

چون مبارک نیست بر تو این علوم — خویشتن گوئی کن و بگذر ز شوم — یا الٰهی غیر ما علمتنا — چون ملائک گو که لا علم لنا

[1] اشارت بآیه و ذا النون اذ ذهب مغاضبا الخ در سوره والصافات و تفسیر آن در فرهنگ ان آیه چنین ثابت شده است که یونس علیه السلام از قوم خود بغیر اذن الهی بیرون رفت و چون بکنار دریا رسید کشتی آماده دید سوار شد و در دل آن کشتی هفت بار قرعه انداختند هر بار قرعه بنام او بر آمد ناچار خود را در دریا انداخت و ماهی بزرگ او را فرو برد و در شکم ماهی تسبیح گفت و بعد از چهل روز خلاص یافت

[2] پل

[3] لا الله الا الله

[4] حکایت کودک و گرگ در کلیله و دمنه نیز هست

[5] کفتار

حکایت آن عربی و ریگ در جوال کردن و ملامت دانشمند

یک حکایت بشنو ای مغز مقال — در بیان عقل جزو لایزال

یک عرابی بار کرده شتری — در جوال از گندم پرسے

او نشسته بر سر سر دو جوال — وان جوال دیگرش از ریگ

بعد از آن گفتش که آن هر دو جوال — ایستیت اندازد کرد او را سوال

گفت تو چون بار کردی این رجال — از وطن پرسید آورد این گفت

گفت تا تنها نماند آن جوال — گفت اندر یک جوالم گندم است

گفت هم کنم آن تنگے را — گفت باش ای حکیم اهل عرب

گفت خرتت چیست بار دو گران — گفت پس از نقد هر سم نقد چند

نے سلاح و نیست مطبخ نیست آش — گفت نیست عاقل تر ز تو کس در جهان

گفت والله نیست یا وطبة العرب — گفت مارا کو دکان و کو مکان

گفت شتر چند داری چند گاو — گفت نی این و نه آن مارا مکان

نے ز قوت و نے ز غوث و قماش — گفت پس چون هست بارت ریگ و بس

کیمیای زر عالم با توست — عقل و دانش را گهر تو بر توست

گفت والله نیست یا وطبة العرب — پاره ملکم و جوه قوت شب

مر مرا ازین حکمت و فضل و هنر — نیست حاصل جز خیال و درد سر

در بیابان حکمت شومت زمن — یا تو آن شو ره من این را میبرم

یک جوالم گندم و دیگر ز ریگ — بهر تو زین حیله ها مرده شدم ریگ را

گر تو خواهی کت شقاوت کم شود — جهد کن تا از تو حکمت کم شود

حکمت دنیا فزاید ظن و شک — حکمتے کز طبع آید وز خیال

حیلها آموزان جگرها سوخته — صبر و ایثار و سخای نفس و جود

فکر آن باشد که بگشاید رهے — راه آن باشد که پیش آید شهے

تا بماند شاهے او سرمدے — تا قیامت نیست شر عش را زوال

کرامات ابراهیم ادهم بر لب دریا

هم ز ابراهیم ادهم آمدست — کز ملوک خود شنیدی آن سلطان جان

ملک خود بگذاشت و آن سلطان بگشت — گشته دیگرگون ز خلوت خلق او

خیره شد در شیخ و اندر ملک او — صد هزاران بر سر ملک او شکست

ترک کرده ملک هفت اقلیم را — صد هزاران ملک هفت اقلیم ضایع میکند

شیخ و ثوقی گشت از اندیشه قفر — شیخ چون شیر است و لها بیشه اش

در جوال دیگرش از ریگ پر

از وطن پرسید آورد این گفت

گفت اندر یک جوالم گندم است

گفت هم کنم آن تنگے را

گفت باش ای حکیم اهل عرب

گفت این هر دو نیم از عالمم

گفت نی این و نه آن مارا مکان

گفت پس چون هست بارت ریگ و بس

گفت نیست عاقل تر ز تو کس در جهان

گفت هان تا من ز تو عاقل ترم

گفت تا نایدشومے تو بر سرم

گفت تا نایدشومے تو بر سرم

گفت تا نایدشومے تو بر سر

دل نگهدار ریاے بیحاصلان — در حضور حضرت صاحبدلان — پیش اهل دل ادب بر باطن است
پیش اهل دل ادب بر باطن است — زانکه دل شان بر سر اقران من است — گو بعکسے پیش کوران بهر جاه
پیش بینایان کنی ترک ادب — نار شهوت را ازان گفتی حطب — چون ندارے فطنت و نور حدی
پیش بینایان حدث در رو بمال — تازمی کن باچنین کسنده وحال — شیخ سوزن رود در دریا فگند
صد هزاران ماهے الیسے — سوزن زر بر لب هر ماهیے — سر برآور دند از دریاے حق
رو بدو کرد و بگفتش کای آیه — ملک دل به یا چنین ملک حقیر — این نشان ظاهر است این شیخ نیست
سوی شهر دل غ شاخی آورند — باغ و بستان را کجا آنجا برند — خاصه باغے کاین فلک یک برگ اوست
بر نیدارے سیع آن باغ کرام — بوی افزون جوے و کن دفع زکام — تا که آن بو جاذب جانت شود
تا که آن بو سوی بینائت کشد — وانماید مر ترا راه رشد — چشم نابینات را بینا کند
گفت یوسف ابن یعقوب نبی — بهر این بو گفت احمد در عظات — دائما قرة عینی فی الصلوة
پنج حس بابکه گر پیوسته اند — زانکه این هر پنج دهلیز رهند — قوت هر یک قوت باقی شود
دیدن دیده فزاید عشق را — عشق اندر دل فزاید صدق را — صدق بیداری هر حس میشود

آغاز منور شدن حواس عارف بنور غیب

چون یکی حس بر دروں بگشاید بند — گشت بینی بر همه حسها پدید — چون نجوشد از گله یک گوسفند
چون یکی سر غیر محسوساتے دید — در چرا از غیب جانے میرسد — تا در انجا سنبل و ریحان چرند
گوسفندان حواست را بران — جمله حسها دران جنت رود — حسها با حس تو گویند راز
هر حست پیغمبر حسها شود — بے زبان بی حقیقت بی مجاز
لیک حقیقت قابله تحویلهاست — آن حقیقت کان بود مبین عیان — هیچ تاویلے نگنجد در میان
چونکه هر حس بنده حس تو شد — چونکه دعوی میرود در ملک تو — مغز آن که بود قشران اوست
چون شوانع افتد اندر تنگ گاه — پس فلک قشرست و نور روح مغز — این بدیهیست آن خفی بین و بغز
جسم ظاهر روح مخفی آمدست — یار عقل از روح مخفی تر بود — عقل سوی روح ازان دو تر رود
هیچ شے بیند بدانے زنده است — این ندانی کز عقل آگنده است — بخشش مس را بدانش زر کند
زان نباشد آمد افعال درست — تا که جنبشهای هوسران سر کند — زانکه او غیبست و غیب اندر سر بود
عقل احمد از کسے پنهان نشد — روح وحی از عقل پنهان تر بود — در نیابد عقل کان آمد عزیز
گر جنون بیند که حیران شود — زانکه موقوف است تا آوان شود — عقل موسی بود و دیدش کور
پیش موسی چون نبود فرعال او — عقل موسی چون خود و غیب بند — عقل موسی چون بود آرام بند

پیش اهل تن ادب بر ظاهر است — که خدا دانشان نهان در ساتر است
گو بعکسے پیش کوران بهر جاه — با حضور آے نشینے پایگاه
چون ندارے فطنت و نور حدی — بهر کوران دزدی را میزن چراغ
شیخ سوزن رود در دریا فگند — حوت سوزن را بآواز بلند
سر برآور دند از دریاے حق — که بگیر اے شیخ سوزنهاے حق
این نشان ظاهر است این شیخ نیست — با ملنی جوئی بظاهر بر بهاست
باغ و بستان را کجا آنجا برند — خاصه باغے کاین فلک یک برگ اوست — بلکه آن مغز است و این عالم چو پوست
تا که آن بو جاذب جانت شود — تا که آن بو چشمهایت شود
چشم نابینات را بینا کند — سینه ات را سینه سینا کند
بهر این بو گفت احمد در عظات — دائما قرة عینی فی الصلوة
قوت هر یک قوت باقی شود — ما بقے را هر یکے ساقے شود
صدق بیداری هر حس میشود — حسها را دوق مونس میشود
حسها را دوق مونس میشود — ما بقی حسها همه سبل شوند
چون نجوشد از گله یک گوسفند — پس بیابی جمله را انسو برند
تا در انجا سنبل و ریحان چرند — تا بگذرد از حقائق ره برند
جمله حسها دران جنت رود — حسها با حس تو گویند راز — بے زبان بی حقیقت بی مجاز
آن حقیقت کان بود مبین عیان — هیچ تاویلے نگنجد در میان
چونکه دعوی میرود در ملک تو — مغز آن که بود قشران اوست
پس فلک قشرست و نور روح مغز — این بدیهیست آن خفی بین و بغز
یار عقل از روح مخفی تر بود — عقل سوی روح ازان دو تر رود
تا که جنبشهای هوسران سر کند — بخشش مس را بدانش زر کند
روح وحی از عقل پنهان تر بود — زانکه او غیبست و غیب اندر سر بود
روح وحیش مدرک هر جان شد — در نیابد عقل کان آمد عزیز
چون مناسبهاے احوال خضر — عقل موسی بود و دیدش کور
عقل موسی چون خود و غیب بند — عقل موسی چون بود آرام بند

علم تقلیدی بود بهر فروخت — چون بیاید مشتری خوش بر فروخت — مشتری علم تحقیقی حق ست — دائما بازار او با رونق ست

لب ببسته هست در بیع و شری — مشتری ایجد که الله اشتری — ور بس آدم را فرشته مشتری — محرم درسش نه دیو و نی پری

آدم اسمم را بهم با اسما درس گو — شرح کن اسرار حق را نو بنو — اینچنان کس را که گوته بین بود — در ثلون غرق و بی تمکین بود

موش گفتم زانکه در خاکست جاش — خاک باشد موش را جای معاش — راههاداند دلے در زیر خاک — هر طرف او خاک را کرده ست چاک

نفس موشی نیست الا لقمه رند — قدر حاجت موش را حسی دهند — مر نه بخشد هیچکس را هیچ چیز — مے نه بخشد بیچکس را هیچ چیز

گر نبودے حاجت عالم چنین — ناف دیدے هیچ رب العالمین — وین زمین مضطرب محتاج کوه — گر نبودے ناف دیدے پر شکوه

ور نبودے حاجت افلاک هم — هفت گردون ناف دیدی زر دهم — آفتاب و ماه و این استارگان — جز بحاجت کے پدید آمد عیان

پس کمند سهتها حاجت بود — قدر حاجت مرورا آلت بود — پس بهر چیزے حاجت امحتاج زود — تا نجوشد از کرم دریای جود

این گدایان بر ره و هر مبتلا — حاجت خود مے نماید خلق را — کوری و تنگی و بیماری و درد — تا ازین حاجت بجنبد رحم مرد

هیچ گردان نی بهید آمردمان — که مرا مال ست و انبار ست و خوان — زانکه بے چشمش چه دیدن هست جوش — مے نداند زیست بے چشم و بصر

بعد زان پرّاید و مرغے شود — چون ملک جانب گردون رود — تا کند خالق ازان درویش پاک — فارغ ست از چشم اندر خاک تر

کای رهاننده مرا از وصف تر — ای کننده دوزخی را چون بهشت — خیز بدروی و برون ناید ز خاک — هر زبان در کل شے شکر خداست

چه تعلق آن معانے را بجسم — چه تعلق فهم اشیا را باسم — لفظ چون گردست معنی طایرست — او بر آرد همچو بلبل صد نوا

در روانی روی آب جوئے فکر — نیست بی خاشاک خوب و زشت نگر — اورد نیست و تو گوئی واقعست — استخوانی را دهی سمع اے غنی

گر نبودے سیر آب از جا بجا — چیست بر روی تو بنو خاشاکها — هست آن خاشاک صورتهاے فکر — جسم جوی و روح آب سایرست

روے آب جوئے فکر اندر روش — نیست بی خاشاک محبوب و خوش — قشرها بر روے این آب روان — او روانست و تو گوئی واقفست

قشرها را مغز اندر باغ جو — زانکه آب از باغ مے آید بجو — گر نه بینے رفتن آب حیات — نو نبود در سیر سد انتکال بکر

آب جو را نبه تراید در گذر — رو کند قشر صور زو تر گذر — چون بغایت تیز شد این جوروان — از ثمار باغ غیبے شد دوان

چون بغایت ممتلی بود و نشاط — طعنه زدن بیگانه در شان شیخے و جواب گفتن مرید شیخ — بنگر اندر جوے این سیر نبات — غم نیاید در ضمیر عارفان

آن یکی یک شیخ را تهمت نهاد — کو بدست و نیست در راه رشاد — شتاب خرست و سالوس خبیث — پس نگجد اندر والا که آب — مر مریدان را کجا باشد مفیث

آن یکی گفتش ادب را هوش دار — خورد نبود اینچنین ظن بر کبار — دور از و دور از او صاف او — مر مریدان را کجا باشد مفیث

اینچنین بهتان سنه بر اهل حق — کاین خیال ست بر گردان ورق — این نباشد در بود اے مرغ خاک — کجر قلزم راز مرداری چه باک

نیست دون تقلین حوض خرد — آتش ابراهیم را نبود زیان — هر که نمرد دیست گومی ترس ازان

نفس نمرد ست و عقل و جان خلیل — روح در عین ست و نفس اندر دلیل — کو بهر دم در بیابان گم شود — این دلیل راه رهرو را بود

۱۱ ۸

وصلها زانست بر چشم و چراغ | از دلیل و راه شان باشد فراغ | گر دلیلی گفت آن مرد وصال | گفت بهر فهم اصحاب جدال
بهر طفلے نو چه رنگے کند | گرچه عقلش هندسه گیتے کند | کم نگردد فضل استاد از علو | گر الف چیزے ندارد گوید او
از پے تعلیم آن بسته دهن | از زبان خود بردن باید شدن | در زبان او بباید آمدن | تا بیاموزد ز تو او علم و فن
پس همه خلقان چو طفلان دیند | لازم ست آن پیر را در وقت پند | آن مدیه شیخ بد گوینده را | آن یکے فرد گرے آگنده را
گفت تو خود را مزن بر تیغ تیز | این مکن باشاه و با سلطان ستیز | حوض با دریا اگر پهلو زند | موجش را از بیخ هستے بر کند
نیست بحری کو کران دارد که تا | تیره گردد از مرد اژدها | بحر را حد ست و اندازه بدان | شیخ و نور شیخ را نبود کران
پیش سجده هر چه معبود ست لات | کل شئی غیر وجه الله فناست | کفر و ایمان نیست آن جائی که اوست | زانکه او مغز ست این دو رنگ پوست
این غذا بپرده آن و چه گشت | چون چراغی خفیه اندر زیر مشت | پس سر این تن حجاب آن سر ست | پیش آن سر این سر تن کافر ست
کیست کافر غافل از ایمان شیخ | کیست مرده بیخبر از جان شیخ | جان نباشد جز خبر و آزمون | هر کرا افزون خبر جانش فزون
جان ما از جان حیوان بیشتر | از چه زان و کم فزون و از خبر | پس فزون از جان ما جان ملک | کو مبرا شد ز حس مشترک
ور نه بهتر را سجود دون برے | باشد افزون تو تحیر را بهل | زان سبب آدم بود مسجود شان | جان او افزون تر ست از بود شان
جان چو افزون شد گذشت از انتها | امر کردن هیچ نبود در خوری | کے پسند عدل و لطف کردگار | که گلے سجده کند در پیش خار
شد مطیعش جان جمله چیزها | مرغ و ماهے و پری و آدمے | زانکه او بیش ست ازیشان در عمل
بقیهٔ قصهٔ ابراهیم ادهم بر لب دریا و آن امیر
ماهیان سوزنگر و نقش شوند | زاد ماهی شد شش و جدے پدید | سوزنان برداشته تا تابع بوند
چون نفاذ امر شیخ آن میرسید | گفت ماهی زین پیران آگه ست | شه تبے را کو بعین در گه ست
ماهیان از پیر آگه ما بعید | ما شقی زین دولت ایشان سعید | سجده کرد و زلت گریان خراب | گشت دیوانه ز عشق فتح باب
پس تو ای نا شسته رو در چیستے | در نزاع و در حسد با کیستے | با دم شیرے تو بازی میکنی | بر ملائک ترکتازی میکنی
بد چه میگوئے تو خیر محض را | هین تو را نفعے کم ست از بعض را | بد چه باشد مس محتاج مهان | شیخ که بود کیمیاے بیکران
مس اگر از کیمیا قابل نبود | کیمیا از مس هرگز مس نشد | بد چه باشد سرکش آتش عمل | شیخ که بود عین دریاے ازل
بد که باشد ظالم ظلمت فزا | شیخ که بود عکس انوار خدا | بد چه باشد آتشے پر دود و سوز | شیخ آب کوثرست اندر تموز
دانهٔ آتش ار تبر ساند ز آب | آب کی ترسید هرگز از التهاب | در رخ مه عیب بینے مے کنی | در بهشتی خار چینی مے کنی
گر بهشت اندر روی تو خار جو | هیچ خار آنجا نیابے غیر تو | مے بپوشی آفتابے در گلے | رخنه مے جوئی ز بدر کاملے
آفتابے کو بتابد در جهان | بهر خفاشے کجا گردد نهان | عیبها از رو پیران عیب شد | غیبها از رشک پیران غیب شد
یاری از دوری خدمت یار باش | در ندامت جان کن و در کار باش | تا ازان راحت نسیمے میرسد | آب رحمت را چه بندی از حسد
گر تو دوری دوری خویشان تو دم | حیثما کنتم قولوا او جهکم | چون خری در گل فتد از گام تیز | دمبدم جنبد برا سے عزم خیز

جای اهموار نکند بهر باش | و انداو که نیست آن جای معاش | حس تو از حس خر کمتر بدست | که دل تو زان و خلها برجست
در وحل تاویل خصمت میکنی | چون نمیخواهی کزان دل برکنی | کاین بود باشد مرا من مضطرم | حق نگیرد عاجزی را از کرم
خود گرفت ست و تو چون گفتا رکو | این گرفتن را نه بینی از غرور | می بگویند اندران گفتار نیست | از برون چون بنگاند غار نیست
نیست در سوراخ گفتار ای پسر | رفت تا زان و بسوی آنجور | این همیگویند و بندش نمی نهند | او همیگوید زمن کی آگهند
کز سن آگاه بودی این عدد | کی ندا کردی که آن گفتار کو | تا که برنهند و ببرندش کنند | غافل آن گفتار از این تن رهند

آن یکی بگفت در عهد شعیب دعوی کردن آن شخص که خدا از من گناه نمیگیرد و جواب شعیب

آن یکی بگفت در عهد شعیب | که خدا از من بسی دید ست عیب
چند دید از من گناه و جرمها | و زکرم نیروان نے گیرد مرا | حق تعالی گفت در گوش شعیب | در جواب او فصیح از راه غیب
که بگفتی چند کردم من گناه | و زکرم نگرفت بر جرم مم آله | عکس بیگوئی و علوب اسی سفیه | ای رها کرده ره و بگرفته تیه
چند چندت گیرم و تو بی خبر | تا سلاسل ماند ه پا تا به سر | رنگ تو بر توت ای دیگ سیاه | کرد سیمای درونت را تباه
بر دلت زنگار بر زنگار ها | جمع شد تا کور شد ز اسرار ها | گر ز ندآن در و بر دیگ نوی | آن اثر نماید ار باشد جوی
زانکه هر چیزی بضد پیدا شود | بر سفیدی آن سیه رسوا شود | چون سیه شد دیگ از تاثیر دود | بعد زان بر وی که بیند دود زود
مرد آهنگر که او رنگے بود | دود را بار و ش همرنگے بود | مرد رو مے گر کند آهنگری | رویش ابلق گردد از دود آوری
پس بداند زود تا تیر گناه | پس بنالد زار و گوید کای آله | چون کند اصرار و بد پیشه کند | خاک اندر چشم اندیشه کند
توبه بندد شد دگر شیرین شود | بر دلش آن جرم تا بیدین شود | شست بر آئینه زنگ پنج تو | آن پشیمانی و یارب رفت از و
آهنش از رنگها خوردن گرفت | گوهرش از رنگ کم کردن گرفت | آن نوشته خوانده آید در نظر | چون نویسی بر سر نوشته خط
چون نویسی بر سر نوشته خطا | فهم ناید خواندنش گردد غلط | کان سیاهی بر سیاهے او فتاد | هر دو خط شد کور هنے رو ند داد
و رسوم باره نویسی بر سرش | بس سیه کردی تو جان کاغذ ش | پس چه چاره جز پناه و چاره گر | تا امید ے مس و کیمیا ش نظر
نا امید بها بپیش او نهید | تا زدر دے دو ا بیرون جهید | چون شعیب آن نکته ها با او گفت | زاندم جان در دل او گل شگفت
جان او بشنید وحی آسمان | گفت اگر بگرفت ما را کو نشان | گفت یارب دفع من میگوید اه | آن گرفتن را نشان میجوید او
گفت ستارم نگویم راز ها ش | جز بیکی رمزی برا ے ابتلاش | یک نشانی آنکه میگیرم ورا | آنکه طاعت دارد و صوم و دعا
از نماز و از زکوة و خیر آن | لیک یک ذره ندارد ذوق جان | میکند طاعات و افعال نسنی | لیک یک ذره ندارد چاشنے
طاعتش نغزست و معنی نغز نے | جوزها بسیار و در وی مغز نے | ذوق باید تا دهد طاعات بر | مغز باید تا دهد دانه ثمر
دانه بے مغز کے گردد نهال | صورت بیجان نباشد جز خیال | چون شعیب این نکته ها بشنید ازو | از تفکر همچو خر در گل بماند

تتمه قصه طعنه زدن شیخ و جواب مرید

آن خبیث از شیخ می آید ز راه | گر نگر باشد همیشه عقل کاه
که منم رجال رشت او گواه | خمر خواست و بد و کارش تباه | دیدش اندر میان مجلسے | او ز تقوی عاریست و مفلسے

تا کرا باشد خسارت زین فراق — من همی شم جفت حق و خالق طاق — نی مرا او تهمت درد سے نهد — نی مهارم را بفتراک سے دهد

بانگ کرد ند اهل کشتی کای همام — از چه دادی مدت چندین جالیقام — گفت از تهمت نهادن بر فقیر — ورنه آزاری نی چیزے حقیر

حاش لله بل ز تعظیم شهان — که نبودم بر فقیران بدگمان — آن فقیران لطیف خوش نفس — کز پے تعظیم شان آید عسس

آن فقیری هیچ پیچ پیچ نیست — بل پی آنکه بجز حق هیچ نیست — تهمتم چون دارم آنها را که حق — کرد هین مخزن هفتم طبق

تهمتم نفس ست نے نور لطیف — نفس سوء قسطائے آمد پیرهش — کش زدن هاروت جمت گفتنش

معجزه بیند فرو ز دآن زمان — العدد ران گوید خیالی بود آن — در حقیقت بود دی آن دیو عیب — پس مقیم چشم بود دی در و شب

آن مقیم چشم پاکان سے بود — نی قرین چشم حیوان سے شود — کان عجب زین چشم زار و عار و ننگ — کای بود طاوس اندر چاه تنگ

تشنیع زدن صوفیان پیش شیخ بران صوفی که بسیار میگوید

تا نگوئے مر مرا بسیار گو — پیش شیخ خانقاهے آمدند — شیخ را گفتند داد جان ما

صوفیان بر حسب نیتهاست نیز — گفت آخر چه گله است ای صوفیان — تو ازین صوفی بخواه ای پیشوا

گفت آخر چه گله است ای صوفیان — در سخن بسیار گو همچون جرس — در خوشی افزون شود در بست کس

در نجسپد هست چون اصحاب کهف — صوفیان گفتند پیش شیخ هین — شیخ رو آور دو پیش آن فقیر

در خبر خیر الامور اوساطها — مانع آمد ز اعتدال اخلاطها — گر یکے خلطے فزون شد از غرض — در تن مردم پدید آید مرض

بر ترین خویش بفرماید در صفت — گان ز اق را در لقین در عاقبت — نطق موسی بود باندازه لیک — هم فزون آمد گفت یار نیک

آن فزونے با خضر آمد شقاق — گفت رو تو کمتری هذا فراق — موسیا بسیار گوئے در گذر — چند گوئے رو وصال آمد بسر

موسیا بسیار گوئے دور شو — ورنه با من گنگ باش و کور شو — ور زنے تو بمنے ز فتر بگسسته — تو بمنے ز فتر بگسسته

رو بر آنها که هم جنست تواند — عاشقان تشنه گفت تو اند — گوید ت سوی طهارت رو بتاز

ور زنی خشک چون بیابان بینوی — چون نماز ت رفت بنشین اے غوی — پاسبان بر خوانها کان بر فزود — ماهیان را پاسبان حاجت نبود

جامه پوشان را نظر بر گاز ست — جامه یا ز انجلی ریو ست — یا ز عریانان بیک سو باز رو — یا چو ایشان فارغ و بی جامه شو

ور نمی تانے که کل عریان شوی — جامه کم کن تا ره او سط روی — عذر را با آن غرامت کرد جفت

عذر گفتن فقیر با شیخ خانقاه

هر سوال شیخ را داد او جواب — پس فقیران شیخ را احوال گفت — چون جوابات خضر خوب و صواب

آن جوابات سوالات کلیم — گشت خضر نبود از رب علیم — گشت مشکلهاش حل فرمود ن یاد — از پے هر مشکلش مفتاح داد

از خضر درویش هم سیری بداشت — در جواب شیخ همت برگماشت — لیک اوسط نیز هم با نسبت است

آب جو نسبت با شتر هست کم — هر کرا باشد وظیفه چار نان — دو خورد یا سه خورد هست اوسط آن

ور خورد هر چار گوید اوسط است — او سیر حرص مانند بط است — خوش خورد و میدان که اوسط آن بود

چون مرا پنجاه نان هست اشتها — مر ترا شش کرده ام ما ستیم نے — من بپانصد در نیایم در نخول

آن یکی تا کعبه جانے میرود — وین یکی تا سجده از خود می‌شود
وان یکی در بادیه جانے میرود — آن یکی دریا کبا زی جان بداد
وان وسط در بانهایت میرود — که مر آنرا اول و آخر بود
وتصور گنجد او وسط با میان
بی نهایت چون نماید رو و طرف — کے بود آنرا میانه منصرف
گفت لو کان له الجبر بداد
هفت دریا گر شود کلی پدید — نیست مر پایان شدن را هیچ امید
ز ین سخن هرگز نگردد هیچ کم
این همه خبر و قلم فانے شود — وین حدیث بی عدد باقی بود
خواب بندارد مرا ور اگمرهے
چشم من خفته دلم بیدار دان — شکل بیکار مرا بر کار دان
لا ینام القلب عن رب الانام
چشم تو بیدار و دل خفته بخواب — چشم من خفته دلم در فتح باب
حس مارا هر دو عالم منظرست
تو ز ضعف خود کمن در من نگاه — بر تو شب بر من همان شب چاشتگاه
عین شغولے مرا گشته فراغ
پای تو در گل مرا گل گشته گل — مر ترا ماتم مرا سور و محل
می دوم بر چرخ هفتم چون زحل
همنشینیت من نیم سایه من ست — بر تر از اندیشه ها پایه من ست
خارج از اندیشه پویان گشته ام
حاکم اندیشه ام محکوم نے — چونکه بنّا حاکم آمد بر بنے
زان سبب دل بسته و غم پیشه اند
قاصد او در ابا ندیشه دهم — چون نجوا هم از میانه برجهم
کے بود در من مگس را دسترس
قاصد از زیر آیم از اوج بلند — تا شکسته پایگان بر من تنند
بر پرم همچون طیور الصافات
پر من بسته ست هم از ذات خویش — بر نچینم دو پر من از سر خویش
جعفر طیار را پر جاریه ست
نزد آنکه لم یذق دعوی ست این — نزد سکان اتق معنی ست این
لاف و دعوی باشد این پیش غراب
چونکه در تو مے شود لقمه گهر — تن من چند انکه بتوانے بخور
در لگن قی کرد و پر دُر شد لگن
گوهر معقول را محسوس کرد — پیر بنیا هر کم عقلے مرد
قفل نه بر حلق و پنهان کن کلید

بیان آن دعوی که عین آن دعوے گواه صدق خویش است

هر که در دے لقمه شد نور جلال — هر چه خواهد گو بخور او را حلال
گر تو هستے آشنای جان من — نیست دعوے گفت معنی لان من — گر بگویم نیم شب پیش تو ام — هین مترس از شب که من خویش قوم ام
این دو دعوی پیش تو معنے بود — چون شناسی بانگ خویشان و ندود — پیشی و خویشی و دعوے بو دلیک — هر دو معنی بود پیش فهم نیک
قرب و اتش گواهی میدهد — کاین دمم نزدیک از یاری جهد — لذت آواز خویشان و ندیم — شد گوا بر صدق آن یار عزیز
باز بے الهام حق کو زجهل — منع اند بانگ بیگانه ز اهل — جهل او شد مایه انکار او
پیش زرکاندر دو نش نور ماست — عین این آواز معنے بود درست — که همی دانم زبان تازیان
عین تازی گفتنش معنے بود — گرچه تازی گفتنش دعوے بود — کاتب و خط خوانم و من ابجدے
این نوشته گرچه خود دعوی بود — هم نوشته شاهد معنے بود — در میان خواب بجاده بدوش

من بدم آن را نچه گفتم خواب در — با تو اندر جواب و شرح نظم — گوش کن چون حلقه اندر گوش کن — این سخن را پیشوای هوش کن

چون تو آیا و آید آن سخن — این چنین معجزه نباشد در سخن — گر چه دعوی منمایند این دلی — جان صدق آن قصه گوید بی ملی

پس چو حکمت خاله مومن بود — آن هر آیینه بشنوی تو تن شود — چونکه خود را پیش او یابد فقط — چون بود شک چون کند خود را غلط

تشنه را چون بگوئی تو شتاب — در قدح آبست بستان و بیاب — هیچ گوید تشنه کاین دعوی است — از برم ای مدعی مهجور شو

یا گواه و حجتی بنما که این — جنس آبست و ازان ماء معین — یا بطفل شیر مادر بانگ زد — که بیا من مادرم هان ای ولد

طفل گوید مادرا حجت بیار — تا که با شیرت بگیرم من قرار — در دل هر امتی کز حق مزه است — روی دل آواز پیمبر معجزه است

چون پیمبر از برون بانگی زند — جان امت در درون سجده کند — زانکه صوت حق بانگ آواز رحمان — از کسی نشنیده باشد گوش جان

آن عجیب از ذوق آواز غریب — سجده کردن یحیی و مسیح در شکم مادر یکدیگر را — از زبان جوشنو دانی تو زیب

مادر یحیی چو حامل بود ازو — بود با مریم شسته رو برو — مادر یحیی بمریم در نهفت — پیشتر از وضع حمل خویش گفت

که یقین دیدم درون تو شهی است — که او لوالعزم در سوال آگهی است — چون برابر او فتادم با تو من — کرد سجده حمل من ای ذوالمنن

این چنین مر آن چنین را سجده کرد — گر چه او در شکم مادر فرد — گفت مریم من درون خویش هم — سجده دیدم ز طفلم در شکم

ابلهان گویند این افسانه را — اشکال آوردن نادانان برین قصه و جواب ایشان — خط بکش زیرا دروغ است و خطا

زانکه مریم وقت وضع حمل خویش — بود از بیگانه دور و هم ز خویش — مریم اندر حمل هفت کس نشد — از برون شهر او واپس نشد

از برون شهر آن شهرین فسون — تا نشد فارغ نیامد هم درون — چون بزائید انگبانش بر کنار — برگرفت و برد تا پیش تبار

مادر یحیی کجا دیدش که تا — گوید او را این سخن در ماجرا — این بداند آنکه اهل خاطر است — عائب آفاق او را حاضر است

پیش مریم حاضر آمد در نظر — مادر یحیی که دور است از بصر — دیده ها بسته به بیند دوست را — چون بمشک آکنده باشد پوست را

ور ندیدش نز برون نز درون — از حکایت گیر معنی ای بوزن — نے چنان افسانه ها بشنیده ئه — همچو شین بر نقش آن چسپیده ئه

تا همی گفت آن کلیله بی زبان — چون سخن نو شد ز دهنه بی بیان — ور نه دستند سخن همدگر — فهم آن چون کرد بی نطقی بشر

در بیان شیر و گاو و آن دهنه چون — شد رسول و خواند بر هر دو فسون — چون ز زیر شیر شد گاو نبیل — چون ز عکس ماه تر ساگشت پیل

این کلیله و دهنه جمله قشریست — ور نه کی با زاغ لکلک امریست — ای برادر قصه چون پیمانه ایست — معنی اندر وی بسان دانه ایست

دانه معنی بگیرد مرد عقل — بنگرد پیمانه را کز گشت نقل — گر چه گفتی نیست اینجا آشکار — ما جرای بلبل و گل گوش دار

ماجرای شمع با پروانه تو — سخن گفتن بزبان حال و فهم کردن آن — بشنود معنی کزین افسانه تو

گر چه گفتی نیست سر گفت هست — هین بیا لا پیر چون چند بست — گفت و تسبیح کاین خانه زهست — گفت خانه از کجا آمد بدست

خانه را بخرید یا میراث یافت — فرخ آنکس کو سوی معنی شتافت — گفت نجوی زید عمرو اقد ضرب — گفت چونش کرد بیجرے او ادب

عمر و را جزش چه بد کان بد خرام — بے گناه او را بزد همچون غلام — گفت این پیمانه معنے بود — گندمش تبان که پیمانه است رو

۱ اشارت به واقعه دزدی که در شب گاو صاحبش را دزدیده بود و او را از کنار بستان گاو بیرون کشیده بود و بر پشت خود نهاده و بخانه آورده و در آخور خود بسته و علف پیش او نهاده و صاحب گاو چون صبح بر سر آخور آمد گاو خود را دید و گمان برد که گاو او را دزد آورده است و بخانه او بسته و علف پیش او نهاده و او را بزد و گاو بانگ برآورد که من گاو تو نیستم و دزد مرا نیاورده است و من خود بخانه تو آمده ام و علف خورده ام و تو مرا بیجا میزنی و صاحب گاو از بانگ گاو دانست که گاو او نیست و از خانه او بیرون رفت و گاو را رها کرد و گاو بخانه خود رفت

عمر و دید از بهر اعرابست و ساز — گر دروغ ست آن تو با اعراب باز — گفت من نی آن منم عمرو ترا — دید چون زد بیگناه و بی خطا

گفت اینجا چار لاغی برنشود — عمرو یک دو فرسخ دزدیده بود — دید واقف گشت و دزد از ره برد — چونکه از حد برد حدش می سزد

گفت اینک راست پنجم بجان — پذیرا آمدن سخن باطل در دل باطلان — گر نماید راست در پیش کژان

گر بگوئی احولی را مه یکی ست — گوید ای دو ست در حد تو یکی ست — ور بخندد کسی گوید دو است — راست دارد این سخن را بنگرای

بر دروغان جمع می آید دروغ — للخبیثات الخبیثون و ضروغ — هر کرا جنس دروغ ست ای پسر — راست پیش او نباشد معتبر

دل فراخان را بود دشت فراخ — چشم کوران را عثار سنگلاخ — هر کرا دندان صدفی ریزه شد — از دروغ و از خیانت ریزه شد

گفت دانائی برای دوستان — جستن آن درخت که هر که میوهٔ او خورد هرگز نمیرد — که درختی هست در هندوستان

هر کسی کز میوهٔ او خورد و برد — نی شود او هیچ رنجی هرگز بمرد — پادشاهی این شنید از صادقی — برد خیت و میوه اش شد عاشقی

قاصدانا زد یران ادب — سوی هندستان روان کرد از طلب — سالها گشت آن قاصد ازو — گرد هندستان برای جستجو

شهر شهر از بهر این مطلوب گشت — نی جزیره ماند نی کوه و دشت — هر کرا پرسید کردش ریشخند — کاین نجوید جز مگر مجنون بند

بس کسان گفتند کاصحاب فلاح — بس کسان صفعش زدند از سر مزاح — کی تهی باشد کجا باشد گزاف

وین صفع اعناش یکی صفعی دگر — جستجوی چون تو زیرک سینه صاف — در فلان جا بد درختی بس سترگ

در فلان بیشه درختی هست سبز — می ستودندش تبسخر کای نزرگ — می شنید از هر کسی نوعی دگر

بس بلند و هول و شاخیش کنبر — بس بلند و هول و شاخیش کنبر — عاجز آمد آخر الامر از طلب

بس سیاحت کرد آنجا سالها — قاصد شه بسته در جستن کمر — بسته او عاقبت ناجسته شد

می فرستادش شهنشه مالها — چون بسی پیمود اندر ان غرب لعب — اشک میبارید و می نومید را

چیز از مقصود او ناپدید نشد — زان غرض غیر خجالت بر ندید — رشتهٔ امید او بگسسته شد

شرح کردن شیخ سر آن درخت را با آن طالب متقلد

کرد عزم بازگشتن پیش شاه — اندران منزل که آگه شد ندیم — گفت من نومید پیش او روم — راستانه او براه اندر شوم

بود شیخی عالمی قطبی کریم — چونکه نومیدم من از درگاه من — رفت پیش شیخ با چشم پر آب — اشک میبارید مانند سحاب

نام دعای او بود همراه من — نا امیدم وقت لطف این ساعت ست — گفت واگو گر چه نومیدی ز تست — چیست مطلوب تو رو با کی بگو

گفت شیخا وقت رحم و رأفت ست — از برای جستن یک شاخسار — کز درختی هست نادر در جهات — میوهٔ او مایهٔ آب حیات

گفت شاهنشاه کردم اختیار — هر که طنز و تسخر آید بر زبان — شیخ خندید و بگفتش ای سلیم — این درخت علم باشد ای علیم

سالها جستم ندیدم نر و نشان — آب حیوانی ز دریائی محیط — تو بصورت رفته گم گشته — ز ان درختی نام شد گاهی سحاب

بس بلند و بس شگرف و بس بسیط — تو بصورت رفته اسبی نحیر — آن یکی را نام باشد بی شما

تو بصورت رفته گم گشته — گه درختش نام شد گه آفتاب — آن یکی را نام باشد بی شما

ز ان یکی شخص ترا باشد پدر — در حق شخص دگر باشد پسر — در حق دیگر بود قهر و عدو — در حق آن دیگرے لطف نکو

در حق دیگر بود او هم وخال | در حق دیگر کسی وهم وخیال | صد هزاران نام و آن یک آدمی | صاحب هر وصفش از وصفی عمی
هر که جوید نام اگر صاحب نقه است | همچو تو نوید داند نفر نه است | تو چه پرسی برین نام و درخت | تا بمانی تلخکام و شورلخت
صورت ظاهر چو جوئی ای جوان | رو معانی را طلب ای پهلوان | صورت وهیات بود چون تشر دوست | معنی اندر وی چو مغز یار و دوست
در گذر از نام و بنگر در صفات | تا صفاتت ره نماید سوی ذات | گم شوی در ذات آسائی ز خود | چشم تو یکرنگ بیند نیک و بد
اختلاف خلق از نام اوفتاد | چون بمعنی رفت آرام اوفتاد | اندرین معنی شانی خوش شنو | تا نمانی تو اسامی را گرو

بیان منازعت کردن چهار کس جهت انگور با همدگر بلغت آنکه زبان یک دیگر را نمی دانستند

پارسی سر داد مرد یک درم | هر یکی از شهری افتاده بهم
فارسی و ترک و رومی و عرب | جمله با هم در نزاع و در غضب
هم بیامد این با انگوری همیم | آن عرب گفتا معاذ الله لا
فارسی گفتا ازین چون واهیم | من عنب خواهم نه انگوری و غا
آن یکی کز ترک گفت ای کژ درم | آنکه رومی بود گفتا این قبل را
من نمیخواهم عنب خواهم ورم | ترک کن خواهم من استافیل را
در نزاع مشت بر هم میزدند | که ز سر نا جنسی غافل بدند | پر بد از جهل و ازو دانش تهی
صاحب سری عزیزی صد زبان | گرد بر آنجا بداد صلح شان | آر زوی جمله تان را می دهم
چونکه بسپارید دل را بی دغل | این دهم تان میکنید چندین عمل | چار دشمن میشود یک زاتحاد
گفت هر یک تان که جنگ و فرقه | گفت من آرد شما را اتفاق | تا زبان تان من شوم در گفتگو
گو سخن تان منماید یک نقط | در اثر مایه نزاع ست و سخط | در اثر مایه نزاع و تفرقه است
گر نه عاریتی ندهد اثر | گر نه خاصیتی دارد بهر | چون نمی ری سر کهٔ فاید بگان
ز انکه آن گرمی آن دلیزی ست | طبع اصلش سردی ست و تیزی ست | چون خوری کهٔ فاید در جگر
پس رها کن تو سخن را ز اخلاص ما | گر بصیرت باشد آن بین از عمی | تفرقه آرد دم اهل حسد
چون سلیمان کرسو حضرت نبات | از حدیث شیخ جمعیت رسد | انس بگرفت و برون آمد ز جنگ
شد کبوتر ایمن از چنگال باز | او زبان جمله مرغان داشت | اتحادی شد میان پرزنان
گو سفند از گرگ ناورد اعتراز | در زمان عدلش آهو با پلنگ | او میانجی شد میان دشمنان
تو چه موری بهر دانه می دوی | آن سلیمان جوچه پیباشی نموی | دانه جو را دانه اش دامی شود
مرغ جانها را درین آخر زمان | نیست شان از دهر گر یکدم امان | هم سلیمان هست اندر دور ما
قول ان من امة را یاد گیر | تا به الا فی خلا فیها نذیر | گفت خود خالی نبود دست استی
مرغ جانها را چنان یکدل کند | که صفاشان بخش و بغل کند | مشفقان کردند همچون والده
نفس واحد از رسول حق شنید | بر جهانتن مخالفت و عداوت از میان انصار | مسلمون را گفت نفس واحده
اتحاد خالی از شرک و دوئی | بهر کت وجود پیغمبر خدا علیه الصلوة و السلام | ورنه هر یک دشمن مطلق بدند
| | | باشد از توحید تا تو توئی

دو قبیله کاوش و مخرج نام داشت | یک ز دیگر جان خونی شام داشت | کینه های کهنه شان از مصطفی | محو شد در نور اسلام و صفا
اولا اخوان شین ند آن دشمنان | همچو اعداء عنب در بوستان | وز دم المؤمنون اخوه بیند | در شکستند و تن واحد شدند
صورت انگور ها اخوان بوند | چون فشردی شیره واحد شوند | غوره و انگور ضد اند لیک | چونکه غوره پخته شد شد یار نیک
غوره کو سنگ بست و خام ماند | در ازل حق کافر اصلیش خواند | نی اخی نی نفس واحد باشد او | در شقاوت نحس و ملحد باشد او
گر بگویم انچه او دارد نهان | فتنه انهام خیزد در جهان | چشم کو آن رو نه بیند کور به | در رود دوزخ از ارم مهجور به
غوره ها با نیک کاایشان قابل اند | از دم اهل دل آخر یک دل اند | سوی انگوری همی رند تیز | تا دوئی برخیزد و کین و ستیز
پس در انگوری همی در بند پوست | با یکی گردند وحدت وصف اوست | دوست و دشمن گرد و ایرا هم روا ست | هیچ یک با خویش جنگی در نه است
آفرین بر عشق کل اوستاد | صد هزاران ذره را داد اتحاد | همچو خاک متفرق در گذر | یک سبو شان کرد دست کوزه گر
کاتحاد جسمهای نا طین | هست ناقص جان نمیاند بدین | گر مثالی گویم ایجاد و مثال | تا دهم را تر سم که آرد اختلال
هم سلیمان هست اکنون لیک تا | از نشاط و در بنیی دو عمی | همچو خفته در سرا کو راز سرا
میکند از مشرق و مغرب گذر | وز رفیق همنشینش بی خبر | هر گر سهما باز کردن با عشیق
تا گره بندیم و بکشائیم ما | در شکال و در جواب آئین فنا | گاه بندد تا شود در فن تمام
او بود محروم از صحرا و مرج | عمر او اندر گره کار ایست خرج | لیک پیش در شکست افتد بدام
با گره کم کوش تا بال و پرت | تا گسلد یکبار این کرد و درت | وان کمینگاه عوارض را ببست
حال ایشان از نبی خوان ای حریص | نقبوا فیها ببین اهل من محیص | از نزاع ترک و رومی و عرب | حل نشد اشکال انگور و عنب
تا سلیمان امین معنوی | در نیاید بر نخیزد این دوئی | جمله مرغان منازع باز دا | بشنوید این طبل باز شهر یا
ز اختلاف خویش سوی اتحاد | هین بهر جانب روان گردید شاد | حیث کنتم فولوا وجهکم | نحوه هذا الذی لم تعلموا
کو رمرغانیم و بس ناساختیم | کان سلیمان را دمی نشناختیم | همچو چندان دشمن باز آن یم | لاجرم دا مانده و ویران شدیم
ما کمینم از غایت جهل و عمی | قصد زار عزیزان خدا | جمع مرغان کز سلیمان رو شنند | پر و بال بیگانه کی بر کنند
بلکه سوی جا جزان چینه کشند | بر هدایشان پی تقدیس را | ما کشاید راه صد ابلیس را
نزاع ایشان گر بصورت بر نزاع بود | باز همت آمد و ما نزاع بود | آتش توحید در شک می زدند
وان کبوتر شان ز بازان ایمنند | باز سپر شیر کبوتر شان نهد | بلبل ایشان که حالت آن دم | در درون خویش گلشن وارد او
طوطی ایشان ز قند آزاد بود | کز درون قند ایشان رو نمود | پای طاوسان ایشان در نظر | بهتر از طاوس تیران دگر
کبک ایشان خنده بر شاهین زند | در تعلق راه علیین مرند | منطق الطیر آن خاقانی صداست | منطق الطیر سلیمانی کجاست
توجه دانی بانگ مرغان را همی | چون نمیدی مر سلیمان را دمی | پر آن مرغی که بالش مطربست | از بر دن مشرق ست و مغربست

هر پیاده آهنگش نرگسی تا نرگسی است — مرغ کوبی این سلیمان سے رود — عاشق ظلمت چو خفاشے بود

با سلیمان خو کرا ای خفاش رو — تا کہ در ظلمت نمانے تا ابد — یک گزی ره گر یزدان سو میروی — همچو گز قطب سماعت میشوی

دانگ دانگ و لوک لوک آنسوی چیست — از همه لنگی و لوکے می رهے

تخم بطے گرچه مرغ خانه است — گر وزیر پرچو دایه تربیت

قصهٔ بط بچگان که مرغ خانگی می پرورد شان

او در تو بط آن دریا بدست — دایه ات خاکی بد و خشکی پرست

میل دریا که ترا دل اندرست — آن طبیعت جانت از مادر ست

میل خشکے مر ترا چون دایه است — دایه را بگذار کو بد دایه است

دایه انگبذار زشت و بد ران — اندر آور بحر معنے چون بطان

گر ترا دایه ببرساند ز آب — تو مترس و سوے دریاران شتاب

تو بطے زشت و ببر تر زنده — نے چو مرغ خانه خانه کنده

تو ز کرمنا بنے آدم شے — هم بدریا هم بخشکے پاشے

که حملناهم علے البحری بجا — از حملناهم علے البر پیش ران

مر ملائک را سوے بر راه نیست — جنس حیوان هم ز بحر آگاه نیست

تو بین حیوان بجانے از ملک — تا روی هم بر زمین هم بر فلک

تا بظاهر شکلکم باشد بشر — با دل ریشے اسیر دیده ور

قالب خاکے فتاده بر زمین — روح او گردان آن مرغ برین

ما همه مرغابیانیم اے غلام — بحر مے داند زبان ما تمام

پس سلیمان بحر آمد ما چو طیر — در سلیمان تا ابد داریم سیر

با سلیمان پای در دریا بنه — تا چو او دُر آب سازد صد ذره

آن سلیمان پیش جانه حاضرست — لیک غفلت چشم بند و ساحرست

تا ز جهل و خواب تا کے وصول — او به پیش ما و ما از وے ملول

تشنه را او هر سحر بانگ عدد — چون نداند کو کشاید آبر بعد

بچشد او ما را ست آب آسمان — میجهاند ذوق آب از آسمان

آنکه بنهاد او سبب را عیان — از سبب لاجرم محجوب ماند

لیک نهد دل بر سببهاے جهان — از سبب یابد دو یک صباح — از نجات و از فلاح و از نجاح

انچه در سال اشت جیله مند
زاهدی بود در میان بادیه

حیران شدن حاجیان در کرامات آن زاهد که در بادیه بیگ گرم نشست

در عبادت غرق چون عابد بدیه
حاجیان آن نجا رسیدند از بلاد

جای زاهد خشک بود او تر مزاج
از سموم بادیه بودش علاج

حاجیان حیران شده از دیدنش
وان سلامت در میان آن تفتش

در نماز استاده بد بر روی ریگ
ریگ گرد تفتش همچو شد آب بیگ

گفتی سر است بر سبز و گل است
یا سواره بر براق و دلدل است

یا که پایش بر حریر و حله هاست
یا سموم او را به از باد صباست

ایستاده تازه رو می اند نماز
با خضوع و با خشوع و با نیاز

با حبیب خویشتن می گفت راز
مانده بد استاده با فکر و نیاز

بس بماندند آن جماعت با نیاز
تا شود درویش فارغ از نماز

چون ز استغراق باز آمد فقیر
زان جماعت زنده دل شد شاد و سیر

دید کاثر بس بچکید از دست و رو
جامه اش تر بود از آثار وضو

بس بپرسش که آبت از کجاست
دست ابر داشت کز سوی سماست

گفت هر گاهی که خواهی میرسد
یا گهی باشد اجابت گاه رد

مشکل ما حل کن ای سلطان دین
تا به بخشد حال تو ما را یقین

دائما سر می بماز اسرار ها
تا ببریم از میان زنار ها

چشم را بگشود سوی آسمان
که اجابت کرد دعای حاجیان

رزق جوئی را ز بالا خو کردم
تو ز بالا بر کشود دستی ورم

ای نموده قدرتت امکان لامکان
فی السما ارزاقکم کرده عیان

در میان این مناجات ابر جوش
زود پیدا شد چو پیل آبکش

همچو آن مشک بدین گرفت
در گهو و در غارها مسکن گرفت

ابر می بارید چون مشک اشکما
حاجیان جمله کشاده مشکها

یک عجائب در بیابان رو نمود
ابر چون مشکی دهن بر کشود

می ببندند از میان زنار ها
قوم دیگر را یقین در راه دید

تمام شد مجلد ثانی از کتاب مستطاب مثنوی مولوی معنوی

دیگری زان گنج حاصل ها کند
دیده شان زاهد خشک او فتاد

نزین عجب والله اعلم بالرشاد
ناقسان مردی تم الکلام

دیباجهٔ مجلد ثالث از مجلدات مثنوی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحکم جنود الله فی الارض یقوی بها اولیاء المریدین
یتنزه علمهم عن شائبة الجهل و علمهم عن شائبة
الظلم و وجودهم عن شائبة الریاء و حلمهم عن شائبة
السفه و یقرب الیهم ما بعد عنهم من فهم الاخرة و
تیسر لهم ما عسر علیهم من الطاعة و الاجتهاد و هی
من بینات الانبیاء علیهم السلام و دلائلهم
تخبر عن اسرار الله و سلطانه الخصوص العارفین
و ادارته افلاک النورانی الرحمانی بالذی الحاکم
علی الفلک الدخانی الکرسی کما ان العقل حاکم علی الصورة
الترابیة و حواسها الظاهرة و الباطنة فدوران
ذلک الفلک الروحانی حاکم علی الفلک الدخانی
و الشهب الزاهرة و الشرر المنیرة و الریاح
المنشئة و الاراضی المحیة و المیاه المطردة نفع
الله بها عباده و زادهم فیها انهما و انما یفهم کل قارئ
علی قدر رویته و ینسک الناسک علی قدر قوة
اجتهاده و یفتی المفتی مبلغ رایه و یتصدق المتصدق
بقدر قدرته و یجود الباذل بقدر موجوده یقتنی
الجود علیه ما عرف من فضله و لکن مفتقد لما فی
المفازة لا یقصر له عن طلب معرفته ما فی البحار و یجد
فی طلب ماء هذه الحیاة قبل ان یقطعه المعاش بالتقاعد
عنه و یعوقه العلة و الحاجة و تحول الاعراض بینه و بین ما یسرع
الید و لن یدرک العلم مؤثر هوی و لا ادعی ان دعته فهذا

وَلَا مُنْصَرِفٌ عَنْ طَلَبِهِ وَلَا خَائِفٌ عَنْ نَفْسِهِ وَلَا مُهْتَمٌّ لِمَعِيشَتِهِ
الْجَلِيلَةِ إِلَّا أَنْ يَعُودَ بِاللهِ وَيُؤْثِرَ دِينَهُ عَلَى دُنْيَاهُ وَيَأْخُذَ
مِنْ كُنُوزِ الْحِكْمَةِ الْأُصُولَ الْعَظِيمَةَ الَّتِي لَا تَكْسُدُ لَا تَبُورُ
مِيرَاثُ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْوَارِ الْجَلِيَّةِ وَالْجَوَاهِرِ الْكَرِيمَةِ
وَالضِّيَاعِ التَّمْنِيَةِ شَاكِرًا لِفَضْلِهِ مُعَظِّمًا لِقَدْرِهِ مُجَلِّلًا
لِخَطَرِهِ وَيَسْتَعِيذُ بِاللهِ مِنْ خَسَاسَةِ الْحُظُوظِ وَمَنْ
جَهِلَ يَسْتَكْثِرُ الْقَلِيلَ مِمَّا يَرَى فِي نَفْسِهِ وَيَسْتَقِلُّ الْكَثِيرَ
الْعَظِيمَ مِنْ غَيْرِهِ وَيُعْجَبُ بِنَفْسِهِ بِمَا لَمْ يَأْذَنْ لَهُ
الْحَقُّ وَعَلَى الْعَالِمِ الطَّالِبِ أَنْ يَتَعَلَّمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ وَأَنْ
يُعَلِّمَ مَا قَدْ عَلِمَ وَيُرَفِّقَ بِذَوِي الضَّعْفِ فِي الدِّينِ
وَلَا يُعْجَبَ مِنْ بَلَادَةِ أَهْلِ الْبَلَادَةِ وَلَا يُعَنِّفَ عَلَى
كَلِيلِ الْفَهْمِ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَنْ أَقَاوِيلِ الْمُلْحِدِينَ وَشِرَاكِ
الْمُشْرِكِينَ وَتَنْغِيصِ الْمُنَافِقِينَ وَتَشْبِيهِ الْمُتَيَهْلِينَ
وَسُوءِ أَوْهَامِ الْمُتَفَكِّرِينَ وَكَيْفِيَّاتِ الْمُتَوَهِّمِينَ
لَهُ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ عَلَى تَلْقِينِ الْكِتَابِ الْمَثْنَوِيِّ الْإِلَهِيِّ
الرَّبَّانِيِّ وَهُوَ الْمُوَفِّقُ الْمُفَضِّلُ وَلَهُ الطَّوْلُ وَالْمَنُّ
لَا سِيَّمَا عَلَى عِبَادِهِ الْعَارِفِينَ عَلَى رَغْمِ عِبَادِ وَحْرِبِ
يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ
وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ إِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ
مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللهَ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَالصَّلَوٰةُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ
أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

دفتر سوم از کتاب مثنوی مولوی معنوی

بسم الله الرحمن الرحیم

ای ضیاء الحق حسام الدین بیار — این سوم دفتر کسست شیشه بار — بر کشا گنجینهٔ اسرار را — در سوم دفتر بهل عطار را

قوتت از قوت حق می زهد — نز عروقی کز حرارت می جهد — این چراغ شمس کو روشن بود — نز فتیله و پنبه و روغن بود

سقف گردون کو چنین دائم بود — نز طناب و استنی قائم بود — قوت جبریل از مطبخ نبود — بود از دیدار خلاق وجود

همچنین این قوت ابدال حق — هم ز حق دانش طعام از طبق — جسم شان را هم ز نور اشرشته اند — تا ز روح و از ملک بگذشته اند

چونکه موصوفی بأوصاف جلیل — بر تو آتش شد گلستان بر خلیل — گرد دا آتش بر تو هم برد و سلام — ای عناصر مر مزاجت را غلام

بهر مزاجی را عناصر مایه است — وین مزاجت برتر از هر پایه است — این مزاجت در جهان منبسط — وصف حمدت را کنون شد ملتقط

ای در این باغ حصهٔ انعام خلق — سخت تنگ آمد نداد خلق خلق — ای ضیاء الحق بمجد الحق ای تو — خلق بخشد سنگ را حلوای تو

کوه طور اندر تجلی خلق یافت — تا که می نوشید و می را بر شکافت — صلد دکان سینه و انشق الجبل — هل اتیتم من جبل رقص الجمل

لقمه بخشی آید از هر کس بکس — خلق بخشی کار یزدان است و بس — خلق بخشد جسم را و روح را — خلق بخشد بهر هر عضوی جدا

این گهی نبخشد کاجلالی شوی — از دغا و از دغل فالی شوی — تا نگوئی سر سلطان را بکس — تا نبینی چند را پیش مگس

گوش آن کس نوشد اسرار جلال — کو چو سوسن دوز بان افتاد لال — خلق بخشد خاک را لطف خدا — تا خورد آب و بروید صد گیا

باز حیوان را بخشد خلق و لبد — تا گیاهش را خورد اندر طلب — چون گیاهش خورد حیوان گشت رفت — گشت حیوان لقمهٔ انسان و رفت

باز خاک آمد شد و کان بشر — چون جدا شد از بشر روح و بصر — ذره ها دیدم وهان شان جمله جان — گر بگویم خورد شان گردد دران

بر گمارد ابر برگ از انعام او — وایگان را دایه لطف عام او — رزقها را رزقها او می دهد — زانکه گندم بی غذای کی نهد

نیست شرح این سخن را منتهی — پاره گفتم بدان زان پاره ها — جمله عالم آکل و ماکول دان — تا قیامت را متصل همچو ان

این جهان و ساکنانش منتشر — وان جهان و ساکنانش مستتر — این جهان و عاشقانش منقطع
پس کریم آنست کو خود را دهد — آب حیوانی که ماند تا ابد — باقیات الصالحات آمد کریم
گر هزاران سند یکتن بیش نیست — چون خیالات عدو اندیش نیست — آکل و اکول را حلق ست نای
حلق ببخشید او عصای عدل را — خورد او چندان عصا و حبل را — زانکه حیوانی نبود شش اکل و شکل
مر یقین را چون عصا حق حلق داد — تا بخورد او هر خیالاتی که زاد — راز رزق حلق و معانی هم خداست
پس معانی را چو اعیان عاقبهاست — حلق جان از فکرتن خالی شود — آنگهی روزیش اجلالی شود
حلق عقل و دل چو خالی شد ز فکر — شرط تبدیل مزاج آمد بدان — کز مزاج بد بود مرگ بدان
چون مزاج آدمی گلخوار شد — یافت او بی هضم معده رزق بکر — زفت زشتی و رخش چون شمع رفت
دایه کو طفل شیر آموز را — زرد بد رنگ و سقیم و خوار شد — برکشاید راه صد بستان بر او
زانکه پستان شد حجاب آن ضعیف — تا بنعمت خوش کند بفروز را — اندک اندک جهد کن تم الکلام
چون چنین بد آدمی خون بد غذا — از هزاران نعمت خوان و رغیف — بود او را بود از خون تار و پود
از نجس مومن بر د پاکی کذا — پس حیات است موقوف طعام — طالب مطلوب پنهانی شود
وز طعام خون غذایش شیر شد — چون چنین بد آدمی خونخوار بود — اندرو بس نعمت و بسیج اکول
گر چنین بد اکس بگفتی در رحم — وز طعام لقمه لقمانی شود — آفتاب و ماهتاب صد سها
کوهها و بحرها و دشتها — کاین چنین خرمی باعرض و طول — تو در این ظلمت چگونه امتحان
از شمال و از جنوب و از دبور — هست بیرون عالمی بس منتظم — زین رسالت معرض کافر شدی
خون خوری در چار میخ تنگنا — آسمان بس بلند و پر ضیا — نقش و داد ادراک منکرناک او
کاین طمع آمد حجابی ژرف و هست بیرون عالمی بی این درنگ — چشم را بند و طمع از استماع
همچنانکه آن چنین با طمع خون — کان غذای اوست در اولان و دون — از حدیث این جهان محجوب کرد
زین همه انواع نعمت ماند زود — غیر خون او می نداند چاشت خورد — بر تو هم طمع خوشی این جهان
طمع ذوق این حیات پر غرور — از حیات راستینت کرد دور — پس طمع کورت کند نیکو بدان
حق ترا باطل نماید از طمع — در تو صد کهدی فزاید از طمع — از طمع بیزار شو چون هم استان
کاندران در چون درآیی وارهی — از غم و شادی قدم بیرون نهی — چشم جانت روشن و حق بین شود
پند پیران را پذیرا شو بجان — تا رهی از خوف و امانی در امان — بشنو اکنون قصه تمثیل آن

اهل آن عالم مخلد مجتمع — رسته از صد آفت و اخطار و بیم — غالب و مغلوب با عقل ست و رای
زانکه حیوانی نبود شش اکل و شکل — راز رزق حلق و معانی هم خداست — آنگهی روزیش اجلالی شود
کز مزاج بد بود مرگ بدان — زفت زشتی و رخش چون شمع رفت — برکشاید راه صد بستان بر او
اندک اندک جهد کن تم الکلام — بود او را بود از خون تار و پود — طالب مطلوب پنهانی شود
اندرو بس نعمت و بسیج اکول — آفتاب و ماهتاب صد سها — تو در این ظلمت چگونه امتحان
زین رسالت معرض کافر شدی — نقش و داد ادراک منکرناک او — چشم را بند و طمع از استماع
خون تن را بر دلش محجوب کرد — شد حجاب آن خوشی جاودان — بر تو پوشاند یقین را بیگمان
تا نهی پا بر سر آن آستان — بی ظلام کعبه نور دین شود — تا بیابی در حقیقت نور جان

قصهٔ دانائی که در بیابان بمرضی مردمان رسید و وصیت کرد که پیل بچگان مخورید

آن شنیدی تو که در هندوستان
گرسنه ماند و شده بی برگ و توان

مهر دانائیش جوشید و گفت
خوش سلامی شان و چون گل بر شگفت

لیک اسد اسد ای قوم جلیل
گفت دانم کز تجوع و ز خلا

پیل بچگانند اندر راه تان
پیل هست این سو که اکنون می رسد

از پی فرزند صد فرسنگ راه
می گریزد در حنین و آه آه

گفت اطفال من اند این اولیا
در غریبی فرد از کار و کیا

گو بیا هستند خود اجزای من
هان و هان این لقمهٔ پنهان من اند

موسیی و فرعون را زیر و زبر
ورنه کی کردی بیک چوبی هنر

جملهٔ شهرستان شان را بیمراد
گشت شهرستان چون فرد و شان

در رهٔ قدرش به بینی برگذر
صد هزاران اولیا حق پرست

خود جگر چیزی بود کز گرگ ها خون شود
خون شود کاه و ز آن بفسرد

لیک از اشتر نبینند غیر پشم
سو بسو بینند زحرص خود بشر

رقص و خالی ز خیر و پر ز شر
رقص آنجا کن که خود را بشکنی

رقص اندر خون خود مردان کنند
چون رهند از دست خود دستی زنند

بحر اندر شورشان کف میزنند
تو نه بینی بر گها با شاخها

بر گها با شاخها هم کف زنان
تو نه بینی بر گهارا کف زدن

تا نه بینی شهر جان را با فروغ
هین و هان بر بند از نهر ای عمو

کش نگوید در نبی حق هو الذی
سر ببر گوش ست و چشم ست آن نبی

بقیهٔ قصهٔ معتبر ضمان پیل بچگان

گرد معده هر شبه بر می تنند
تا کجا یابد کباب پوز خویش

غیبت ایشان کنی کیفر برے
هین که بو یابی هان آن خالی ست

باشد اندر گور منکر یا نکیر
نی هان و نی بیدن امکان نهان

راه حیلت نیست عقل و هوش را
چند کوبد رخنهای گرز شان

دید دانائی گروه دشمنان
می رسیدند از سفر و ز راه دور

جمع آمد رنج تان زین گربگان
پند من از جان و از دل بشنوید

لیک در رشان بود اندر کمین
الحذر از کودک مرحوم او

کو کشد کین از برای جان شان
لیک اندر سر منم با او ندیم

صد هزار اندر هزار و یک تن اند
نوح شرق و غرب را غرقاب خود

دجلهٔ آب سیه وین نشان
خود بهر قرنی سیاستها بدست

تو نه بینی خون شدن کو ری و رود
رقص بی مقصود دارد هیچ خرس

پند دادن از پی تشهوت بود
چون جهند از نقص خود وصی کنند

کف زنان رقصان تحریک صبا
گوش دل باید نه این گوش بدن

جز حدیث موسوی و چیزی مگو
رحمت حق مرضع ست و نا صبی

سوی اهل پیل و برآغاز ران
تا نماید انتقام و روز خویش

کی برد جان غیر آن کو صادق ست
نی توان خوش کردن از دارو دهان

بر سر بهر ثار خواه و بر زشان

گر زعزرائیل را بینی گزند — گر نه بینی چوب و آهن در صور — هم بصورت می نماید گه گهی — زان همه ننجور باشد آگهی

گوید آن ننجور کای یار حرم — چیست این شمشیر بر فرق سرم — چون نمی بیند کس از یاران او — در جواب آیند یاران کای عمو

ما نمی بینیم باشد این خیال — چه خیال است این که هست این از اتصال — چه خیال است این که این چرخ نگون — از نهیب آن خیالی شد کنون

گرزها و تیغها محسوس شد — پیش بیمار و سرش منکوس شد — او همی بیند که آن از بهر اوست — چشم و شمن بسته زان و چشم دوست

حرص و بیمارغت و چشمش تیز شد — چشم او روشن که چون خون نیز شد — مرغ بی هنگام شد آن چشم او — از نهیبه کبر او و رخشم او

سر بریدن واجب آمد مرغ را — هر زمان نزعی ست جزو جان را — بنگر اندر نزع جان ایمانت را

عمر تو مانند همیان زر ست — روز و شب مانند دینار و درست — می شمارد بیدهر زر بی وقوف — تا که خالی گردد و آید خسوف

گر ز کوهستانی و نه نهی بجای — اندر آید کوه زان دامن ربای — پس منه بر جای هر دم را عوض — تازو اسجد و اقترب یابی غرض

در تمامی کارها چندین مکوش — جز بکاری که بود در دین بکوش — عاقبت تو رفت خواهی ناتمام — کارهایت اندرون تو خام

دین عمارت کردن گور و لحد — فی لسنگ ست و نه چوب و نی لبد — بلکه خود را در صفا کوری کنی — ور منی آن کنی دفن این منی

خاک او کردی مدفون غمش — تا دست یابد مدد ها از دمش — گور خانه قبه ها و کنگره — نبود از اصحاب معنی آن سره

بنگر اکنون رنگ اطلس پوش را — هیچ اطلس هست گیرد هوش را — در عذاب منکرست آن جان او — کژ دوم غم در دل غمدان او

از برون بر ظاهرش نقش و نگار — وز درون اندیشه هایش زار زار — وان یکی بینی دران لحد کهن — چون نبات اندیشه و شکر سخن

رجوع بحکایت مسافران و پیل بچگان ست

گفت ناصح بشنوید این پند من — در شکار پیل بچگان کم روید — تا دل و جان تان نگردد ممتحن

باگیاه و برگها قانع شوید — من مرون کردم ز کردن دم نصح — جز سعادت کی بود انجام نصح

من به تبلیغ رسالت آمدم — تا رهانم من شما را از بدم — این مباد اکه طمع تان ره زند — طمع برگ زین جهان تان بر کند

این بگفت و خیره باز گردو رفت — گشت قحط و جوع شان در راه رفت — ناگهان دیدند سوی جاده — پور فیلی فربهی نوزاده

اندر افتادند چون گرگان مست — پاک خوردند و فرو شستند دست — که حدیث آن فقیر شان بود یاد

از کبابش مالغ آمد آن سخن — نجت نو نخبند ترا عقل کهن — آن گرسنه پاسبان آن همه

دید پیلی سهمناکی بس رسید — اولا آمد سوی حارس دوید — هیچ بوی ز و نیامد ناگوار

چند بار گرد او برگشت و رفت — بوی میکرد آن و هانش استبار — بوی می آمد دراز ان خفته مرد

گز کباب پیل زاده خورده بود — مر لب هر خفته را بوسی کرد — بر در آمد و بنبودش زان شکوه

بر هوا انداخت هر یک را بگزاف — در زمان او یک بیک را زان گروه — تا نیارد خون ایشانت بزد

تا همی مرد بر زمین میشد شگاف — ای خورنده خون خلق از زره مگرد — فیل بچه خوارها را کیفر کشد

زانکه مال از زور آید در یمین — مادران فیل بچه کین کشد — پیل داند بوی خصم خویش را

فیل بچه میخوری ای بادخوار — بوی رسوا کرد مر اندیشه را — پیل داند بوی خصم خویش را

آنکه یابد بوی رحمن از زمین — چون نیابد بوی باطل از سمن
هم بیابد لیک پو نشاند ورا — بوی نیک و بد برآید بر سما
همرو الفاظ من زشتست میشنود — تا بجوید ان گردون می رود
گر خوری سوگند من کی خورده ام — از پیاز و سیر تقوی کرده ام
پس دعا هارد شود از بوی آن — آن دل کژ می نماید از زبان
گرچه بیشک کژ نبود معنیست راست — آن کژی لفظ مقبول خداست

در بیان خطای محبان که بهتر از صواب بیگانگانست

آن بلال صدق در بانگ نماز — این خطا اکنون کی آغاز بناست
تا نگفتندی پیمبر نیست راست — ای نبی وای رسول کردگار
عیب باشد دین و صلاح — لحن خواندن لفظ حی علی الفلاح
کای حسان تن دعای بلال — بهتر از صد گوی قیل و قال
گر نداری تو دم خوش در دعا — امر کردن حق تعالی بموسی علیه السلام که بدهانی
بهر این فرمود با موسی خدا — خوان مرا که بدان دهان گناه نکرده باشی
کای کلیم الله زمن می جو پناه — بادهانی که نکردی تو گناه
آنچنان کن کاد هانها مر ترا — در شب و در روز ها آری دعا
یاد هان خویشتن را پاک کن — روح خود را جامه چالاک کن
می گریزد صدها از صد ها — شب گریزد چون برافروزد ضیا

در بیان آنکه الله گفتن نیازمند عین لبیک گفتن حق است

آن یکی الله می گفتی شبی — چند گوئی آخر ای بسیار گوی
گفت شیطانش خموش ای خواجه تو — این همه الله گفتی از عتو
می نیاید یک جواب از پیش تخت — چند الله میزنی بارد نمی نخت
گفت بین از ذکر چون وا مانده ام — او شکسته دل شد و بنهاد سر
گفت خضرش که خدا گفت این بمن — چون بگفتا نی ازان کش خوانده ام
گفت خضرش که بگو اے ممتحن — گفت لبیکم نمی آید جواب
فی تو در کار من آورده ام — که بریو با او بگو اے ممتحن
ترس و عشق تو کمند لطف ماست — گفت آن الله تو لبیک ماست
بر دهان بر لبش قفل ست و بند — فی تو در کار من آورده ام
تا نمالد با خدا وقت گزند — حیله ها و چاره جوئیهای تو
در همه عمرش ندید او رد و رد — داد مر فرعون را صد ملک و مال
تا نمالد سوی حق آن بدگهر — داد او را جمله ملک این جهان
تا نکرد او دعوی عز و جلال — حق نداد شش هیچ در بیخ آن دهان

چون نیابد از دهان ما بخور
می زند بر آسمان سبز فام
در سخن گفتن بیاید چون پیاز
بر دماغ همنشینان بر زند
چوب دبا شد جزای هر دعا
آن چنان معنی نیرزد یک قسو
حی راهی خواند از زوی نیاز
یک مؤذن کو بود افصح بیار
یک دو مرمزی از عنایات نهفت
وانگویم ز آخر و آغاز نان
رد و عاصی خواه از خوان صفا
وقت حاجت خواستن اندر دعا
گفت مارا از دهان غیر خوان
از دهان غیر بر خوان کای اکه
رخت بر بند و برون آید پلید
نی پلیدی ماند و نی آن دهان
تا که شیرین گردد از ذکر شن لبی
خود یکی الله را لبیک کو
وید در خواب او خضر را در حضر
زان همی ترسم که باشم رد باب
این نیاز و سوز و درد و پیک ماست
جذب باید و کشاد آن پای تو
ز انکه یار بی گفتنش داند نیست

۱۵ اخسئوا اشارة بآیه قصر در صورة مؤمنون حکایت قال خسئوا اهل الکلام کرخطاب حق سبحانه تعالی با اهل جهنم فرموده است

زانکه در وی رنج بار آن جهان — شد نصیب وی و شادیش مهان — در دو آمد بهتر از ملک جهان — تا بجوانی تو خدا را در نهان

خواندن بادیه را بانگ مرگ است — خواندن بادیه را بانگ مرگ است — آن کشیدن بر لب آواز را — یاد کردن مبدء و آغاز را

آن شده آواز صافی و حزین — کای خدا کی مستغاث و یا معین — نالهٔ سگ در رهش بی جذبه نیست — زانکه هر راغب اسیر رهبر نیست

چون سگ کهفی که از مردار رست — بر سر خوان شهنشاهان نشست — تا قیامت میخورد او پیش غار — عار فانه آب رحمت بی قفار

ای بسا سگ کو ست کو را نام نیست — لیک اندر پرده بی آن جام نیست — جان بده از بهر این جام ای پسر — بی جهاد و صبر کی باشد ظفر

صبر کردن بهر این بود جد و رواج — صبر کن کالصبر مفتاح الفرج — زین کمین بی صبر و خرمی کس نجست — حزم را خود صید باشد پای دست

حزم کن از خورد کین هر بن گیاست — حزم کردن سوز و نور اولیاست — گاه باشد کو بهر بادی جهد — کوه کی مر باد را او زی نهد

هر طرف غولی همی خواند ترا — کای برادر راه خواهی این بیا — رهنمایم هم رهت باشم رفیق — من قلاوز توام در راه تو ضیق

نی قلاوز ست و نی راه داند او — یوسفا کم رو سوی این گرگ خو — چرب و نوش و دانه ها ی این سرا — چرب و نوش و دانه ها ی این سرا

که نه چربی دارد و نی نوش او — سحر خواند می دمد در گوش او — خانهٔ آن تست و تو آن منی — خانهٔ آن تست و تو آن منی

حزم آن باشد که گوئی تحمام — یا سقیم و خسته این دخمه ام — یا سرم در دست و در سر بس بر — یا مرا خواندست آن خالو پسر

زانکه یک نوشت دهد بانیشها — که بکارد در تو نیشش ریشها — زر اگر پنجاه یا شصت ت دهد — ما بیا او گوشت در شست ت نهد

گرد هر خود که دهد آن پر حیل — جوز پوسیدست و گفتار دغل — صد هزاران عقل را یک شمر او — صد هزاران عقل را یک شمر او

یار تو خر چین تست و کیسه ات — گر تو را این شیخ مجوز دیسه ات — دین بر دیها همه آفات تست — دین بر دیها همه آفات تست

حزم آن باشد که چون دعوت کنند — تو نگوئی مست و خواهان منند — که کنند صیاد در مکمن نهان — که کنند صیاد در مکمن نهان

مرغ مرده پیش نهاده که ابن — میکند آواز و فریاد و امین — جمع آید بر درد شان پوست او — جمع آید بر درد شان پوست او

جز مگر مرغی که حق دادش خرد — تا نگردد کیسج از ان دانه ملق — حزم را مگزار و محکم کن تو دین — حزم را مگزار و محکم کن تو دین

زانکه بی خرمی شفاوت فوج فوج — دین تو داند دست و در مکر و دهه — تا شوی غازم بر اهی محفوظ و مین — تا شوی غازم بر اهی محفوظ و مین

فریفتن روستائی شهری او دعوت کردن او را بدیه و الحاح

ای برادر بود اندر ما مضی — خرگهی اندر کوی آن شهری زدی — شهر بی یار و ستائی آشنا — شهر بی یار و ستائی آشنا

روستائی چون شنو شهر آمدی — دو سه روزه ماه مهمانش بدی — برد کان او و برخوانش بدی — برد کان او و برخوانش بدی

هر حوائج را که بودش آن زمان — رایگان بستدی ز دکان دان — هیچ می نامی شنودی فرجه جو — هیچ می نامی شنودی فرجه جو

الله الله جمله فرزندان بیار — کاین زمان گلشن ست و نو بهار — تا بنبندم خدمتت را من کمر — تا بنبندم خدمتت را من کمر

خیل و فرزندان قوت را بیار — یابتا البستان بیا وقت بهار — گشت زار و لاله و نسرین بود — گشت زار و لاله و نسرین بود

وعده دادی خواجه او را و فی حال — در بهاران خطهٔ دهی خوش بود — عزم خواهی کرد آمد راه دی — عزم خواهی کرد آمد راه دی

او بهانه ساختی کاسال امان — او بهر سالی همی گفتی که کی — از مهمات آن طرف خواهم دوید — از مهمات آن طرف خواهم دوید

گفت هستند آن عیالم لطف کن — بهر فرزندان تو ای اهل بر — باز هر سالی چو لکلک آمدی — تا مقیم قبه بر شهری شدی

خواجه هر سالی ز مال خویش — خرج او کردی کفیل حال خویش — آخرین کرت سه ماه آن پهلوان — خوان نهاد و خلق را بنواخت آن

از خجالت باز گفت او خواجه را — چند وعده چند بفریبی مرا — گفت خواجه جسم جانم حامل است — لیک هر تحویل اندر حکم هست

آدمی چون کشتی است و بادبان — تا کی آرد باد را آن بادران — باز سوگند آن ز آتش کی کریم — گیر فرزندان بیا بنگر نعیم

دست او بگرفت سه کرت با جهد — کالله الله تو بیا بنمای جهد — بعد ده سالی هر سالی چنین — لابه ها و وعده های شکرین

کو دکان خواجه گفتندای پدر — ماه و سال و سایه هم دارد اثر — حق ها بردی تو ثابت کرده — رنج ها در کار او بس برده

او همی خواهد که بعضی حق آن — گر دراز آید چو مهمان شد گران — لب ز هیبت کرد ما را او نهان — که کشیدش سوی وی لابه کنان

گفت حق ست این ولی ای سیبویه — آتش من شهر من احسنت الیه — دوستی تخم دم آخر بود — ترسم از زشتی که او فاسد شود

صحبتی باشد چو تیغ شیر قطوع — همچو در بستان وی در زه وع — صحبتی باشد چو فصل نوبهار — زود عار تها و دخل بی شمار

خرم آن باشد که ظن بد بری — تا نگردی وشوی از بدبری — خرم سوء الظن گفته ست آن رسول — هر قدم را دام می دان ای فضول

روی صحرا ست همه دار و فراخ — هر قدم را دام ست ای مرد مناخ — آن بر کو هی رود که دام کو — چون بتازد وحش افتد در گلو

آنکه می گفتی که کو یک بین — بی کمین و دام صیادی بیار — دنبه کی باشد میان کشت زار

آنگه گستاخ آمدند اندر زمین — استخوان های کله هاشان ببین — استخوان شان را بپرس از مامضی

تا بظاهر بینی از ستان گور — چون فرو رفتند در بیداد غرور — ور نداری چشم بست آور عصا

آن عصا حزم و استدلال ست — چون نداری وحی بده می کن مشورت — بی عصا کش در سفر هرزه مایست

گام ز انسان کز نابینا سند — تا که پای از سنگ و از چه وارهد — می نهد پا تا نیفتد در خباط

ای ز دودی جسته در ناری شده — قصهٔ اهل سبا و طاغی کردن نعمت ایشان راه در سیدن شومی طغیان و کفران و بیان فضیلت شکر و وفا — لقمه حسبته لقمه باری شده

تو نخواندی قصهٔ اهل سبا — سوی طغیان و کفران و بیان فضیلت شکر و وفا — یا بخواندی و ندیدی جز صدا

از صدا آن کو به خود آگاه نیست — او همی بانگ کند بی گوش و هوش — چون خموش گردی تو او هم شد خموش

داد حق اهل سبا را بس فراخ — صد هزاران قوم را او نهاد و باغ — شکر آن نگذاشتند آن بدکران — در دو فاکنده فتادند از سگان

هر سگی را لقمه ای زد در دهن — چون سد بر در رهی بندد مکر — پاسبانی حارس در می شود — گر چه بر دی جور و سختی میرود

هم بدان در ماشتند و هم بدان — کفر و انکر کرد غیر اختیار — در سگی آید غریبی در دو شب — آن سگانش میکنند آدم ادب

گه بر د آنجا که اول منزل ست — حق آن نعمت کردگان دل ست — میگزندش که بر د بر جای خویش — حق آن نعمت فرو گذارد پیش

از دو دل اهل دلان آبی بجوشد — چند در شیدی بود شد چشمه ات — پس غذای جمله سکر بنجود ی — از در اهل دلان بر جان زدی

باز این در را رها کردی ز حرص — گر دو هر دکان همی گردی ز حرص — بر در آن مهمان چرب بیگ — می دوی بهر پدید مرده ریگ

حاشیه: ۱۵ زد خفیف — ۱۶ نهضت چاکر — ۱۷ دوندهٔ زندو — ۱۸ گوینده ۱۲ — ۱۹ اشاره بحدیث — ۲۰ الخرم سوء الظن — ۲۱ ست اجابت — ۲۲ دیگ گذاردن — ۲۳ من الخرم سوء الظن — ۲۴ ۱۲ اشاره — ۲۵ بیت دوستی تخم دم آخر بود — ۲۶ لقد کان لسبا — ۲۷ سد مأرب کلم ۱۲

جمع آمدن اهل آفت هر صباحی بر در صومعه حضرت عیسی علیه السلام جهت طلب شفا بدعای او

چرلبش آنجا دان که جان فربه شود — از ضریر و شل و لنگ و اهل دلق — کار نا امید آنجا به شود
صومعهٔ عیسی است خوان اهل دل — بر در آن صومعه عیسی صباح — هان و هان ای مبتلا این را مهل
جمع گشتندی همه اطراف خلق — جوق جوق مبتلا دیدی تو آن — تا بهم ایشان نماند از چناح
او چو فارغ گشتی از اوراد خویش — چار گاهه بیرون شدی آن طبیب — شسته بر در ها امید و انتظار
گفتی ای اصحاب آفت از خدا — حاجت و مقصود جمله شد روا — سوی غفاری و اکرام خدا
جملگان چون اشتران بسته پای — که کشانی زانوی ایشان برای — از دعا دی شد ندی با دوان
جمله بی درد و الم بی رنج و غم — خوش دوان و شاد مان سوی خوان — از دم میمون آن صاحبقران
آن سوی تو بسی آفات خویش — چند آن گنج تو رهوار شد — چند جانت بی غم و آزار شد
ای غفل رشته بر پای می بند — تا ز خود هم گم نگردی ای لوند — یاد ناورد آن عسل نوشی تو
لاجرم آن راه بر تو بسته شد — چون دل اهل دل از تو خسته شد — همچو ابری گریه ها می زار کن
تا گلستان شان سوی تو بشگفد — میوه های پخته بر خود وا کند — با سنگ کهف آن شدی حواجت روا
چون سگان هم مر سگان را ناصح اند — که دل اندر خانه لا اول پهند — سخت گیر حق گزاری را مران
می گزندش کز ادب آنجا رود — در مقام اولین مصلح شود — با ولی نعمت باغی مشو
در همان در همچو حلقه بسته باش — پاسبان چابک و برجسته باش — بیوفائی را مکن بیهوده فاش
در سگان را چون وفا آمد شعار — روسگان را ننگ و بد نامی سیار — بیوفائی چون سگان را عار بود
حق تعالی فخر آورد از وفا — گفت من آنم که نبود غیر نا — بیوفائی دان و فا یابد حق
نور را هم نور شو با نار نار — جای گل گلباش جا خار خار — حق یاد در بعد از ان شد کان کریم
صورتی کردت درون جسم او — داد و حملت در آرام و خو — همچو جزو متصل دید او ترا
تا کرا باد ربر تو راند از نهفت — پس حق حق سابق آرا دریود — متصل را کرد تدبیرش جدا
یا بد رکردش قرین آن خود نگیر — ای خداوندا ای قدیم احسان نو — هر که آن حق را نداند غریبود
زانکه حق من نمیگردد کهن — یاد کن لطفی که کردم آن صبوح — آنکه دانم و انکه نی هم آن تو
دام از طوفان باد موجهای آن — آب و آتش خود زمین بگرفته بود — با شما از حفظ در گشتی نوح
در وجود جسم تو جد تمان — چون شکر بر شپ پاید چون نیم — موج او مر اوج گهر را می دهد
از گمان بد به نسوی تیر وی — من نسوی بیوفائیها بری — کارگاه خویش چون ضایع کنم
همچو خود دانی پیش همچون خود تو — بس گمی فتی یارد همان رفت — گر ترا گویم که گوگوری گرفت

ف ۱ حاجت این جهانیان باشد روا و این دعا کردی خدا و نه جمله صحت یافتند و از گفتهٔ ی خدا و نه جمله صحت یافتند و از گفتهٔ ی خدا و نه جمله صحت یافتند و از گفتهٔ ی خدا

یار نیکیت رفت بر چرخ برین — یار فسقت ماند در قعر زمین
دست می‌آویز هر دم یک دمی — کو مشو باشد از بالا و زیر
با تلون باشد در مکر و بیگمان — چون بهانه‌ساز از دکان
چون جفا آری فرستد گوشمال — ناز نقصان و از وی سوی کمال
آن ادب کردن بود یعنی لکن — هیچ تحویلی از آن عهد کهن
رنج مستعدات شود محسوس نقاش — تا نگیری این اشارت را بلاش
لفظ من اعرض عنها عن ذکرنا — عیشته ضنکا و نحشره اعمی
او همی گوید عجب این قبض چیست — قبض آن شاهد که برتر گریست
قبض دل قبض خدایان شد لاجرم — گشت محسوس آن معارف علم
قبض بسط اندر روان نبود شمار — زانکه سر جمله میرد در زمین

نو بهاندی در میانه همچنان — نی چو قارون در زمین اندر رود
او برآرد از کدورتها صفا — بر تو قبضی آید از رنج و تپش
پیش از آن کاین قبض تبضی نخیری شود — در معاصی قبضها دلگیر شد
وز چو مال کسان او می برد — قبض و دلتنگی دلش را می خلد
چون بدین قبض التفاتی کم کند — قبض بیخ هست و برآرد شاخ و بیخ
چونکه بیخش موجود و روش بکن — تا نروید زشت خاری در چمن
بسط دیدی بسط خود را آب ده — چون برآید میوه با اصحاب ده

باقی قصهٔ اهل سبا

باز گردد قصهٔ اهل سبا — باز گو تا باز گویم مرحبا
آن سبا نام اهل صبا بود و ذخام — که کنی با محسن خود تو جدال
گفت نبی با مدر این بیکوی — من نخواهم چشم زودم کور کن
پس شبانگه گفتند با همدیگر — نی زبان خوب دهن و امن و فراغ
شهر ما نزدیک و هم بیگانه‌ایست — فاذا جاء الشتا انکرذا
فصل پر نعمت بحال اژدر است — کلما نال الهدی انکره
نفس نعمت زان شکفته و شکفت — در خلد از زخم او توکی رهی
آتش ترک هوا در بحار زن — که به پیش ما و با به از صبا
تا سحاب شان در سیحت آرند — تخم فسق و کافری می کاشتند
چون قضا آید شود تنگ این فضا — گفت اذا جاء القضا ضاق الفضا
چشم بسته میشود وقت قضا — آن عبارت زان سعادت دور کرد
سوی قارون رفت مردی غبار — دیدکرد و گرگ چون زاری نکرد
او نمیداند که گرگ این را — می بداند ترک می گوید چرا
مغز حیوانات بود ای شیر را — بوی شیر خشم و دیدی باز کرد

بانگشتند آن گروه از کرد و گرگ — گر منت بعد گر گ آمد مترگ
چند چوه اشان نخواند و نماند — خاک غم در چشم چوپان میزنند
طعمهٔ گر گیم و آن یار نے — هیزم ناریم و آن عار نے
بهر مظلومان همی کند مد چاه — در چه افتاد نمی گفتند آه
کیست آن یوسف دل حق جوی تم — چون اسیرے بسته اندر کوی تو
پیش او گوساله بریان آوری — که کشی او را بکهدان آوری
زین شکنجه و امتحان آن مبتلا — میکند از تو شکایت با خدا
داد تو داد اهم از هر بیخبر — کای خدا فریاد ازین گر گ کهن
احمدم وا مانده در دست یهود — او همی گوید که صبرم شد فنا
با ذلافت کافران را تاب نیست — ای سعادت بخش جان انبیا
حال این نیست که خود زان سوست — این فراق اندر خور اصحاب نیست
صبح نزدیک است خامش دم مزن — چون بود بی تو کسے کان تو است
کوشش ما چون که کوشتهاے تو — کاندر آمد وقت بیرون آمدن
حیلهٔ ما مکر و غا باز لیش ران — هر چه از یارت جدا اندازد آن
قصهٔ اهل سبا یک گوشه نه — بقیهٔ قصهٔ رفتن خواجه بدعوت روستائی بده

روستائی در تملق شیوه کرد — تا که خرم خواجه از کالیوه کرد
هم از ینجا کودکانش در رسیند — از پیام اندر پیام او خیره شد
آن شب بازی بلکه جانبازیست آن — نرقع لعب بشادی می زدند
اگر بود آن سود صد در صد گیر — همچو یوسف کش تقدیر عجب
زانکه بر بانگ دهل رسان تنگ — هر چه از یارت جدا اندازد آن
مانده پیغمبر بحالت در نماز — این شنو که چند زان خبر کرد
قد نضضتم نحو فج اثما — گفت اصحاب نبی را گرم و سرد
صحبت اخیر من اهل و مال — زان جلیب صرفه ما ایشان زدند
آنکه گندم را نخورد و روزی او — چون متان ببرید از ریا نیے
بگزوید بط را از آب خیز — وان رسول حق را بگذاشتند

دعوت کردن بازبطان را از آب بصحرا

گر منت بعد گر گ آمد مترگ — بر درید آن گوسفندان را بخشم
خاک غم در چشم چوپان میزنند — که بر دما خود نه تو چوپان نیم
هیزم ناریم و آن عار نے — حیلتے بد جا ملیست در دماغ
در چه افتاد نمی گفتند آه — پوستین یوسفان بیگانگان
چون اسیرے بسته اندر کوی تو — جبر ئیلے را بر استون بسته
که کشی او را بکهدان آوری — که نجات انیست جز الوت پوت
کای خدا فریاد ازین گر گ کهن — گوید ای نانک وقت آمد صبر کن
او همی گوید که صبرم شد فنا — در فراق روے تو یا ربنا
ای سعادت بخش جان انبیا — یا بکش یا باز خوانم یا بیب
کافران گویند در وقت عذاب — هر یکے یک لیتنے کنت تراب
حق همیگوید که آری ای نژند — لیک بشنو صبر آور صبر به
یک بلاشان میرسد تو کم خروش — من همی کوشم پے تو تو مکوش
این تحمل کن و خاموش شو — کمتر کن جنبان زبان گوش شو
شد زصد این بار کرد ای بارگرد — روستائی خواجه را بین خانه برد
وان بگو که خواجه چون آمد بده — تا زلال خرم خواجه تیره شد
نرقع لعب بیرون از ظلال ب — مشنو آنرا کان زبان دارد زبان
گفت اصحاب نبی را گرم و سرد — این شنو که چند زان خبر کرد
زان جلیب صرفه ما ایشان زدند — تا نیاید دیگران ارزان خرند
چون متان ببرید از ریا نیے — گفت طبل لهو باز رگانیے
وان رسول حق را بگذاشتند — بهر گندم تخم باطل کاشتند
که منم رزاق خیر الرازقین — خود نشد حرص شما را این یقین
که ز دستاد ست گندم آسمان — از پی گندم جدا گشتید از ان
تا به بینی دست ها را قند ریز — تا که بینی دست ها را قند ریز

---

۱۲ کسے را بجز ذات بے نیاز محتاج نباشد و ہر کہ محتاج نیست او را قوت ندہد

بسط عائق گوید پیش کامی یابد او
باز اگوید رو رد باز گرد و
حصن ها را قند و قلعه بستان ترا
خواجهٔ عازم بسی عذر آورید
گفت اینم کارها دارم مهم
من نیارم ترک امر شاه کرد
تو رو اداری که آیم سوی وی
زین نمط او صد بهانه باز گفت
چون گریزد این بین از آسمان
آتش از خورشید می بارد برو
او شده تسلیم او ایوب وار
چون خلقتا کم خلقید من تراب
جمله دیگر تو خاکی پیشه گیر
گندم از بالا بزیر خاک شد
اصل نعمتها ز گردون تا بخاک
پس صفات آدمی شد آن جماد
جملهٔ جزو در تحرک در سکون
چون قضا آهنگ سیر نجات کرد
اعتماد شش بر ثبات خویش بود
اهبان کی فهمند از دریا برون
جز کسی کاندر قضا اندر گریخت
قصهٔ اصحاب بمروان خوانده
حیله میکردند کز دم نیش چند
شب همه شب می جگیدند مرکب
با گل اندر آمیده اسکالیدهٔ گل

آب ما را حصن این جو و سرور
از سر ما دست دار ای پای مرد
من نخواهم هدیات بستان ترا
رجوع بحکایت خواجه و روستائی
گر بیایم آن نگردد منتظم
من نتانم بعد پرشه روی زرد
تا برابر وا فگند سلطان گره
حیله ها با حکم حق نفتاد جعبت
چون کند او خویش را از وی نهان
او به پیش آتشش بنهاده رو
کو اسیر م هر چه می خواهی بیار
خاک باشی حسب ادوی و متاب
تا کنم بر جملهٔ سیرانت میر
بعد ازان آن خوشه چالاک شد
زیر آمد شد غذای جان پاک
بر فراز عرش یزدان گشت شاد
ناطقان کانا الیه راجعون
روستائی شهریی را مات کرد
گرچه گه بدنیم سیلش در ربود
دام گیرد مرغ پران را ز بون
خون او را هیچ تدبیری نخیت
قصهٔ اصحاب ضروان و حیله کردن ایشان تا بی رحمت فقیران باغها را قطاف کنند
روی در رو کرده چندین عمر دیر
دستکاری میکنند پنهان ز دل

بید چون باز آمد ای بطان شتاب
باری از دعوت دعوت ترا
چونکه جان باشد نیاید او ت کم
بس بهانه کرد با دیو مرید
زانستارم شاه شب نغنوده است
میرسد از من همی جوید مناص
زنده خود را زین نگردم خون کنم
با قضای آسمان آ چند هیچ
نی مفر دارد نه چاره نی کمین
شهرها را می کند ویران ز آه
چونکه بینی حکم یزدان برمکش
کرد خاکی و منش افراشتم
زانکه از پستی بها لا بر رود
بعد ازان سر ها بر آورد از زمین
گشت جزو آدمی هیچ دلیر
باز از پستی سوی بالا شدیم
غلغلی افگند اندر آسمان
زان سفر در معرض آفات شد
عاقلان گردند جمله کور و کر
بلکه هاروتی بها بل در رود
هیچ حیله نبودت ازوی رها
پس چه در حیله جوئی ماذه
کز بر ند از روزی درویش چند
تا نیاید که خدا دریابد آن
خفیه میگفتند سرها آن بدان
گفت الا یعلم منها کی من خلق

کیف یغفل عن ملیین ند غدا — من بعیانین این مشاو غدا — انبیا قد هبطا او ضعدا — قد تولاه واحسی صعدا

خصیه میکردند اسرار از خدا — آن سگان جاهل از جهل و عمی — گوش کن اکنون صیت خواجه را — کو سوده چون شد و پیدا و جدا

گوش را اکنون ز غفلت پاک کن — استماع هجر آن غمناک کن — تا چها دید از بلا و از عنا — در ره ده چون شد از شهر او جدا

آن یکی را داد کی غمگین رها دهی — گوش را چون پیش دستانش لهی — بشنوی غمهای رنجوران دل — فاقه جان شریف از آب و گل

خانه پر دود دارد پر غمی — مرد را بکشاند صد ساله رهی — گوش تو او را چو راه دم شود — رود تلخ از خانه او کم شود

غمگساری کن تو با ما ای روی — کز سبوی رب اعلا می روی — این ترد حیص و زنانی بود — کونه بگذارد که جان سوی رود

این بدانستند و این بدین سبق میکشد — هر کسی گوید سبق راه رشد — این ترد عقبه راه حق بست — ای خنک آنرا که پیش مطلق است

بی ترد دمی رود در راه راست — ره نمیداند بجو کاو شن کجاست — کام آهو را بگیر و رو معاف — تا رسی از کام آهو تا بناف

زین روش بر اوج انور می روی — ای برادر گر بر آوزی روی — نی ز دریا ترس و نی از موج و کف — چون شنیدی تو خطاب لاتخف

لاتخف ان چونکه خوف از حق بود — نان فرستد چون فرستادت یلیق — خوف آن کس راست کو را خوت نیست — غصه آن کس را کس اینجا طوت نیست

رواں شدن خواجه بسوے وہ بہمانے

خواجه در کار آمد و تجهیز ساخت — رخت را بر گاو عزم انداختند — شاد مانان و شتابان سوے ده — که بری خوردیم ازده مژده ده

اهل و فرزندان سفر را ساختند — یار ما آنجا کریم و دلکش ست — با هزاران آرزو ان خوانده است — بهر ما غرس کرم بنشانده است

مقصد ما را چراگاه خوش ست — از بر او سوی شهر آریم باز — بلکه باغ ایثار راه ما کنند — در میان جان خود جان جا کنند

ما ذخیره ده زستان دراز — عقل سیگفت از دو دل لاتفرحوا — من رباح الله کو نوار الجنین — ان ربی لا یحب الفرحین

عجلوا اصحابنا کی تر بجوا — کل آت مشغل الیاکم — شاد از وی شو مشو از خود دمی — کو بهار است و دگر ماه دی

انوجوا هونا ما آتا کم — گرچه تخت و ملکت ست و تاج تست — شاد از غم شو که غم دام بقاست — اندرین ره سوے بستے از لقاست

هر چه غیر اوست هستی را سبب — غم یکے کنج ست و رنج تو چو کان — لیک کی در گیرد این در کودکان — جمله باخر کو بهم تنگ می شوند

ای خران کو را نسوزد اهمهات — در کمین این سوے نوآن شاهات — تیرها بران شده لیکن کمان — گشت پنهان از ده چشم مردمان

تیرها بران کمان پنهان و غیب — بر جوانی میرسد سدیر شیب — گام در صحرای دل باید نهاد — زانکه در صحرای کل نبود کشاد

ایمن آباد ست دل ای مرد راه — حصن محکم وضع ایمن از امان — گلشن خرم بکام دوستان — چشمه ها و گلستان در گلستان

عج الی القلب و سر یا ساریه — فیه اشجار کروعین جاریه — ده مرو ده مرو را حمق کند — عقل بے نور و بے رونق کند

خواجه پندارد که روزی ده دهم — این نمیداند که روزی ده دهد — قول پیغمبر شنو ای مجتبے — کو ز عقل آمد وطن در روستا

هر که روزی باشد اندر روستا — تا بماند عقل او ناید بجا — از حشیش و جز اینها چه رود — کو ز عقل آمد وطن در روستا

وانکه ماهی باشد اندر روستا — روزگاری باشدش جهل عمی — وه چه باشد شیخ و اهل آن شده — دست در تقلید و در جهلت زده

پیش قهر عشق گلهای جواس — چون خزان چشم بسته در حواس — این مکن صورت افسانه گیر — بل تو در دانه تو گندم دانه گیر

گر بدر ره نیست این بر بستان — گر بدانستی ره انبیو بران — ظاهر عشق گر چه ظاهر کش بود — عاقبت ظاهر سوی باطن رود

اول هر آدمی خود صورت است — بعد از ان جان کو جمال سیرت است — اول هر میوه جز صورت کی است — بعد از ان لذت که معنی دی است

اولا خرگاه سازند و خرند — ترک را زان پس بهمان آورند — صورت خرگاه و آن معنی ست کی — معنیت ملاح و آن صورت چو فلک

رفتن خواجه به قومش بسوے ده

سهر حق این را رهاکن یک نفس — تا خر خواجه بجنباند جرس

خواجه و بچگان جهازی ساختند — بر شتوران جانبی تاختند — شاد مانه سوی صحرا راندند — ساز و اکی تغنوا بر خواندند

کر سفرها بنده گنجور و شود — بی سفرها ماه کی خوشتر شود — از سفر بیدق شود فرزین و فاه — وز سفر یابید یوسف صدر راه

روز رو ے از آفتابی سوختند — خوب گشته پیش ایشان باز زشت — از نشاط ده شده ره چون بهشت

تلخ از شیرین بدان خوش میشود — منظل از معشوق خرما می شود — خانه از بهر محاند صحرا ے شود

ای بسا از نار زندان جایگاه — ای بسا حال گشته بیخ ریشم — از بلای لهر سر روی خویش

بر امید گلعذار ے ماه وش — خواجه تا شب برد کانی چار میخ — زانکه سر ے دارد آن دلبر بدست

تا کو شب آید ببوسد روی ماه — هر کرا بامرد سودا ئے بود — بر امید زنده سیلی بود

آن سه در گه روی آورده بچوب — بر امید عذرت مه روے خوب — کو نگردد بعد روزے دو جفا

هین مکن بس نفس را رنجسی — دار یت باشد در اد آن موسمی — افس تو با مادر و با بابا کجاست

افس تو بادایه و لالا چه شد — گر کسے شاید بغیر حق عضد — افس تو باشیر و با پستان نماند

آن شعاعی بود بر دیوار شان — جانب خورشید رو آرد آن شعاع — بر همان چیزے که افتد آن شعاع

عشق تو بر هر چه آن موجود بود — آن ز وصف حق چو زاده دود بود — چون نری با اصل رفت و من کاند

طبع میرآید طلاق او بخواند — پشت بر وے کرد و دست از وی فشاند — از زنا زاده و صفاتش پاک بش

کان شیے خود در قلبها عاریتی ست — زیر زینت مایه بے زینتی ست — از زری خو کشتن مفلس مباش

نور از دیوار تا خور مے رود — تو بدان خور رو که هرگز میرود — از جهالت قلب را کم گوی خویش

معدن بے شبه نباشد والسلام — کے شناسد معدن آن گر گشت گم — تشنه آن کان را و توهم کان میرود

همچنین هندان و قوم ساکنان — سوے آن دولاب چرخے مے زدند — چون نبید زرد ایشان مے برید

هر کسے کز هند بود و مے وزید — گو نثار روح روان مے بردید — هر کرا مے آمد زده او سوی او

قصهٔ نواختن مجنون آن سگ را که مقیم کوی لیلی بود

که تو روی یار ما را دیدهٔ — پس تو جان جان ما را دیدهٔ

همچو مجنون کو سگ لیلی نواخت — بوسه بر سر شی و آن شیرین گداخت — گرد او میگشت چاپان در طواف — همچو حاجی گرد کعبه بی گزاف

۲۰۰۱ بر بستن گنبد و ۲۰۰۲ نوشتن نسخه فاضل نسخت لیکن با سیاق تاریخ نسخه بود و ۲۰۰۳ در گه یعنی در دو گه که نزدیک باشد

هم سر و پایش همی بوسید و ناف
هم جلاب شکرش میداد صاف

پوز سگ دائم پلیدی می خورد
مقعد خود را لیب می استرد

گفت مجنون تعبیه نقشی و تن
اندر آ بنگر تو از چشمان من

همتش بین و دل و جان و شناخت
کو کجا بگزید و مسکنگاه ساخت

آن سگی که گشت در کویش مقیم
خاک پایش به ز شیران عظیم

آنکه شیران مر سگانش را غلام
گفتن اسکان نیست مثل اسلام

صورت خود چون شکستی صورتی
صورت گل را شکست آموختی

سنبه صورت شد آن مرغ جلیم
کوبه می شد بگفتار سقیم

از کرم دانست آن مرغ حریص
دانه را بادام لیکن شد مجیص

مرغکان را طمع دانه شادمان
سوی آن تزویر پران دوان

مختصر کردم چو آمد وعده دید
خود نبود آن وعده دیگر گزید

هر که گیرد پیشهٔ بی او ستا
لیشخندی شد بشهر و روستا

هر که نازد سوی کعبه بی دلیل
همچو این سرگشتگان گردد ذلیل

مال را یا بد که کسبی میکند
نادری باشد که بر گنجی زند

اهل تن را جمله علم بالقلم
واسطه افزاشت در بذل کرم

اندرین ره رنجها دید مدتاب
چون عذاب مرغ خاکی اندر آب

بعد ماهی چون رسیدند آن طرف
رسیدن خواجه و قومش بسوی ده و نادیده و ناشناخت آوردن روستائی ایشان را

روستائی بین که از بد نیتی
روی پنهان میکند زایشان هنوز

رویها باشد که دیوان بر پلاس
بر سر سن نشسته باشد چون عروس

در چنان رو می خبیث عاصیه
گفت یزدان نسمعنا بالعصیه

در فرو بستند اهل خانه اش
خواجه شد زین کجروی و بوالعجب

بره روش ماندند ایشان بیخبر روز
شب بسر ما روز خود خورشید سوز

با لیمان بسته نیکان اضطرار
شیر و ماسی خورد از جوع زار

گفت باشد من چه دانم تو یکیی
یا بلیسی یا قرین با یکیی

بوالفضولی گفت کای مجنون خام
عیبها سگ بسی او مه شمرد

گاین طلسم بسته معلوم است این
عیبدان از غیبدان بودی بپرد

او سگ فرخ رخ کهف من ست
پاسبان کوچهٔ لیلی است این

آن سگی که باشد اندر کوی او
بلکه او هم ورد و هم الهف من ست

گر ز صورت بگذری ای دوستان
من بشیرانم کی دهم یک موی او

بعد ازان هر صورتی را بشکنی
جنت ست و گلستان و گلستان

همچو صیدی را ب خیبر بر کنی
همچو مرغی سوی دانه استخوان

سوی دام آن تملق شادمان
غایت حرص ست نی جود و عطا

از کرم دانست مرغ آن دانه را
ترسم ای هر دو که بیگاهت کنم

گر نشادی خواجه آگاهت کنم
زانکه راه دور ناخوشناختند

قرب ماهی ده بده متی اختند
هر دو روزه راه صد ساله شود

هر که در ره بی قلاوز می رود
آدمی سر بر زند بی والدین

جز کزاد باشد اندر خافقین
تا کرا من علم الله آن بود

مصطفائی کو که جسمش جان بود
چون حریصان تگ مرو هستند

هر حریصی هست محروم ای پسر
ور شکر ریزی چنان ناوستا

سیر گشته زده واز روستا
مینوا ایشان ستوران نبی علیه

از مسلمانان نهان اهل قری ست
سیکنند بعد الثنا دالتی

یا مبین آن را چو دید خوش خفتند
از چنان رو که بهر رزق و زیست

همچو خویشان سوی دشتها رفتند
چون به بینی روی او در تو فتند

چون د افتادی بچه تیزی چه سود
چون بپرسیدند و خانه شان نیافتند

بلکه بود از اضطرار و بی زری
لیک هنگام درشتی هم نبود

که غلامم مر مرا نیست نام
فی ز غفلت بود ماند آن خری

همچو نه نیستم پروای تو
او همی دیدش همی گفتش سلام

والهم روز و شب اندر صنع هو

از خودی خود ندارم هم خبر — نیست از هستی سر موئیم اثر — هوش من از غیر حق آگاه نیست — در دل جانم بجز الله نیست

گفت ایمنم با قیامت شد شبیه — تا بر او رشد یقین من اخیه — شرح میکردش که من آنم که تو — لوتها خوردی ز خوان من دو تو

نے فلان وزرت خریدم آن متاع — کل سترجاوز الاثنین شاع — نی تو بودی سالها مهمان من — نے رسیدت بیکران احسان من

ستر مهر ما شنیدند ستند خلق — شرم دارد رو چو نعمت خورد حلق — او همی گفتش چه گوئی ترهات — نے تراد انم نه نام تو نه جات

پنجمین شب ابر باران گرفت — کاسمان از بارشش شد در شگفت — چون رسید آن کار دار استخوان — حلقه زد خواجه که مهتر را بخوان

چون بصد الحاح آمد سوی در — گفت آخر هیبت ای جان پدر — گفت من آن حقها بگذاشتم — ترک کردم انچه می پنداشتم

پنج ساله رنج دید این پنج روز — جان مسکینم درین ره مانسوز — یک جفا از خویش و از یار و تبار — دیگرانی هست چون صد هزار

زانکه دل خو نها و بر جور جفاش — جانش خو گر بود با مهر و وفاش — هر چه بر مردم بلا و شدت است — این یقین دان کین خلاف عادت است

گفت ای خورشید مهر تو ز دل — گر تو خونم ریختے کردم حلال — امشب باران بهاده گوشه — تا بیابے در قیامت توشه

گفت یک گوشه است آن باغبان — هست اینجا گرگ او را پاسبان — تا نزند چون آید آن گرگ ستر گ

گر تو آن خصمت کنی جان آن تست — ور نه جای دیگری فرای جست — وان کمان و تیر در کفم ببست

من نخسپم جار سے زر کنم — گر بر آرد گرگ سر تیرش زنم — آب باران بر سرو در زیر گل

گوشه خالی شد زاو با عیال — رفت آنجا جای تنگ بے محال — از نهیب سیل اندر کنج غار

شب همه شب جمله گویان کای خدا — این سزای آنکه اندر طمع خام — یا کسے کرد از برای ناکسان

این سزای آنکه اندر طمع خام — ترک گوید خدمت خاص کرام — بهتر از عام و زر و گاو ار شان

بنده یک سرور و شندل شنوی — به که بر فرق سر شاهان روی — تو نخواهی یافت ای پاک سبل

شهریان خرده نان نیست بروح — روستائی گنج بی تفتوح — بانگ غولی آمدش بگزید نقل

چون پشیمانی ز دل شد با شقاوت — زان سپس سوئے ندارد اعتراف — بعد ازان سوئے ندارد آه سرد

آن کمان و تیر اندر دست او — گرگ را جویان همه شب سو بسو — گرگ جویان ز گرگ او بیخبر

هر بیشه هر کیک جو پان گرگ بنده — اندران ویرانه شان زخمی زده — از نهیب حمله گرگ عنود

تا نیاید گرگ آسیبے زند — روستائی ریش خواجه بر کند — جان شان از ناف می آید بلب

تا گمان تمثال گرگ آشفته — سر بر آورد از فراز پشته — زو بران حیوان کیه تا افتاد و پست

اندر افتاد ند حیوان باد جست — روستائی ها کرد و کوفت دست — گفت نے این گرگ چون آهرمن است

اندر و اشکال گرگے ظاهر است — شکل او از گرگے او مخبر است — می نماسم مهمان کابے زمی

کشته خر کرده ام را در ریاض — گر مبادت بسط هرگز زانقباض — شخصها در شب نماظر مجبت است

شب غلط بنماید و مبدل کسی — دید صاحب شب ندارد هیچ کسی — هم شبی هم امر و هم باران شرف — این بتان تاریکی غلط آرد شگرف

گفت آن من چو بر دزدیده‌ام — می‌شناسم بادخر کو من‌ست — می‌شناسم چون مسافر زادرا

خواجه چون جست بیامد با شگفت — روستایی را گریبانش گرفت — بنگ دانیون هر دو باهم خورده‌ٔ

در سه تاریکی شناسی بادخر — کابله طرار ستید آورده‌ٔ — چون نماند همره ده ساله را

خویشتن را عارف و دانا کنی — آنکه داند نیم شب گوساله را — در دلم گنجاست جز الله نیست

انچه دی خوردم ازانم یاد نیست — خاک در چشم مردت می‌زنی — کم مرا از خویش هم آگاه نیست

آنکه سُرد ارسے خورد یعنی نبید — این دل از غیر تحیر شاد نیست — در چنین بیخویشیم معذور دار

مستی کاید ز بوی شاه فرد — شرع اورا سوی معذوران کشید — همچو طفل مست و معناً و معتقی‌ست

بارکه بندد در جهان خرکره را — صد خم می در سر و مغزان نکرد — اسپ یابد قط گفت و عقد دست یابد

سوی خود داعی شدم از حق بصیر — من معافم از قلیل و از کثیر — گفت حق لیس علی الاعمی حرج

که زمین را من ندانم ز آسمان — امتحانت کرد غیرت امتحان — هستی نفی ترا اثبات کرد

اینچنین سوگند حق شد را — صد هزاران امتحانست ای پدر — هر که گوید من شدم سرهنگ و مه

گر نداند عامه او را از امتحان — چون کند دعوی خیاطی کسی — افگند در پیش او شه اطلسی

که بر این ما الغلطان فواخ — ز امتحان پیدا شود او را و داد — هر محنت در و نار ستم جدی

خود محنت را در او پوشیده گیر — چون ببیند زخم میگردد هبیر — مست حق ناید بخود از لطمه سوط

باده حق راست باشد نی دروغ — دوغ خور زان روغ خور کان دوغ و روغ — روکه نشناسم تبر را از کلید

بدرگے و سنبلے و حرص و آز — چون کنی پنهان بشبیه اکرمان — آتشے در پنبه یاران نه مے

که بشناسم عسل را از بلیس — بادخر کره شناسم نیم شب — خویش را منصور علاجی کنے

خویش را در هروان کم بین شمر — تو حریف رهزنانے که مخور — ای خری کابن از تو خر باور کند

خویشتن را عاشق حق ساختے — عشق بادیه سیاهے باختے — باز پرّان شد و سوی عقل تاز

تو چو خود را گیج بیخود کرده‌ٔ — خون زکوخون مارا خورده‌ٔ — عاشق و معشوق را در رستخیز

تو توهم می‌کنی از قرب حق — که طبق گردد رسد از طبق — روکه نشناسم ترا از من بچیر

آهن از زر او دمومی می‌شود — موم در دست چو آهن می‌بود — آن نبینی که قریب اولیا

قرب بر انواع باشد ای پدر — میرند خورشید بر کهسار و زر — قرب خلق و رزق بر جمله انام

شاخ خشک و تر قریب آفتاب — آفتاب از بهر دو کی دارد حجاب — لیک کو ان قرب شاخ طوبی

لیک قرب هست باز رشید را — صد کرامت دارد و کار و کیا

قرب حی عشق دارند این کرام — که ازان آگه نباشد بید را

که ثمار پخته از وی می‌چرند

شاخ شمشاد از قرب آن آفتاب — غیر و در نشاک گشتن گو بیاب
بلکه زان مستان که چون می میخورند — عقلهای پخته حیرت می برند
ای نخورده از خیال خام هیچ — همچو مستان حقایق بر مپیچ
گر بدانسوه یابی بعد ازان — گو بدینسو گو بدانسو سر فشان
آن خضر جان کز اجل نهراسد او — شاید از مخلوق استشناسد او
پس یکی سوزن تهی گو در بها — اینچنین در به تن غافل مباد

افتادن شغال در خم رنگ و رنگین شدن و دعوی طاؤسی نمودن در میان شغالان دیگر

آن شغالے رفت اندر خم رنگ — آمد و پوشش رنگین شده
پشم رنگین رونق خوش یافته — جمله گفتند ای شغالک حال چیست
یک شغال پیش او شد کای فلان — پس بجو شیدی ندیدی گرسنه
کالتفات خلق سوے خود کشند — پوست نبود یافت مرد مستهان
در میان بهمان بگفتے کز من — کاین گواه صدق گفتار من است
لاف تو مار ابر آتش بر نهاد — در نمودی عیب و کم خوردی جفا
گفت حق کز کج مجبان گیج شوم — در نگولی عیب خود باری مبش
گر تو نقدی یافتی نکشاد دهان — گفت یزدان از رذالت یا بکین
ز امتحانات قضا ایمن مباش — بلعم باعور و بلیس لعین
ز انکه بودند ایمن از مکر خدا — کاستحانها رفت از ما و منے

دیده خود را سبز و بور و روز — آفتاب آن نگهبر تافته
از نشاط آنرا کرانه کرده — کز ترا در سر نشاطے ملتویست
شید کردی تا شدے از خوشدلان — شیشه کردے تا بمیرد پیشه
صدق و گرمی خود شعار او نیاست — اینچنین شید آورده بے شرمیے

چرب کردن مرد لافی لب سبلت خود را هر بامداد بپوست دنبه
بپوست دنبه یافت مرد مستهان — وبیرون آمد میان حریفان که چنین و چنان خورده ام

لوت چربی خورده ام در انجمن — دست بر سبلت نهادی در نبرد
وین نشان چربی شیرین خود بست — آشکش گفتی جواب بے طنین
کان سبال چرب تو بر کنده باد — گر نبودی لاف زشت ای گرگدا
هم بدے مهمانے یک آشنا — راست گر گفتے وگر کم یا فتے
بنفعن الصادقین صدقهم — کهف اندر کش منجنیقے محتلم
از نمایش زود غل خود را مکش — بر سبال چرب خود تکیه مکن
هست در ره سنگهای امتحان — سنگهای امتحان بر انبیز پیش
ایمنستون فی کل عام مرتین — امتحان بر امتحان ست ای پسر

ایمن بودن بلعم باعور که امتحان کرد حضرت عزت او را و از انها رو سیاه آمد

عاقبت رسوائی آمد حال شان — کامتحانها رفت از ما و منے

که بعقل آید پشیمانے خورد — آنچنان مستی مبادش ای بی خرد
گر ازان می شیر گیری شیر گیر — ای گرفته پچه گربه موش پیر
ای تو انسیوانسیتت آنسو گزد — می فتی انسیوانسوست دام
چون بداری مرگ هر زه جان من — گر بدانسوه یابی بعد ازان — گو بدینسوه پانسوگپ مزن
درد دے درخیک خود پرش کنے — آن خضر جان کز اجل نهراسد او — شاید از مخلوق استشناسد او
کی کند چون آب جیند او وفا — پس یکی سوزن تهی گو در بها — اینچنین در به تن غافل مباد
اندران خم کرد یکساعت درنگ — آن شغالے رفت اندر خم رنگ
کز منم طاؤس علیین شده — پس بیامد پوستش رنگین شده
خویشتن را بر شغالان عرضه کرد — پشم رنگین رونق خوش یافته
این تکبر از کجا آورده ای — جمله گفتند ای شغالک حال چیست
تا زلاف این خلق را حسرت دهی — یک شغال پیش او شد کای فلان
باز بے شرمے پناه هر عاست — پس بجو شیدی ندیدی گرسنه
که خوشیم و از درون پس ناخوشند — کالتفات خلق سوے خود کشند
هر صباح او چرب کردی سبلتان — پوست نبود یافت مرد مستهان
رمز یعنے سوی سبلت بنگرید — در میان بهمان بگفتے کز من
کز اباد الله کیه الکافشین — کاین گواه صدق گفتار من است
یک کریمے رحم افگندے بما — لاف تو مار ابر آتش بر نهاد
یک طبیبے دارو ما ساختے — در نمودی عیب و کم خوردی جفا
انچه داری وانماو فا ستقتهم — گفت حق کز کج مجبان گیج شوم
زانکه گربه مرده نبود بے سخن — در نگولی عیب خود باری مبش
امتحانها هست در احوال خویش — گر تو نقدی یافتی نکشاد دهان
هین مکن امتحان خود را مفخر — گفت یزدان از رذالت یا بکین
هان رسوائی مبر سای خواجه تاش — ز امتحانات قضا ایمن مباش
ز امتحان آخرین گشته کمین — بلعم باعور و بلیس لعین
هم شنیده باشی از احوال شان — ز انکه بودند ایمن از مکر خدا

کانچه پنهان میکند پیدا شکن — سوخت را ای خار سوزش کن — او بدعوی میل دولت میکند — معده اش نفرین بسلت میکند

لاف را دادِ او کرمها می کند — شاخ رحمت را زبن بر میکند — جمله اجزای تنش خصم دین — گر بهاری لاف ایشان را دهید

این شکم خصم سهال او شده — دست پنهان در دعا انذر زده — کای خدا سوا کن این لاف از دهان — تا بجنبد سوی مارحم کرام

مستجاب آمد دعای آن شکم — سوزش حاجت بزد بیرون علم — گفت حق گر فاسقی و اهل صنم — چون مرا خواندی اجابتها کنم

راستی پیش آر ریا خاموش کن — وانگهان رحمت ببین نوش کن — تو دعا آنجا گیر و می شغول — عاقبت برهاندت از دست غول

بردن گربه دنبه را و رسوا شدن پهلوان

چون شکم خود را بحضرت در سپرد — گربه آمد پوست دنبه را ببرد

از پی دنبه دوید و داد گربخت — کودک از ترس غلابش رنگ رخت — آمد اندر انجمن آن طفل خرد — آبروی مرد لافی را ببرد

گفت آن دنبه که هر صبحی بدان — چرب میکردی لبان و سبلتان — گر به آمد ناگهانش در ربود — بس دو بیدیم و نکرد آن جهد سود

پهلوان در لان گریزان و دوان — چون شنید این قصه گشت از غم روان — منفعل شد در میان انجمن — سر فرو برد و خمش شد از سخن

خنده آمد حاضران را او بگفت — رحمهاشان باز جنبید آن گرفت — دعوتش کردند و پیشش داشتند — تخم رحمت در زمینش کاشتند

او چو ذوق راستی دید از کرام — بی تکبر راستی را شد غلام — راستی را پیشه خود کن مدام — تا شوی در هر دو عالم نیکنام

دعوی طاؤسی کردن آن شغال که در خم صباغ افتاد

آن شغال رنگ رنگ اندر رفت — بر بنا گوش ملامت گر بگفت

بنگر آخر در من و در رنگ من — یک صنم چون من ندارد خود شمن — چون گلستان گشته ام عدد و چمن — مر مرا سجده کن از من سر مکش

گرد و فر و آب و تاب رنگ بین — فخر دنیا خوان مرا در کن دین — مظهر لطف خدائی گشته ام — لوح شرح کبریائی گشته ام

ای شغالان هین مخوانیدم شغال — کی شغالی را بود چندین جمال — آن شغالان آیند آنجا بجمع — همچو پروانه بگردا گرد شمع

جمله گفتندش چه خواهیت بسے — گفت طاؤس نر چون مشتری — پس بگفتندش که طاؤسان جان — جلوه ها دارند اندر گلستان

تو چنان جلوه کنے گفتا که نے — با دیه نارفته چون گویم منے — با نگ طاؤسان کنے گفتا کرا — پس نه طاؤس خواجه بوالعلا

خلعت طاؤس آید ز آسمان — کے رسد از رنگ و عو بهاران — همچو زر عون مرصع کرده اش — برتر از عقلیٰ پریده از خرد پیش

دعوی کردن فرعون الوهیت را و تشهیر کردن او مر ایشان را

او هم از نسل شغال ماده زاد — در خم مالے و جاهے او فتاد

شغال که دعوی طاؤسی نزد شغالان مے نمود

هر که دید آن جاه و تمکینش سجده کرد — سجده افسوسیان را او نخورد

گشت مست آن گدائی نده دلق — از سجود و از تحیرهائے خلق — مال مارا آمد که دردی زهرهاست — وان قبول سجده خلق از شرهاست

هان ای فرعون ناموسی مکن — تو شغالے هیچ طاؤسی مکن — سنگ طاؤسان اگر پیدا شوی — عاجزی از جلوه و سودا شوی

موسیٰ و هارون چو طاؤسان بدند — بر جلوه بر سر رویت زدند — ز شقیت پیدا شد در سو ایت — سرنگون افتادی از بالا بیت

چون محک دیدی سیه گشتی چو قلب — نقش شیری رفت پیدا گشت کلب — ای سگ گر گین بشت از جرس عوش — پوستین شیر را بر خود مپوش

غرهٔ شیت بخواهد امتحان — نقش شیر و آنگه اخلاق سگان — ای شغال بے جمال بے هنر — هیچ بر خود نطس طاؤسی مبر

تفسیر و تعسر فهم فی لحن القول

ز انکه طاؤسان کنند امتحان — تا شناسی مرد را در لحن و قول

گفت یزدان مر نبی را در سخن — تا شناسی مر ورا از ژاژ و شن

چون بسفالین کوزه ها را میخری — یک نشان سهلتر از اهل نفاق

امتحانی میکنی ای مشتری — میزنی دستی بر ان کوزه چرا

بانگ او شکسته دگرگون می بود — بانگ جاوش ست پیشین میرود

بانگ ناهموار بانگ آمد که تعریفش نکند

قصهٔ هاروت و ماروت و دریای ایشان بر امتحان حق تعالی

چون همه پیشانی امتحانی رو نمود — یاد م آمد قصهٔ هاروت زود

پیش ازین بر زان گفته بودم اندکی — خود چه گویم از هزاران شان یکی — خواستم گفتن جدان تحقیقها — تا کنون نی ماندم از تعویقها

گوش دل را یک نفس انبیسو بدار — تا بگویم با تو از اسرار یار — جمله را دیگر بسیارش قلیل — گفته آید شرح یک جزوی ز نیل

گوش کن هاروت را ماروت را — ای غلام و چاکران مارد ترا — مست بودند از تماشای الکه — وز عجائبهای استدراج شه

اینچنین مستی هست استدراج حق — تا چه مستیها دهد معراج حق — دانهٔ داش چنین مستی نمود — خوان الغاشی چها داند کشود

مست بودند و رمیده از کمند — یک کمین دار امتحان در راه بود — صرصر شر چون کاه که را می بود

امتحان میکرد شان نیروز نیز — خندق و میدان پیش او کی شست — چاه خندق در پیش او خوش مسلکی ست

آن بز کوهی بران کوه بلند — مستی بز از دیدن بز ماده و جستن او بکوه مقابل — برد و دو از بهر خوردی بی گزند

تا علف چیند ببیند ناگهان — بازهای دیگر ز حکم آسمان — بر گهی دیگر براند از نظر — ماده بز بیند بران کوه دگر

چشم او تاریک گردد در زمان — آنچنان نزدیک بنماید ورا — که دو میدان کرد بالوعه سرا

آن هزاران گز دو گز بنماید ش — چونکه بجهد در فتد اندر میان — در میان هر دو کوه بی امان

وز صیادان بیکه بگریخته — خود بپاهش خون او در ریخته — شسته صیادان میان آن دو کوه — انتظار آن قضای پاشکوه

بازشد اغلب صیادان بز ناچنین — رستم از چه یا سر سبلت بود — دام پاگیرش یقین شهوت بود

هیچ مران از مستی شهوت ببست — مستی شهوت بین اندر شتر — پیش مستی ملک شد ستهان

مستی ان مستی این را بشکند — او بشهوت الفاتی کم کند — آب شیرین تا نخوردی آب شور — خوش بود خوش چون زن دیده لور

قطرهٔ از باده های آسمان — پر کند جان را ز می و ز ساقیان — تا چه مستیها بود املاک را — وز جلالت روحهای پاک را

که بهوئی دل بران می بسته اند — خم باد و این جهان بشکسته اند — چز مگر آنها که لومیدند دور — هیچو کفاری نهفته در قبور

تا امید از هر دو عالم گشته اند — تمنا کردن هاروت و ماروت آمدن بزمین — خارهای بی نهایت کشته اند

تمنا کردن هاروت و ماروت آمدن بزمین

پس نمستیها بگفتند ای دریغ — بر زمین باران بدادی چون بیغ — گشت یمی دران میدان جا — عدل و انصاف و عبادات و وفا

این بگفتند و قضا گفتش بیست — پیش پایت دام ناپیدا بیست — هین مرو گستاخ در دشت بلا — هین مران کوران را اندر کربلا

گر ز سودا استخوان را رگان — می نیابد راه پای سالکان — جمله ره استخوان و موی دید — لبسکه تیغ قهر لاشه کرد شهید

گفت حق که بندگان مارعون — برزمین آهسته می رانند هون — جز بمحال و فکر بر پهنه چون — پا برهنه چون رود در خارزار
این قضا می گفت لیکن گوششان — بسته بود اندر حجاب جوششان — چشمها و گوشها را بسته اند — جز نگر آنها که از خود رسته اند
جز عنایت کرکشاید چشم را — جز محبت کر نشاند خشم را — زار زنی کم گر چه صد خرمن بود
جهد بی توفیق خود کس را مباد — جهد بی توفیق خود کس را مباد — در جهان والله اعلم بالرشاد

خواب دیدن فرعون آمدن موسی علیه السلام را و تدارک کردن

جهد فرعونی چو بی توفیق بود — هر چه میبود آن تفیق بود — از نجم بود در حکمش هزار — وز مهر بود و ساحر بی شما
مقدم موسی نمود و مدتش — که بند فرعون و ملکش را خراب — با مُعبّر گفت و با اهل نجوم — چون بود دفع خیال و خواب شوم
جمله گفتندش که تدبیری کنیم — تا رسید آن شب که مولد بود آن — رای آن بیدند آن فرعونیان
که برون آرند آن روز از نگاه — سوی میدان بزم و تخت بادشاه — پس بفرمودند در شهر آشکار — که منادیها کنند از هر کنار
الصلای ای جمله اسرائیلیان — شاه منجواند شما را از نهان — تا شما را و نماید بی نقاب — بر شما احسان کند بهر ثواب
گمان ایمن از بحر و دوری منود — دیدن فرعون دستوری نبود — بهر آن یا سه نخفتند سه برو
یا سه آن بد که نه بیند هیچ سیر — گر فتاوندی برد پیش او — تا نه بیند رو بدیواری کند
ور به بیند ره بر آن محرم شود — انچه بد تر بر سر او آن رود — بود شان حرص بقای متنع — که حریص است آدمی فیما منع

بیدان جو اندن فرعون بنی اسرائیل را از برای حیله منع ولادت حضرت موسی علیه السلام

شد منادی در محلتها روان — بانگ میزد کو بکو شادی کنان
کای ایمن ان سوی میدان گرروند — گز شه نشه دیدن خود دست دمید
چون شنیدند آن گروه اسرائیلیان — گشتگان بودند و لیش مشتاقان — راه میدان بر گرفتند آن زمان
حیله را خوردند و آنسو تاختند — خویشتن را بهر جلوه ساختند — تا رود اینجا به بیند یار او

حکایت در تمثیل

از غرض غافل بدند و بیخبر — گفت می جویم کسی از مصریان — تا در آید آنکه می جویم کهف
همچنان کان جمله از بهر حیله دان — مصریان را جمع آرید این طرف — هین در آ خواجه دران گوشه بشیر
هر کجا بد مصری بی جمع آمدند — در بر آن میر یک یک می شدند — هر که می آمد بگفتا نیست این
تا بدین شیوه همه جمع آمدند — گرد ایشان بدان حیله زدند — شو می آنکه سوی بانگ نماز
دعوت مکارشان اندر کشید — اُلحذر از مکر شیطان ای رشید — بانگ دیشان مختاجان بنوش
گرگدایان طامع اندر زشت خو — در شکم خوار آن تو صاحبدل مجو — در تگ دریا گه باشد گهست
پس بجستند اسرائیلیان — از یکی تا جانب میدان روان — چون بحیلت شان بمیدان بردند
کرد دلداری و بخشش ها بداد — هیچ عطا هم وعده ها کرد آن قبیل — بعد ازان گفت ار بر ایمان تان
باسخش دادند که خدمت کنیم — باز گشتن فرعون از میدان بشهر شادمان — گر تو خواهی یک مه اینجا ساکنیم

از تفریق بنی اسرائیل از زنان شان در شب حمل کامشبان حمل آید دور شوند از زنان

شه شبانگه باز آمد شادمان — گفت ای عمران بمین در خسپ تو — همین مرو سوی زن صحبت مجو

غازنش عمران هم اندر خدمتش — هم لشبها آمد قرین صحبتش — لیک مر فرعون را دل بود و جان

گفت خسپم همدمین درگاه تو — هیچ نندیشم بجز دلخواه تو — لیک آن خود بد جزای حال او

نی گمان برد کز او عصیان کند — بود عمران هم ز اسرائیلیان — این چنین تقدیر چون عادو نمود

آنکه خوف جان ز فرعون آن کند — این ز عمران بد و افعال او

جمع آمدن عمران با در موسی و حامله شدن او

خود کجا در خاطر فرعون بود — نیمشب آمد بر پیش خفته جفت — بر جهانید ش نه خواب اندر سرش

شه برفت و او بران درگاه خفت — زن بر او افتاد و بوسید آن لبش — گفت از شوق و قضای ایزدی

گشت بیدار او و زن را دید خوش — بوسه بارانش کرد از لب بر لبش — پس بگفت این زن شاهین کاو ربست خرد

در کشیدش در کنار از مهر مرد — گفت عمران این نه ان جن آمدی — حق شه شطرنج و ما تیم ماست

آهنی بر سنگ زد آتش بجست — بینیاد با خود آمدم در نبرد — هست شد ایمن گر گشتم جفت تو

مات شد از شاه میدان آموس — جفت شد باد امانت را سپرد — تا نیاید بر من و تو صد حسن

وصیت کردن عمران جفت را بعد از مجامعت با آن

باز گردد هیچ از بهادم مرین — من چو ابرم تو زمین موسی نبات — میرسید از خلق و می شد بر هوا

عاقبت پیدا شود آثار این — انچه این فرعون چیز ترسید ازو — پا برهنه کاین چه غلغلهاست هان

چون علما ستارهٔ موسی را بزمین و در زمان آمدن موسی میدان نعره ها

شاه از ان هیبت برون جست آن زمان — در زمان آمد سوی میدان نعره ها — قوم اسرائیلیانند از تو شاد

ترسیدن فرعون از بانگ و غریو و غوغا

از سوی میدان چو بانگ و غریو — گفت عمران شاه ما را عمر باد — وهم اندیشه مرا پر کرد و نیک

از عطای شاه شادی می کنند — گفت باشد کاین بود اما لیک — باز گوید اختلاط جفت را

رقص می آرند و کفها می زنند — زهره نی عمران مسکین را که تا — سخت از جا برد است این نعره ها

این صدا جان را تغیر می کند — از غم و اندوه تخمی می کرد — بنجم او بر چرخ گردد منتجم

پیش ما آمد سپس می رفت شد — هر زمان میگفت ای عمران ما — کوری فرعون و مکر و چاره اش

چون زن عمران بعمران در رسید — تا که شد استارهٔ موسی پدید — این چه غلغل بود و شاهنشه بخفت

پیدا شدن ستارهٔ موسی بر آسمان و غریو و جهان در میدان

بر فلک پیدا شد این استاره اش — هر ستاره آن بسوی آسمان شد — بدگرفته در لغان و سار شان

روز شد گفتش که ای عمران برو — راند عمران جانب میدان که گفت — بدلشان نی مهر و نی خوف و حیل

واقف آن غلغل و آن بانگ شد

هر منجم سر بجیب خود چو چاک — همچو اصحاب فیل پوسیده خاک — دشمن شه هست گفت و چیره شد

گفت چیست این چه هیبت است و وحشت و زلزال

فاش بر سر کرده پر خون دیدگان — ما ستاره بار گشتیم از نگا

کردن ستارهٔ موسی اشارت به عمران که برو

کرد مارا دست تقدیر اسیر — این همه کردیم و دولت چیره شد — رفت چون دیو ایمکان می عقل و هش

شب ستاره آن بسر آمد عیان — ز ستاره آن بسوی بحر سما

بادل خوش شاد عمران ز الفراق — کرد عمران خویشتن بر خشم و ترش

دست بر سر می زند کاه الفراق

خویشتن را اعجمی کرده براند — گفتهای بس خشن در جمع خواند — خویشتن از زشت و نغز همی نداند او — نردهای باز گونه باخت او

گفت شان شاه مرا بفرستید — از خیانت وز طمع نشگیفتید — سوی میدان شاه را انگیختند — آبروی شاه ما را ریختند

دست بر سینه زدند از درد زان — شاه را ما فارغ آریم از غمان — عاقبت زر با تلف شد کار خام — شد بر فرعون برخواندش تمام

چون شنید از غصه ریش شد چو نیل — خواند ایشان را ز خشم آن دین تباه — گفت ایشان را که هین ای خائنان — من برآویزم شما را بی امان

خویش را در مضحکه انداختم — مالها با دشمنان در باختم — تا که هست جمله اسرائیلیان — دور ماند از ملاقات زنان

مال رفت و آبرو و کار خام — این بود یاری و افعال کرام — سالها او را ز خلعت می برید — مملکتها را مسلم می خرید

از برای آنکه در روزی چنین — فهم گردآرید و باشید هم معین — راتبان این بود و فرهنگ نجوم — طبل خوار انید و مکاریدشوم

من شما را بر درم آتش زنم — بینی و گوش و لبان تان برکنم — من شما را هیزم آتش کنم — عیش و رفته بر شما ناخوش کنم

سجده کرده و گفتند ای خدیو — گر یکی کرت ز ما چیزی بدید دیو — سالها دفع بلاها کرده ایم — وهم حیران را نه ما آکنده ایم

فوت شد از ما و خلقش شد پدید — لطفه اش حیلت و رحم اندر خزید — لیک استغفار این روز دلاد — ما نگهداریم ای شاه قباد

روز میلاد ش صد بندیم ما — تا نگردد فوت و نجهد این قضا — گر ندارید این نگه ما را بکش — ای غلام رای تو افکار ش

تا نپردد تیر حکم خصم دوز — تا نپرد تیر حکم خصم دوز — بر قضا هر کو شبیخون آورد — سر نگون آید سر خود را خورد

چون مکان بد لا مکان جمله شود — خون خود ریزد بلا ها را خرد — چون زمین با آسمان خصمی کند — شوره گردد سبزه زمرگ بر زند

نقش با نقاش پنجه می زند — خواندن فرعون زنان بنی اسرائیل را که تو — سبلتان و ریش خود بر می کند

بعد نه مه شد برون آورد تخت — زائیده بودند سوی میدان هم جهت مکر — سوی میدان و برون افکند خیمت

بار دیگر شد منادی سوی شهر — گای زنان کز دهر می یابید بهر — ای زنان با طفلگان میدان دوید — نار نجشهای شه شاه ان شنید

آنچنانکه بار مردان را رسید — خلعت هر کس از ایشان در کشید — هین زنان امروز اقبال شماست — آنچه باید هر کسی چیزی که خواست

مر زنان را خلعت و صلت دهد — کودکان را هم کلاه زر نهند — هر که او این ما ز ائیدست هین — گنجها گیرید از شاه مکین

آن زنان با طفلگان بیرون شدند — شادمان تا خیمه شاه آمدند — هر زنی نوزاده بیرون شد ز شهر — سوی میدان غافل از دستان قهر

چون زنان جمله بدو گرد آمدند — هر چه بود از زر مادر بستدند — سر بریدندش که اقتضیت احتیاط — تا نزاید خصم و نفزاید خباط

بوجود آمدن موسی علیه السلام و آمدن عوانان بخانهٔ عمران و وحی آمدن بمادر موسی علیه السلام که در تنور اندازش که من اورا نگاه دارم

چون زنان عمران که موسی زاده بود — نامد او میدان که در دهم و شکست — دامن اندر چید زان آن شوب زود

بعد آن ستان که آن سگبانگ نان — اندرین کوچه یکی زیبا زنست — کرد دیگر هین چه آورد آن زنان

آن زنان خانه با در خانه ها — در تنور انداخت از امر خدا — بهر جاسوسی فرستاد آن دغا

غمز کردندش که اینجا کودکیست — امر آمد سوی زن از داد گر — کودکی دارد ولیکن پر فنیست

چون عوانان آمدند آن طفل را — که ز اصل آن خلیل است این پسر

در تنور انداز موسی را تو زود — تا نگردد آتشش از سر تو دود — عصمت یابد نار کو نی بارد گا — لا تکونی النار حراسا رد گا

زن ابو حی انداخت او را در شرر — بر تن موسی نکرد آتشش اثر — پس عوانان خانه را جستند زود — هیچ طفلی اندران خانه نبود

پس عوانان بیرون آمدند و شتافتند — بازغازان کزان واقف بدند — با عوانان ماجرا برداشتند — پیش فرعون آن زبرکی آن چند

کای عوانان باز گردید آنطرف — نیک نیکو بنگرید اندر غرف — بازگشتند آن عوانان جمله گان — تا بجویند آن پسر را آن زمان

باز وحی آمدن بمادر موسی علیه السلام که در آبش افگن

باز وحی آمد که در آبش فگن — روی در امید دار و مو مکن

در فگن در نیلش و کن اعتمید — من ترا آرم بسانم رو سفید — مادر شل انداخت اندر رود نیل — کار را بگذاشت با نعم الوکیل

این سخن پایان ندارد بکر هاش — جمله می پیچید اندر دست و پاش — صد هزاران طفل میکشت ازبرون — موسی اندر صد خانه در درون

از جنون می کشت هر جا بد جنین — از جبل آن کور چشم دور بین — اژدها بد بکر فرعون عنود — تا کشاهان جهان را خورده بود

لیک از ان فرعون تر آمد پدید — اژدها بود و عصا شد اژدها — این بخورد آن را بتوفیق خدا

همه را هم کرد او در کشید — کان یکی دریاست بی عود و کران — جمله دریاها چو سیلی پیش آن

دست شد بالا دست این تا کجا — تا بیزدان که الیه المنتهی — محو شد و الله اعلم بالرشاد

حیله ها و چاره ها گر اژدهاست — پیش الا الله آنها جمله لاست — چون رسید اینجا بیانم سر نهاد

آنچه در فرعون بود اندر تو هست — لیک اژدر های تو محبوس چند است — ای دریغ آن جمله احوال تو هست — تو بران فرعون کی خواهیش بست

آنچه گفتم جمله گی احوال تست — خود نگفتم صد یکی را نها دست — گر ز تو گویند وحشت زایدت — در زند گر آن فسانه آیدت

چه خرابت میکند نفس لعین — دو هزاران دوست بشکست این چنین — این جراحتها همه در نفس تست — لیک مقلوبی ز جهل ای سخت سست

آتشت را هیزم فرعون نیست — زانکه چون فرعون او شعله زنیست — ور نه چون فرعون او شعله زنیست

حکایت مار گیری که اژدهای افسرده را مرده پنداشت

یک حکایت بشنو از تاریخ گو — مار گیری مار را اندر کوهسار — تا بری زین مار دستی پوشیده بود — تا مگیرد او بانبوه نهاش مار

و در رسنها بسته چندین پیره به بغداد آورد — کز کران و کژ شتابنده بود — آنکه جوید راست یابنده بود — که طلب در راه نیکو رهبر است

لنگ و لوک و خفته شکل و ابتر — در طلب زن دائما تو هر دو دست — بوی کردن گیر سر سوی کژ مشو

گفت آن یعقوب با اولاد خویش — گه بگفت گه بنجا موشی و گه — هر طرف رانید شکل مستعد

گفت از روح خدا لا تیأسو — جستن یوسف کنید از بیر بشیر — رو ی جانان را بجان جویان شوید

بر سن کسان مرد کانی جان دهید — همچو گم کرده پسر در سطبر — سوی آن سر کاشنای آن سر شوید

گوش را بر چار راه آن نهید — از ره حس و دمان پویان شوید — هر کجا بوی خوش آید بو برید

هر کجا لطفی به بینید از کسی — سوی اصل لطف ره یابی بسی — جزو را بگذار بر کل از طرف

زشتهای خلق بهر خوبی است — انبیه چو هازر ریاست ژرف — از جفای خلق امید وفاست

برگ بی برگی نشان طوبی است — خشمهای خلق بهر مهر خاست — هر گله از شکر آگهی کند

جنگهای خلق بهر آشتی است — دام راحت آلهای راحتی است — هر زدن بهر نوازش را بود

بوی پراز جزو تا کل اے کریم
جگهاے آشتے آرد درست
او همی جستے یکے مار شگرف
مار گیر اندر زمستان شد پدید
آدمی کوه است چون مفتون شود
خویشتن را آدمی ارزان فروخت
مار گیر آن اژدها را برگرفت
کاژدهائے مردهٔ آورده ام
او ز سرما ها و برف افسرده بود
باش تا خورشید حشر آید عیان
بادهٔ خاک ترا چون پخته ساخت
چون ز انسونشان نجستند سوے ما
باد حمال سلیمانے شود
خاک قارون را چو ما در کشد
جملهٔ ذرات عالم در نهان
چون شما سوے جماد ے میروید
فاش تسبیح جمادات آیدت
دعوے دیدن خیال عارف است
بلکه هر بیننده را دیدار آن
این بود تاویل اهل اعتزال
این سخن پایان ندارد مگیر
بر لب شط مرد هنگامه نهاد
جمع آمد صد هزاران خام و شیر
منتظر ایشان و او هم منتظر
جمع آمد صد هزاران از خلا
حلقه کرده پشت پا بر پشت پا

بوی براز جزو تا کل اے حکیم
مار گیر از بهر یارے مار جست
گرد کوهستان و در ایام برف
مار می جست اژدهاے مرده دید
کوه اندر مار حیران چون شود
خویشتن نشناخت مسکین آدمے
بود اطلس خویش را بر دلق دوخت
سوے بغداد آمد از بهر شگفت
در شکارش من جگرها خورده ام
زنده بود اما بشکل مرده بود
تا به بینے جنبش جسم جهان
خاکهارا جمع کرد با بد شناخت
آن عصا گردد سوے ما اژدها
بحر با موسیٰ سخنها ے شود
استن حنانه آید در رشد
با تو میگوید بدر وز ان و شبان
محرم جان جمادان کے شوید
وسوسه تاویلها را بایدت
بلکه مر بیننده را دیدار بود
وقت عبرت میکند تسبیح خوان
وای آنکس کو ندارد نور حال
می کشید آن مار را با صد زحیر
غلغله در شهر بغداد اوفتاد
صید او گشته چو او از اژدها
حلقه گرد او چو گرد عرش شد
مردم هنگامه از فردون ز شود
مرد را از زن خبرے زاید حمام

چون عصا در دست موسیٰ گشت مار
بهر یارے مار جوید آدمے
اژدهاے مرده دید آنجا عظیم
مار گیر از بهر چیرانے خلق
خویشتن نشناخت مسکین آدمے
صد هزاران مار کو حیران اوست
اژدهائے چون ستون خانه
او همی مرده گمان برد ش و لیک
عالم افسرده است و نام او جماد
چون عصاے موسیٰ اینجا مار شد
مرده ز نفسونها نیندیشند
کوهها هم گردد ے رقص شود
ماه با احمد اشارت بین شود
سنگ احمد را سلامے میکند
با همیم و بصیریم و خوشیم
از جمادی عالم جان در روید
چون بنالد جان تو قندیلها
که غرض تسبیح ظاهر کے بود
پس چو از تسبیح یابد مدد
چون نه حس پیرون نهاد آدمی
تا به بغداد آمد آن هنگامه جو
بود العجب یا در شکاری کرده است
همچنان که بت پرستان گرد عزیٰ
گدیه و قوزی نیکوتر رود
رفته در هم چون قیامت خاص و عام

جمله عالم را بدینسان کے شمار
غم خورد دهر حریف بیغمی
کو دلش از شکل او شد پر ز بیم
مار گیرد اینت نادانے خلق
از فزونے آمد و شد در یکے
او چرا حیران شد ست و مار دست
می کشیدش از پے دانگانه
زنده بود و او ندیدش نیک نیک
جامد افسرده بود لا و ستاد
عقل از ساکنان او اخبار شد
خامش اینجا و انطرف گویندهٔ اند
چو هر آهن بکف موے بود
مار ابرا هیم را سرین شود
کوه یحیی را بیایے میکند
با شما نامحرمان ما خامشیم
غلغل اجزاے عالم بشنوید
سهر بینش کرده تا ویلها
دعوی و دیدن خیال اعمی بود
آن دلالت همچو گفتن می شود
باشد از آفات پیر غیب دان
تا نهند همگے سر را بر چار سو
بود العجب یا در شکاری کرده است
همچنان که بت پرستان گرد عزیٰ
گدیه و قوزی نیکوتر رود
رفته در هم چون قیامت خاص و عام

چون بسی حراقه جنبانید او — می نکشاد اهل هنگامه گلو — اژدها کز زهر پر افروخته بود — زیر صد گونه پلاس و پوخته بود

بسته بود و شان با رسنهای غلیظ — اصطبل کرده بودش آن حفیظ — در درنگ و اتفاق و انتظار — وز نهیبها هوی افغان بی شمار

وز غلو خلق و بگشت و طبل طراق — تافت بر آن مار خو بشنید عراق — آفتاب گرم سیرش گرم کرد — رفت از اعضای او اخلاط سرد

مرده بود و زنده گشت و واز شگفت — اژدها بر خویش پیچیدن گرفت — خلق را از جنبش آن مرده مار — گشت شان آن یک تحیر صد هزار

با تحیر نعره ها انگیختند — جملگان از جنبشش گریختند — می شکست آن بندها را بی محابا — هر طرف میرفت چاچاقی شتاب

بند ها بگسست و بیرون شد ز بند — اژدها می گشت گرد شهر چند — از فتاده کشتگان صد پشته شد — در هزیمت بس خلایق کشته شد

مار گیر از ترس بس جاخشک گشت — گرگ را همیار کرد آن کور ریش — رفت نادان سوی عزرائیل خویش

که چها آورد من این کهسار دشت — خویش را بستی بجید و بست — استخوان خورده راه هم شکست

سهل باشد خون خوری هجیر را — اژدها یک لقمه کرد آن کیج را — که بیا بالت فرعون او — نفست اژدر ها است او کی مرده است

گر بیابد آلت فرعون او — از غم بی آلتی افسرده است — آنکه او بنیاد فرعونی کند — راه صد موسی و صد هارون بند

گر گسست این اژدها از دست فقر — اژدها دارد بر برف فراق — بین بکش او را بخور شید عراق

پیشه اگر گردد ز مال و جاه و صفر — تا فسرده می بود آن اژدهات — نقمه او لی چو او یابد نجات

مات کن او را و این شو زات — رحم کم کن نیست او از اهل صلات — وان خفاش مرده در ریگت پرند

می کش او را در جهاد و در قتال — کان نه خور شید شهوت برزند — در هوای گرم خوش شد آن مرید

مرد وار الله بجز با یک الوصال — مرد وار اژدها را آورید — لابه آرد همچو زن در ماجرا

لاجرم آن فتنه ها کردای عزیز — بیست چندانی که ما گفتیم نیز — تو طمع داری که او را بی جفا

هر کسی را این تمنا کی رسد — موسیی باید که اژدرها کشد — صد هزاران خلق زار اژدرهای او

بیان پاسخها و تهدیدها و سوالها و جوابهای فرعون با حضرت موسی علیه الصلوة والسلام ست

وز طمع هم خویش را بر باد داد — در هزیمت کشته شد مردم ز ضیق — گفت موسی چون بدیدی خلق را

گفت فرعونش چرا تو ای کلیم — از خلافت مرد زن را نیست بد — لاجرم مردم تراه شمن گرفت

در هزیمت از تو افتادند خلق — یا بجر فی پس روی کردم ترا — من هم از شرت اگر پس می خزم

خلق را میخواندی بر عکس شد — تو بدان غره مشو کش ساختی — در مکافات تو دیگی می پزم

دل ازین بر کن که بفریبی مرا — خوار گردی همچو غوغای شوی — در دل خلقان هراس انداختی

صد چنین آری و هم سوا لفتوی — همچو توسالوس بسیاران بدند — عاقبت در شهر ما سوا شدند

گفت بالا مقسم اشرک نیست — جواب گفتن موسی علیه الصلوة والسلام فرعون را در تهدید که با او نفیود — گر بریزد خونم امرش را کی نیست

را ضیم من شاکرم من ای حریف — این طرف رسوا و پیش حق شریف — پیش خلقان خوار و زار و رنجیف

از سمن میگویم این ورنه خدا — از سبه رویان کند فرد ا ترا — عزت آن او ست و آن بندگانش

شرح حق پایان ندارد همچو حق — پاسخ دادن فرعون موسی علیه السلام را و مهلت خواستن — هان و هان بر بند بر گردان ورق

تا چهل روز از موسی علی نبینا و علیه السلام

گفت فرعون که موسی دست و راست
گر همه عاقل بگردی ای فلان
تا که جهل تو نیامیزد تهی را
بنده ام اهمال تو ما مور نیست
من چه کاره نصرتم من بنده ام
عشوه ها کم ده تو کم پیچی بها
تا سگالد مکرها او نوع نوع
و انچه افزاید من برکم زنم
انچه اندر وهم آید آن کنم

گفت آمد بر و مهلت ترا
او همی شد از دها اندر عقب
سنگ و آهن را بدم در می کشید
گفت می انداخت چون شیران زکام
چون بقوم خود رسید آن مجتبی
ای عجب چون می نه بیند این سیاه
من ز ایشان خیره ایشان هم ز من
دسته گل بستم و بردم به پیش
خفته بیدار باید پیش ما
حیرتی باید که رود بد فکر را
راجعون گفت و رجوع المنسیان بود
پیش افتند آن بر لنگ لعین
پاشکسته می روند ایشان بکج
دانشی باید که اصلش آن سر است
پس چرا علمی بیاموزی ببرد
آخر و ان السابقون ناش ای حریف

موسیا خود را خریدی بین برو
این نخواهد شد بروبی تا در آن
گر تو چیری دهر اخود باز نیست
می زنم تا در رسد حکم خدا
تا بکو شد او کز من خسته ام
آب آرند من آتش کنم
تو مترس و مهلتش ده پس دراز

مهلت دادن موسی علیه السلام فرعون را تا ساحران را جمع کنند

چون سگ صیاد دانا و محب
خرد می خائید آهن را پدید
قطره بر هر که می زد شد جذام
شد ق او بگرفت و باز او شد عصا
عالمی پر آفتاب چاشتگاه
از بهار خار ایشان من سمن
هر گلی چون خار گشت و نوش میش
تا به بیداری به بینند خوابها
خورده حیرت فکر را و ذکر را
که گله واگردد و خانه رود
ضحکة الراعی وجوه العابثین
از حرج راهیست پنهان تا فرج
زانکه هر دعوی باصلش رهبرست
کش بباید سینه را زان پاک کرد
بر شجر سابق بود میوه لطیف

چون سگ صیاد جلبان کرده ام
در هوا میکرد خود بالای چرخ
از عرض دندان او دل می شکست
تا که بر وی کرد و می گفت ای عجب
چشم باز و گوش باز و این دو کار
پیش شان هر دم لبی جام حریق
آن نصیب جان نجو یشان بود
دشمن این خو آخوش شد فکر خلق
هر که کاهل تر بود او در هنر
چونکه گله باز گردد باز ورود
از گزافه کی شد این قرص گلنگ
دل ز دانشها بشستند این دریق
هر پیی بر عرض ویلی کی برد
پس مجو پیشه از این سر لنگ باش
گر چه میوه آخر آید در وجود

دفتر دیوان حکم ایزدم مراست
خویشتن کم بین بجو دفتر و مشو
مهلتم ده تا چهل روز تموز
بنده فرمانم ندانم کار نیست
او کند هر خصم از خصمی جدا
مهلتش ده تسع عشر من زمان
تیز رو کو پیش رو گیرد فتام
نوش خوش گیرند من ناخوش کنم
کو سپه کرد او صد حیلت بساز
من بجای خود شدم رستی بلا
سنگ را میکرد ریگ و زیر سم
که هزیمت می شد از دردم گرخ
جان شیران سیه می شد ز دست
پیش ما خورشید و پیش خصم شب
چیره ام در چشم بندی خدا
سنگ شد آبش به پیش آن فریق
چونکه با خویشند پیدا کی شود
آنچنین پیدا فکرتش بسته است حلق
او مصور شد پس معنی پیشتر
پس فتند آن بر که پیش آهنگ بود
فخر زاد اندر و نخرند ننگ
زانکه این دانش نماند آن طریق
تا لدن علم لدنی پی برد
وقت دانستن تو پیش آهنگ باش
اول ست او آخر آنکه او مقصود بود

چون الا ای که گوئی لا اعلم لنا — تا نگیرد دست تو علمت نما — گر دریں مکتب مدانے تو بہے — چو احمد پرے از نور سجے
گر بدانستی نماندے ریدادے — کم لہ واللہ اعلم بالعباد — اندریں ویرانہ کاین معروف نیست — از برای حفظ گنجینہ زر لیست
موضع معروف کے تا ہند گنج — زیں قبل آں تذہ در زیر رنج — خاطر آرد پس شکال انجا و لیک — بگسلد آں شکال را استور نیک
دست عشقش کے تشنج شکال بود — ہم ز انسو جو جواب ای مرتضے — کاین سوال آمد ز انسو مر ترا
گوشہ بے توشہ دل شہر ہیست — تو ز نیسو واز انسو چوں گدا — ای کہ معنے چہ می جوئے صدا
ہم ز انسو جو کہ وقت درد تو — می شنوی در دل کریا رب دو تو — وقت مرگ و در دل آنسو مے خمے — چونکہ در وقت چونی اینجمے
وقت محنت گشتہ اللہ گو — چونکہ محنت رفت گوئے راہ کو — در زمان درد و غم یادش کنے — چوں شدے خوش باز بر غفلت تنے
این ز ان آمد کہ حق را بیگمان — ہر کہ پیشینہ است آگہ بندہ دید — گاہ پوشیدہ است آگہ بندہ دید
عقل جزوے کاو خیرہ گہ نگون — آنکہ در عقل و گمان ستش مجیب — رو بخواری نے بخاراے سپس
تا بخار آئی گریا بے در دلت — عقل بفروشش و ہم حیرت بخر — کز حکایت ما حکایت گشتہ ایم
من علم ما فسانہ کردم درچنین — ما چو خود را در سخن آغشتہ ایم — وصف حال ست و حضور یار غار
آں اساطیر اولین گفت عاق — این حکایت نیست پیش مردکاں — ماضی و مستقبل و حالش یکے ست
ماضی و مستقبلش نسبت بہ ست — لامکانے کہ در و نور حد است — بام زیر زید و بر عمران زبر
نسبت نیرو بر شد زیں دو کس — یک تنی اور ا پدر مارا پسر — قاصر از معنے نو حرف کہن
چوں لب دریا ست شکال لب بند — نیست مثل آں مثال ست این سخن — سوی فرعون مذمم تاختہ کرد
چوں کہ موسیٰ باز گشت و او بماند — ہی لب و ساحل پدید ست این بحر تنگ — این سخن پایان ندارد باز گرد

فرستادن فرعون بمدائن در طلب ساحران

اہل رای و مشورت را پیش خواند — ہر کسے کز عرض فکرش دردے — عاقبت ہا مان بے سامان دون
رای تبش آورد و کردش ہمنون — ساحران را جمع باید کرد زود — در ممالک ساحران داریم ما
ہر یکے در سحر فرد و پیشوا — حق آرد شان شش و صد ناصبر — او بسے مردم فرستاد آنزمان
در نواحی بہر جمع جادوان — کرد پیدا آن سوئے او مرد کار — دو جوان بودند ساحر مشتہر
سحر ایشاں در دل مہ مستمر — شیر دو شیدہ در مہ فانوس آسمان — شکل کر باسے نمودہ آفتاب
او بہ پیمودہ فروشیدہ شتاب — ہیم بردہ مشتری آگہ شدہ — بود استاد و نبودہ چون رو ے
چون بر ایشاں آں لعین پیغام شاہ — از پے آن کر دور رو شیر آمدند — بر شد و بر قصر او موکب زدند
نیست با ایشاں بغیر یک عصا — کہ ہے گرد و یلمر شش اژدہا — زیں دو کس جملہ بانفعال آمدند
چارہ جویاں بندہ را پیش شما — شاہ از ان ارسال و مودت تا — چارہ سازید اندر دفع شاں — گنجہا بخشد عوض شہ بیکراں

آن دو ساحر را چو این پیغام داد | ترس و دهری در دل هر دو فتاد | سر برآنو بر نهاد و زار گفت
چون دو پیر ستان تو ز انو جاست | غرق جیست چه جنبید لنگر فتاد | حل مشکل را دوز انو جاست دست
بعد ازان گفتند ای مادر بیا | رفتن آن دو تن ساحر بر سر گور پدر و پرسیدن از | گور بابا کو تو ما را رهنما
پیش شان بر گور او نبود راه | روان او حقیقت موسی علیه السلام را | شاه پیغامی فرستاد از دجا
که دو مرد اورا به تنگ آورده اند | پس سه روزه داشتند از بهر شاه | بعد ازان گفتند ای بابا بما
تو جهان استان در فرستش | آبروش پیش لشکر برده اند | نیست با ایشان سلاح و لشکری | جز عصا و رو عصا شو و رشی
هم خبرده تا که ما سجده کنیم | گرچه صورت سجاکی خفته | آن اگر سحر ست ده ما را خبر | در خدائی باشد ای جان پدر
از ضلال آییم در راه رشد | خویش را بر کیمیائی بر زنیم | نا امید انیم امیدی رسد | در شب دیجور خورشیدی رسد
گفت شان خواب کای اولاد من | جواب گفتن ساحر مرده با فرزندان خود | راند گانیم و کرم ما را کشد
یک فشانی دانیم با شما | نیست ممکن ظاهر این با دم زدن | فاش مطلق گفتنم دستور نیست | لیک سر را از پیش چشم دور نیست
آن زمان که خفته باشد آن حکیم | تا نشود پیدا شمارا این خفا | نور چشمانم چو آنجا میروید | از مقام خواب شان آگه شوید
ورنه تنها ایند هان آن بایزید ست | آن عصا گیرید و بگذارید بیم | گر بدزدید آن عصاشان ساحرست | چاره ساحر شمارا حاضرست
این نشان است ادم جان باب | او رسول ذوالجلال و مهتدیست | گر جهان فرعون گیرد غرق غرب | سرنگون آید ز حق در گاه حرب
چونکه چوپان خفت گرگ ایمن شود | برنویس الله اعلم بالصواب | جان بابا بخسپد چون ساحری | سحر و مکرش را نباشد رهبری
جادوئی کرحق کند حق ست و راست | چونکه خفت آن جهلها ساکن شود | لیک حیوانی که چوپانش خداست | اگر گدرا آنجا امید و رجاست
مصطفی را وعده کرد الطاف حق | جادوئی خواندن مر آن حق را خطا | جان بابا این نشان قاطع ست | گر بمیرد نیز حقش را نفع ست
من کتاب و معجزت را لهم | تشبیه کردن قرآن مجید بعصای موسی علیه السلام | گر بمیرد تو نمیرد آن سبق
من ترا الدر دو عالم حافظم | و وفات مصطفی علیه السلام را تشبیه نمودن بخواب | پیش و کم کن راز قرآن با نعم
کس نتاند بیش و کم کردن در و | موسی علیه السلام و قاصدان تفسیر قرآن را | تا غیابان از حدیثت افضم
رونقت را روز افزون میکنم | بآن دو ساحر بچه که قصد بردن عصا | توبه از من جا قطعی دیگر مجو
منبر و محراب سازم بهر تو | کرده بودند چون موسی علیه السلام را خفته یافتند | نام تو بر زر دو بر نقره و زنم
خفیه میگویند نامت را کنون | در محبت قهر من شد قهر تو | نام تو از ترس پنهان میکنند | چون نماز آرند پنهان مینشوند
من منارہ برکنم آفاق را | خفیه هم بانگ نمازی در فنون | از هراس و ترس کفار لعین | دینت پنهان میشود زیر زمین
تا قیامت باقیش داریم ما | کور گردانم دو چشم عاق را | چاکران شهر را گیرند و جاه | دین تو گیرد ور ما هے تا پگاه
هست قرآن مر ترا همچون عصا | تو مترس از نسخ دین ای مصطفی | ای رسول ما تو جادو نیستی | صادقی هم خرقه موسیستی
کفرها را در کشد چون اژدها | تو اگر در زیر خاکے خفته | چون عصا بلعش دوانرا آنچه گفته

گر چه باشی خفته تو در زیر خاک — چون عصا آگر بود آن گفت پاک — تو نجنبی ای شه مبارک خفتنت
تن نخفته نور جان در آسمان — بهر پیکار تو زه کرده کمان — قاصد از بهر عصایت دست و
آنچنان گر داران افسون کرفت — فلسفی و انچه پوزش میکنند — قوس نور تیر دوزش میکند
جان بابا چونکه ساحر خواب شد — کار او بی رونق و بی آب شد — او نخفت و نجت و اقبالش نخفت
چون بصر از بهر آن پیکار رفت — هر دو از کور شدن آن گشتند و تفت — تا بصر از بهر آن پیکار رفت
طالب موسی و خانه او شدند — اتفاق افتاد کان کار و رو — موسی اندر زیر نخلی خفته بود
کشف نخلستان بجوئید این زمان — آمدند آن هر دو تا خر مابنان — خفته بود او لیک بیدار جهان
عرش و فرشش جمله در پیش نظر — ای بسا بیدار چشم خفته دل — خود چه بیند چشم اهل آب و گل
گر بخسپد بر کشاید صد بصر — گر تو اهل دل نه بیدار باش — طالب ان باش و در پیکار باش
نیست غائب نا مرت از هفت خوش — گفت پیغمبر که خسپد چشم من — لیک کی خسپد دلم اندر وحی
جان فدای خفتگان دل بصیر — وصف بیداری دل ای صنوبر — در نگنجد در هزاران مثنوی
چون بدیدش کی خفت او در زمان — کز پیش باید شدن ای کم ربود
اندکے چون پیشتر کردند ساز — ساحران قصد عصا کردند زود — کان دو بر جا خشک گشتند از دو جا
بعد ازان شد اژدها و حمله کرد — آنچنان کز خود بر زید آن عصا — غلط غلطان منهزم اندر شتاب
پس یقین شان شد که هست از آسمان — رو در افتادن گرفتند آن عجب — نیست ممنوع و حرام و ممتحن
بعد ازان اطلاق و تب شان شد پدید — پس فرستادند مردی در زمان — سوی موسی از برای عذر آن
کا متحان کردیم ما را کے رسد — عذر خواه — ای تو خاص الخاص درگاه الٰه
عفو کرد و در زمان نیکو شدند — پیش موسی ساجد و توشدند — امی ترا الطاف و فضل بیحد
گفت موسی عفو کردم ای کرام — گشت بر دوزخ تن جان حرام — اعجمی سازند خود را اعتذار
همچنان بیگانه بشکافد آشنا — در نبرد آئید پیش پادشا — جمع آرید از برون دروازه رو
پس بدین بوسه دادند و شدند — جمع آمدن ساحران از مدائن پیش فرعون — انتظار وقت فرصت می کنند
تا بفرعون آمدند آن ساحران — تشریفها از وی یافتن و دست بر سینه کردن — داد شان تشریفهای بیکران
وعده شاهان کرد و هم پیش از بدا — در قهر خصم که این کار را دفع بر ما نویس — بردگان و اسپان و نقد و خیس و زاد
بعد ازان شان گفت هان کشاکشان — کز فزون آئید اندر امتحان — که مدد در پرده جود و سخا
پس بگفتند شه بااقبال تو شاه — غالب آئیم و شود کار خش تباه — کس ندارد پای ما اندر جهان
ذکر موسی بند خاطر باشد است — کاین حکایتها که پیشین بد دست — نور موسی نقد تست ای یار نیک

موسیٰ و فرعون در هستی تست — باید این دو خصم را در خویش جست — تا قیامت هست از موسیٰ نشان — نور دیگر نیست دیگر شد سراج

این سفال و این فضیلت دیگر است — لیک نورش نیست یکرنگ اثر است — کز نظر در شیشه دارد گم مشوی — زانکه در شیشه است اعدا و دوی

در نظر بر نور دار ای وارهی — از دوئی و اعداد جسم ای منتهی — از نظرگاه است ای منعم وجود — اختلاف مومن و گبر و یهود

اختلاف کردن در چگونگی شکل پیل در شب تار

پیل اندر خانه تاریک بود — اندران ظلمت همی شد هر کسی — دیدنش با چشم چون ممکن نبود — عرضه را آورده بودند شش سنود

از برای دیدنش مردم بسی — آن یکی را کف بخورد اوفتاد — گفت همچون ناودانستش نهاد — اندران تاریکیش کف می‌بسود

آن یکی را کف بخورد پایش بسود — گفت شکل پیل دیدم چون عمود — آن یکی بر پشت او بنهاد دست — آن بر و چون بادبیزن شد پدید

همچنین هر یک بجزوی چون رسید — فهم آن می‌کرد هر جا می‌شنید — از نظر گه گفت شان بد مختلف — گفت خود این پیل چون بختی بود

در کف هر کس اگر شمعی بدی — اختلاف از گفت شان بیرون شدی — چشم حس همچون کف دست است و بس — آن یکی دالش لقب دادان الف

چشم دریا دیگر است و کف دگر — جنبش کف نهاز دریا روز و شب — نیست کف را بر همه آن دسترس — کف همی بینی و دریا بی‌عجب

ما چو کشتیها بهم بر می‌زنیم — تیره چشمیم و در آب روشنیم — ای تو در کشتی تن فته بخواب — آب را دیدی نگر در آب آب

آب را آبی است کو میراندش — روح را روحی است کو می‌خواندش — موسیٰ و عیسیٰ کجا بد کاف و آب — کشت موجودات را می‌داد آب

آدم و حوا کجا بود آن زمان — که خدا افگند این ده در کمان — این سخن هم ناقص است و ابتر است — آن سخن کو نیست ناقص زان سر است

گر بگویم زان بمغز و پای تو — ور نگویم هیچ ازان ای وای تو — ور بگویم در مثال صورتی — بر همان صورت بچسپی ای فتی

بسته پائی چون گیا اندر زمین — سر بجنبانی ببادی بی‌قرین — لیک بایت نیست تا نقلی کنی — یا مگر پا را ازین گل برکنی

چون کنی پا را چنان از گل درست — این حیات ارواح بیش مشکل است — چون حیات از حق بگیری ای روی — بس غنی گردی ز گل در دل روی

شیر خواره چون ز دایه بگسلد — لوت خواره شد مراورا ای ولد — بسته شهر مینی چون حبوب — جوفطام خویش از قوت القلوب

حرف حکمت خور کز شد نور سیر — تا پذیرا گردی ای جان نور را — تا به بینی بی حجب مستور را

چون ستاره اسیر برگردون کنی — بلکه بی‌گردون سفر بیچون کنی — آنچنان کز نیست در هست آمدی — همچنین بگو چون آمدی مست آمدی

راههای آمدن یادت نماند — لیک فرمی تا تو نبود خواهیم خواند — هوش را بگذار تا نگذارد هوش را — گوش را ببند تا نگوشد گوش را

نی نگویم زانکه تو خامی هنوز — در بهار و بید دستی تموز — این جهان همچون درخت است ای کرام — مار و چون بیوه‌های نیم خام

سخت گیر و خام مر شاخ را — زانکه در خامی نشاید کاخ را — چون نه پخت گشت شیرین لب گزان — سست گیرد شاخها را بعد ازان

چون ازان اقبال شیرین شد دهان — مرد شد بر آدمی ملک جهان — سخت گیری تبصه خامی است — نا جنینی کار خون آشامی است

چیز دیگر ماند ما گفتنش — با تو روح القدس گوید نی منش — بی من و بی غیر من ای هم تو من — با تو اندر خواب گفت است آن نهان

همچو آن وقتی که خواب اندر روی — تو نه پیش خود پیش خود شوی — تشنوی از خویش و پندارد فلان

تو یکی تو نیستی ای خوش رفیق — بلکه گردد دو در یائی عمیق — آن تو فی تو رفت گمان نیست صد تو است — قائم است و غرقه گاه صد تو است

خود چه جای صد بیابد ره کی خواب — دم مزن والله اعلم بالصواب — دم مزن تا بشنوی زان صد لقا — الصلا ای باکیازان الصلا

دم مزن تا بشنوی اسرار حال — از زبان بیزبان که قم تعال — دم مزن تا بشنوی زان دم زنان — انچه ناید در بیان اندر زبان

دم مزن تا بشنوی زان آفتاب — انچه ناید در کتب در خطاب — دم مزن تا دم زند بهر تو روح — آشنا بگزارد در کشتی نوح

دعوت کردن نوح علیه السلام پسر را و سر کشیدن او

همچو کنعان کاشنا[۵۱] می کرد او — که برسر کوه روم و چاره کنم دست تو نگشم — که نخواهم کشتی نوح عدو

بین بیا در کشتی با ما نشین — من بحر شمع تو شمع اثر و ختم — بین مکن کاین موج طوفان بلاست — تا نگردی غرق طوفانی مهین

گفت نی نی آشنا آموختم — جز که شمع حق همی باید کشش — گفت نی رقتم بران کوه بلند — دست و پای آشنا امروز لاست

باد قهرست و بلای شمع کش — جز حبیب خویش را ندهد امان — گفت من کی پند تو بشنوده ام — عاصمست[۵۲] آن که مرا از بر گزند

بین مکن کین کوه گاهست و زمان — من بریدم از تو در سر دو سرا — بین مکن بابا که روز ناز نیست — که طمع کردی که من زین دوده ام

خوش نیامد گفت تو بهر گزمرا — اندرین درگاه کی راز کیست — لم یلد لم یولدست او راز قدم — مرضدا را خویشی و انباز نیست

تا کنون کردی مرا پندم نیوشت — تا ز بابایان کجا خواهد رسید — نیستم مولود پیر اکم بنان — نے پدر دارد نه فرزند و نه عم

ناز فرزندان کجا خواهد کشید — تا ز بابا یان کجا خواهد رسید — نیستم مولود پیر اکم بنان — نیستم والد جوانا کم کر از[۵۳]

نیم شو بر نیم من شهوتے — ناز را بگذار اینجا ای ستی[۵۴] — جز خضوع و بندگی و اضطرار — اندرین حضرت ندارد اعتبار

گفت بابا سالها این گفته — باز می گویم بجهل آشفته — چند ازینها گفته باهر کسے — تا جواب سرد بشنودی بسے

این دم سرد تو در گوشم نرفت — فاصله اکنون که شدم دانا و زفت — بشنوی یکبار تو پند پدر — همچنین میگفت او پند لطیف[۵۵] — نی پدر ارشد کنعان سیر شد — نے دمے در گوش آن ادبیر شد

اندرین گفتن بر آمد موج تیز — بر سر کنعان و دوش و بر زبر — نوح گفت ای بادشاه بردبار — مر مرا خر مرد و سلیمت بردبار

وعده کردی مر مرا تو بارها — که بیابد اهلت از طوفان رها — دل نهاد م بر امید تای سلیم — پس چرا بر بود سیل از من گلیم

گفت او از اهل تو خویشانت بود — خود ندیدی تو سفیدی از کبود — نیست دندان بر کنش ای اوستاد — چونکه دندان ترا کرم او فتاد

تا که باقی تن نگردد زار زار د — گرچه بود آن تو شو بیزار از و — غیر بود آنکه او شد بات تو

تو همیدانی که چشم با تو من — بیست چندانم که یاران من[۵۶] — منعدنی بیواسطه بی حائلے

منفصل نے منفصل نے این کمال — بلکه بیچون چگونه زاعتدال — زنده ایم از لطفت ای نیکو صفات

تو نگنجی در کنار فکرتے — نے مبطونے قرین با علتے — پیش ازین طوفان و بعد از این مرا — تو مخاطب بوده ای در ما جرا

با تو میگفتم بنا ایشان سخن — ای سخن بخش نو و آن کهن — نے که عاشق روز و شب گوید سخت — گاه با اطلال و گاهے با دمن

روے در اطلال کرده از الم — او کرا میگوید این رحمت کرا — شکر طوفان را کنون بگماشتی — واسطه اطلال را بگذاشتی

ز انکه اطلال لئیم بد بند — نی ندائی نی صدائی می زند — من چنان اطلال خواهم از خطاب — گر صدا چون کوه را گوید جواب

تا متئی لب نشنوم من نام تو — عاشقم بر نام جای آرام تو — هر نبی زان دوست دارد کوه را — تا نشنی لب نشنود نام ترا

آن گریست مثال سنگلاخ — موش را شاید نه مار اژدرِ شاخ — من بگویم او نگردد دیار من — بی صدا ماند دم گفتار من

باز بین آن به که همواریش کنی — نیست همدم با قدم یاریش کنی — گفت ای نور از تو خواهی جمله را — حشر گردانم برآرم از ثری

بهر کنعانی دل تو نشکنم — لیکت از احوال او آگه کنم — گفت نی نی راضیم که تو مرا — هم کنی غرقه اگر باید ترا

هر زمانم غرقه می کن من خوشم — حکم تو جان است چون جان می کشم — ننگرم کس را و گر هم بنگرم — او بهانه باشد و تو مخبرم

عاشق صنع تمام در شکر و صبر — **توفیق میان این دو حدیث که الرضا بالکفر کفر و حدیث دیگر که من لم یرض بقضائی ولم یصبر علی بلائی فلیطلب ربا سوائی**

عاشق صنع خدا با فسر بود — عاشق مصنوع او کافر بود

در میان این دو ره فرقی شگرف — خود شناسد آنکه در رویت صفیست

وحی سوالی کرد سائل مر مرا — گفت نکته الرضا بالکفر کفر — این پیمبر گفت و گفت اوست مهر

باز فرمود او کاندر هر قضا — نی قضای حق بود کفر و نفاق — گر بدین راضی شوم باشد شقاق

ور نیم راضی بود آن هم زیان — گفتش این کفر مقتضی نی قضاست — هست آثار قضا این کفر راست

پس قضا را خواجه از مقضی بدان — تا شکالت حل شود اندر جهان — راضیم بر کفر زان رو که قضاست — نی ازان رو که نزاع و کفر هاست

کفر از روی قضا خود کفر نیست — حق را کافر مخوان اینجا بایست — کفر جهل است و قضای کفر علم — هر دو یک گی باشد آخر حلم و حلم

زشتی خط از نشانِ نقاش نیست — بلکه از وی زشت را همسر نیست — هم تواند زشت کردن هم نکو — گر کشانم نقش این را من بسان

تا سوالی و تا جواب آید درست — ذوق نکته عشق از من میرود — نقش حمد است نقش دیگر مشنود

در بیان آنکه حیرت مانع بحث و فکرت هست

آن یکی مرد دو سه آمد شتاب — پیش یک آئینه دار مستطاب

گفت از ریشم سفیدی کن جدا — که عروس تو گزیدم ای سفیه — که تو بگذر من چنین مر اکاری ام

این سوال او این جواب است ای گزین — کاین سیه را نه ندارد مرد دین — حمله کرد او هم برای کید را

گفت پیر زن سوالی می کنم — پس جوابم گوی و انگه میزنم — یک سوالی دارم اینجا در وفاق

این سوال از تو همی پرسم بگو — حل کن اشکال مرا ای نیک خو — از قضا گاه تو می مخمر کیا

گفت از دور این فرجت نیستم — که درین فکر و تامل بیستم — نیست صاحب درد را این فکر این

درد مندان را نباشد فکر غیر — غلفت و بیدردیت فکر آورد — در خیالت نکته بکر آورد

جز غم دین نیست صاحب درد را — حکم حق را پیر و رو می نهند — حفظ فکر خویش یکسو می نهند

در صحابه کم بدی حافظ کسی — **در بیان آنکه در میان صحابه حافظ کسی نبود** — گرچه شان بود و جان شان را سبی

مغز علم افزود و کم شد پوستش ‌ ز آنکه عاشق را بسوزد دوستش ‌ ز آنکه چون مغزش دراکند و رسید ‌ پوستها شد بس عمیق و واکشید[1]

قشر جوز و پسته[2] و بادام هم ‌ مغز چون آگندشان شد پوست کم[3] ‌ وصف مطلوبی[4] چو ضد طالبی ست ‌ وحی برق نور سوزان نبی ست

چون تجلی کرد او صاف قدیم ‌ پس بسوزد وصف حادث را کلیم[5] ‌ ربع قرآن هر کرا محفوظ بود ‌ جمل فینا از صحابه می شنود

جمع صورت با چنین معنی ژرف ‌ نیست ممکن جز ز سلطانی شگرف ‌ در چنین مستی مراعات ادب ‌ خود نباشد و رباشد عین عجب

اندر استغفار اعات نیاز ‌ جمع ضدین ست چون گردد دراز ‌ جمع ضدین باز نیاز افتاد و ناز ‌ باز در وقت تحیر امتیاز

چون عصا معشوق عیان مشهود ‌ کور خود ضد دق قرآن می شود ‌ گفت کوران خود صنادیق اند پر ‌ از حدیث و مصحف و ذکر ندر

از صنادیقی پر از قرآن به است ‌ زانکه صندوقی نبود خالی بدست ‌ باز صندوقی که پر موش ست و مار ‌ به ز صندوقی که گه پر شد ز یار

حاصل اندر وصل چون افتاد مرد ‌ گشت دلاله پیش مرد سرد ‌ چون بطلوعت رسید ای ملیح ‌ شد طلبگاری علم اکنون قبیح

چون شدی بر بامها بی نردبان ‌ سر دو باشد جستجوی نردبان ‌ جز برای پارسی و تعلیم غیر ‌ سر دو باشد راه خیر از بعد خیر

آئینه روشن که شد صاف و جلی ‌ جهل باشد بر نهادن صیقلی ‌ پیش سلطان عمر نشسته در قبول ‌ جهل باشد جستن نامه و رسول

داستان مشغول شدن عاشق بعشق نامه خواندن او

آن یکی را یار پیش خود نشاند ‌ نامه پیدا کرد و پیش او بخواند

نامه ها در نامه مدح و نعت ‌ مطالعه کردن عشق نامه در حضور معشوق و معشوق

گوی و افغان جزو و کل فریاد و خویش ‌ زاری و مسکینی و بس لابها

آنرا تا پسندد او شتن کز طلب الدلیل عند حصول المدلول

او همی رنجور بهر انجمن دوست ‌ خواری و بیزاری نا اهل و خویش

قبیح و الاشتغال بالعلم بعد الوصول الی المعلوم مذموم

همچنان مینماند با معشوق خود ‌ ذکر پیغام و رسول از مغز و پوست

تا کی بیرون باشد زخد و از عدد ‌ گفت معشوق این اگر بهر من ست ‌ گاه وصل این عمر ضایع کردن ست

من ز تو مشغیتم نامه تو نامه خوان ‌ نیست این بهر نشان عاشقان ‌ من نیابم نصیب خویش نیک

انچه میدیدم ز تو با دیده سال ‌ نیست اینجا حاضری را ماولیک ‌ دیده و دل شد اب تازه کرده ام

پشته می بینم و لیکن آب نی ‌ من از این چشمه زلالی خورده ام ‌ من بلبغار و مراد ست و رفتنو[6]

داشتی تو بر من این بد دالتی ‌ گفت پس من نیستم معشوق تو ‌ جزو مقصودم ترا اندر رمن

ذاهد معشوقم و معشوق نی ‌ پس نیم کلی مطلوب تو من ‌ مبتدا و منتها بیت او بود

عشق بر عقد ست بر صندوق نی ‌ هست معشوق آنکه او گیرد بدو

چون سیاهیش نباشی منتظر ‌ هم هویدا او بود هم نیز هر ‌ بیدهٔ این ماه باشد ماه و سال

چون بگوید حال او فرمان کند ‌ میر احوال ست نی موقوف حال ‌ منتظر نشسته باشد حال جو

کیمیا حال باشد دست او ‌ چون بخواهد جان کند مشتی بود ‌ گر بخواهد مرگ هم شیرین شود

او بود سلطان حال اندر روش ‌ دست جنباندن شود می ست او ‌ خار و خشتر نرگس و نسرین شود

لیک صاحب وقت فارغ ست از وقت و حال ‌ نی چو تو محروم از حال و کشش ‌ آنکه او موقوف حال ست آدمی ست ‌ گر گهی افزون و گاهی کمی ست

صوفی ابن الوقت باشد در مثال ‌ حالها موقوف فرمان و رای او ‌ زنده از نفخ مسیح آسای تو

[1] کذا فی نسخة ب و ج و د و ه و ز و ح و ط و ی و ک و ل و م و ن و س و ع و ف و ص و ق و ر و ش و ت و ث و خ و ذ و ض و ظ و غ و ا و ب و ج و د و ه و ز و ح و ط و ی و ک و ل و م و ن و س و ع و ف و ص و ق و ر و ش و ت و ث و خ و ذ و ض و ظ و غ و ا

[2] کذا فی نسخة ب و ج و د و ه و ز و ح و ط و ی و ک و ل و م و ن و س و ع و ف و ص و ق و ر و ش و ت و ث و خ و ذ و ض و ظ و غ و ا

[3] کذا فی نسخة ب و ج و د و ه و ز و ح و ط و ی و ک و ل و م و ن و س و ع و ف و ص و ق و ر و ش و ت و ث و خ و ذ و ض و ظ و غ و ا

[4] کذا فی نسخة ب و ج و د و ه و ز و ح و ط و ی و ک و ل و م و ن و س و ع و ف و ص و ق و ر و ش و ت و ث و خ و ذ و ض و ظ و غ و ا

[5] کذا فی نسخة ب و ج و د و ه و ز و ح و ط و ی و ک و ل و م و ن و س و ع و ف و ص و ق و ر و ش و ت و ث و خ و ذ و ض و ظ و غ و ا

[6] کذا فی نسخة ب و ج و د و ه و ز و ح و ط و ی و ک و ل و م و ن و س و ع و ف و ص و ق و ر و ش و ت و ث و خ و ذ و ض و ظ و غ و ا

عاشق حق نیست دارد شرم ازو — بر امید حال بهتر می تپد — آنکه گه ناقص گهی کامل بود — نیست معبود و خلیل آمل بود

وانکه آخر باشد و گه آن و این — نیست دلبر لا احب الآفلین — آنکه او گاهی خوش و گه ناخوش است — یک زمانی آب و یکدم آتش است

برج مه باشد ولیکن ماه نی — نقش بت باشد ولی آگاه نی — هست حق و نی صفا چون این و آن — وقت سیما چون پدر گرفته سنت

دیگ سیمی غرق عشق و ولبال — غرقه نوری که اول لم یزل است — لم یلد لم یولد آن ایزد است

رو چنین عشقی گزین گر زنده — ور نه وقت مختلف سازنده — بنگر اندر نقش زشت و خوب خویش — بنگر اندر عشق و بر مطلوب خویش

منگر این را که حقیری یا ضعیف — بنگر اندر همت خود آ شریف — آب جو دائما ای خشک لب — تو بهر جا که باشی می طلب

کان لب خشکت گواهی میدهد — گویا خر بر سر منبع رود — خشکی لب هست پیغامی ز آب — که بیابد آرد یقین این اضطراب

کاین طلب گاری مبارک جنبشی است — این طلب مفتاح مطلوبات تست — این سیاه نصرت و رایات تست

این طلب همچون خروسی رهنمای صبح — گر نه آلت نیستت تو می طلب — نیست آلت حالت اندر راه نیست

هر کرا بینی طلبگار اے پسر — منگر اندر حبتی و سستی — در ظلال غالبان غالب شوی

گر یکی مور سلیمانی بجست — هر چه داری تو ز مال و پیشه — نی طلب بود اول و اندیشه

گر یکی گنجی بیابد نادرست — در بایستد از طلب هم قاصرست — چون بجوید اندر طلب اشتاق او

چون نهادی در طلب پا ای پسر — یافتی و شد میسر بی خطر — تا بیابی هر چه خواهی ای عجب

عاقبت جوینده و یابنده بود — چونکه در خدمت شتابنده بود — می طلب والله اعلم بالصواب

آن یکی در عهد داؤد نبی — حکایت آن مرد که در عهد داؤد نبی شب و روز دعا میکرد — نزد هر داناه پیش هر عجبی

این دعا میکرد دائم کای خدا — واز خدا طلب رزق حلال می نمود نی رنج کسب — تو ز فضل خود رزقی بی رنج و کسب کن مرا

چون مرا تو آفریدی کالبدی — زخم خواری هست چندین بیدلی — بار اسپان و اشتران نتوان نهاد

کالبد چون آفریدی ای ملک — روزیم ده هم ز راه کالبد — خشتم اندر سایه احسان خود

کالبدان را سایه چیزی از فلک — روزیی بنهاد نوعی دگر — هر کرا پا هست جوید روزیی

رزق را میران بسوی ابر و غیث — ابر را باران بسوی هر زمین — ابر را راند بسوی اودیه تو

طفل را چون پا نباشد مادرش — آید و ریزد وظیفه بر سرش — که ندارم من تن کوشش چو طلب

مدتی بسیار میگرید و این دعا — روز تا شب شب همه شب تا صبح — بر طمع خامی و بر پکار او

که چه میگوید عجب این مست ریش — خلق می خندید بر گفتار او — هرگز این نادر نشد در رشد عجب

هر کرا او پیشه داد و طلب — از رکب و تعب بار نج و تب — اطلبوا الارزاق من اسبابها — ادخلوا الابواب ان من ابوابها

شاه و سلطان رسول حق کنون — هست داؤد نبی ذو فنون — هست در فرمان او از وحش و طیر — در همه روی زمین او راست سیر

باچنان غرقی نازی کاندروست — کرگزیدستش عنایتهای دوست — معجزاتش بیشمار و بی عدد — موج بخشایش بدو اندر مدد

ہیچکس را خود زآدم تاکنون — کے بدست آورد همچون او زبون — کو بهر وعظے پذیرا بود و هست — آدمی را صوت خوابش کرد مست

شیر و آهو جمع گردد آن زمان — تا شنوے تذکیر شیخ منتظر این از آن — گوه و مرغان هم رسائل باد مش — هر دو اندر وقت دعوت محرمش

این صد چندان او را معجزات — نور رویش بے جهات و در جهات — با همه تمکین خدا روزے او — گوه باشد بسته اند در جستجو

بے زره بافے و بے رنج و ورش — مے نیاید با همه پیرو ورش — اینچنین مخذول واپس مانده — خانه کنده دون و گردون مانده

اینچنین بدبخت بے هے خواهد کرد — گنج یابد تا دو پایش فرو — زاحمقے خواهد که بے رنجش رود — بے تجارت پر کند دامن ز سود

اینچنین گنجے نیابد در جهان — که برآید بر فلک بے نردبان — این همے گفتش تمسخر زرگیر — که رسیدت روزے و آمد بشیر

وان همے خندید مارا هم بده — زانچه یابے هدیه ای سالار ده — او ازین تشنیع مردم دین نبوس — کم نے کرد از دعا و چاپلوس

تا که شد معروف در شهر و شهیر — کور انبان تهے جوید نپیر — شد مثل در خام طمعے آن گدا — او ازین خواهش نے آید جدا

کم نے کرد از دعا و ابتهال — کرد اجابت مستعان فوق الجلال — گر گران و گر شتابنده بود — عاقبت جوینده یابنده بود

تا که روزی ناگهان در چاشتگاه — دو یدن گاو در خانهٔ آن عاکفه — این دعا میکرد بازاری و آه

ناگهان در خانه اش گاوی دوید — صلی الله علیه و آله وسلم ان الله یحب الملحین فی الدعاء — شاخ زد بشکست در بند و کلید

گاو گستاخ اندران خانه بجست — زیرا که دعا کننده هیچ جا ست ست از حق تعالی را — در درست و قوائمهاش بست

پس گلوی گاو ببرید آن زمان — والحاح خواهنده را بهانه ست از انچه می خواهد آرد آن ازو — بے توقف بے تامل بے امان

چون سرش ببریده شد سوئے قضا — تا ابا لیش بر کند در دم شتاب — ای تقاضا گر درون همچون چنین

سهل کرد آن ده نما توفیق را — یا تقاضا را بسان ما مسه — چون مفلس ز تقاضا می کنے

بے تو نظم و قافیه شام و سحر — زهره کے دارد که آید پیش صف — نظم و تخمیس و قوافی ای علیم

چون مسیح کرد هر چیز را — ذات بے تمییز و با تمییز را — هر یکے تسبیح بر نوع دگر

آدمی مسند ز تسبیح جماد — وان جماد اندر عبادت اوستاد — بلکه بر ضد و دولت هر یکے

چون دو ناطق را ز حال همدگر — نیست آگه چون بود دیوار و در — چون من از تسبیح ناطق غافلم

هست حبر را ضد آن در مناص — هست معنی را یکے تسبیح خاص — شے از تسبیح جبر بے خبر

این همی گوید که آن ضال ست و گم — بیخبر از حال او و زار قسم — وان همے گوید که این را چه خبر

گفت هر یک هویدا مے کند — جنس از ناجنس پیدا می کند — قهر را از لطف داند هر کسے

لیک لطفی قهر در پنهان شده — یا که قهری در دل لطف آمده — کم کسے داند مگر بانے نے

با گمان بین دو گمانے می تند — سوئے لا تخدع یکے پر می پرند — علم را دو پر گمان و یک پرست — کش بود در دل محک عالیے

ناقص آمد ظن به پرواز اندرست — ناقص آمد ظن به پرواز اندرست

۱ مدینه نسخه ۲ اضافه از نسخه ۳ ابوبست ۴ ناصح گزیده گاوست

مرغ یک پر زد و افتد سرنگون
می فتد می غیرد آن مرغ گمان
بعد از آن بیشے سوی راه مستقیم
گر همه عالم بگوید پیش تو لے
در همه گوید او را گر سهے
بلکه گردد دریا و کوه آید بگفت
کودکان سبقے از اوستاد
مشورت کردند در تعویق کار
چون نمی آید و را رنجور بے
آن یکے زیرک ترین تدبیر کرد
اندکے اندر خیال افتاد ازین
آن خیالش آنکه از افزون شود
تا چو سی کودک تواتر این خبر
متفق گشتند در عهد و وثیق
رای آن کودک بجز بیداد همه
آن تفاوت هست در عقل و شعر
زین قبل فرمود احمد در مقال
بر خلاف قول اهل اعتزال
باطل ست این نزد آنکه رای کودکے
بر دمیداندیشه زان طفل خرد
تو بگو داده خدا بهتر بود
روز گشت و آمد آن کودکان
زانکه منبع دید بهت این رای را
او در آمد گفت استاد سلام
نقش کرد اما غبار و هم بدو

در بیان آنکه علم را دو پر و گمان را یک پر ست

بانگے پر برامید آشیان
نے علے وجهے مگر اوج سقیم
باد پر بر می پرد چون جبرئیل
او نگردد گرم تر از گفت شان
او نیفتد در گمان از طعن شان
هیچ یک ذره نیفتد در خیال

رنجور رشدن آن دمی بوهم تعظیم خلق و رغبت مشتریان بوی و حکایت معلم کودکان

کز بگیرد چند روز او در بے
که بگوید اوستا چون نے تو زد
تو برادر هم مدد کن اینچنین
کز خیالے عاقلے مجنون شود
متفق گویند یا بد مستقر
که نگرداند سخن را یک فریق

در بیان آنکه عقول خلق متفاوت ست در اصل فطرت و تردد معتزله در مساویست و تفاوت عقول از تحصیل علم ست

اختلاف عقلها در اصل بود
تجربه و تعلیم بیش و کم کند
بگذرد زاندیشه مردان کار
خود فزون آن یک آن از فطرت ست

در وهم افگندن کودکان استاد را بمکر

جمله استادند بیرون منتظر
ای مقلد تو مجو پیشے بران
گفت اوستا غیبت رنجی مرا
اندر آمد دیگرے گفت اینچنین

بازبر تر زد و گامے یا فزون
بے گمان و بے مکر بے قال و قیل
جان طلاق او نگردد جفت شان
او نگردد در دمند از طعن شان
مطمئن و موقن و بے احتمال
رنج دیدند از ملال و اجتهاد
نا معلم در فتد در اضطرار
هست او چون کوه خارا برقرار
این اثر باز هوا یا از تبیت
خیر باشد اوستا احوال تو
در پے غم نمایند و حنین
یا نخست بر عنایت متکے
تا که غازے نگوید ما جرا
عقل او در پیش میر فت از دهه
که میان شاهان اندر صوف
بر وفاق شیخان باید شنود
تا کے راز سے کے اعلم کند
عاجز آید کار شان از اضطرار
تا ز افزونے که جهد و فکرت ست
یا که لنگے راهوار از نه بود
تا در آید از در آن یار مصر
کو بود منبع ز نور آسمان
تو بره بنشین مگو یاوه بلا
اندکے آن هم افزون شد برین

همچنین تا وهم او قوت گرفت
سجده کرد و خلق از زن زلفها بر درد
که بدعوی الٰهی شد دلیر
بر زمین گر نیم گز راهے بود
بلکه مے افتاد زار زار دل بوهم
گشت ستاست و بست از وهم وهم
خود مرا گر که نگردانی ز ننگ من
آمد و در راسته بندے بر گشاد
گفت کوری ننگ و مال من چنین
گفت زن ای خواجه عیبی نیست
گر تو کور و کر شدے مارا چه غم
گفت زن تو مورچه ے آسمانی
زن توقف کرد و در شد با درنگ
چامه خواب آلود و گسترده آن عجوز
فال بد بر خود گرداند همے
گر بگویم او خیالے برزند
چامه خواب افگند و استاد او فتاد
کاین همه کردیم و مازندانیم
گفت آن کودک که آن قوم پسند
چون همی خواند ند گفت ای کودکان
در سر افزاید استا را ز بانگ
سجده کردند و بگفتند ای کریم
مادر ان شان خشمگین گشته و گفت
وقت تحصیل است اکنون و شما
از قضاے آسمان کی استاد ما

رنجور شدن فرعون بوهم از تعظیم خلقان

زو دل فرعون را رنجور کرد
گفتن هر یک خداوند و ملک
اژدها گشت و نمی شد هیچ سیر
عقل جزوی آفتش هم هست و فن
آدمے بے وهم این مے رود
بر سر دیوار عالے گر روے

رنجور شدن استاد معلم بوهم و خیال

بر جهید و می کشاید او گلیم
خشمگین باز آن که مهر او سست
قصد دارد تا بداند رنگ من
او بحسن جلوه خود دست گشت
کودکان اندر پے آن اوستاد
گفت زن خیرست چون زود آمدے
از غم بیگانگان اندر حنین
تو درون خانه از بغض و نفاق
وهم وطن والش بے همیستست
گفت ای عزتو هنوزی در رواج
مادر این نجیم و دراندوه و رنج
گفت ای خواجه بیارم آنچه
دائما در بغض و کینه و عشوه
جامه خواب سر ما روگستران

در جامه خواب افتادن استاد و نالیدن او بوهم رنجوری

گفت امکان نے و باطن بر فسوس
گر بگویم متهم دارد مرا
آدمی را که نبود دستش عصے
قول پیغمبر بود بالفرض
فعل دارد زن که خلوت میکند
مرد را از خانه بیرون مے کند
آه و ناله ازوی مے زاد
کودکان آنجا نشسته مبتدی
بد بنائے بود و ما بد بانیم
هین دگر اندیشه باید نمود

دوم بار در وهم افگندن استاد را که او را از قرآن خواندن صداع آید و درد سر افزاید

از زدن کو در دیا بد بهر دانگ
گفت استا راست میگوید بده
دور باد از تو رنجوری و بیم
پس زن و حبشه ند سوے خانه ها

خلاصی کودکان از مکتب بدین مکر و سوال مادران از ایشان

مے گریزید از کتاب اوستا
عذر آوردند کای مادر تو بیست
گشت رنجور و سقیم و مبتلا
مادران گفتند کز چیست و درد غ

ما نماند رحال خود بس در شگفت
آنچنان کز وحش زو هی مهتک
زانکه در ظلمات شد اورا وطن
گرد دگر عرضش بود کز می شوے
ترس و هی را نکو پیکر بفهم
من بدین حالم نپرسید او نخست
نیکخبر کز بام من افتاد طشت
که مبادا زارت بنگ آید بدے
می نبینی حال من در اشتراق
می نبینی در تغیر و ارتجاج
تا بدانے که منم من گنه
تا نبینم که سر من شد گران
کای عدو زور تر این می منه
ور نگویم جد شود این ها چرا
این تمار ضتم ادر بنا تر ضوا
بهر فسقے فعل او مفسون میکند
درس نیکو اند باصد اندهان
تا ازین محنت فسرج ایم نوم
درس خواهند و کنند آوا بلند
بانگ استاد را دارد زیان
در سر افزون شدم بیرون شوید
همچو مرغان در هوا ے دانه ها
روز کتاب و شما با لو جفت
این گناه از ما و از تقصیر نیست
صد دروغ آرید بهر طمع دروغ

تا صباح آییم پیش دوستان — تا به بینیم اصل این کژ شاخسان — کو دکان گفتند بسم الله روید — برد و رغ و صدق او ثابت شود

بامدادان آمدند آن دوستان — بعیادت رفتن او را در آن — علی الصباح فسرد زندانرا — خفته استا هیچ بیمارگران

هم عرق کرده ز بسیاری تاب — سر برهنه رو کشیده در سیاب — آه آهی میکند آهسته او — جملگان گشتند هم لاحول گو

خیر باشد اوستاد این درد سر — جان تو ما را نبود از این خبر — گفت من هم بیخبر بودم از آن — آگهم کردند این ماه رغران

من بدم غافل بشغل قال و قیل — بود در باطن چنین رنجی ثقیل — چون بعید مشغول باشد آدمی — او زدید رنج خود باشد عمی

از زنان مصر یوسف شد سمر — جمله از مشغولی خود بی خبر — پاره پاره کرده دستهای خویش — روح واله کو نه پس داند نه پیش

ای بسا مرد شجاع اندر وغا — که ببرد دست یا پایش ضرب — او همان دست آورد در گیر و دار — برگمان آنکه هست او برقرار

خود نه بیند دست رفته در خطر — در بیان آنکه تن روح را چون لباسیست و این دست — خون از و بسیار رفته بیخبر

تا بدانی که تن آمد چون لبیس — آستین دست روح ست و این پای موزه پای روح — رو بجو لابس لباسی را بلیس

روح را توحید الله خوشتر ست — غیر ظاهر دست و پا دیگر ست — دست و پا در خواب بینی تا بتلاف — آن حقیقت آن ندانش ار گزاف

آن قوی که بی بدن داری بدن — پس مترس از جسم جان بیرون شدن — روح دارد دل بدن بس کار و بار — مرغ باشد در قفس بس بیقرار

باش تا مرغ از قفس آید برون — تا به بینی هفت چرخ اندر زبون — یک حکایت گویمت گر گوشنوی — در حقیقت بر حقیقت بگروی

بود درویشی بکهساری مقیم — حکایت آن درویش که در کوه خلوت کرده بود و بیان — خلوت او را بود همخواب ندیم

چون خالق میرسید او را شمول — حلاوت انقطاع و خلوت و داخل شدن او در محبت حق — بود از انفاس مردان ملول

همچنان که سهل شد ما را حضر — انا جلیس من ذکرنی و انیس من استانس بی — سهل شد هم قوم دیگر را سفر

آنجنانکه عاشقی بر سر وری — گر ز همه چیز منی بی همه و ور بی همه چیزی منی با همه — عاشق ست آن خواجه در آهنگری

هر کسی را بهر کاری ساختند — میل آن را در دلش انداختند — دست و پا بی میل جنبان کی شود — خار خس در آب بی باد کی رود

گر به بینی میل خود سوی سما — پر دولت بر گشا همچون هما — ور به بینی میل خود سوی زمین — نوحه می کن همچو بوم منشین از حنین

عاقلان خود نوحه ها پیشین کنند — جاهلان آخر ببر بر می زنند — زابتدای کار آخر را ببین — تا نباشی تو پشیمان یوم دین

آن یکی آمد به پیش زرگری — دیدن او گر عاقبت کار و سخن — وقف عاقبت نا مستعیر ترازو — کمتر از زوده که بر سنجم زری

گفت خواجه مر مرا غرباله نیست — گفت میزان در برین تسخر مایست — گفت جاروبی ندارم بر دکان — گفت بس بس این مضاحک را بمان

من ترازوئی که می خواهم بده — خویشتن را گر کمن هر سو مجه — گفت بشنیدم سخن کی نیستم — تا نه پنداری که بی معنیستم

این شنیدم لیک پیری مر مرا — دست لرزان جسم تو ناستقش — فهم کردم لیک پیری ناتوان — دست از ضعف ست لرزان همچنان

وان ترازو هم قرابه خورد و مرد — پس بگوئی خواجه جاروبی بیار — تا بجویم زر خود را از غبار

چون نبینم غربال خواهم ای حری — گوئیم غربال خواهم آخر ای — من ترا دل دیدم آخر تا تمام — جامی دیگر رو ازینجا والسلام

هر که اول بین بود اعمی بود | هر که آخر بین چه با معنی بود | هر که اول بنگرد پایان کار | اندر آخر او نگردد شرمسار
حکم چون بر عاقبت اندیشی است | بادشاهی بهتر از درویشی است | عاقبت بینان بود اهل رشاد | در نگر والله اعلم بالسداد
این سخن پایان ندارد در رگوی | قصهٔ آن مرد زاهد باز گوی | کن تمام اکنون حدیثش شنو زود | کاندران کهسار بودش خانه و خود

لقیهٔ قصهٔ آن زاهد که وی که نذر کرده که میوهٔ کوهی را نخورد

آندران که بود اشجار و ثمار | سیب و امرود و انار بی شمار
قوت آن درویش بود آن میوه‌ها | غیر آن چیزی نخوردی دائما
گفت آن درویش با رب الوری | عهد کردم که نچینم در زمن
خود نچینم میوه را در کل عین | نیز غیری را نگویم کو نچین
جز از آن میوه که باد اندازدش | تا در آمد امتحانات خدا
زین سبب فرمود حق استثنا کنید | اختیار جملگان پست من ست
هر زمان دل را دهم میل دگر | کل اصباح لشانٍ جدید
در حدیث آمد که دل همچون پر ست | گرچه چپ و گه راست باشد اختلاف
در حدیث دیگر آن دل را ز چان | آن نه از وی لیک از جائی بود
کاب جمله شان ز آتش اند رقعر عین | چاه می بیند و نتوانی حذر
پس چو ایمن شد بر رای دل | گر نجوید او نخواهد مه فتد
نیست خود از مرغ پران این عجب | این عجب که دام بیند باوتد

تشبیه بند دام بقضا که بصورت پنهان و باشد پیدا است

چشم باز و گوش باز و دام پیش | سوی دامی می پرد با پر خویش
بنگر اندر دلق مهتر زاده | در هوای نان بکاری سوخته
سر بریده در بلا افتاده | اقتشه و املاک خود بفروخته
هر شش در یا ب دل ایشان ز مرگ | خان و مان گفته شده بد نام خود
زاهدی بیند بگوید ای کیا | کاندرین ادبار زشت افتاده ام
همتی می دار از بهر خدا | مال و زر و نعمت از کف داده ام
همتی تا بو که من زین وارهم | زین گل تیره بود که بر جهم | کالخلاص والخلاص والخلاص
این دعا منجو اهد او را ز عام خاص
دست بازو پای بازو بندی | نی موکل سر شود نی آهنی | از کدام این بند می جوئی خلاص
بند تقدیر و قضای مختفی | هان نبیند آن بجز ذات صفی | وز که این قید منجو اهی مناص
ز انکه آهنگر مر آن را بشکند | گرچه پیدا نیست آن در کمن ست | بدتر از زندان و بند آهن ست
دید ان آن بند احمد را رسد | این عجب این بند پنهان گران | عاجز از تکسیر آن آهنگران
حبل هیزم هر اجزاوی چشیده | بر گلوی بسته حبل من مسد | تنگ همیزم گفت حمال الحطب
کاین نه بهر شی ست و ایشان هر شمند | که پدید آید برو هر ناپدید | با قیاسش جمله تاویلی کنند
لیک از تاثیر آن تشبیس دو تو | گشته و نالان شده از پیش او | که دعا ی همتی تا وارهم | تا ازین بند نهان بیرون جهم

ل مستفتی یعنی کسی که از کسی فتوی خواهد ۲ ل مشتق از انشاء الله که در آخر هر وعده گویند ۳ ل کار و بار و خصومت که در دنیا کنند ۴ ل در حدیث آمده است که دل آدمی در میان دو انگشت از انگشتان خدای است ۵ ل کیا بمعنی بزرگ و مهتر ۶ ل مناص بمعنی گریز و رهائی

آنکه داند این علاج اندر نهاد — چون نداند داند او شقی را از سعید
این سخن پایان ندارد آن فقیر — مضطر شد آن فقیر نذر کننده بکند ابرو از حضرت
پنجه در زد آن باد امرودی تر بخت — و گوشمال حق تعالی رسیدن بی مهلت بر او
بر سر شاخی مرو دے چند دید — باز صبر کرد و خود را او کشید — باد آمد شاخ را سر زیر کرد
جمع و ضعف و قوت جذب قضا — کرد زاهد را زنذر خویش هو فا — چونکه از امرودبن میوه شکست
هم دران دم گوشمال حق رسید — چشم او بگشاد و گوش او کشید — مخلصان هستند دائم در خطر
یا کمن نذرے که نتوانے وفا — بر خطر مشین و بیرون جه ملا — باز گشتم سوے قصه کان فقیر
غیرت حق گوشمالش داد زود — متهم شدن آن شیخ باذردان و بریدن دستش را
اتفاقا فاذ زدے چند تے تاختند — و ندران کهسار منزل ساختند — بیست از دزدان بدند انجا و بیش
شحنه را اعمار آگه کرده بود — مردم شحنه در افتادند زود — هم بدانجا پای چپ بیست راست
دست زاهد هم بریده شد غلط — پاش را میخواست هم کردن سقط — در زمان آن مد سواری لیس گزین
این فلان شیخ ست بدال خدا — دست او را تو چرا کردی جدا — آن عوان بدرید جامه تیز رفت
شحنه آمد پا برهنه عذر خواه — که ندانستم خدا بر من گواه — هین بگیر و بکش کن مر مرا زین کار زشت
گفت صیدانم سبب این نقش را — می شناسم من گناه خویش را — من شکستم حرمت ایمان او
من شکستم عهد و دانستم بدست — تا رسید آن بگو چرا ت بد بست — دست او پای ما و مغز و پوست
قسم من بود این چنین کردم حلال — تو ندانستی ترا نبود وبال — آنکه او داند او فرماندروست
ای لسبا مرغان معده دغیص — بر کنار بام محبوس قفص — اے لسبا مرغ پرند دانه جو
ای لسبا ماهی در آب دور دست — گشته از حرص گلو ما خود شست — ای لسبا مستور در پرده بده
ای لسبا قاصد خبر بینکو — از گلوے رشوتے او زرد رو — ای لسبا قاصد بحر رفته بعشق
بلکه در هاروت و ماروت این سراب — از عروج چرخ شان شد سد باب — باز پیدا از سبب این کرد احتراز
از سبب اندیشه کرد آن بو لهاب — دید علت خوردن لبسیار آب — گفت تا سالے نخواهم خورد آب
این کمینه جهد او بد بهر دین — گشت او سلطان و قطب العارفین — چون بریده شد جزاے حلق دست
ایمنین باشد چو یکدر بسته شد — صد در دیگر بر و شکسته شد — شیخ اقطع گشت تا مشی اش خلق
کرامت شیخ اقطع و زنبیل بافتن او بدو دست در خلوت
در عریشم آمدی سر کرده پیش — این چرا کردی شتاب اندر سباق — گفت از اول ما مهوا و اشتیاق

کہ نداند کشف را از حق حلال
از مجاعت شد زبون و تن اسیر
ز آتش جوعش صبوری میگریخت
طبع را بر خوردن او چیر کرد
گشت اندر عهد و نذر خویش سست
امتحانها هست در راه ای پسر
عهد چون بشکست دردم شد شکیر
ز انکه فرمودست او را با بهود
بخش میکردند مسکر وقت خویش
جمله ببریدند و غوغائی بخاست
با نگ بر زد بر عوان کای سگ بعین
پیش شحنه داد آگاهیش تفت
ای کریم و سر ور اهل بهشت
پس ببینیم بر دوامستان او
بادای مولے فدائے حکم دوست
با خداسامان بپیچیدن کراست
که بریده حلق او هم حلق او
شحنه می فرمود و گلو رسوا شده
وقت باز آمد شده او یار فسوق
دید در خود کاهلے اندر نماز
آنچنان کرد و خدا بش داد تاب
مرد زاهد را ورشکوے نه بست
کرد معروفش بدین آفات حلق
کو بریده دست خود زنبیل بافت
گفت او را ای عدو جان خویش

پس تبسم کرد و گفت اکنون بیا — لیک مخفی دار این را ای کیا — تا نیرم من نگو این با کسے — نے قرینے نے حبیبے نے خسے

بعد ازان قوم اگر از رہ روش — مطلع گشتند بر بالا و پست — گفت حکمت را تو دانی کردگار — من کنم پنہان تو کردی آشکار

آمد الہامش کہ یکچندے بدند — کز پئے غم بر تو منکر مے شدند — کہ اگر سالوس بود او در طریق — کہ خدا بسواش کرداند فریق

من نخواہم کان بہ سحر کافر شوند — وز ضلالت در گمانِ بد روند — این کرامت را بکردیم آشکار — کہ دہیمت دست اندر وقت کار

تا کہ این بیچارہ گمانِ بد بگمان — روی نگردند از جنابِ آسمان — من ترا بے این کرامتہا پیش — خود تسلے ناورم از ذات خویش

این کرامت بہر ایشان دادہ ام — وین چراغ از بہر این بنہادہ ام — تا ازان بگذشتہ گردد گرد تن — ترسی از تفریق اجزای بدن

سبب حیرت ساحران فرعون انقطع دست و پای خود

وہم تفریق از سر پای تو رفت — وہم و فرع وہم از سر سیتہ نیک رفت

ساحران را کرد فرعون لعین — کز تہدید و سیاست بر زمین — کہ ببُرّم دست و پایتان از خلاف — پس درآویزم بدارم تانرا معاف

او چنان پنداشت کایشان ہمچنان — کہ بود شان لرزہ و تخویف و ترس — از تو ہمتہا و تحدیدات نفس

او نمیدانست کایشان رستہ اند — بر دریچہ نور دل بشکستہ اند — چابک و چست و کشش جستہ اند

ہاوِن گردون اگر صد بار شان — خرد کوبد اندرین گلزار شان — از فروغ وہم کم ترسیدہ اند

این جہان و ہم ہست اندر ظن ما — اصل آن تمکین بجان دیدہ اند — ہم سر اندر جاست ہم عمرت دراز

گر بہ بینے خواب بے سود و زیان — گر بخواب اندر سرت بیرد کاز — ہست باکے ازدہ صد بار دشمن

تند رستی چون بخیزی بی سقیم — حاصل اندر خواب نقصان بدن

این جہان از کہ بعد تست قائم ست — گفت پیغمبر کہ عالم نائم ست — سالکان این دیدہ پیدا بے رسول

روزہ رد اے مگو کاین خواب نیست — سایہ فرع ست اصل جز فتاب نیست — کہ بہ بیند خفتہ کو در خواب شد

او گمان برد کہ ایمن خفتہ ام — بیخبر زان کو ست در خواب دوم — چون بخواہد باز خود قائم کند

کور را ہر گام باشد ترس چاہ — با ہزاران ترس مے آید براہ — مرد بینا دید عمر چاہ را — پس بداند او مغاک و چاہ را

یا ورد زلزلہ نارد ہر دمے — روز ترسش کے دارد او از ہر غمے — کہ بہر بانگے ز خوے بیستیم

خرقہ مار اندر بر و زندہ ہست — ور نہ خود مار ابر بہنہ تن بہ ست — خیز فرعونا کہ ما آن نیستیم

شکایت کردن استر پیش شتر کہ من بسیار در روی می افتم و تو نمی افتی الا بنادر و جواب گفتن آن

خوشتر از تجرید یازن در مزیج — بے لباس این خواب اندر کنار — خوش بگیرم اے عدو بالکار

گفت استر با شتر ای خوش رفیق — من ہمے افتم بر و در ہر دمے — میست ای فرعون بے الہام کج

تو نیافتی در سر خوش میروے — گفت از چشم تو چشم من یقین — در فرو افتند شب در راہ عمیق

این سبب را باز گو با من دریست — تا بدانم من کہ چون بالیست را — خواہ در خشکے و خواہ اندر بمے

بعد ازان ہم از بلندی ناظرم — زین سبب در رو نیفتم حاضرم — بیگمان روشن تر و دورین ترست

پس ہمہ پستے و بالائے راہ — دیدہ ام راہ و نمایم ہم اگہ — آخر عقبہ بہ بینم ہو شمند

از عثار و آہ و افتادن ۱۱ ہم — ہر قدم من از سر بینش نہم

توبہ بینے پیش خود یک دو سہ گام — دانہ بینے دزد بینے ریخ دام — نے المقام والنزول المسیر

چون حسین را در رحم حق جان داد — جذب اجزاء در مزاج او نہاد — لیستوی الاعمی لدیکم والبصیر

تا چہل سالش بجذب جزو ہا — حق خرد بخشید کم ده باشد دغا — از خور شید او جذب اجزا سیکند

جامع این ذرہ ہا خورشید بود — بی غذا اجزات را داد مزید بود — جذب اجزا روح را تعلیم کرد — تار و پود جسم خود را حی کند

تا بدانے کان ازو غائب نشد — آن نہ مانی کہ در آئے تو ز خواب — چون نداند جذب اجزا شاه فرد — ہوش حس رفتہ را خواہد شتاب

اجتماع خرعر یر علیہ السلام بعد از مردنش باذن اللہ تعالیٰ

بین عزیر ا در نگر اندر حرث — و در ہم مرکب شدن پیش چشم عزیر علیہ السلام — از بوسیدست و ریزیدہ برت — باز آید چون کہ فرماید کہ عد[1]

پیش تو گرد آوریم اجزاش را — آن سر و دم و دو گوش و پاش را — دست اے دجزو بر ہم مے نہد — پارہا را اجتماعے مے دہد

در نگر در صنعت پاروزنے — کو ہمے دوزد کہن بے سوزنے — ز سیما سوزنے نے وقت خرز[2] — آنچنان دوزد کہ پیدا نیست درز

چشم بکشا حشر را پیدا ببین — تا نماند شبہہ آت در یوم دین — تا نلرزی وقت مردن زاہتمام

ہمچنانکہ وقت خفتن اے پسر — از فوات جامہ جسمہای دگر — بر حواس خود نلرزے وقت خواب — گرچہ میگردد پریشان و خراب

بود شخے رہنمائے پیش ازین — جزع ماکردن آن شیخ بزرگوار بر مرگ فرزندان خویش — آسمانے شمع بر روئے زمین

چون پیمبر در میان امتان — در کشائے روضہ دار الجنان — گفت پیغمبر کہ شیخ رفتہ پیش — چون نباشد میان قوم خویش

یک صباحی گفتش اہل بیت او — سخت دل چونے بگو ای شیخ تو — ما ز ہجر و مرگ فرزندان تو — نوحہ میداریم بالپشت دو تو

قوم می گوئے نے زارے چرا — یا کہ رحمت نیست در دل ای کیا — چون ترا رحمی نباشد در درون — پس چہ امید ست مان از تو کنون

ما بامید تو ایم اے پیشوا — کہ نہ بگزارے تو ما را در عنا — چون بیارایند بہر حشر تخت — خود شفیع ما تو ئے آن روز سخت

در چنان روز و شب بے زینہا — ما باکرام تو ئیم امیدوار — دست ما و دامن تست آن زمان — کہ نماند ہیچ مجرم را امان

گفت پیغمبر کہ روز رستخیز — کے گزارم مجرمان را اشک ریز — من شفیع عاصیان پاشم بجان — تا رہانم شان ز اشکنجہ گران

عاصیان اہل کبائر را بجہد — وا رہانم از عتاب نقض عہد — صالحان امتم خود فارغ اند — از شفاعتہائے من روز گزند

ملکہ ایشان را شفاعتہا بود — گفت ستان چون حکم نافذ بود[3] — ہیچ وا ایزد ز[4] غیری برنداشت — من نیم وا ز حق ایم برداشت

آنکہ بے وزیست شیخ ست اے پسر — در قبول حق چو اندر کف کمان — شیخ کہ بود پیر یعنے موسپید — معنے این مو بدان ای نا امید

نیست آن مو کہ سپید ہستی اوست — تا ز ہستیش نماند تار مو — چونکہ ہستیش نماند پیر اوست — گر سیہ مو باشد او یا خود دو موست

ہست آن مو کہ سپید ہستی اوست — نیست آن مو مو کہ بیش دو مو سپر — مہد در عیسے برآرد صد نفیر — کہ جوانان گشتہ ما شیخیم پیر

گر رہد از بعض او صاف بشر — شیخ نبود کہل باشد ای پسر — در یکے مو سیہ کان وی صفت ست — نیست بر دے شیخ و مقبول خدا ست

چون ابو دمو ش سپید آرد بخود — او نہ پیر ست و نہ خاص ایزد ست — او نہ از عرش خدا آفاقی ست

ماہمہ امیدوار ان تو ئیم — ریزہ چین خوان احسان تو ئیم — لیک با این جملہ چون بے شفقتے — بہر فرزندان چرا بے رحمتے

[1] عد یعنے باز گرد ۱۲ [2] خرز یعنے دوختن ۱۲ [3] وا ز بار برداشت دارد ۱۲ [4] وا ز بار برداشت ۱۲

عذر گفتن شیخ بهر ناگزیستن به مرگ فرزندان

یا مگر خود دل نمی‌سوزدت ترا — باز گو ای شیخ ما را ما جرا
شیخ گفت اورا بپند از ای رفیق — گر چه جان جمله کافر نعمت‌ست
بر سگانم رحمت و بخشایش‌ست — کز چنین خوارها نالش ای خدا
این سگان را هم ز دین اندیشه دار — تا کند شان رحمة للعالمین
خلق را خواند سوی درگاه خاص — چون نشد گوید خدایا دار ملند
رحمت جزوی کل را جاذبی‌ست — هر عدیمی را کند اشتیاق بحر
چون بدید اندر راه یتیم رد کی برد — رو برو تا بحر همچون سیل جو
رد کند دعوت تقلیدی بود — همچو چوپانی بگرد این رمه
چون ندارد نور حق نور دگر — دیدهٔ تو بی نم و گریه چرا ست
شیخ دانا زین عتابش گرم شد — تو مباش فصل و بچون نیمروز
جمله گردند ایشان در عمی — از چه رو رانم همچون تو رئیس
گر چه بیرون آید از دو رویشان — یا عزیزانم وصال ست و عنان
خلق از خواب عدم بیدار شان — برگ حس را از درخت افشان کنم
حس همیر عقل باشد ای فلان — کارهای بسته را هم ساز کرد
حس ساید اندیشه بر آب حیات — آب پیدا میشود پیش خرد
حس بسان بیضه بود بر جوی آب — خس فزاید از هوا بر آب ما
آب را هم کند پوشیده او — حق کشاید هر دو دست عقل را
چون خرد سالار و مخدوم تو شد — تا که غیبتها ز جان سر بر زند
تا هم بیداری به بیند خواب ها — هم ز گردون بر کشاید بابها

قصه خواندن شیخ صریفینی از روی مصحف در وقت خواندن قرآن بینا شدن باذن الله تعالی

وقت در ایام آن شیخ فقیر — مصحفی در خانهٔ پیری خفیر
پیش او مهمان شد او وقت تموز — چونکه نابینا ست این درویش راست
اندرین ماند ایستاد و خویش کرد — من نیم گستاخ یا آن گستهٔ
تا بصبر بر مراد ی برزنم — کشف شد کالصبر مفتاح الفرج
صبر بر غم ست ای برادر صبر کن — صبر تلخ آمد بر او شکر ست
رفت لقمان سوی دوا و از دغا — دید کوه مرد و آهن حلقها

هر دو زاهد جمع گشته چند رو — گفت اینجا ای عجب مصحف چرا ست
گر جز او نیست اینجا خانه بود — او ست تنها مصحفی آویخته
تا بصبر بر مرادی برزنم — صبر کردو بود چندی در رنج
تا شفا یابد ز تو زین رنج کهن — صبر هم کشف هر سر بهبود ست

صبر کردن لقمان علیه السلام چون دید که داود علیه السلام

عذر گفتن شیخ بهر ناگزیستن به مرگ فرزندان

کز چنین خوارها نالش ای خدا — بر همه کفار ما را رحمت ست
بر سگانم رحمت و بخشایش‌ست — آن سگی که می‌گزد گویم دعا
این سگان را هم ز دین اندیشه دار — زان بیاورد اولیا را بر زمین
خلق را خواند سوی درگاه خاص — جهد بنماید از این سو بهر چند
رحمت کل را تو هادی بین ود — تا که جزو ست او نداند راه بحر
چون بدید اندر راه یتیم رد کی برد — متصل گردد به بحر انگاه او
رد کند دعوت تقلیدی بود — گفت پس چون رحم داری بر همه
چون ندارد نور حق نور دگر — چون گواه رحم اشک دیده هاست
شیخ دانا زین عتابش گرم شد — رو بزن کرد و بگفتش کای عجود
جمله گردند ایشان در عمی — غائب و پنهان ز چشم دل کی اند
گر چه بیرون آید از دو رویشان — من چو بینم شان معین پیش خویش
خلق را از خواب عدم بیدار شان — زین جهان خوردا دمی پنهان کنم
حس همیر عقل باشد ای فلان — عقل سیر روح باشد هم بدان
حس بسان بیضه بود بر جوی آب — دست بسته عقل را جان باز کرد
خس فزاید از هوا بر آب ما — چونکه دست عقل نگشاید خدا
حق کشاید هر دو دست عقل را — چونکه تقوی ست دو دست هوا
تا که غیبتها ز جان سر بر زند — حس را بیخواب خواب اندر کند

قصه خواندن شیخ صریفینی از روی مصحف در وقت خواندن قرآن بینا شدن باذن الله تعالی

وقت در ایام آن شیخ فقیر — مصحفی در خانهٔ پیری خفیر
پیش او مهمان شد او وقت تموز — چونکه نابینا ست این درویش راست
اندرین ماند ایستاد و خویش کرد — من نیم گستاخ یا آن گستهٔ
تا بصبر بر مرادی برزنم — صبر کردو بود چندی در رنج
تا شفا یابد ز تو زین رنج کهن — صبر هم کشف هر سر بهبود ست

صبر کردن لقمان علیه السلام چون دید که داود علیه السلام

رفت لقمان سوی دوا و از دغا — دید کوه مرد و آهن حلقها

ب ۵۵ رحمت جزوی کل بود در عام — را رحمت کل بود و عام را رحمت جزوی بود و خاص را رحمت کل بود و عام را رحمت جزوی بود و خاص را رحمت کل بود و عام را رحمت جزوی بود و خاص

حلقها از آهن راست می کرد از سوال باین نیت که صبر از سوال موجب فرج و راحت است

صبر با مقصود نزدیکتر رهبرست — چون بپرسی رو دتر کشفت شود
سهل آید بی صبر بت مشکل شود — چونکه لقمان تن بنهد زیر ران
پیش لقمان حکیم صبر خو — گفت این نیکو لباسی ای فتی
کو پناه و دافع هر جا غمیست — صبر را با حق قرین کرد ای فلان

بقیهٔ قصهٔ نابینا و مصحف خواندن آن

جست از خواب آن عجائب را بدید — کز مصحف کور منحرف اندر دست
چون همی بیند همی خواند بسطر — آنچه می خواند بران افتاد و گذر
که نظر بر حرف داری مستند — گفت ای گشته ز جهل تن جدا
هر قرارت من چو میبینم همچو جان — نیستم حافظ مرا نوری بده
که بگیرم مصحف و خوانم عیان — آمد از حضرت ندا کای مرد کار
که ترا گویم بهر دم برتر ا — هر زمان که قصد خواندن باشدت
تا فرو خوانی معظم جمله را — همچنان کرد و هر آنگاهی که من
آن گرامی بادشاه کردگار — باز بخشد بینشم آن شاه فرد
هر چه پستاند فرستد اعتیاض — گر دو بود باغ انگوری دهد
کان غم ما را مل مستی دهد — لا نسلم و اعتراض از ما برفت
راضیم گر آتشی ما را کشد — چونکه بی چشمت بخشد دیدنی

قصهٔ اولیا که راضی باحکام قضای الهی ولا به نکنند که این حکم بگردان

که همی روزند و گاهی می درند — قوم دیگر می شناسم ز اولیا
جستن در دفع قضا شان شد حرام — در قضا دوقی و سعی بینند خاص
گر بپرند از غمی جامه کبود — هر چه آید پیش ایشان خوش بود

زاهن و پولاد آن شاه بلند — در عجب می ماند و هوشش فرو رود
که چه می سازی ز حلقه تو بتو — مرغ صبر از جمله پران تر بود
شد تمام از صنعت داود آن — در مصاف و جنگ دفع زخم را
آخر و العصر را آگه بخوان — کیمیائی هیچ صبر آدم نداند
کشف گشتش حال مشکل در زمان — گشت بینا در زمان آن جا بجست
دست را بر حرف آن بنهاد و رفت — این عجب می داری از صنع خدا
در دو دیده وقت خواندن کرد مرو — اے بهر رنجی بما امیدوار
یار مصحف را قرارت بایدت — و اکشایم مصحف اندر خواندن
در زمان همچون چراغ بشب نور — در میان ماتمت بینم سرور
چون عجز من بر آید از مقصود زفت — این چنان کوریست چشمم رو بشست
گر چه باغت مشغله ها می دهد — کند ارد ذکر و فکرت در جنان
کرد هان شان بسته با شکر و دعا — کفر شان آید بطلب کردن خدا
آب حیوان گرد دار آتش بود

زهره در حلقوم شان شکر بود — سنگ اندر راه شان گوهر بود — جملگی یکسان بود شان نیک و بد

گفر باشد نزد شان کردن دعا — سوال کردن بهلول از یک صاحب دل و جواب او — کاهی آزاد ما گردان این قضا

گفت بهلول آن یکی درویش را — چونی ای درویش واقف کن مرا — گفت چون باشد کسے کہ جاودان

سیل جمله بر مراد او روند — احتران انسان کہ او خواهد شوند — زندگے و مرگ سر بهنگان او

هر کجا خواهد فرستد تعزیت — هر کجا خواهد به بخشد تهنیت — سالکان راه هم بر کام او

هیچ دندانے نجنبد در دهان — بے رضای او و نفیذ هیچ برگ — بے قضای او نیاید هیچ مرگ

بے مراد او نجنبد هیچ رگ — در جهان زاوج فرقد تا سمک — گفت ای شه راست گفتی همچنین — در فرو میمای تو پیدا ست این

آن صد چندانے ای صادق ولیک — شرح کن این را بیان کن نیک نیک — آنچنان کہ فاضل و مرد فضول — چون بگوش او رسد آرد قبول

آنچنانش شرح کن اندر کلام — کہ ازان هم بهره یابد جان عام — ناطق کامل چو خوان باشی بود — بر سر خوانش هر آشے بود

کہ نماند هیچ مهمان بی نوا — هر کسے یابد غذاے خود جدا — خاص را و عام را طعم در ست

گفت این بار یقین شد پیش عام — کہ جهان در امر یزدان ست رام — بے قضا و حکم آن سلطان نخست

از دهان لقمه نشد سوی گلو — تا نگوید لقمه را حق کاد خلوا — جنبش و آرام امر آن غنی ست

در زمینها و سمانها ذره ئے — پر نجنباند نگردد پرّه ئے — جز بفرمان قدیم نافذش — شرح منتوان کرد و جمله زین خوش

گر شمرد برگ درختان را تمام — بے نهایت کم شود در نطق و کام — اینقدر رشحه ز که چون گلے کاست — مے نگردد جز بامر کردگار

چون قضاے حق رضاے بنده شد — حکم را بنده خواهنده شد — بے تکلف بے پے مزد و ثواب — بلکه طبع او چنین شد مستطاب

زندگے خود نخواهد همچو خود — نے پے ذوق حیات مستلذ — هر کجا امر قدم را مسلک ست — زندگے و مرگے پیش یکی ست

بهر یزدان مے زید نے بهر گنج — بهر یزدان مے دهد نے بهر رنج — هست ایشان را ای دواه او — نے براحت جنت و اشهد و جو

ترک کفرش هم برا ے حق بود — نے بیم آنکه در آتش شود — اینچنین آمد ز اصل آن جوی او — بی یانست بی ز جنت جوی او

انگهان خندد کہ او بیند رضا — همچو حلوا ی شکر اندر قضا — نے ز بیم آنکه او در آتش شود

پس چرا لابه کند او با دعا — کہ بگردان ای خدا این قضا — بندگی کش خوی و خصلت این بود

نزع قرآن زندان بر آن بیوفا — چون قضا آمد پیش شیخ بینوا — مرگ او و مرگ فرزندان او

آن شفاعت دان دعا ے عاشق رحم خود — پس چرا گوید دعا الا مگر — بر دعا بیند رضاے داد گر

دوزخ او صاف او عشق ست و داد — رحم خود را او بهانه دم سوخته ست — کہ چراغ عشق حق افروخته ست

سوخت مر او صاف او را مومیست — هر طرفی این فروزے کے شناخت — چون دقوقی کو درین دولت بتاخت

آن دقوقی داشت خوش دم بیاد — قصه دقوقی و کرامتش — عاشق صاحب کرامت خواجه یست

بر زمین مے شد چو مه بر آسمان — شب روان را گشته زور و شن روان — در مقامے مسکنے کم ساختے — کم دور و زاندر دهے انداختے

---

۵۱ مستقیم یعنی چیزے کہ بر کنار ایستاد و باشد ۵۲ زن بے شوے کہ در میان ایشان طلاق نباشد و شوے او غایب باشد ۵۳ قطاعت نام ولایتیست ۵۴ ورق کاغذ ۵۵ دیباچہ خطبہ

گفت در یک خانه باشم گرد و رو
لا اعود خلق قلبی بالمکان
منقطع از خلق نے از بد خوئے
نیک و بد را مہربان و مستقر
زان سبب کہ جملہ اجزائی منید
تا نہ پیوندد بکل یار دگر
جزو از ین کل گر بہ دیگر سو رود
مرغ علے را بر مثال شیر خواند
از مثال و مثل و فوق آن بران
آنکہ اندر سیر مہ رامات کرد
در سفر معظم ہر دش آن مدے
یارب آنہا را کہ نشناسد دلم
حضرتش گفتہ کہ ای صدر مہین
او بگفتہ یارب آے دانای راز
ہمچو دائم دم نو نعمت مراست
شہوت و حرص زنان پیشے بود
آن یکے حرص اند کمال مردی ست
ہمچو مستسقے کہ آبش میرسد
از کلیم حق بیا موزے کریم
با چنین جاہ و چنین پیغمبرے
کیقباد ے رستہ از خود و رہا
گفت موسیٰ این بلا کم کنید
اجعل الخضر لامرے سببا
میرود یعنے نے از رہ بدان
آن دقوقے رحمۃ اللہ علیہ

عشق آن مسکن کند در من فرو
کے یکون خالصا فے الامتحان
منفرد از مرد و زن نے از دوئے
بہتر از مادر شفیق تر از پدر
جزو را از کل چرا بر مے کنید
مردہ باشد نبود ش از جان خبر
این نہ آن کل ست کو ناقص شود
غرۃ المسکن احاذر ہا انا

باز گشتن بقصۂ دقوقے

جانب قصۂ دقوقے باز ران
ہم ز مبدء آر او دین بر شاک خورد
کہ دمے با بندۂ خاصے زدے
بندۂ بستہ میان و محسلم
این چہ عشق ست و چہ استسقا ست این
تو کشودی در دلم راہ نیاز
طمع در نعمت چو نیم ہم بجاست
وان خیران ننگ و رویشے بود
وان دگر حرص تقاضاے دگر ست
بر ہر آنچہ یافتے بالله بایست

سر طلب کردن موسیٰ علیہ السلام را با کمال نبوت

طالب خضرم ز خود بینے برے
چند گردی چند جوئے تا کجا
آفتاب بے ماہ را رہ کم زنید
ذاکر او امضے و از ے حقباً
عشق جان کم دہان را عشق زنان

باز گشتن بقصۂ دقوقے علیہ الرحمۃ

آنکہ در فتوی امام خلق بود
با چنین تقوی و او را دو قیام
این ہمے گفتے چو می سختی برد
وانکہ نشناسد تو ای نیروان جان
مہر من دار ے چہ مے جوئے دگر
در میان بحر اگر بنشستہ ام
حرص اندر عشق تو فخر منست و جاہ
حرص مرد ان ازرہ پیشے بود
آہ سرمے ہست اینجا این نہان
بے نہایت خضر تست این بارگاہ

با نفقے با نفس سافر للغنا
چشم اندر شاہ باز او ہا شکوہ باز
خود شفیقے و دعایش مستجاب
چون پدر ہستم شفیق و مہربان
عضو از تن قطع شد مردار شد
عضو تو ببریدہ ہم جنبش کند
چیز ناقص گفتہ شد بہر شمال
شیر شمال او نباشد گر چہ ہست

گوی تقوی از فرشتہ می ربود
طالب خاصان حق بودے مدام
کن قرین خاصگانم ای الٰہ
بر من محجوب شان کن مہربان
چون خدا با تست چہ جوئی بشر
طمع در آب سبو ہم بستہ ام
حرص اندر غیر تو ننگ و تباہ
در مخنث حرص سعی بیہودہ بود
کہ سوے خضرے شود موسیٰ دوان
صد رہ را بگذار صد تست راہ
بین چہ میگوید ز مشتاقی کلیم
در پے نیکوئے سر گشتہ
آسمانا چند پیمائے زمین
تا شوم محبوب سلطان زمن
سالہا چو بود ہزاران سالہا
داستان آن دقوقے باز گو
گفت سافرت مدی فی خافقیہ

سالها رفتم سفر از عشق ماه — بیخبر از راه و جیحون و رآه — پا برهنه میدوی بر خار و سنگ — گفت من چیزی نیم و هیچ نیش و رنگ

تو همین این پایها را بر زمین — زانکه بر دل میرود عاشق یقین — از ره و منزل نکو تا ره دراز — دل چه داند کو چه مست دلنواز

این دراز و کوته او صافش ست — رفتن ارواح دیگر رفتن ست — تو سفر کردی ز نطفه تا بعقل — نی بجا می بود منزل نی بنقل

سیر جان هیچون بود در رود و دیر — جسم ما از جان بیاموزید سیر — سیر جان هر کس نبیند جان من — لیک سیر جسم باشد در عیان

سیر جسمانه رها کرد او کنون — میرود بیچون نهان در شکل چون — گفت آری می شدم مشتاق وار — تا به بینم در بشر انوار یار

تا به بینم قبله می در قطره — آفتابے در درج اندر ذره — چون سیدم سوے یک ساحل بگام — بود بیگه گشته روز و وقت شام

نمودن مثال هفت شمع در ساحل

هفت شمع از دور دیدم تا گهان — اندران ساحل شتابیدم بدان

نور و شعله هر یکے شمعے ازان — برشده خوش تا عنان آسمان — موج خیر شعقل را از سر گذشت

کاین چگونه شمعها افروخته است — وین ندیده خلق از نهاد و خته است — خلق جویان چرا عے گشته بود — پیش آن شمعے که بر سه می فزود

چشم بندی بد عجب در دیده ها — بندشان میکرد دیو کمن بها — باز میدیدم که میدید هفت یک — نور او بشگافته جیب فلک

شدن آن هفت شمع بر مثال یک شمع

باز آن یکبار دیگر هفت شد — مستے و حیرانے من رفت شد

اتصالاتے میان شمعها — که نیاید بر زبان و گفت ما — سالها نتوان نمودن از زبان

آنکه یکدم بیندش ادراک و هوش — آنکه یک دیدن نکند ادراک آن — سالها نتوان نمودن آن بگوش

پیشتر رفتم دوان کان شمعها — تا چه چیزست از نشان کبریا — چونکه پایانے ندارد وصل ما — زانکه لا احصے ثنا ربا علیک

ساعتے بے عقل و بیهوش اندرین — اوفتادم بر سر خاک زمین — می شدم مدهوش و بیخویش و خراب — تا بیفتادم ز تعجیل و شتاب

هفت شمع اندر نظر شد هفت مرد — بازبا هوش آمدم بر خاستم — در روش گوئے نه سر نے پا ستم

نمودن آن شمعها در نظر آن شیخ هفت مرد

پیشتر آن انوار نور روز زرد — از صلابت نور ها را مے سپرد — نور شان می شد بسقف لاجورد

پیشتر رفتم که نیکو بنگرم — باز حیران گشتم اندر صنع رب — کاینچنین چون شد چگونه هست اے عجب

باز نمودن آن هفت مرد هفت درخت

باز هر یک مرد شد شکل درخت — تا چه حال ست اینکه میگردد دمم

چشم از سبزے ایشان خیره بخت — زانهی برگ پدید نیست شاخ — برگ هم کم گشته از میوه فراخ

هر درختی شاخ بر سده زده — سده چه بود از خلا بیرون شده — زیر تر از گاو ماهے بد یقین

بیخ شان از شاخ خندان زوتر — عقل از ان اشکال ها زیر و زبر — همچو آب از میوه جستے نور آن

آن عجب که بر ایشان میگذشت — از گلهے سائبان میساختند — صد هزاران خلق از صحرا و دشت

زآرزوے سایه جان میباختند — سایه آنرا نے دیدند هیچ هیچ — صد تفو بر دیده ها بر پیچ پیچ

مخفی بودن آن درختان از چشم خلق

ختم کرده قهر حق بر دیده ها — که نبیند ماه را بیند سها — ذره را بیند دو خورشید نے

لیک از لطف و کرم نومیدنے — کارواناتے بنوا وین میوه ها — سیب بو شیده همی چیدند خلق — در هم افتاده ز بیخ و شاخ خلق

گفت هر برگ و شکوفه آن اصل‌ها — بانگ می‌آمد زسوی هر درخت — سوی ما آئید خلق مشورت

بانگ می‌آمد زغیرت بر شجر — چشم‌شان بستیم کالاوزر — گر کسی سیگفت خان کالمسوید — تا ازین اشجار مستعد شوید

جمله میگفتند کاین مسکین مست — از قضای الله دیوانه شدست — مغز این مسکین نسودای دراز — وز ریاضت گشت فاچون پیاز

او عجب می‌ماند یار جان چیست — خلق را این پرده اضلال چیست — خلق گوناگون با صد رای و عقل — یک دم انیسوئے آرند نقل

عاقلان و زیرکان شان از نفاق — گشته منکر و انچنین میغ باد و ماق — یا نم دیوانه و خیره شده — دیو بر من غالب و چیره شده

چشم می مالم بهر لحظه که من — خواب می بینم خیال اندر زمن — خواب چه بود در دخان سیر دم — میوه هاشان منجورم چون نگروم

باز چون من بنگرم در منکران — که همے گیرند ازین بستان کران — با کمال احتیاج و افتقار — زار زار زے نیم غوره جان سپار

زاشتیاق و حرص یک گل در درخت — میز نند این بینوایان آه سخت — در بهار میت زین درخت و زین ثمار — این خلائق صد هزار اندر هزار

باز میگویم عجب هین بنگرم — دست بر شاخ خیالے در زدم — هین بخوان تا استیاس الرسل عجم — تا بطنوا انهم قد کذبوا

این قرائت خوان تخفیف کذب — این بود کز خویش بیند محتجب — در گمان افتاد جان انبیا — زانتفاق منکرے اشقیا

جار هم بعد التشکک نصرنا — ترک شان کو بر درخت جان برآ — میخورد میوه بدان کش کش زنی است — هر دم و هر لحظه سحر آموزی است

خلق گویان اے عجب این بانگ چیست — چونکه صحرا از درخت و بر بهیست — کج گشتم از دم سودائیان — که بسنزد یک شما باغ و خوان

چشم می مالم که اینجا باغ نیست — یا بیابانی ست یا مشکل بهیست — ای عجب چندین دراز این ماجرا — چون بود بیهوده و بهر خطا

من همی گویم چو ایشان امی عجب — انچنین قهرے چرا زد صنع رب — زین عجب حیران همه در عجب — در تعجب نیز مانده بولهب

زین عجب تا آن عجب فرقیست ژرف — تا چه خواهد کرد سلطان شگرف — ای قوی تیزدو ترهین خموش — چند گوئی چند چون خط کوش

یک درخت شدن آن هفت درخت در منظر او

گفت راندم پیشتر من بیکبخت — یک درخت شد آن هفت درخت در منظر او — باز شد آن هفت جمله یک درخت

هفت می شد رو دمی شد هر دمے — من چپان می گشتم از حیرت همے — بعد ازان دیدم درخان در رمان — صف کشیده چون جماعت ده بساز

یک درخت از پیش مانند امام — دیگران اندر پس او در قیام — آن قیام و آن رکوع و آن سجود — از درخان بس نمیگفتم نمود

یاد کردم قول حق را آن زمان — گفت و النجم و الشجر را سیسجدان — این درختان را نه زانو نے میان — این چه ترتیب نماز است آنچنان

هفت مرد شدن آن هفت درخت

آمد الهام خدا کاے بافروز — جمله در قعده پے یزدان فرد — می عجب داری ز کار ما هنوز

بعد دیرے گشته آنها هفت مرد — چشم می مالم که آن هفت رسولان — تا کیا مانند و چه دارند از جهان

چون بنزدیک رسیدم من زراه — کردم ایشان را سلام از انتباه — آن دو قوم مفخر و تاج کرام

گفتم آخر چون مرا شناختند — قوم گفتند جواب آن سلام — یک گهر را انگبرید نداز فرود

پیش ازین بر من نظر نشناختند — از ضمیر من بدانستند زود — کے شود پوشیده راز چیست راست

چون بپوشیدست ایمان را بزیر — پرده لاکو در تحیر یا خدا ست — آن ز استغراق و آن نے جاهلے

گفتم از سوئے حقایق بشگفید — چون ز اسم و حرف رسمی وا رهید — گفت اگر اسمی شود غیب از دلے

---

۱ نسخه چنین ۲ نسخه چنین ۳ نسخه چنین ۴ نسخه چنین ۵ نسخه چنین ۶ نسخه چنین ۷ نسخه چنین ۸ نسخه چنین ۹ نسخه چنین ۱۰ نسخه چنین ۱۱ نسخه چنین ۱۲ نسخه چنین ۱۳ نسخه چنین

بعد ازان گفتند مارا آرزوست — اقتدا کردن بتو ای پاک دوست — گفتم آری لیک یک ساعت کمن — مشکلاتے دارم از دور زمن

تا شود آن حل بصحبت تو پاک — کہ بصحبت دیو انگوریے زخاک — دانہ بر مغز را خاک دژم — خلوتے و صحبتے کرد از کرم

خویشتن در خاک کلے محو کرد — تا نماند نقش رنگ و بوئے سرخ و زرد — از پس آن محو قبض او نماند — بر گشاد و بسط او شد مرکب راند

پیش اصل خویش چون جنبش شد — رفت صورت جلوۂ معنیش شد — سر چنین کردند هین فرمان تراست — تف دل ان سر چنین کردن بجاست

ساعتی با آن گروہ محتجب — چون مراقب گشتم از خود بیخبر — هم ازان ساعت ساز ساعت درست جان — زانکہ ساعت پیر گرداند جوان

جملہ تلویحہا ازساعت خاست است — رست از تلوین کہ از ساعت برست — چون نماند محرم هیچون شوی — چون ندا ساعتی ساعتے پیرون شوی

ساعت از بی ساعتے آگاہ نیست — زانکہ آنسو جز بخیره راہ نیست — هر نفس بر طویلہ خاص او — بسته اند اندر جهان جستجو

منتصب بہر طویلہ را یقینے — جز بدستوریے نیابد راہ فضے — از هوس از یک طویلہ گر رود — در طویلہ دیگرے اندر شود

در زمان آخر حیران چیست و خوش — گوشہ افسار را گیرند کش — حافظان را گر نبینے ای عیا — اختیارت را هبین بے اختیار

اختیاری می کنی او دست و پا — پیش رفتن وقت با امامت آن قوم — بر گشاد دست چرا جستے چرا

روی و را نگذار حافظ برده — نام تهدیدات نفسش کرده — این سخن پایان ندارد تیز رو — هین نماز آمد دقوقے پیش شو

ای یگانہ هین دوگانہ بر گزار — تا مزین گردد از تو روزگار — ای امام چشم روشن الصلا — چشم روشن باد اندر پیشوا

در شریعت هست نکوه ای کیا — در امامت پیش کردن کور را — گرچہ حافظ باشد و چست و فقیه — چشم روشن به اگر باشد سفیه

کور را پرهیز نبود از قذر — چشم باشد اصل و پرهیز و حذر — او پلیدے را نه بیند در عبور — زانکہ اندر فعل و قولش نیست نور

کور ظاهر در نجاست ظاهر است — کور باطن در نجاسات سر است — این نجاست ظاهر از آب بے رود — وان نجاست باطن از فرزان بیشود

جز بآب چشم نتوان شستن آن — چون نجاسات دوام شد عیان — چون نخبش خواند و است کافر اهدنا — آن نجاست نیست در ظاهر ورا

ظاهر کافر ملوث نیست زین — آن نجاست هست در اخلاق و دین — این نجاست بویش آید بیت گام — وان نجاست بویش از ری نا مشام

بلکہ بویش آسمانها بر دود — بر دماغ حور و رضوان بر شود — انچہ میگویم بقدر فهم تست — دردم اندر حسرت فهم درست

فهم آب است و وجود تن سبو — چون سبو بشکست ریزد آب او — این سبو را پنج سوراخ است و ژرف — اندرو نے آب ماند نے برف

امر غضوا غضته الابصار کم — هم شنیدی سنت منهادی قدم — از دهانت نطق فهمت را برد — گوش چون بگشت فهمت را خورد

همچنین هم حواسهاے دیگرت — میکشاند آنچہ هم هست مضرت — گر ز دریا آب را بیرون کنے — بے عوض آن بحر را ماموں کنے

بیگمہ بهتر ازنے نگویم حال را — کان بحوضها و ان بدلها بحر را — از کجا آید ربود بحر جها — از کجا دانند اصحاب رسه

صد هزاران جانور زو می چرند — ابرها هم از بر و تخم خبرند — باز دریاان حوضها می کشد — از کجا دانند اصحاب رسه

قصه ها آغاز کردی از غناء — ماند بے مخلص درون این کتاب — ای ضیاء الحق حسام الدین راد — که فلک در رکاب جاه تو شاهی نژاد

تو بنا در آمدی در جان دل — چند کردم مدح قوم و ماملے — قصه مرزنها تو بودی نا قضا

خانهٔ خود را شناسد خود دعا — تو بنام هر که خواهی کن ثنا — حق نهاد است این حکایات و مثل

حق پذیرد کسره را دارد معاف — گرد و دیده کور و قطره کان — گرچه آن مدح از تو هم آید بجل — لیک نپذیرد خدا الا بقدر العقل

مرغ و ماهی داند آن ابهام را — کستودم بجل این جوشن مرا — نابرد آه حسودان کم وزد — تا نیالاید دلش را بدگمان کم گردد

خود خیالش را کجا یابد حسود — در وثاق هوش طوطی کی غنود — آن خیال او بود از احتیال

پیش رفتن دقوقی با مامت آن قوم عیسیی

مدح تو گویم بر دوان انبیا و هفت — مدحها شد جمله را آمیخته — کوزه‌ها در یک لگن در ریخته

در تحیات و سلام اصالحین — زانکه هر مدحی بنور حق رود — بر صور در اشخاص عاریه‌ها بود

زانکه خود ممدوح جز یک کیش نیست — لیک بر پندارت گوهر می‌شوند — حائط الوار را چون رابطه

مدحها جز مستحق را کی کند — یا ز چاه بی‌عکس ماهی را نجوید — سر بپوشد در کرد و آزاد مستفید

لاجرم چون سایهٔ سوی اصل راند — گر چه جهال او عکسش کرده رد — کفر شد آن چون غلط شد ما جرا

در حقیقت مادح یزدان اوست — مدح او مر راست نی آن عکس را — شهوتی را نده پشیمان میشود

کز شقاوت گشت گوآن در بصر — زین بتان خلقان پریشان میشوند — تا بدان پر بر حقیقت بر شود

زانکه شهوت با خیالی رانده اند — با خیالی میل تو چون پر بود — تا بر میلت بر دسوی جنان

چون برآید شهوتی پرت بریخت — پر نگهدارد چنین شهوت مران — مهلتم ده معترم زان تن زدم

خلق پندارند عشرت میکنند — دام دار شرح این بگذشته شد — وقت تنگ و خلق موقوف نماز

اقتدا کردن قوم از پس دقوقی

باز گردم زانکه قصه شد دراز — قوم همچون اطلس آمد او طراز — در پی آن مقتدای نامدار

پیش در شد آن دقوقی در نماز — اقتدا کردند آن شاهان قطار — کای خدا پیش تو ما قربان شدیم

چونکه با تکبیر مقرون شدند — همچو قربان از جهان بیرون شدند — سر بُبُر تا وارهد جان از عنا

وقت ذبح الله اکبر می کنی — یعنی تکبیر نفیست ای امیم — شد به بسم الله السبل در نماز

تن چو اسمعیل جان همچون خلیل — همچو گوی الله اکبر این بشوم را — بر مثال است خیر رستخیز

کرد جان تکبیر بر جسم نحیل — گشت کشته تن شهوتها و آز — قوت قوت در چه فانی کرده

چون قیامت پیش حق صفها زده — در حساب و در مناجات آمده — خرج کردی تو خزینه تو فرش

حق همی گوید چه آوردی مرا — اندرین مهلت که دادم مر ترا — صد هزاران آید از یزدان پاک

گوهر دیده کجا فرسوده‌ئ — عمر خود را در چه پایان برده‌ئ — در رکوع از شرم تسبیح بخواند

پنج حس را در کجا پالوده‌ئ — گوش و چشم و هوش گوهر بهر چیست — باز اندر رو محمد آن خاکسار

دست و پا دادم ستد چون بایدت — من بجستم هم ز خود آن کی شدند — سر برآرد از رکوع آن سرمست

باز فرمان مبر سد بر دار سر — همچنین بیخا بیای در ناک — از رکوع و پاسخ حق بر شمر

در رکوع آمد در شرح او سخن

فهرست نسخه‌های مورد استفاده در تصحیح انتقادی مثنوی معنوی

باز فرمان آید ش بردار سر — از سجود و داده از کرده عجب — سر برآرد او دگر ره شر مسار — اندر افتد باز در ره سی هزار
باز گوید سر برآرد باز گو — کز نجوا هم جست از تو بو بو — قوت پا ایستادن نبود مش — کز خطاب هیبتی سی جان فرش
پس نشیند قعده[1] زان برگران — حضرتش گوید سخن گو با بیان — نعمت دادم بگو شکرت چه بود — دادمت سرمایه هین بنمای سود
چون نه سرمایه بود او را سود — بیان بشارت سلام سوی مست در قیامت از نبیت — شافعی خواهد که آرد عذر زود
تو بدست است آرد و سلام — محاسبه حق تعالی و از انبیا استعانت و شفاعت خواستن — سوی جان انبیا و آن کرام
یعنی ای شاهان شفاعت کاین لئیم — سخت در گل ماند شان ای کلیم — انبیا گویند روز چاره رفت — چاره آنجا بود و هست افزار رفت
مرغ بی هنگام ای بد بخت رو — ترک ما گو چون ما اندر مشو — رو بگرداند لب و دست چپ — در تبار و خویش گوید شرک نیست
هین جواب خویش گو با کردگار — ما کریم ای خواجه هستار ما مدار — نی از نبیوئی از انسو چاره شد — جان آن بیچاره دل صد پاره شد
از همه نومید گردد آن دعا — پس برآرد هر دو دست اندر دعا — گر همه نومید گشتم ای خدا — اول و آخر تو ئی و منتها
در نماز این خوش اشارتها ببین — شنیدن قوتی در نماز افغان اهل کشتی او در غرق شدن — تا بدانی کاین نجوا شد یقین
بچه بیرون آرد از هیضه نماز — سر زن چون مرغ بی تعظیم و ساز — آن قوتی در دا مت کرد ساز — اندر ان ساحل در آمد در نماز
وان جماعت در پی او در قیام — ابنت زیبا قوم و بگزیده امام — ناگهان چشمش سوی دریا فتاد — چون شنید از سوی دریا داد داد
در میان موج دید او کشتیی — در تقضا در بلا افتاده شتابی — هم شب و هم ابر و هم موج عظیم — آن همه تاریکی و از غرقه بیم
تند بادی هیچو عزرائیل خاست — موجها آشوفت اندر چپ و راست — اهل کشتی از مهابت کاسته — نعره و واویلها برخاسته
دستها در نوحه بر سر می زدند — کافر و ملحد همه مخلص شدند — با خدایا صد تضرع آن زمان — عهدها و نذرها کرده بجان
سر برهنه در سجود آنها که هیچ — روی شان قبله ندید از هیچ هیچ — گفت کی بیفایده ست این بندگی — وان نه مان دیده در ان صید زند
از همه امید ببریده تمام — دوستان و فال و عم با با و مام — زاهد و فاسق شد آدم متقی — هیچو در هنگام جان کندن تقی
نی ز چشمان چاره بود و نی ز دست — حیله ها چون مرد هنگام و عاست — در دعا ایشان و در زاری و آه — بر فلک زایشان شده دود سیاه
دیو آدم از عداوت تیز بین — بانگ و کای سگ پستان العین[2] — مرگ و حبسک[3] ای اهل نکار و نفاق — عاقبت خواهد بدان این اتفاق
چشم تان تر باشد از بعد خلاص — که شوید از بهر رشوت دیو خاص — یاد تان ناید که روزی در خطر — دست تان بگرفت یزدان از قدر
این سخن را نشنود جز گوش نیک — راست فرمود ست با مصطفی — قطب و شاهنشاه و دریای صفا
عاقلان بینند زاول مر تبت — کار ها را غاز و از عیبت و سر — عاقل اول دید و آخر آن بصیر
عاقل و جاهل آ بینند در عیان — در ببینی واقعه غیبی ای عنود — حزم سیلاب ست کاندر ره جهد
دمبدم دیدن بلای ناگهان — آنچنان کین ناگهان شیری رسید — مرد را بدرید و در بیشه کشید
او چه اندیشد دران بردن بین — تو همان اندیش ای مستاد رین

[1] قعده او قعوده ست کار نشستن باشد ۱۲ [2] ضبط درست او زکی بفتحه دو نون و ضاد نقطه دار ساکن و سین مهمله و تاء مثناة فوقانی ساکن و سین مهمله ۱۲ [3] حبسک بکسر حاء و سکون باء موحده و فتح سین مهمله ۱۲

می کشد سیر قضا در پیشه‌ها — جان با مشغول کار و پیشه‌ها — زیر آب شور رحمت تا بحلق

گر تبر سیبی ازان نفرآورین — گنجهاشان کشف گشتی در زمین — در پی استی دویده در عدم

دعا و شفقت و قوتی در خلاص کشتی اهل او

چون دقوقی آن قیامت را بدید — دست شان گیرای شه نیکوشان — ای رسیده دست تو در بحر و بر

گفت یارب منگر اندر فعل شان — خوش سلامتشان بساحل باز بر — نی ز رشوت بخشش کرده عقل و هوش

ای کریم و ای رحیم سرمدی — در گذار از بدسگالان این بدی — ای بداده رایگان صد چشم و گوش

پیش ز استحقاق بخشیدی عطا — دیده از ما جمله کفران و خطا — ای عظیم از ما گناهان عظیم

ما ز حرص و آز خود را سوختیم — وین دو عار اهم ز تو آموختیم — تو توانی عفو کردن در حرم

دستگیر و رهنما توفیق ده — جرم بخش و عفو کن یکسر گره — در چنین ظلمت چراغ افروختی

اشک میرفت از دو چشمش وان دعا — همچنین میرفت بر لفظش دعا — آن ز مان چون باران با وفا

آن دعا حق میکند چون وقت است — آن دعای هیچ دان خود دیگر است — آن دعا و آن اجابت از خداست

بندگان حق رحیم و بردبار — خوی حق دارند در اصلاح کار — هیچ بانی رشتمان یاری کنان

هین بخوان این قوم را ای مبتلا — همین غنیمت دار شان پیش از بلا — دست کشتی از دم آن پهلوان

که مگر بازوی ایشان در خدر — بر هدف انداخت تیری از سحر — پاره‌ها اندر وهان را در شکار

عشقها با دم خود باز کین — میرهانند جان ما را از کمین — از ضلالت بوسه‌ها بر دم دهند

روبها با ما نگهدار از کلوخ — پا چه بود دم چه سود ای چشم و روح — ما چو روباهان و پای ما کرام

حیله ابلیسان چون دم ماست — عشقها بازیم با دم چیر و راست — دم بجنبانیم ز استدلال دگر

طالب حیرانی خلقان شدیم — دست طمع اندر الوهیت زدیم — تا بانفسون مالکی بنیا شویم

در گروی و در چهی ای خلقیان — دست دادار از سبال دیگران — چون به بستانی رسی زیبا و خوش

ای مقیم حبس چار و پنج و شش — نغز جای دیگران را هم بکش — ای چو خر بنده حریف کون خر

چون عداوت بندگی و دوستیست — میل شاهی از کجایت خاستست — در هوای آنکه گویند تذ بهی

روبها این دم حیلت را بهل — وقف کن دل بر خداوندان دل — در پناه شیر کم ناید کباب

تو دلا منظور حق انگه شوی — که چه چیز دمی سوی کل خود روی — خیست بر صورت که آن آب و گل است

تو همی گوئی مرا دل نیز هست — دل فراز عرش باشد نی بپست — لیک از ان آبت نشاید آبدست

زانکه گر آبست مغلوب گل است — پس دل خود را مگو کاین هم دل است — آن دلی را آسمانها بر تر است

پاک گشته آن ز گل صافی شده — در خزفها آمده وانی شده — ترک گل کرده سوی بحر آمده

ف ۱ نوشته فرسوده فرو دن نوشتن شدن

ف ۲ نوشته دال است

ف ۳ نی کاو کمین است در حصر عاقل

آب ما محبوس گل ماندست بین / بحر رحمت جذب کن بارا زطین / بحر گوید من ترا در خود کشم / لیک نی می لایق کہ من آبم خوشم
لاف تو محروم میدارد ترا / ترک آن پندارت کن در من درآ / آب گل خواهد که در دریا رود / گل گرفته پای او را می کشد
گر رهاند پای خود از دست گل / گل بماند خشک او شد منتقل / آن کشیدن چیست آن گل آب را / جذب تو نقل و شراب ناب را
همچنین هر شهوتی اندر جهان / خواه مال و خواه نان خواه مغ و مرکب و تمغ و محن / خواه ملک و خانه و فرزند و زن
هر یکی زانها ترا مستی کند / چون نیابی آن خمارت بشکند / این خمار غم دلیل آن شدست / که بدان مقصود مستی ات بدست
جز بقدر حاجت ضرورت زین مگیر / تا نگردد غالب و بر تو امیر / سر کشیدی تو که من صاحبدلم / حاجت غیرے ندارم واصلم
آبخوران کآب در گل سر کشد / که منم آب و چرا جویم مدد / دل تو این آلوده را پنداشتی / لاجرم دل نااهل دل برداشتی
خود رود او واری کز آن دل شد باین / که بود در عشق شیر و انگبین عکس دل است / هر خوشی را آن خوش از دل حاصل است
پس بود دل جوهر و عالم عرض / سایهٔ دل چون بود دل را غرض / آن دلے کو عاشق ال ست و جاه / باز بون این گل و آب سیاه
یا خیالاتے کز ظلمات او / می پرستد شان برای گفتگو / دل نباشد غیر آن دریا نور / دل نظرگاه خدا و انگاه کور
فی دل اندر صد هزاران خاص و عام / دل محیط است اندرین خط وجود / ریزهٔ دل اهل دل را بجو / تا شود آن سینه چون کوهی ازو
هر کرا دامن بدست است و معدنی / از سلام حق سلامتها شنی / میکند بر اهل عالم نا ختیار
نادر و دامنست آن سنگها / دامن تو آن نیازست و حضور / این سنه در دامن آن سنگ فجور
آن خیال سیم و زر چون زنبور / سنگ پر کردی تو دامن از جهان / هم ز سنگ سیم و زر چون کود کان
پیر عقل آمد نه آن موی چو شیر / کی نماید کودکان را سنگ سنگ / تا نگیرد عقل دامن شان بچنگ
چون رسید آن کشتی آمد بکام / انکار کردن آن جماعت بر دعاء شفاعت و قوتے / موشی کنید در بیخ ای فقیر
بخ بخ گنید دریخ ای فقیر / ناپدید شدن و پرده غیب و حیران شدن و قوتے / شد نماز آن جماعت هم تمام
بخ بخ گنید دریخ ای فقیر / که ایشان بهوا رفتند یا زمین پنهان شدند / کین فضولی نیست از ما بدتر
هر یکے با یکدگر گفتند سر / از پس پشت دقوتے مستتر / این دعائے از برون نے از درون
گفت مانا کاین امام ما زورد / بوالفضولانه مناجاتے بکرد / گفت هر یک من نکردستم کنون
او فضولی بوده است از انقباض / کرد بر مختار مطلق اعتراض / گفت آن دیگر کرا می یارد این
یک از ایشان ماند بدیم در مقام / رفته بود از مقام خود تمام / چون نگه کردم پسش تا بنگرم
ذره ها بودند گونے آبگشت / نے چپ و نے راست نے بالا و زیر / چشم تیز من بشد بر قوم تیز
در تحیر مانده ام کاین قوم را / در قباب حق شدند آدم همه / در کدامین ره رفتند آن همم
سالها در حسرت ایشان بماند / عمرها در شوق ایشان بگذاشت / مثل غوطه ماهیان در آبجو

خر ازین می‌خسپد اینجا ای فلان — که بشر دیدی تو ایشان را نه جان — کاز ازین ویران شدست ای مردِ خام — که بشر دیدی تو ایشان را چو عام

تو همان دیدی که ابلیس لعین — گفت من از آتشم آدم ز طین — چشم ابلیسیانه را یکدم به بند — چند بینی صورت آخر چند چند

ای دو قوتی باد و چشمِ همچو جو — هین مبر امید و ایشان را بجو — هر کشادی در دلی اندر بسست — هین بجو که رکن دولت جستن ست

از همه کارِ جهان پرداخته — کو دکوئی گو بجان چون ساخته — که دعا را ایست حق هم مستجیب — نیک بنگر اندرین ای مختجب

باز شرح کردن حکایت طالب روزی حلال و مستجاب شدن دعای او

هر کرا دل پاک شد از اعتدال — روز و شب میکرد دافغان و نفیر — از خدا میخواست روزی حلال — آن دعایش می‌رود تا ذوالجلال

یاد م آمد آن حکایت کان فقیر — لیک تعویق آمد و شد پنج تو — هم بگویمش کجا خواهد گریخت — بی‌شکال رنج و کسب و اشتغال

پیش ازین گفتیم بعضی حال او — ای بظلمت گاو من گشته رهین — هین چرا کشتی بگو گاوِ مرا — چون ز افضل حق حکمت میریخت

صاحب گاوش بدید و گفت هین — قبله را از لابه می‌آراستم — سالها بوده ست کارِ من دعا — ابله طعنه‌ را انصاف اندر آ

گفت من روزی ز حق میخواستم — روزی من بود کشتم نک جواب — تا که بفرستاد گاوی را خدا — روزی من بود گشتم نک بجو

چون بدیدم گاو را برخاستم — آن دعای کهنه‌ام شد مستجاب — چند مشتی زر بر و پیش نهاد

رفتن هر دو خصم پیش داود علی نبینا و علیه السلام

او ز خشم آمد گریبانش گرفت — که بیا ای ظالم کیج عنید — حجت بار دگر بر ما کن ای دعا — عقل در تن آورد با خویش آ

می‌کشیدش تا بداود نبی — بر سر و ریش من او خویش ای اوند — گفت من با حق دعا کرده‌ام — اندرین لابه بسی خون خورده‌ام

این چه میگوئی دعا چه بود مخند — سر بزن بر سنگ ای منکر خطا — گفت گر آید بهین دو المسلمین — ز اثر بینید و فشار این لعین

من یقین دارم دعا شد مستجاب — حجت قاطع بگو چه بود دعا — ای مسلمانان دعا مالِ مرا — چون ازان او کند بر خدا

ای دعا تا چند خائی ز اثر را — یک دعا املاک بر دندی یکین — گر چنین بودی دگر کس را نماند — نقد تنگ کشته بدندی در امیر

گر چنین بودی همه عالم بدین — لابه گویان که تو ده مال مرا — تا تو ندهی هیچکس نستاند یقین — ای کشاینده تو بکشا بند این

روز و شب اندر دعا و اندر ثنا — جز لب نانی نیابند از عطا — فهم گفتند این مسلمانان تمام — وین فرو شسته دعا با نام جوست

تکسب کوران بود لابه و دعا — کی کشد این را اثر بیعت خود بسلک — بیع و بخشش یا وصیت یا عطا — یا ز جنس این شود ملکی ترا

این دعا کی باشد از اسباب ملک — اندر آور حبس در زندان او — ورنه گاوش را بده حجت بگو

در کدامین دفتر ست این شرع تو — گاو را تو بازده یا حبس رو — واقعه‌ما را که داند غیر تو

او بسوی آسمان سی کرد رو — کای خداوند کریم لطف خو — همچو یوسف دیده‌ام بس خوابها

در دل من آن دعا انداختی — من نمیکردم گزافه آن دعا — در چه و زندان چه آزادی بجست

دید یوسف آفتاب و اختران — اعتمادش بود بر خواب درست — که چو شمعی می‌فروزیدش پیش

ز اعتماد او نبود دشمن هیچ غم — اعتمادی داشت او بر خواب خویش — تا بمانی جاودان بر روی شان

چون دو را فگند ند یوسف را بچاه — بانگ آمد سمع او را از اله — که تو در شه شکوهی پهلوان

قائل این بانگ نایدد در نظر — نیک دل نشناخت قائل از اثر — قوتی و راحتے و مسندی — در میان جان فتادش ز اصطکاک

چاه شد بر وے بدان بانگ جلیل — گلشن و برج چو آتش بر خلیل — هر جفا که بعد ازانش می رسید — او بدان قوت بشادی می کشید

همچنانکه ذوق آن بانگ الست — در دل هر مومنی تا حشر هست — تا نباشد در بلاشان اعتراض — نی ز امر و نهی حق شان انقباض

لقمهٔ تلخی چو شکر می شود — غار ریحان سنگ گوهر می شود — لقمهٔ حکمی که تلخے می نهد — گلشکر آزا گوارش می دهد

گلشکر آزا که نبود مستند — لقمه را از انکار او قی می کند — هر که خوابی دید از روز الست — مست باشد در رهِ طاعات مست

می کشد چون اشتر مست این جهل — بی فتور و بے گمان و بے ملال — گفک تصدیقش بگردیو زاو — شد گواهِ مستیے و لسوزاو

اشتر از قوت چو شیر نر شده — زیر ثقل بار اندک خور شده — ز آرزوے ناقه صد فاقه برو — می نماید کوه پیشش تار مو

در الست آنکو چنین خوانده بدید — اندرین دنیا نشد بنده مرید — ور بشد اندر ترد صد له — یک زمان شکر ستش دسالے گله

پای پیش و پای پس در راه دین — می نهد با صد تردد بی یقین — دام دار شرح انیم نک گرو — ور شتاب ست از الم نشرح شنو

چون ندارد شرح این معنی کران — جز بسبوے مدعے گاؤران — گفت کورم خواند زین جنس آن دعا — پس بلیسا نیز قیاس ست ای خدا

من ز طاکورانه کے مے کرده ام — جز بخلاق گدیه کے آورده ام — من نوکرِ تست هر دشوار سهل — کور از خلقان طمع دارد ز جهل

آن یکے کورم ز کوران بشمرید — او نیاز جان و اخلاصم ندید — کوری عشق ست این کوری من — حب یعمے و یصم ست ای حسن

کورم از غیر خدا بینا بود — مقتضاے عشق این باشد نکو — گوکه بینائے ز کور انم مدار — دایرم بر گرد لفظ این مدار

آنچنان که یوسف صدیق را — خواب بنمود و گشتش ممتحا — مر مرا لطف تو هم خوابے نمود — آن دعاے بیدلم یابے نمود

مے نداند خلق اسرار مرا — ز اژ مے دانند گفتار مرا — حق نهان ست و گه داند را غیب — غیر علام سر ستار عیب

خصم گفتش رو بمن کن حق بگو — رو چه سوے آسمان کردی عمو — شید می آری غلط مے انگنی — لاف عشق و لاف قربت میزنی

با کدامین رو بے چون دل مرده — روی سوی آسمانها کرده — غلغلے در شهر افتاده ازین — آن مسلمان می نهد رو بر زمین

کاے خدا این بنده را رسوا مکن — گر یدم من سر من پیدا مکن — تو همی دانی و شبهاے دراز — که همی خواند ترا با صد نیاز

پیش خلق این را اگر خود قدر نیست — پیش تو همچون چراغ روشنیست — گاو میجوا هند از من اے خدا — چون فرستادی نکردم من خطا

شنیدن حضرت داؤد سخن خصمان را در ظاهر

چونکه داؤد نبے آمد برون — گفت بین چونست این احوال چون

مدعی گفت اے نبے الله داد — گاؤ من در خانهٔ او او فتاد — گشت گاوم را پسر سش که چرا — گاؤ من کشت او بیان کن ما جرا

گفت داؤدش بگو ای بوالکرم — چون تلف کردی تو ملک محترم — هین برا گنده مگو حجت بیار — تا بکیسو گردد این دعوے و کار

گفت ای داؤد بودم هفت سال — روز و شب اندر دعا و اندر سوال — این همی جستم ز یزدان کاے خدا — روز کے خواهم حلال و بے عنا

مرد و زن بر ناله من واقف اند — کو دکان این با جرا را معترف اند — تو بپرس از هر که خواهی این خبر — تا بگوید بے شکنجه بے ضرر

هم بهوید اپرسش و هم پنهان ز خلق — که چه میگفت این گدائے ژنده دلق — گاو اندر خانه دیدم ناگهان — بعد ازین جمله دعا و این فغان

---

۱ مسند ابی یعلی الموصلی ۲ فی نوادر الاصول ۳ فی نوادر الاصول ۴ انشد و بعده شب داشتی کجا بودی تا بدوستی نپذیرفتی کورا نمی دانستی

چشم من تاریک شد فی بهر قوت — شادی آن کز قبول آمد قنوت — کشتنم آزاد تا دهم در شکر آن

گفت داؤد این سخن را اشتو — حکم کردن داؤد علیه السلام بر کشنده گاؤ — حجت شرعی درین دعوی بگو

تو روا داری که من بی حجتے — بنهم اندر شرع باطل سنتے — این کر نبخشید خریدی وارثے

کسب را چون زن اعت دان عمو — تا نه کارے دخل تبود آن تو — انچه کاری بدرود آن آن تست

ره بده مال مسلمان کز گلو — زر و بجو دام و بده باطل مجو — گفت ای شه تو هم این میگوئیم

پس زدل آهے برآورد و بگفت — تضرع کردن آن شخص از داوری داؤد نبرد خدا — ای خدای هر کجا طاعے و جفت

سجده کرد و گفت ای دانای سوز — در دل داؤد انداز آن فروز — در دلش نه انچه تو اندر دلم

این بگفت و گریه در شد های های — تا دل داؤد پیر دن شد ز جای — گفت این ابروز ای خواهان گاؤ

تا روم من سوے خلوت در نماز — پرسم این احوال از دانای راز — خوی دارم در نماز آن التفات

روزن جانم گشاده است از صفا — میرسد بے واسطه نام خدا — نامه و باران نور از روزنم

دوزخ ست آن خانه کان را روزنے نیست — اصل دین آمد روزن کردنست — تیشه در هر بیشه کم زن هیچ

یا نبی دانے که نور آفتاب — عکس خورشید بر نیست از حجاب — نور آن دانی که حیوان دید هم

من چو خورشیدم درون نور غرق — می ندانم خویش کرد از نور فرق — رفتنم سوی نماز و آن خلا

گر تنم تاریست گرد این جهان — حرب و خدعه این بود کار پهلوان — نیست دستوری وگرنه ریختم

همچنین داؤد میگفت این سبق — خواست گشتن عقل خلقان محترق — پس گریبانش کشید از پس یکے

باخود آمد گفت را کوتاه کرد — رفتن داؤد علیه السلام در خلوت و نمودن باو آن اسرار را — لب ببست و عزم خلوتگاه کرد

در فرو بست و برفت آنگه شتاب — سعی محراب و دعای مستجاب — حق نمودش انچه نمودش تمام

دید احوالے که کس واقف نبود — راز پنهانے که جبرائیل فرود — روز دیگر جمله خلقان آمدند

همچنین این ماجرا ها باز رفت — زود دزد آن مدعی تشنیع رفت — زود گاوم را بده ای نابکار

انچنین ظلم صریح ناسزا — میرود در عهد پیغمبر بلا — گاو کشته خورده نے ترسی و بیم

که چه چه دین سال بودم در دعا — من طلب کردم ز حق داد او مرا — ای رسول حق چنین باشد روا

گفت داؤدش خمش کن کن وهل — حکم کردن داؤد علیه السلام بر صاحب گاؤ که از سر گاؤ بگذرد و تشنیع صاحب گاؤ بر داؤد علیه السلام — این مسلمان را ز گاوت کن تحمل

چون خدا پوشید بر تو های جهان — انچنان شرعے من شرع تو خواهے نهاد — رو خمش کن حق ستاید بدان

گفت وا ویلا چه حکم ست این چنین — رفته بهت آوازه عدلت چنان — که معطر شد زمین و آسمان

بر سگان کو راین ستم زفت — زین تعدے سنگ کو بشتاب زفت — همچنین تشنیع ها زد بر ملا — کالصلا هنگام ظلمست الصلا

سلسله دعا و تشنیع و عربده او بر داؤد علیه السلام کردن

حکم کردن داؤد بر صاحب گاو که جملهٔ مال خود ببوی بخش

انچنین ظلم و جفا بر من مکن	یا نبی الله مگو زینسان سخن
بعد ازان داؤد گفتش ای عنود	تا نگردد ظاهر ازوی استمت
خاک بر سر کرد و جامه بر درید	باز داؤدش بپیش خویش خواند
گفت چون بخت بدت بود ای بخت کود	ای ربیع از چون تو خرخاشاک راه
رو که فرزندان تو با جفت تو	سید و بید از حبل خود بالا و پست
خلق هم اندر ملامت آمدند	که بود سحر و هوا همچون خسی
ظالم از مظلوم آنگه ایمن است	خصم هر مظلوم باشد از جنون
سنگ بهاره حمله بر مسکین کند	که نگیرد صید از همسایگان
از کمین سگ سیه دارد وجود	کاکلی بنمی بجهتی بر مامشفیق
این نشاید از کمین ظالم است	قهر کردی بیگناهی را بلاش

عزم کردن داؤد علیه السلام تا راز را آشکارا جلا آن کند

گفت ای یاران نمان بر من رسید	تا ازان سر نهان واقف شویم
کان سر مکتوم او گردد پدید	جمله برخیزید تا بیرون رویم
در فلان صحرا و رستی هست زفت	سخت راسخ خیمه گاه و میخ او
خون شد است اندرین آخر شتم	بوی خون می آیدم از بیخ او
این جزا میر خواجه را باشد بسیر	دین غلام اوست ای آزادگان
کاین چنین بیداد بر شاهان رود	آخر از ناشکرے این قلتبان
تا کنون هم خود ندیدم در جهان	یادتا ورد او زخمها نخست
کاین فرومایه چنین دوری گزند	ورنه مے پوشید جرمش را کرم
کس بر سینیدم که دارد شاه ما	می زند ظالم بپیش مردمان
پس ازین جا دست و پایت بر کنند	گاو دوزخ را بسیزند از بلا

گواهی دادن دست و پا و زبان بر سر ظالم هم در دنیا

خاصه در هنگام خشم و گفتگو	که بگو تو اعتقاد دست و اگیر
چون هی گیرد گواهی بر لگام	که بهوید اکنن مرا ای دست و پا
پس مو کهاے دیگر روز حشر	تا لوائے را ز بر صحرا زند
نیست حاجت شهره گشتن در گزند	گوهرت پیداست حاجت نیست این
جز ندارم سوے کل خود روم	که به بینیدم منم اصحاب نار
او ز صد گاو برد و صد شتر	یار بے نامد ازو روزی بدرد

گاهی نهد خصم مرا خوشنود کن | گر منش کردم زیان تو سود کن | گر خطا کشتم دیت بر عاقله است | عاقله جانم تو بودی از الست

سنگ میگرید دو باستغفار او | بیرون افتن خلائق بسوی آن درخت | این بود از انصاف نفس بی جان چنین

چون بیرون افتند سوی آن درخت | گفت دستش را ببین بد بخت | تا گناه و جرم او پیدا کنم | تا لوای عدل بر صحرا زنم

گفت ای سگ جد این کشته | تو غلامی خواجه زین برگشته | خواجه را کشتی و بردی مال او | کو نیز دان آشکارا حال او

آن زنت او را کنیزک بوده است | با همین خواجه جفا نموده است | هر چه زد زائید ماده یا که نر | ملک و ارث باشد آنها سر بسر

تو غلامی کسب و کارت ملک اوست | شرع چستی شرع بستان زین نکوست | خواجه را کشتی باتم زار زار | هم بر اینجا خواجه گویان زینهار

کار در از اشتاب کردی ای زجاج | از خیالی که پدید آمد مهناک | بار کاوید این زمین را همچنین | تا مر او را بر کند از بیخ و بن

نام این سگ هم نوشته کار دیم | کرد با خواجه چنین مکر و ضرر | در زمین آن کار دیا سر یافتند

ولوله در خلق افتاد آن زمان | هر یکی زار بر بد از سیان | زانکه بد ظن گشته بودند و تباه

بعد از آن گفتش بهای دار خواه | قصاص فرمودن داؤد علیه السلام خونی را بعد از الزام | داد خود بستان تو از بن رو سیاه

هم بدان تیغش بفرمود او قصاص | کی کند کارش ز علم حق خلاص | علم حق گرچه مواسا کند | چونکه از حد بگذرد رسوا کند

خون نخسپد در فتد در هر دلی | میل حیت و جوی کشف مشکلی | اقتضای داوری رب العلی | سر بر آرد از ضمیر آن و این

کان فلان خواجه چه شد حالش چه گشت | همچنان که جوشد از گلزار کشت | جوششش خون باشد آن و اجتها | خارش دلها و بخت و ماجرا

چونکه پیدا گشت سر کار او | معجز داؤد شد فاش و دو تو | خلق جمله سر بر هنه آمدند | سر بسجده بر زمینها میزدند

ما همه کوران اصلی بوده ایم | وانچه می فرمود نشنوده ایم | وز تو ما صد گون عجائب دیده ایم | لیک معذوریم چون تو نادیده ایم

سنگ با تو در سخن آمد شهید | کز برای عرض و طا لوتم بگیر | تو بسته سنگ و فلاخن آمدی | صد هزاران خصم را بر هم زدی

سنگها یت صد هزاران پاره شد | هر یکی در خصم را خونخواره شد | آهن اندر دست تو چون موم شد | چون زره سازی ترا معلوم شد

کوهها با تو رسائل شد شکوه | با تو میخواند چو بر مقرر بود | صد هزاران چشم دل گشاده شد | از دم تو غیب را آماده شد

وان قوی تر از همه کان اسم ست | زندگی بخشی که سرمد قائم ست | جان جمله معجزات نبیست خود | که به نبخشد مرده را جان ابد

کشته شد ظالم جهانی زنده شد | در بیان آنکه نفس آدمی بجای آن حق نیست که مدعی گاو | هر یکی از ما خذار ابنده شد

نفس خود را کش جهانی زنده کن | کشته بود و آن کشنده گاو عقل ست و داؤد حق ست یا شیخ | خواجه را کشت ست او را بنده کن

مدعی گاو نفس تست هین | کز نائب حق ست بقوت یاری او تواند ظالم را کشتن | خویشتن را خواجه کردی ست او مهین

آن کشنده گاو عقل تست رو | بر کشنده گاو تن مسکر مشو | عقل اسیر ست و همی خواهد حق | روزی بی رنج و نعمت بر طبق

روزی بی رنج او موقوف چیست | آنکه بکشد گاو را کاصل بدی ست | نفس گوید چونکه کشتی گاو من | زانکه گاو نفس باشد نفس تن

خواجه زاده عقل زنده بینوا | نفس بی خواجه گشت و پیشوا | روزی بی رنج میداند که چیست | قوت ارواح ست و رزاق حی ست

ف ۱ واگشتن موسی در رفتن طور و به گفتن نزدیک حالت چه پیدا نی که او در زمان از نقاش در برگ آن درخت بر آمد و صنع خدا را در صنعت ها می بود حق سبحانه و تعالی گفت تو را چه خبر است که این درخت چگونه است و صنع خدا در آن چگونه است

ف ۲ خود بجنگ و جدال ۱۲

ف ۳ ملامت کردن از عدالت نبی ۱۲

لیک سعی قوت ست بر قربان گاو — گنج اندر گاودان ای کنج کاو — دوش چیزی خورده ام فرسانه است

هست بر اسباب اسبابی دگر — هر چه می آید ز پنهان خانه است — چشم بر اسباب ارچه دوختم

بی سبب مگر را بلقمه فتند — بی زراعت چاشت گندم یافتند — ریگها هم آرد شد از سعی شان

جمله قرآن ست در قطع سبب — مثال — عذر و ریش و هلاک بولهب

مرغ با پیله دو سه سنگ افکند — لشکر زفت حبش پامال شکند — سیل را سوراخ سوراخ افکند — سنگ مرغی کو بها لا پر زند

دُم گاو کشته بر متقول لن — تا نشود زنده همانم در کفن — حلق ببریده جهد از جا خویش — خون خود جوید ز خون پالای خویش

همچنین از آغاز قرآن تا تمام — رفع اسباب ست و علت والسلام — کشف این ز عقل کار افزا شود — بندگی کن تا ترا پیدا شود

بند معقولات آمد فلسفے — شهسوار عقل عقل آمد صفے — عقل عقلت مغز و عقل تست پوست — معدهٔ حیوان همیشه پوست جوست

مغز جوید از پوست دارد صد ملال — مغز نغز آزاد حلال آمد حلال — چونکه قشر عقل صد برهان دهد — عقل کل کے گام بی ایقان نهد

عقل عقل آفاق دارد در زمان — از سیاهی در سپیدے فارغ ست — نور ماهش بر دل و جان باغ ست

این سیاه و آن سفید از قدرت ست — آب تشنه قدرت کاخر وا رهاند — بے زرے همیان و کیسه ابتر ست

همچنان که قدر تن از جان بود — قدر جان از پرتو جانان بود — هیچ گفتے کافران را میتوان

بین نکو که ناطقه چون مے کند — گر بدے جان زنده بی پرتو کنون — لیک گفته سابقان یاری بود

تا قمرتے بعد ما آبے رسد — گرچه هر قرنے منحنی آری بود — کز بهشت آورد جبریل سیب

نے که هم توریت و انجیل و زبور — شد گواه صدق قرآن اے شکور — روزے بی رنج جوی و بے حسیب

بلکه رزقے از خداوند بهشت — بے صداع باغبان بے رنج و کشت — زانکه نفع نان دهان نان داد اوست

ذوق پنهان نقش نان چون سایه است — نان مسخره و ندیم بهره است — جز بعدل شیخ کو داود نیست

نفس چون با شیخ بیند کام تو — از بُن دندان شود دام تو — کز دم داؤد آواگاه شد

عقل گله ست غالب آمد در شکار — بر سگ نفست که باشد شیخ یار — روی شیخ اورا ز سر دیده کُن

گر تو خواهی ایمنے از اژدها — دستش از دامان مکن یکدم رها — تا ز خاک تو برویید کیمیا

گر تو صاحب گاو را خواهی بدان — چون خمان بنجش کن از سوے دکان — آن زبان صد گز شش کوته شود

صد زبان در هر زبانش صد لغت — رزق و دستانش بیاید در صفت — صد هزاران حجت آرد تا صحیح

شهر را بفرید الا شاه را — رو نماند زو شه آگاه را — خنجر و شمشیر اندر آستین

مصحف سالوس داد او کن — خویش بالا و همسر و همسر کن — وند را اندازد تا در قعر جو

عقل نعرانی دنیا کو طالب ست — نفس طلبانی برادر چون عاست — زانکه او در خانه عقل تو غریب — بر در خود سگ بود شیر مهیب

---

۱ باش خود را کاو جانور دهد

۲ از رزق گاو ۱۲

۳ از بهر تا قص ۱۲

۴ تو بسیط وسط شعلی ۱۲

باش تا شیران ببویت سر نهند — وین سگان کو را آنجا گر روند — مگر نفس و تن نداند عام شهر — او نگردد جز بوحی القلب مخبر

هر که جنس اوست یار او شود — جز نگردد گر شیخست بود — گو مبدل گشت و صد تن نام نهد — هر کرا حق در مقام خود نشاند

خلق جمله علتی اندر یقین — یار علت میشود علت یقین — هر خسی دعوی داؤدی کند — هر که بی تمییز کف در وی زند

از صیادی نشنود آواز طیر — مرغ ابله میکند آنسو سیر — نقد را از قلب نشناسد غلوست — هین ازو بگریز اگرچه مقبولیست

رسته و برسته پیش او یکیست — گر یقین دعوی کند او در شکیست — اینچنین کس گرد شکی مطلقست — چونکه این تمییز نبود احمقست

گریختن عیسی علیه السلام فرار کوه و شخصی در پی او رفتن و سوال کردن

هین ازو بگریز چون آهو ز شیر — گر نبودی عیسی علیه السلام فرار کوه و — سوی او مشتاب ای دانا دلیر

عیسیی مریم بکوهی میگریخت — شخصی در پی او رفتن و سوال کردن — شیر گوئی خون او میجوست سخت

آن یکی در پی دوید و گفت خیر — در پیت کیست چه گریزی چون بطیر — باشتاب او آنچنان بی تاب گفت

یکدو میدان دور شد عیسی براند — پس یکی دو جهد عیسی را بخواند — کز پی مرضات حق یک لحظه نیست

از کرا ایمن میگریزی ای کریم — نی پیت شیر و مخصم خونی بیم — گفت از احمق گریزانم برد

گفت آخر آن مسیحا نه تو لی — گفت آری گفت آن شه نیستی — که فسون عیب را داوی کنی

چون بخواند آن فسون آن مرده — برجهد چون شیر صید آورده — گفت آری آن منم گفت اکنون

بر دمی هر دو سبک ناجان شود — در هوا اندر زمان پران شود — گفت آری گفت پس ای روح پاک

با چنین برهان که باشد در جهان — که نباشد مرترا از بندگان — گفت عیسی که بذات پاک حق

حرمت ذات و صفات پاک او — که بود گردون گریبان چاک او — کان فسون و اسم اعظم را که من

هر گره سنگین بخواندم شد نگاه — خرقه را بدریدم خود تا بناف — بر تن مرده بخواندم گشت حی

خواندم آنرا بر دل احمق بدو — صد هزاران بار رو درمانی نشد — سنگ خارا گشت و زان خون برگشت

گفت حکمت چیست کانجا اسم حق — سود کرد اینجا نبود او را سبق — آن همان نحست و این دیگر چرا

گفت رنج احمقی قهر خداست — رنج کوری چیست قهر آن ابتلاست — ابتلا رنجیست کان رحم آورد

آنچه داغ اوست مهر او کرده است — چاره بروی نیارد برده است — ز احمقان بگریز چون عیسی گریخت

بر سر آرد زخم رنج احمقی — رحم نبود چاره جوئی آن شقی — صحبت احمق بسی خونها بریخت

آن گریزد عیسوی از نر بیم بود — این بود در افسانه شان بس پند و — وانچنین دزدد دهم احمق از شما

یاد دم آمد قصهٔ اهل سبا — قصهٔ اهل سبا و حماقت ایشان و — چه غم آن خورشید با اشراق را

آن سبا ماند بشهری بس کلان — اثر ناکردن پند و نصیحت انبیاء را ایشان — کز دم احمق صبا شان شد وبا

کو دکان افسانه ها می آورند — مدح در افسانه شان بس سود مند — در فسانه بشنوی از کودکان

بود شهری بس عظیم و مه ولے — قدر او قدر سکو بیشیں بے
مردم وہ شہر مجموع اندرو — لیک جملہ تن نہ شستہ رو
جان کردہ بجانان تا ختن — گر ہزاران ست باشد نیم تن
آن یکے بس در بین دیدہ کور — آن دگر عور و برہنہ لاشہ تنان
گفت کورا نیک گر دہی میر سند — من ہمی بینم کہ چہ قوم اند و چند
آن ہر خود گفت ترسان از ان منم — کہ بپرسد از درازے اسم
گر بہے گوید کہ آرے شحنہ — خیز بگریزیم پیش از زخم و بند
شہر را ہشتند بیران آمدند — وز ہزیمت در وہی اندر شدند
کور دید و آن کر آوازش شنید — عور بگرفت و بدامن در کشید
پس طلب کردند و دیگی یافتند — مرغ مرد و خشک از زخم کلاغ
آتشش کردند چندان ای پسر — بے سر و بے تن سبک بشتافتند
ہر سہ زان خوردند بس فربہ شدند — چون تہ پیل بس بزرگ آمد شدند
با چنین کبر و ہوا ہفت اندام رفت — از شگاف در برون جستند و رفت
تا کہ پیدا بے کار و انہا مقتضے — زین شگاف در کہ ہست آن مختفے
ای ضیاء الحق حسام الدین بیا — باز باید گفت شرح این بیان

شرح کور و دو بین و کر تیز شنو و برہنہ دراز دامن

عیب خلقان کی بگوید فاش او — عیب خود یکذرہ چشم کور او
دامن مرد برہنہ کے درند — مرد دنیا مفلس ست و ترسناک
وز غم درزش جگر خون میشود — وقت مرگش کہ بود صد درد پیش
ہم فکے داند کہ بود او بے ہنر — چون کنار کودکے پر از سفال
پارہ گر بازش دہے خندان بود — چون نباشد طفل را دانش دژم
بس بمان حال در وقت عمل — خواب بیند کہ او رہست حال
پس ترس خویش تسخر آیدش — ہمچنین ترسانے این عالمان
گفت ایزد در شب الاعلون — ہر کسے ترسان ز دزدی کسے
خود ندارد روزگار سود مند — گوید از کارم برآورند خلق

بود شہری بس عظیم و مہ ولے — قدر او قدر سکو بیشیں بے
مردم وہ شہر مجموع اندرو — لیک جملہ تن نہ شستہ رو
جان کردہ بجانان تا ختن — گر ہزاران ست باشد نیم تن
آن یکے بس در بین دیدہ کور — آن دگر عور و برہنہ لاشہ تنان
گفت کورا نیک گر دہی میر سند — من ہمی بینم کہ چہ قوم اند و چند
آن ہر خود گفت ترسان از ان منم — کہ بپرسد از درازے اسم
گر بہے گوید کہ آرے شحنہ — خیز بگریزیم پیش از زخم و بند
شہر را ہشتند بیران آمدند — وز ہزیمت در وہی اندر شدند
کور دید و آن کر آوازش شنید — عور بگرفت و بدامن در کشید
پس طلب کردند و دیگی یافتند — مرغ مرد و خشک از زخم کلاغ
آتشش کردند چندان ای پسر — بے سر و بے تن سبک بشتافتند
ہر سہ زان خوردند بس فربہ شدند — چون تہ پیل بس بزرگ آمد شدند
با چنین کبر و ہوا ہفت اندام رفت — از شگاف در برون جستند و رفت
تا کہ پیدا بے کار و انہا مقتضے — زین شگاف در کہ ہست آن مختفے
ای ضیاء الحق حسام الدین بیا — باز باید گفت شرح این بیان

شرح کور و دو بین و کر تیز شنو و برہنہ دراز دامن

عیب خلقان کی بگوید فاش او — عیب خود یکذرہ چشم کور او
دامن مرد برہنہ کے درند — مرد دنیا مفلس ست و ترسناک
وز غم درزش جگر خون میشود — وقت مرگش کہ بود صد درد پیش
ہم فکے داند کہ بود او بے ہنر — چون کنار کودکے پر از سفال
پارہ گر بازش دہے خندان بود — چون نباشد طفل را دانش دژم
بس بمان حال در وقت عمل — خواب بیند کہ او رہست حال
پس ترس خویش تسخر آیدش — ہمچنین ترسانے این عالمان
گفت ایزد در شب الاعلون — ہر کسے ترسان ز دزدی کسے
خود ندارد روزگار سود مند — گوید از کارم برآورند خلق

لس عظیم و بس فراخ و بس دراز — سخت و زفت و تو تہا چون پیاز
اندرو نوع خلائق بے شمار — لیک آن جملہ تنہ خام و پختہ خوار
آن یکے بس در بین دیدہ کور — از سلیمان کور و دیدہ و پای مور
وان دگر عور و برہنہ لاشہ تنان — لیک دامنہای جامہ او دراز
گفت گر آری شنیدم بانگ شان — کہ چہ میگویند پیدا و نہان
گفت کورا نیک بنز دیک آمدند — خیز بگریزیم پیش از زخم و بند
آن برہنہ گفت آوہ دامنم — از طمع تر بندد من نا بینم
امدان دو مرغ فربہ یافتند — لیک دزدہ گوشت بروے نے رسند
مرغ مرد و خشک از زخم کلاغ — استخوانہا زار گشتہ چون سناغ
بر سر آتش نہادند آن ستتن — مرغ فربہ اندیگ اندر زفن
زان ہمی خوردند چون از صید سر — ہر یکے از خود دشش چون پیل نر
آنچنان کز فربہی ہر یک جوان — در نگنجیدے ز زفتے در جہان
راہ مرگ خلق ناپیدا رہی ست — در نظر ناید کہ آن بیجا رہی ست
بر درا رجوئے نیابے آن شگاف — سخت ناپیدا و در چندین لفاف
ای پسر ہر مختصر افسانہ نیست — آستارا روے در بیگانہ نیست
گر دل مرادان کہ مرگ ما شنید — مرگ خود نشنید و نقل خود ندید
می نہ بیند گرچہ ہست او عیب جو — ہیچ او را نیست در دزدہ دلش باک
او برہنہ آمد و عریان رود — خندہ آید جانش را زین ترس خویش
آن زمان داند غنے کش نیست زر — کو بزن لرزان بود چون بید بال
گر ستانے پارہ گر بازش شود — گریہ و خندہ اش ندارد اعتبار
تخمتش چون عاریت لمک دید — ترسد از روزی کہ سر باید جوال
چون نخواہد کش کشاید گوش کش — کہ بود شان عقل و علم این جہان
از پے این عاقلان ذی فنون — خویشتن را علم پندارد بسے
گوید او کہ روزگارم مے برند — غرق بیکارست جانش تا بحلق

عورت سان کہ منم دامن کشان — چون ہا نم دامن از چنگال شان — صد ہزاران فضل و انداز علوم — جان خود را مے ندانند از ظلوم
دانہ و خاصیت ہر جوہرے — در بیان جوہر خود چون خری — کہ ہمے دانم بجوز و لا بجوز — خود ندانے تو بجوزے یا بجوز
این مُرادان نار و آن آبے ولیک — خود رو ایا نار و آبے بین تو نیک — قیمت ہر کالہ میداند کہ چیست — قیمت خود را ندانے احمقیست
سعدہا و نحسہا دانستہ — ننگرے سعدے تو پا ہا شستہ — جان جملہ علمہا انیست این — کہ بدانے من کیم در یوم دین
آن اصول دین ندانستی و لیک — بنگر اندر اصل خود کو مہست نیک — از اصلیت اصل خویش بہ — کہ بدانے اصل خود اے مرد بہ

قصۂ حرّمے اہل سبا و ناشکرے ایشان

اصل شان میوہ بود آن اہل سبا — از چپ و راست از بہر نواحے — بسکہ مے افتاد اژ پر می شمار — می رسید ندے زا صحاب لقا
داد شان چندین ضیاع و باغ و راغ — از پئے میوہ رہرو در شگفت — سلہ بر سر بردہ رہستان شان — تنگ می شد معبر بر رہگذار
آن نثار میوہ مے آمی گرفت — از پئے میوہ رہرو در شگفت — خوشہ ہا می رفت تا زیر آمدہ — پرشدی زان میوہ و اہنا بسی
باد آن میوہ فشاندی ہیکسی — پرشدی زان میوہ و اہنا بسی — سنگ کلیجہ کوفتے در زیر پا — تخمہ بودے گرگ صحرا از نوا
مرد و گلخن تاب از پرتو ے زار — بستہ بودی بر میان زرین کمر — جامۂ ایشان اگر چہ کہنہ شدے — آتش سوزندہ شان صابون بدے
گشتہ زین شہرہ ہزاران گرگ سرگ — بر نتر سیدے ہم از گرگ سترگ — گر بگویم شرح نعمتہاے قوم — کہ زیادت می شد آن تا گا فیوم
در تنور اندا ختندے جامہ را — بعد یکساعت شدی خوش ہا صفا — انبیا بر وے ندا مر فاستقم
تا نگ آمد از سخنہاے مہم — آمدن ہدہد پیغمبر بہ نصیحت اہل شہر سبا — در نہ بکشاید در خشم اہ
کہ ہلا نعمت فزون شد شکر کو — مرکب شکر انجنبید حرکتے کو — شکر منعم واجب آمد در سرے — پانجنبد شکر خواہد سجدۂ
این کرم بینید و این نعمت دہی — کز چنین نعمت بشکری بس کند — سر نجنبد شکر خواہد سجدۂ
شکر نعمت نعمتت افزون کند — جواب قوم انبیار اعلیہم السلام — صد ہزاران گل نفایہ بر زمن
قوم گفتہ شکر ما را بد خلل — ما شدیم از شکر و زنعت ملول — نعمت چیزے شمار ان این زمن — شکر چیگونیم بر گو ہین
پیش ما این نعمت آمد محنتے — شکر محنت کس نگفتہ ہست ہی — ما چنان پژمردہ گشتیم از عطا — کہ نہ طاعت ان خوش آید نے عطا
مانمی خواہیم نعمتہا و باغ — جواب گفتن انبیا مر قوم را — طعمہ و میوہ کہ قوت شود
انبیا گفتند در دل علتی ست — کہ ازان در حق شناسی آفتی ست — نعمت از وے جملگی علت شود — گشت ناخوش ہر چہ دیگ قوت بود
چند خوش پیش تو آمد مے نمد — جملہ ناخوش گشت و صاف او کدر — تو عدد این خوشیہا آمدے — پیش تو اہل بس مع است و محترم
ہر کرا او شد آشنا و یار تو — شد حقیر خوار در دیدار تو — ہر کہ او بیگانہ با شد با قوم — اگر شکر آن مدش باید نمود
اینہم از تاثیر آن بیماری ست — زہر او در جملہ خلقان ساریست — دفع آن علت بباید کرد زود — امر گرد در ان حیات ما قیمت
ہر خوشی کاید تبو ناخوش بود — آب حیوان گر رسد آتش شود — کیمیای مرگ چیست آن صفت
بس عدا کہ رزوی ما ان مدہ شد — چون بیامد در تن تو گندہ شد — بس عزیزی کہ نباز استکار شد — چون نکابت شد بر تو خوار شد

ف ضیاع جمع ضیعہ کہ بمعنی باغ و زمین باشد ۱۲
ش معبر رہگذر و جاے عبور ۱۲
ن سیزدہ پیغمبر کہ آنہا را ہدہد خبر آورد ۱۲

آشنائی عقل با عقل از صفا
تو یقین می‌دان که دم دم کم بُوَد

زانکه نفسش گرد علت می‌تند
دوستی با عاقل و با عقل گیر

از مسموم نفس چون با علتے
گر بگیرے گوهرے سنگے شود

ور بگیری نکتهٔ پُر لطیف
چیز دیگر که بجز آن ای عضد

چیز دیگر تازه و نو گفته گیر
هر حدیثت کهنه پیشت نو شود

تا کلام از کهنه بر آرد شاخ نو
بحر قلزم دید ما را فا فلق

آن طبیبان طبیعت دیگرند
کز فراست ما بنا علے منظریم

آن طبیبان عذابند و ثمار
لهم ما پر تو نور جلال

کاینچنین فعلے ترا تا قع بود
وانچنان قولے ترا پیش آورد

آنچنان وانچنین از نیکے و بد
زهر و شکر سنگ و گوهر شد عیان

آن طبیبان را بود بوی دلیل
دست مردی ما رسد از حق بسے

این صلا بیمارے ناسور را
دارو ے ما یک بیک بنخور را

معجزه خواستن قوم از پیغمبران علیهم السلام

قوم گفتندا ے گروه مدعے
همچو ما باشید و در ده می چرید

گو گواه علم طب نافعے
چون شما بسته همین خواب خورید

چون شما در دام ابر آب و گلید
که شما رد خویش از پیغمبران

کی شما صیاد سیمرغ دلید
حب جاه و سروری دارد بدان

ما نخواهیم اینچنین لاف دروغ
مایهٔ کوری حجاب رویت است

کردن اندر گوش و افتادن بده دروغ
انبیا گفتند کاین نی از علت است

دعوی ما را شنیدید و شما
ماش گردانیم گرد چشمها

می نبینید این گهر در دست ما
استحان است این گهر در خلق را

هر که گوید گو گواه قشر گواست
که بر آمد روز و بر چه گم بستیز

تو بگو کے آفتابا گو گواه
آفتابے در سخن آ ملکه خیز

ور نمی بینے گمانے برده
عین جستن کو پیش دارد بلاغ

فضل بے علت مگر دریابدت
روز روشن هر که او جوید چراغ

در بیان روز گفتن روز گو
خامش و در انتظار فضل باش

انتصوا بپذیر تا بهر جان تو
کوری خود را مکن زین گفت فاش

گفت فرعون را تو بفروش و بخر
ور نمانے در چنین کوری مباد

چون طبیبان را نگهدارید دل
آئینه پنهان شد از تو ور نمد

این طبیبان را بجان بیذیرشوید
صبر و خامو شے جذوب رحمت است

متهم داشتن قوم انبیارا علیهم السلام

دفع این کوری بدست خلق نیست
وین نشان جستن فشان علت است

تا نشانے تو بگوید فضل هو
برزمین زن زن و سرا ے البیب

خود به بینید و شوید از خود خجل
که حسد دارد فلک بر جاه او

گر نخواهی نکس شو پیش این طبیب
لیک اکرام طبیبان از ره است

ور نخواهی این کرمی بند خلق
تا مشک ے عنبر آگنده شوید

قوم گفتند ایمنه نرقی مکر — که خدا نائب کند از دیده بکر — هر رسول شاه باید مستطل و
مغز خر خوردیم تا ما چون شما — پشه را داریم همراز هما — کوهها کو پشه کو گل کو خدا
این چه نسبت دین چه پیوندی بود — تا که در عقل و دماغی در رود — تا کجا این گفت بیهوده کجا
خود کجا کو آسمان کو ریسمان — می نگیرد مغز ما این داستان — غالبا ما عقل داریم اینقدر

حکایت خرگوشان که خرگوشی را برسالت پیش پیل فرستادند که بگو که من رسول ماه آسمانم و پیش تو کرا دین چشمهٔ آب حذر کن چنانچه در کتاب کلیله آمده

این بدان ماند که خرگوشی بگفت — که بیا رایع عشرای شاه پیل — من رسول ماهم و با ما هجفت
گرز نه پیلان بران چشمه نزال — ماه میگوید کرای پیلان وبید — جمله پنجیران بدند از وبال
جمله محروم و ز خوف از چشمه دور — تر کران چشمه مگویید و رویید — حیله کردند چون کم بود زور
از سر که بانگ دخرگوش زال — آن فلان جنت جا حاضر است شاه پیل — تا درون چشمه یابی این دلیل
شاه پیلان من رسولم پیش تست — چشمه آن ست تا زان نکشوئید — چشمه آن ست تا زان بشوئید
ور نه مستان کو رگردانم ستم — تا ز زخم تیغ من ایمن شوید — تا ز زخم تیغ من ایمن شوید
تا نشان آن نست کاندر چشمه ماه — مضطرب گردد نپیل آب خواه — تا درون چشمه یابی آن دلیل
چونکه هفت و هشت از مه بگذرید — شاه پیل آمد ز چشمه می چرید — چونکه زد خرطوم پیل آن بیخ و آب — مضطرب شد آب و تیره گرد مضطرب
پیل با ور کرد از وی آن خطاب — چون درون چشمه کرد اضطراب — ترس تن پیلان بازگشتند آن زمان — بعد ازان نامد یکی زیشان همان
مانه زان پیلان گوایم ای گرو — جواب گفتن انبیا طعن ایشان را و مثل آوردن ایشانرا — که اضطراب آمد مان از گفتهٔ

انبیا گفتند آدم را ببند جان — سخت تر کردی سخنهان بندتان — ای دریغا کرد وا در رنج تان — گشت زهر قهر جان آنجا همان
ظلمت افزود این چراغ آن چشم را — چون خدا بگذاشت پرده خشم را — چه ریسمی حبست خواهیم ابتما — کز ریاتان فرو بست از سما
چشم نیا بد زشتی بحر و بر — خاصه کشتی ز سر گین گشته پر — ای دریغ آن دیده کو ور کبود — آفتابی اندرو ذره نبود
کادمی کو بود بی مثل و ندید — دیدهٔ ابلیس جز طینی ندید — چشم و دیده نیز بینا شرط وی نبود — ز انطرف جنبید کو را خانه بود
ای لباسا دولت که آید گاه گاه — پیش نی دولت بگرد او ز راه — ای لباسا عشق کاید ناشناخت — پیش بد بختی نماند عشق باخت
احمقان را اینچنین حرمان ز راست — می نسازد گمرهان را راه راست — این غلط دیده و دیدار احمقان ست — وین مقلب قلب را سوء القضاست
چون بت سنگین شما را آفرید — لعنت و کوری شما را آفرید — چون بشاید سنگ تا ان بنا رخی — چون نشاید عقل و جان همراز حق
پشهٔ مرده بهار اشد شریک — چون نشاید زنده همراز ملیک — یا مگر مرده تراشیده شماست — پشهٔ زنده تراشیده خداست
عاشق خویشید و صنعت گر خوش — دم ما ران با هر است کیش — نی دران دم دولتی و لذتی — نی دران سر راحتی و لذتی
گرد سر گردان بود آن دم ما — لائق اند دوزخ اند آن هر دو یا — آنچنان گوید حکیم غزنوی — در اگهی نامه گر خوش بشنوی
کم فضولی کن تو در حکم قدر — در خور آمد شخص خر با گوش خر — شد مناسب عضوها با ابدانها — شد مناسب صفها با جانها

ل ۵ گرز با کاف فارسی در برهان آگرینه ۱۲ ب ۵ آده بیفتاد فرس ۱۲ ب ۵ آنچه بیفتاد فرس ۱۲ ب ۵ گل در آب سیار گرانبار شده ۱۲ ب ۵ ابدان پس ۱۲ ب ۵ ابدان شده

وصف هر جامناسب با شرع — بیگمان جائیکه حق بتر اشدش — چون صفت اجان قرین دیده است او — پس مناسب دانش همچون چشم و رو

شد مناسب وصف او در خوب و زشت — دیده دل هست بین الاثنین — چون قلم در دست کاتب ای حسین

احمق لطافت و قهر اندر میان — کلک دل قابض و بسط زین بنان — ای قلم بسگر گرا جلا لیستی — که میان اصبعان کیستی

جمله قصد و جنبش زین اصبع است — فرق تو در چار راه مجمع است — این حروف عالمات از نسخ اوست — عزم و فسخت هم ز عزم و فسخ اوست

جز نیاز و جز تضرع راه نیست — زین تقلب هر قلم آگاه نیست — این قلم داند و لے بر قدر خود — قدر خود پیدا کند در نیک و بد

بیان آنکه هر کس را نرسد مثل آوردن خاصه در کارخانهٔ که نامتناهی است

انچه در خر گوش و پیل آویختند — تا ازل این اباطیل آمیختند

کے رسد تا این مثلها ساختن — سوی اندر کاه پاک انداختن

آن مثل آوردن آن حضرت است — که بعلم و سر و جهر او آیت است — تو چه دانی سر چیزے تا توکل — تا بزلف و یا بخ آری مثل

موسیٰ آمد آنکه عصا دیده و بنود — اژدها بید سر او لب بر کشود — چون چنان شاهی نداند سر چوب — تو چه دانی سر این دام و حبوب

چون غلط شد چشم موسیٰ در مثل — چون شود موشی فضولی را خلل — آن مثالت را چو اژدر ها کند — تا بپاسخ جزو جزوت بر کند

این مثال آورد ابلیس لعین — تا که شد ملعون حق تا یوم دین — این مثال آورد قارون لجاج — تا فرو شد در زمین تا نخت و تاج

این مثال آورد نمرود جهول — تا که پشه مغز سر نوردش عقول — این مثال اندیش کشته قوم عاد — کاستخوان شان خرد دهر آمد نژاد

این مثال آورد شداد لئیم — تا که شد محروم از بهر و نعیم — این مثال آورد فرعون از غلط — تا که اندر آب دریا شد سقط

این مثال آورد هر بدبخت دون — تا که شد در قعر دوزخ سرنگون — این مثالت را چراغ و بوم دان — که ز ایشان پست شد صد خاندان

مثل زدن قوم نوح باستهزا در کشتی ساختن او

نوح اندر بادیه کشتی بساخت — صد مثل کو از پے تسخر بتاخت

میکند کشتی چه دان البلهیست — آن یکی میگفت این کشتی بتاز — وان یکی میگفت پرش هم بسان

آن یکی میگفت دنبالش گرست — وان یکی میگفت بشتش گر مرست — آن یکی میگفت پالانش کجاست — وان یکی میگفت پالش کژ چراست

وان یکی میگفت کاین مشکی تهیست — آن یکی میگفت جو چون منبود — ورنه بارت کی بمنزل مے برد

باشد ز دیوانگی و عقلت شد نزم — او همی گفت این بفرمان خداست — این چنین پنجر بکها نخواهد گشت راست

حکایت آن دزد که حفره میکند و میگفت دهل میزنم

این مثل بشنو کز شب دزدے عنید — در بن دیوار حفره مے برید

نیم بیدارے که او رنجور بود — طبطق آهسته اش را می شنود — گفت او را دزد چه کارها می پزد

گفت خیر باشد نیم شب چه می کنے — تو که گفتا دهل زن ای سنی — گفت کو بانگ دهل تا بشنوم — آزمان واقف شوم بر جزو و کل

گفت فرد اتا بشنوی این بانگ را — من چو زنم بشنو بانگ دهل — پخته شود در اسلام و اعتقاد

آن دروغ ست و کژو رسواخته — در غلط افتاده ای نیم خام — زآب حیوانے که از وی خضر خورد

سر آن خر گوش دان دیو فضول — تا که نفس کول را محروم کرد

جواب آن مثل که منکران گفتند از رسالت خرگوش پیغام پیل ساز ماه آسمان

باز گونه کرده معنیش را — کافر گفتی مستعد شنونیش را
اضطراب ماه گفتی در زلال — که نبرسانید پیلان را شغال
قصهٔ خرگوش و پیل آری و آب — با مهی که شد ز بونش خاص و عام
چه مه و چه آفتاب و چه فلک — چه ملوک و چه گدا چه کیقباد
چه بلاد و چه جبال و چه بحار — چه خریف و چه صیف و چه بهار
جمله اندر حکم و در فرمان او — این چه میگویم مگر هستم بخواب
صد هزاران شهر با خشم شهان — آفتابی چون خراسی در شکاف
خشم مردان کرد عالمها خراب — در سیاستگاه شهرستان لوط
کوفتند آن پیلگان را استخوان — پیل ابدیدونه پذیرد در فسو
کیست کو نشنید آن طوفان نوح — ذره ذره آب شان بر می‌سیخت
کیست کو نشنید احوال ثمود — که بدیدی پیل کش اندر وغا
آنچنان پیلان و شاهان ظلوم — میروند و نیست غوثی رحمتی
نام نیک و بد مگر نشنیده اید — چشم تان را وا کشاید مرگ نیک
گرد عالم پر بود خورشید و نور — بسته روزن باشی ای زمه کریم
تو درون چاه رفتستی ز کاخ — چون به بینند رویی یوسف الکریم
لحن داؤدی بسنگ و کُه رسید — هر زمان وا الله اعلم بالرشاد
صد قوار سلا گزا یا سبا — یومنو کم من محاری القارعة
صد قوم هم بدو رزاهره — اکرموهم هم معاش تیرالرجا
صد قوامن لیس بر جو خیر کم — مهدی آن ترک باش از بهر دل
هین گواهیهای شاهان بشنوید — بگروید مدآسمانها بگردید
یا بحال اولینان بنگرید — از دوان گیری که دور است از صواب
آن یکی گوید درین ره هفت سو — که بهر شب چشمه بینی روان
حزم آن باشد که هر گیری تو آب — ور نباشد وا سے بر مرد ستیز
ای خلیفه زادگان واگذ کنید — سوی مدانش علیین کشید
آن شه شطرنج دل را مات کرد — تا بکشتی در فگند شش موی رد

بیان معنی حزم و مثال مرد حازم

حشمت پیلان نمرد در اضطراب — این چه باشد آخر ای گردان عام
چه عقول و چه نفوس و چه ملک — چه حوش و چه طیور و چه جماد
چه مه و چه سال و چه لیل و نهار — چه تراب و آب و چه باد و چه نار
همچو گوئی در خم چوگان او — آفتاب آفتاب آفتاب
گوید بر خود می شگافد صد شگاف — آفتابی چون خراسی در شکاف
بنگرید ای مردگان نے خنوط — در سیاستگاه شهرستان لوط
اضعف مرغان ابابیل است او — پیل ابدیدونه پذیرد در فسو
روح شان بشکست و اندر آب بخت — ذره ذره آب شان بر می‌سیخت
چشم بازی در چنان پیلان کشا — که بدیدی پیل کش اندر وغا
تا ابد از ظلمتی در ظلمتی — میروند و نیست غوثی رحمتی
دیده را نادیده می آرید لیک — چشم تان را وا کشاید مرگ نیک
بی نصیب آئی از ان نور عظیم — بسته روزن باشی ای زمه کریم
جان که اندر وصف گنجد کی ماند او — چون به بیند رویی یوسف الکریم
آفرین بر عقل و بر انصاف باد — هر زمان وا الله اعلم بالرشاد
صد قوار و حاسبا هم سبا — یومنو کم من محاری القارعة
صد قوم هم شموس طالعة — اکرموهم هم معاش تیرالرجا
صد قوم هم مصابیح الدجی — مهدی آن ترک باش از بهر دل
پارسی گوئیم هین ناری بهل — بگروید مد آسمانها بگردید

حزم چه بود در رود تدبیر احتیاط — از دوان گیری که دور است از صواب
آن اگر گوید دروغ ست این بدان — که بهر شب چشمه بینی روان
گر بود در راه آب این را بریز — ور نباشد وا سے بر مرد ستیز
آن عدو گر صد پدر تان کین کشید — سوی مدانش علیین کشید
چند جا بندش گرفت اندر نبرد — تا بکشتی در فگند شش موی رد

بر دیدنی آنکه قایل بود
تصدیق ایشان را بقیامت
آفتاب بسبب تابان این
میکند شما را از مملکت
قیامت تصدیق نکنید
و بشارت که ماه های نابینده
آشکار انه پیش از انکه طلاق
کنند شما را که تصدیق نکنید
ایشان را که گواهی شما را تاریکی
افتاده اکرام نکنید ایشان را که
بگیرید و بدارید گواهی شما را تصدیق
کنید ایشان را که طلوع نخواهد آمد
از شما را مدار زنهار که

انچنین کرست با آن پهلوان — هست سستش منگر بهای دیگران — مادر و بابای ما را آن جسود — تاج و سریا به بچالاکے ربود

کرد شان آنرا ببند و زار زار — سالها بگریست آدم زار زار — کرچه اندر جبه پدر لات ثبت — کرچه اندر جبه پدر لات ثبت

تو چیاسے کیر طرار ایش را — کہ چنان سحر و کند زورش را — الحذر ای کل پرستان از شرش — تیغ لا حولے زنید اندر سرش

کہ بہے بینند شما را از کمین — کہ شما اورا نے بینید ہین — دائما صیاد ریزد دانہ ها — دانہ پیدا باشد و پنهان ز غا

بہر کجا دانہ بدیدے الحذر — تا نہ بندد دام بر تو بال و پر — چونکہ دیدے دانہ مگریز ای همام — ورنہ چون خوردے فتادی زیر دام

شاد مرغے کو بتر کرد آنرا گشت — وز ریاض قدس بہر شش گل شگفت — هم بدان تا نع شد و از دام رست — پیچ دامی پر و بالش را نه بست

باز مرغے فوق دیوار گشت — دخاست حال آن مرغ کہ ترک حزم کرد از حرص و هوا — دید و سے دانہ و دامے بہ بست

یک نظر حرصش بلانه می کشد — این نظر با آن نظر چالش کرد — تا کهانے از خرد خالیش کرد

رفت دانہ خورد و اندر دام ماند — صائدش گشت و بخورد و گام ماند — باز مرغی کان تردد را گذاشت — ران نظر بر کند و بر صحرا گماشت

شاد پر و بال او سینه پاله — تا ام جمله آزادان خدا و — هر کرا ورد مقتدا ساز د بر ست — در مقام امن و آزادی نشست

زانکہ شاه حازمان مددش — تا گلستان و چمن شد منزلش — خزم از ورد رضے او ورا ضے خزم

بارها در دام حرص افتاده — باز ت آن تو آب لطف آزاد کرد — توبه بشکست و شما را شاد کرد

گفت ان عدتم کذا عدنا کذا — نحن بوجبا الفعال بالجزا — چونکہ جفتے را بر خود آوردم — آید آن جفتش روا نه لاجرم

جفت کردیم این عمل را با شر — چون بسے جفتے رسد جفت دگر — چون نباید غالبے از جفت سوئے — جفت می آید بی او شوی بجوئے

بار دیگر سوی این دام آمدید — خاکه اندر دیده توبه زد دید — باز ت آن تو آب بگشود آن گره — گفت هین بگریز و انبو و پامنه

باز چون پروانه عصیان رسید — جان تان را جاذب آتش کشید — کم کن ای پروانه نسیان توشک — در پسوزید و بنگر تو یکے

چون بهید سے شکر آن باشد کہ پیچ — سوئے آن دانه نیارے پیچ پیچ — روز کے بے دام و بے قید و وعید — تا ترا چون شکر گوئے نخشد امید

شکر آن نعمت کرتان آزاد کرد — نعمت حق را بباید یاد کرد — گفت از دو دم رها کن ای خدا — تا چنین ذلت کنم احسان کنم — چند اندر رنجها و در بلا — همچنانستے کہ بودی همچنان

چون رها کردت فراش کرد پیش — چون خلاصت داد حق از امتحان — جان خوش و راست و بهیش و دلخوش

حکایت نذر کردن سگان هر زمستان کہ چون تا بستان آید خانه بسازیم از بهر زمستان

سگ زمستان جمع کرده استخوانها — خانه از سنگ باید کرد نم — زخم سرما خورد و گرد اند چنان

گو بگوید کا یقدر تن کہ منم — چونکہ تا بستان بیاید من بهنگ — بهر سرما خانه سازم در سنگ

چونکہ تا بستان بیاید از کشاد — استخوانها بین کرد و پوستها — زفت کرد و پاک شد و سایه — کاهلے سیر شکم خود را بدید

گوید او چون فرصت بیند خویش را — در کدامین خانه گنجم اے گیا — گوید او در خانه کے گنجد مگو

استخوان حرص تو در وقت درد — در هم آید خرد گردد در نورد — گوئے از توبه بسازم خانه — در زمستان باشدم کاشانه

چون بشد شکر و شد آن هم نعمت — شکر نعمت خود شد از نعمت بود — شکر بارہ کے شود نعمت زود

شکر جان نعمت و نعمت چو پست — زانکہ شکر آرد ترا تا کوی دوست — نعمت آرد غفلت و شکر ابتہاج — صید نعمت کن بدام شکر شاہ

نعمت شکرت کند بر چشم پیر — تا کنی صد نعمت ایثار فقیر — سیر نوشی از طعام و نقل حق — تا رود از تو شکم خواری و دق

نعمت و آب را شکری کنید — منع کردن منکران انبیا را علیہم السلام از نصیحت — تا سر منحوس خود را ان کنید

شکر جذب نعمت او شد کند — کردن و حجت آوردن بطریقۂ جبریان — کفر نعمت مرد را کافر کند

قوم گفتندای نصوحان بس بود — آنچہ گفتید اندرین ما کس بود — قفل بسیارست ما بنہاد حق — کس نداند برد بر خالق سبق

نقش ما این کرد آن تصویر گر — این نخواہد شد بگفت او گر دگر — سنگ را صد سال گوئی لعل شو — کند را صد بار گوئی باش نو

خاک را گوئی صفات آب گیر — آب را گوئی عسل شو یا شیر — نار را گوئی کہ نور محض شو — پشہ را گوئی کہ سوی باد رو

قلب را گوئی کہ زر پاک شو — یا کہ اکسیری شود چالاک شو — ہیچ ازان وصاف و گیرا گون شود — آب کے گردد عسل ای راجمند

خالق افلاک و ہم افلاکیان — خالق آب و تراب و خاکیان — آسمان را داد دوران و صفا — آب و گل را تیره روئی و دنا

کے تواند آسمان دردی گزید — کے تواند آب و گل صفوت خرید — قسمتے کردہ است ہر یک را رہے — کے گہے گردد بجہد چون و چہ

انبیا گفتند کارے آفرید — جواب انبیا علیہم السلام جبریان را — وصفہائے کہ نتان زان سر کشید

وا فرید او وصفہای عارضی — کہ گہے منعوض میگردد رضی — سنگ را گوئی کہ زر شو بہید است — مس را گوئی کہ زر شو راہ است

تیرگے را گوئی کہ گل شو عاجز است — خاک را گوئی کہ گل شو جائز است — رنجہا داده است کار بیچارہ نیست — آن مثل گنگے و نطقش و عمی ست

رنجہا داده است کار بیچارہ نیست — آن مثل لقوہ و درد سر ست — این وہا ہا ساخت بہر ابتلاست — نیست این درد و وہا از گزاف

بلکہ غلب رنجہا را پایہ است — مکرر کردن آن منکران حجتہای جبر بانیہ را — چون پدید جو نباید آن بدست

قوم گفتندای گروہ این رنج ما — نیست آن رنجی کہ پندارد دوا — سالہا گفتند زین افسون و پند — سخت تر می گشت زان ہر لحظہ بند

گر دوا این مرض قابل بدے — آن ز اول ذرہ زائل شدے — سد چون شد آب باید در جگر — گر خورد در بارہ و جای دگر

لاجرم آماس گیرد دست و پا — تشنگے را نشکند آن آب تشنگی — انبیا گفتند نومیدی بدست — فضل و رحمتہائے بار بید است

از چنین محسن نشاید ناامید — باز جواب انبیا علیہم السلام جبریان را — دست در فتراک این رحمت زنید

ای بسا کاری کہ اول صعب گشت — بعد از ان بگشاده شد صد کار زشت — بعد نومیدی بسے امیدہاست — از پس ظلمت بسی خورشیدہاست

خود گر فتم کہ شما سنگین شدید — قفلہا بر گوش و بر دل زد پدید — ہیچ ما را با قبولے کار نیست — کار را تسلیم و فرمان برد نیست

اول فکر مودست آن این بندگے — نیست ما را از خود این گوئیدگے — جان بر اے امر او داریم ما — گر بریگے گوید او کاریم ما

امر حق را ما گرده بے ریا — می سانیم این رسالت با شما — غیر حق جان نبی را یار نیست — با قبول و رد خلقش کار نیست

مزد تبلیغ رسالت نیل و دست — رشتہ و دشمن ز دشمن بر درست — ما برین در گہ ملولان نیستیم — تا ز مسجد راه ہر جا بستیم

سلہ شکر یعنی اہل شکر را سلہ بہ معنی شکر را سلہ ایثار عطا نمودن را سلہ تا ان نعمت خود را سلہ نقل میوہ خشک را سلہ ان ہر لحظہ را

دل فرو بسته و ملول آن کس بود — کز فراق یار در محبس بود
در دل مالا لزار و گلشنیست — پیر و پژمرده را رانیست
پیش ما صد سال و یک ساعت یکیست — که دراز و کوته از ما منفکیست
سه صد و نه سال آن اصحاب کهف — آن دراز و کوتهی در حس مهاست
چون بنا شد روز و شب با ماه و سال — وانگهی نمود شان یک روز هم
لم یزق لم یدر هر کس کو نخورد — نیست موهوم آرد و حبل انفاس ورد
دوزخ اندر روم هم چون آرد بهشت — هیچ تا بد روی خوب از خوک زشت
راههای صعب پایان ده ایم — رو برا هل خویش آسان کرده ایم
هر که مار آگشت پیرو مار بست — وانکه نشنید از شقاوت پند ما

مکرر کردن قوم اعتراض تشبیه بر انبیا علیهم السلام

جان ما فارغ بد از اندیشه ها — ذوق و جمعیت کرو بود اتفاق
مرغ مرگ اندیش گشتیم از شما — هر کجا افسانهٔ غم گستریست
هر کجا مسخ نکالی موعظیست — در مثال قصه و فال شماست

باز جواب گفتن انبیا علیهم السلام ایشان را

گر تو جائی خفته باشی با خطر — مهربانی مر ترا آگاه کرد
تو بگو ئی فال بد چون میزنی — از میان فال بد من خود ترا
چون نبی آگه کننده است از نهان — گر طبیبی گوید ت غوره مخور
تو بگوئی فال بد چون میزنی — ور منجم گوید ت امروز هیچ
زانکه نیکو نیست روز امروز هان — صدره ار بینی دروغ آخری
این منجم مانند هرگز خلاف — آن طبیب و آن منجم از گمان
دو و سه بینیم و آنش اندکی ران — تو همی گوئی خمش کن بس مقال
ایکه نصح ناصحان را نشنوی — فال بد باشد هر آن رویی که تو
گوئیش خاموش غمگینم مکن — گوید او خوش باش خود رفت این سخن
پس بگو گوئی همین بود ای فلان — یا زبا لایم تو سنگی می زدی
او بگوید نی که مے آزرده ئی — گفت من کردم چو امردی و پند

در نثار رحمتش جان شاکرست — یافت
تازه و شیرین چو خندان و ظریف
خود دراز و کوته اندر جان کجاست
که به تن باز آمد ارواح از عدم
مستنے از سنرق لطف ایزدیست
هیچ دو مهمان شد یکے معدوم آن
اینچنین لقمه رسیده تا دهان
زانکه در ظلمت دریده قعر چاه
در عذاب جاودان شد مبتلا
نحس مائید و ضدید و مرتدید
شد ز فال زشت تان صد افتراق
هر کجا آوازهٔ مستنکری ست
در غم انگیزی شمار امشتهاست
از میان جان تان دارد مدد
که بچه زود ار نه از دهات خورد
میر هانم مے برم سوے سرا
که چنین رنجے برآرد شور و شر
آنچنان کاری مکن اندر پسیچ
یکدو باره راست آمد می خری
می کنند آگاه و ما خود از عیان
که ز یان ماست فال شوم فال
او ز باے بیندت آگه کند
تلخ گردد جمله شادی کز دنت
تا مرا از جد نمودے آن بدے
نار هانم من ترا زین خشک بند

۱ لهث
اندوه و درنج تو دن
۲ سنرق بالطبع سین
بدون تو آن کلمه
بزرگی و پیمان را نشاید
۳ جعل کاور نیست
سیاه کرده در
اینجا جای دارد
دیگری آن تو دل ثابت
۴ نکال بدان قوم
۵ موعظه و مقام
بجا نکته ۱۲
۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

از لئیمی حق آن نشناختے — مایۂ ایذا و طغیان ساختے — این بود خوے لئیمان دونے — بد کند با تو چو نیکوئے کنے

نفس را زین صبر مے کن سخت پیش — کہ لئیم است و لسان و نیکو نیش — باکریمے گر کنے احسان خرد — ہر یکے را داد عوض خواہد بہ خود

با لئیمے چون کنے قہر و جفا — بندۂ گردد ترا بس باوفا — کافران کار ندیدہ نعمت جفا — باز در دوزخ ندانشان ربنا

کہ لئیمان در جفا صانی شوند — چون فا سینند خود جانی شوند

مسجد طاعات شان خود معدۂ است — پای بند مرغ بیگانہ فخۂ است

ہست نے زان صوم معدہ در لئیم — شد عبادتگاہ گردنکش سقیم

آدمی را ہست در ہر کار دست — جز عبادت نیست مقصود از جہان

گرچہ مقصود از کتابت آن دہن بود — علم لو دود انشش دارشاد و شود

گر تو مینے ساختے شمشیر را — لیک ہر یک آدمی امید نیست

معبد مرد کریم اکرمتہ — مر لئیمان را بزان تا سر نہند

لاجرم حق ہر دو مسجد آفرید — دوزخ آنہا را و ایمنہا را فزید

ساخت موسی قدس در باب صغیر — تا نمرود آرند سر قوم زجیر

زانکہ جباران بدند و سرفراز — دوزخ آن باب صغیرت پیش باز

آنچنان کہ حق بلحم و استخوان — از نشان باب صغیر ساخت ہا

اہل دنیا سجدہ ایشان کنند — چونکہ سجدہ کمتر یار او شمنند

ساخت سرگین را کی محراب شان — نیشکر نے لیک در عورت نہند

آن سگان را این خران خاضع شدند — موش کہ بود تا زشیران ترسند

خوف ایشان از کلاب حق بود — رب اونے در خور این ابلہان

موش کے ترسد ز شیران مصاف — نقش خندانند و نے نعمت نہ سیر

بس کن ار شرحی بگویم او رود — بالئیمان تا نہند گردن بسیم

بالئیم نفس چون احسان کند — اہل نعمت ما بقی ماند ہما کرند

ہست طاعت بلگدر زرین قبا — شکر مے رو بد ز بلعام سقم

صوفیے بہر سماع رقص سفرہ بدید — چرخ میزد جامہ ہا می درید

ہا نگ سگ زمکہ نوای بینوا — ہر کہ صوتے خوش بود با او بیارامد سگے

کنجکے و ہا ہوئے مے زدند — سفرۂ آویختہ از نان تہیست

قصۂ عشق صوفی بر سفرہ و بعضی از خورش

قحط ہا در دہا را نک زدند — چونکہ در دہ سور لوبیا شد پدید

تا کہ چندین مست نا خود مے شدند — بوالعجب گفت صوفی کاین چیست

گفت ور و نقش بیمعنیستے — عشق نان نے نان غذاے عاشقیست — سبد هستی نیست هر کو هست نیست
عاشقان را کار بود با وجود — عاشقان را هست نے مرده پسود — دست نے و گوز میدان می درند
آن فقیرے کو ز معنے بوی یافت — دست ببریده همی نیل بافت — عاشقان اندر عدم خیمه زدند — چون عدم یکرنگ و نفس واحدند
شیر خواره کی شناسد ذوق لوت — مر پسر را بوی باشد لوت پدر — آدمی کے بو برد از بوے او — چونکه خوی اوست صندوق بوے او
پیش قبطے خون بود آن آب نیل — آب باشد پیش سبطے سلسبیل — جلده باشد بحر ز اسرائیلیان — غرقه که باشد ز فرعون عوان
باد بد بر عادیان گردد وبا — لیک بر هود و بر قومش ظفر — گلستان باشد برا بر ابهیم نار — لیک بر نمرود باشد زهر مار
بر سمندر ریاشد آتش خاندان — لیک شد بر گرمرغان بوستان — نزد عاشق درد و غم حلوا بود — لیک حلوا بر خسان بلوا بود

مخصوص بودن یعقوب علیه السلام بچشیدن جام حق تعالے از بوی یوسف و کشیدن بوی حق از بوی یوسف و حرمان برادران و غیرهم ازین هر دو صفت

انچه یعقوب از رخ یوسف بدید — پیش یعقوبست پرکو مشتهیست — جوی از بوی یوسف بود مر یعقوب را — بوی پیراهان یوسف می یافت
وانچه در وے بود در اندر رده پدید — جمع ازین روست فوت جانها — وانکه صد فرسنگ ره انسو بود او — مستمع از وی همے یابد مشام
این عشقش خویش در پیچے کند — عشق باشد لوت پوت جانها — جاریه پیش نخاسی سرسریست — گر چه باشد مستمع از جنس عام
آنکه بیند پیرهن در دمے شناخت — بوی پیراهان یوسف می یافت — یک خیالے نیک باغ آن شده — یک خیالے زشت راه این زده
ای بسا عالم ز دانش بی نصیب — حافظ علمست آنکس را حسیب — آن خدا کز خیالے باغ ساخت — وز خیالے دوزخ و جاگه گداخت
زانکه پیراهن بدستش عاریه است — چون بدست آن نخاسی جاریه است — دیده وان دل را ببیند در مجال — کز کدا این کن جان آید خیال
قسمت حق نیست روزے خواه نے — هر یکے را سوے دیگر راه نے — گر بدید مطلعش را از احتیال — بند کردی راه هر ناخوش خیال
آن خیالے از اثر باغے شده — وان خیالے عالمے برهم زده — دام فضلش یک بحث کن کو روا — قبض اعمی بس بود اشهر بیا
پس کی داند راه گلشنهاے او — پس کی داند جاے گلخنهاے او — آن یکے در مرغزارے جوی آب — وان یکے پهلوے او اندر عذاب
جز نگر آن دل که دارد عون حق — کون او را نیست کرده کون حق — این چنین بیمایگی بین در بحث — این چنین بیدانشی بین در سخن
کے رسد جاسوس را آنجا قدم — که بود مر صاد او در بند قدم — هین بیا ای همنشین در انجمن — یک مثل آمد درین معنی بگفت
دامن او امر فرمان ویست — نیکبختے که تقاضان ویست — اندرین معنے بگویم قصه
او عجب بنده که ذوق آن حیست — وین عجب تر که این چنین کس زیست — حکایت امیر و غلامش که نماز باره بود و انس غلام در نماز و مناجات
هین بیا ای همنشین در انجمن — گوید ای جان من نیارم آمدن — هین بیا جانان که یار بیوسته بست — گوش بگشا تا برے زان حلقه دست

بلوا بمعنی ملیه است ۱۲ شتی یعنے بار غبت ۱۲ مرعاد قرار گاه ۱۲

در زمانے بود امیرے از کرام — بود سنقر نام او را یک غلام
طاس و مندیل و کلہ از القوس گیر — تا گزارد یابد و آید بزود
مسجدے دور از رہ بد دہ بانگ صلا — آمد اندر گوش سنقر بر ملا
تو بدین دکان نظارہ صبر کن — تا گزارم فرض و خوانم لم یکن
سنقر آنجا ماند تا رفت یک ساعت — کرد یک ساعت توقف بر دکان
سنقر از بہر دل آن زندہ جان — میر سنقر را ز مانے چشمہ داشت
صبر کن نک آمدم ای ذوفنون — ہفت نوبت صبر کرد و بانگ زد
پاسخش این بود می نگزاردم — تا برون آیم ہمہ نماے محترم
گفت آنکہ بستہ است از بر درون — آنکہ نگذارد ترا کائے درون
آنکہ نگذارد کزا بنسیو پاے — او بنسیجت پاے این را ہم بہ
اصل ما ہی آب و حیوان گل ست — حیلہ و تدبیر اینجا باطل ست
ذرہ ذرہ گر شود مفتاحہا — این کشایش نیست جز از کبریا
چون فراموش خودی یاد کنند — بندہ گشتی آنگہ آزادت کنند
از خودی بگذر کہ تا یابی بقا — فانے حق شو کہ تا یابی بہ ما

انبیا گفتند با خلق ار چہ — نومید شدن انبیا علیہم السلام از قبول و پذیرائی
چند کو بیم آہن سرد زنی — منکران قولہ تعالے حتی اذا استیاس الرسل الآیۃ
جنبش خلق از قضا و وعدہ است — عقل اول اندر عقل دوم
لیک ہم میدان فرستادن تیر — چونکہ بانگ گفت حق شد ناگزیر
چون نہی بر گشت کشتی بارہا — بر توکل مے کنے آن کار را
گر بگوئے تا ندانم من کہ چیم — ور نخواہم تاخت بر کشتے دیم
من نخواہم رفت این رہ با کسان — بر امید خشک ہمچون دیگران
تا جر ترسندہ طبع شیشہ جان — در طلب سودا ردنے زیان
چونکہ بر بو کرست حیلہ کارہا — کار دین او لے کز ان یابے را
داعی سر شیشہ امید دبوک — بر امید دبوک روزے می بود
با مداد ان چون سبو دکان دود — دبوک روز نمود چون میرود

میر شد محتاج گر بانگے بجست — بانگ زد سنقر ہا بردار سر
سنقر آمد طاس و مندیل نکو — برگرفت و رفت با او دو بدو
بود سنقر سخت موقع در نماز — گفت ای میر بر ای بندہ نواز
رفت سنقر میر بر دکان نشست — منتظر از بادۂ پندار ست
چون امام و قوم بیرون آمدند — از نماز و ورد ہا فارغ شدند
گفت ای سنقر چرا نائی برون — گفت مے ترسم ای ذوفنون
میر سنقر را ز مانے چشمہ داشت — گفت مے گزارد م ای ذوفنون
ہفت نوبت صبر کرد و بانگ زد — تا کہ عاجز گشت از بنہائش مرد
گفت آخر مسجد اندر کس نماند — کیست تا امیدار د آنجا کت بشد
آنکہ نگذارد مرا کایم برون — می نہ بگذارد مرا کایم برون
او بنسیجت پاے این را ہم بہ — خاکیان را بحر نگذارد در دون
قفل زفت ست و کشایندہ خدا — دست در تسلیم زن اندر رضا
چون فراموشت شود تدبیر خویش — یاد آن بخت جوان اندر پیش
بندہ گشتی آنکہ آزادت کنند — بندگی کن بندگے کن بندگے
گر ترا باید وصال را ستین — محو شو و اللہ اعلم بالیقین

تیز می ندان سوز معدہ است — عقل اول اندر عقل دوم
چونکہ بانگ گفت حق شد ناگزیر — تو نمی دانے کہ آخر کے ستے
تو نمے دانے کہ از ہر دو یکے — غرقہ اندر سقر یا نا جیے
من درین رہ ناجیم یا غرقہ ام — کشف گردان کہ ہین تا چند ام
ہیچ بازرگانے نا دید زتو — زانکہ در غیبست سر این ہر دو رہ
بل زیان دارد کہ محرومم ہمے — نور او باید کہ باشد شعلہ خواہ
کار دین او لے کز ان یابے را — نیست دستوری در اینجا قرع باب
بیان آنکہ ایمان مقلد خوف ست و رجا
خوف حرمان ست کو چونی تو ے — گر چہ گردان شان کو کشش چو او

خوف هر مان از نسل در کسب لبست — چون نگردد هست اندر جستجوست — گوئی ار چه خوف هر مان هست پیش — هست اندر کاهلی این خوف خویش

هست در کوشش امید هیچ بهر — دارم اندر کاهلی افزون خطر — پس چرا در کار دین ای بدگمان — دامنت می گیرد این خوف زمان

یا نمیدی کاهلان این بازار را — در چه سود ند انبیا و اولیا — زین دکان نعمت چه کان شان بنمود — اندرین بازار چه بستند سود

آتش آن آرام چون خلخال شد — بحر این آرام چون حمال شد — از دم آن مرده زنده شد و — ابر آن آرام سایه بانی آمده

آهن آن آرام هم چون موم شد — باد آن آرام بنده و محکوم شد — شد سپر او در دفع دشمن چوب بار — عنکبوتی شد مر این را پرده دار

معنی حدیث ان لله تعالی اولیاء احفیاء

قوم دیگر سخت پنهان میروند — بر نیفتد بر کیاشان یک نفس — هم کرامت شان هم ایشان در حرم — شهرهٔ خلقان ظاهر کی شوند

این مدارند و چشم هیچ کس — کو ترا مینخواند انسو که بیا — شش جهت عالم همه اکرام او ست — نام شان را نشنوند ابدال هم

یا نمیدانی کرمهای خدا — اندر آزد و گو سوز مرا — کو ز آتش نکس و نسرین کند — هر طرف که بنگری اعلام اوست

گر کریمی گوید آتش در آ — کو ز آتش نکس و نسرین کند — وز میانش غنچه ها سر بر زند

حکایت مندیل در تنور انداختن انس بن مالک و ناسوختن

وز حقیقت آتش ار هیبت چو ست — گاندر دستار خوان انبیاست

از انس فرزند مالک آمده است — که بمهمانی او شخصی شاه صفت — او حکایت کرد کز بعد طعام — دید انس دستار خوان را زرد فام

چرکن آلوده گفتا ای حامه — اندر افگن در تنورش یکدمه — در تنور پر ز آتش در فگند — آن زمان دستار خوان را شوشمند

جمله مهمانان در ان حیران شدند — انتظار دود کندوری بدند — بعد یکساعت بر آور د از تنور — پاک و اسپید و ازان اوشاغ دور

قوم گفتندای صحابی عزیز — چون نسوزید و منقی گشت نیز — گفت نه انکه مصطفی دست دمان — بس بمالید اندرین دستار خوان

ای دل ترسنده از نار و عذاب — باجنان سنت دلیکن اقتراب — جان عاشق را چه خواهد کشت نار — مرکاو خ کعبه را چون قبله کرد — خاکه مروان باشد ای جان و نیم — تو لگوئی حال خود با این همه

چون نگفتی تو دلین از گفت کی — گیرم او بر دست در اسرار پی — این چنین دستار خوان قیمتی — چون فگندی ای اندر آتش ای سفیه

گفت ام اگر چه ان اعتمید — از عباد الله دارم بس امید — میر شهی چه بود اگر او گوید — در رو اندر عین آتش بی ندم

اندرین اقدام از کمال اعتقید — نیستم ناکرام ایشان نا امید — سر و را اندازم نه این دستار خوان — ز اعتماد هر کریم راز دان

ای برادر خود برین اگر زن — کم نباید صدق مرد از قدر زن — آن دلی باشد که کم ز اشکر بود

قصهٔ فریاد رسیدن رسول علیه السلام کاروان عرب را

اندر ان وادی گروهی از عرب — آن دل مردی که از زن کم بود — خشک شد از قحط باران شان دهان

در بیابان آن بیابان ماندگان — که از تشنگی و بی آبی درمانده بودند و دل بمرگ — کاروان مرگ بر خود خواندند

ناگهانی آن هیئت هر دو کون — نهاده و بار کشهای ایشان قریب بهلاکت بودند — مصطفی پیدا شد از ره بهر عون

دید کآنجا کاروانی بس بزرگ — بر تف ریگ و صعب و منعرگ — اشتران شان از زبان آویخته — خلق اندر ریگ همچون موی سخته

رحمتش آمد گفت این را تر دوید — چند بار سوی آن کثبان دوید — که سیاهی بر شتر مشک آورد — شکوه میر خود بود وی سی رود

آن شتربان سیه را با شتر — سوی من آرید با فرمان مرا
بنده می شد سیه یا اشتری — راویه پر آب چون هدیه بری
گفت من نشناسم او را کیست او — گفت او آن ماه روی تو مجو
نوعها تعریف کردندش که چیست — گفت نا او مگر آن ساحر است
کشمکشانش آوریدند آن طرف — او فغان برداشت بر شنیع و تف
جمله ازان مشک او سیراب کرد — اشتران و هر کسے زان آب خورد
این کسے دیده است کز یک راویه — سر دگرد سوز چندین ها و هیه
مشک خر مر و پوش بود و موج فضل — میر سید از امر او از بحر اصل
بلکه بے اسباب و بیرون زین حکم — آب و یابند تکوین از عدم
با سببها ار مسبب غافلے — سوے این بر و پوشها زان مائلے
رب می گوید بر و سوے سبب — چون ز صنعم یاد کردی ای عجب
گوید ش رد و الی العاد و الکار تست — ای تواند توبه و میثاق تست
ننگرم عهد بدت بدهم عطا — از کرم ایدم چه می خواهی مرا
حاصل آنکه در سبب ها پیچیده — لیک معذوری همین با دیده

مشک آن غلام پر شدن از غیب معجزهٔ رسول خدا و سپید شدن آن غلام سیاه

کرده بر و پوش مشک خود را — می مید از لامکان ایمان او
آی غلام اکنون تو پر بین مشک خود — تا معین چشمهٔ غیبے رسید
آن سیه حیران شده از برهان او — زلزلا افگند در جانش آله
آن نظر بر و پوشها هم بر درید — باز بهر مصلحت بازش کشید
دست و پا پیش ماند از رفتن باز — این زمان در ره در آچالاک و چست
وقت حیرت نیست حیرت پیش کیست — آن زمان با لید و کرد او در خوش
مصطفے دست مبارک در خوش — گفتش اکنون بده اگوی حال
یوسفے شد در جمال و در دلال — سوے خواجه از نواے کاروان
پس بیامد با دو مشک پر روان — دید خواجه غلام خود را سفید
خواجه از دورش بدید و خیره ماند — با غلام گفت که تو غلام دگر
راویه ما اشتر ما هست این — پس کجا شد بنده زنگی چنین

سوے کنعان آمدند آن طالبان — بعد یکساعت بدیدند آپتان
پس بدو گفتند مے خواندترا — این طرف فخر البشر خیر الورے
سید و سرور محمد نور جان — مهتر و بهتر شفیع مجرمان
که گروهے راز بون کرد او بسحر — من نیایم جانب او نیم شهر
چون کشیدندش بپیش آن عزیز — گفت نوشید آب او بردارید نیز
راویه پر کرد و مشک از مشک او — ابر گردون چیره ماند از رشک او
این کسے دیده است کز یک راویه — گشت چندین مشک پر از اضطرار
آب از جوشش همے گردد هوا — وان هوا گردد ز سردی آبها
تو ز طفلے چون سببها دیده — در سبب از جهل بر چسپیده
چون سببها رفت بر سر مبینی — ربنا و ربنا هامے کنے
گفت نین پس من برانیم همه — ننگرم سوی سبب وان مدمه
ننگرم عهد بدت بدهم عطا — رحمتم پیست بر رحمت تنم
از کرم ایدم چه می خواهی مرا — ور تو بد عهدی و نسیان و خطا
از من آید جمله احسان و وفا — یا محمد چیست این ای بحر جو
قافله حیران شد ند از کار او — غرقه کردی هم عرب هم کرد را
تا نگوئی در شکایت نیک و بد — مشک او رو پوش فیض آن شده
شد فراموشش ز خواجه و ز مقام — که بجوشش آ باند و اے مستفید
بوسها بر عاشقانه بس بداد — همچو بدر و روز روشن تند شش
پاے می انشناخت از رفتن زدست — کان غلامش دیر مے آمد نه زود
از تحیر اهل آن ده را بخواند — پس کجا شد بنده زنگی چنین

ف ۵۱ تنمی ۱۲
ف ۵۲ زبون خوار و مقهور یا گرو بنده ۱۲
ف ۵۳ خبر دهد که آگوید ۱۲
ف ۵۴ تشنج علامت و سر انشش ست ۱۲
ف ۵۵ تف خشم و نگر شدن ۱۲
ف ۵۶ چسپیده و متحیر شده است ۱۲

آن یکی بد بست مے آید زدور — میزند بر نور و داند از روش نور
یا مگر او را نکشت این بد گهر — اشترش آورد اینجا ارقدر
گو غلام را چه کردی راست گو — گر بکشتے و الا حیلت مجو
گفت نے نے در نگیرد ما و مست — گفت راست باید گفت سر این نخست
دیده ام صد رو بدر بے گشته ام — صاحب فضلے و قدرے گشته ام
گفت اسرار تو را با آن غلام — جمله واگویم یکایک من تمام
تا بدانے که همانم در وجود — گرچه از شکل بدیر من همی گشود
تن شناسان نی دل را گم کنند — رنگ دیگر شد ولیکن جان پاک
جان شناسان جان را گم کنند — آب نوشان نی سر مشکے خم کنند
جان شنو واز راه جان این را شناس — باز بینش شو نه فرزند قیاس
آن ملک با عقل از یک گوهر اند — در پے هم همچو دنبال و سرند
لاجرم هر دو سناد آمدند — هر دو خوش و اثبت همدیگر شدند
نفس و شیطان نیز زامل آمده — بود آدم را عدو و حاسدے
آن یکے دید و بر شان بود و گزید — چون نشاید بر جهود انجیل خواند
این بیان اکنون چو خود رنجے نماند — لیک گردد گوش یک سو یک دست
این نیاز مرسے بود راست و درست — دست و پا شاید بشوند تا نماز
در بیان آنکه حق تعالی هر چه داد آخر بدهد تا عاجز نشود و را
محتاج چیزی نگردد یا بدهد کرامن یجیب المضطر اذا دعاه
از برای رفع حاجات آفرید — هر که جوید شد بیابد عاقبت
هر کجا فقرے نهاد انجا رود — هر کجا مشکل جواب آنجا رود
آب کم جو تشنگی آور بدست — تا بجوشد آبت از بالا و پست
ریزه ریزه برف می باید تنها بدو — تا شوی لایق شنود سر آن گرو
صاحب آبگیر سوداے کشش — کوشش گیری آب را می بکشد
ابر رحمت پر ز آب کوثر است — تا سقا هم ز بهر آید خطاب
آمدن نبی کاوه با طفل شیر خوار نزد رسول خدا

کو غلام تا مگر سر گشته شد — یا بدو گر گے رسید کشته شد
چون بیامد پیش گفتش کیستے — از زمین زادے و یا از چیستے
گفت گر گشتم بتو چون آمدم — چون بپاے خود درین خون آمدم
کو غلام من گفت اینک منم — کرد سوگند فضل نیکو دان شدم
ہی چه میگوئے غلام من کجاست — این نخواهی راست از من بر بر است
زان نمانے که خریدے تو مرا — تا هم اکنون باز گویم ماجرا
گرچه از شکل بدیر من همی گشود — رنگ دیگر شد ولیکن جان پاک
جان شناسان از ره جان فارغند — غرقه دریاے بیچونند و چند
چون ملک با عقل یک گوهر شده اند — بهر حکمت را دو صورت گشته اند
آن ملک چون مرغ بال و پر گرفت — وین خرد بگذاشت پرو فر گرفت
هر دو آدم را معین و ساعدے — هم ملک هم عقل حق را واحدے
آنکه آدم را بدان دید او رسید — بود آدم را عدو و حاسدے
این بیان اکنون چو خود رنجے نماند — لیک گردد گوش یک سو یک دست
این نیاز مرسے بود راست و درست — دست و پا شاید بشویند تا نماز
حاجت آرد بی او بر اے او گفت — جزو جزوت گفت دارد در نهفت
در بیان آنکه حق تعالی هر چه داد آخر بدهد تا عاجز نشود و را
محتاج چیزی نگردد یا بدهد کرامن یجیب المضطر اذا دعاه
از برای رفع حاجات آفرید — هر که جوید شد بیابد عاقبت
هر کجا فقرے نهاد انجا رود — هر کجا مشکل جواب آنجا رود
آب کم جو تشنگی آور بدست — تا بجوشد آبت از بالا و پست
ریزه ریزه برف می باید تنها بدو — تا شوی لایق شنود سر آن گرو
صاحب آبگیر سوداے کشش — کوشش گیری آب را می بکشد
ابر رحمت پر ز آب کوثر است — تا سقا هم ز بهر آید خطاب
آمدن نبی کاوه با طفل شیر خوار نزد رسول خدا

یا بدو گر گے رسید کشته شد
از زمین زادے و یا از چیستے
چون بپاے خود درین خون آمدم
کرد سوگند فضل نیکو دان شدم
این نخواهی راست از من بر بر است
تا هم اکنون باز گویم ماجرا
فارغ از رنگ است و از رنگان پاک
غرقه دریاے بیچونند و چند
بهر حکمت را دو صورت گشته اند
وین خرد بگذاشت پرو فر گرفت
هر دو آدم را معین و ساعدے
وانکه آدم را بدان دید او رسید
چون نشاید بر جهود انجیل خواند
هان مشو که برآورد هم بدست
کرچنان لطفے سخن آغاز کرد
منکرے را چند بستم و پا و دست
تا طمع نا طق ز تو دید و شفقت
تا نیابد طالبی چیزی که هست
مایه در دست است اصل مرحمت
هر کجا پستی ست آب آنجا رود
کز روان گردد پشیمان شاه و گدا
تا نگوید آب چیزی شهی کیست
تشنه نبود اصلا الا بی نوا

علیہ السلام و ناطق شدن طفل بمعجزۂ رسول خدا

پیش پیغمبر درآمد با حشم — کودکے دو ماہہ زن را در کنار
گفت کودک سلم الله علیک — یا رسول الله قد جئنا الیک — مادرش از خشم گفتش هین خموش — گفت حق آموخت ما را گفت هیچ
این کیت آموخت ای طفل صغیر — که ز بانت گشت در طفلی چریر — گفت حق آموخت ما گر جبرئیل — در بیان با جبرئیلم من سبیل
گفت کو گفتار بالای سرت — می نه بینے کن بها لا منظرت — ایستاده بر سر تو جبرئیل — هر مرا گشته بصد گونه دلیل
گفت مے بینم تو گفتار کرا — بر سریر تابان چو در رکابلے — می بیاموزد مرا وصف رسول — بر علو مے رساند زین سفول
پس رسولش گفت اے طفل رضیع — چیست نامت بارگو ای شوم طبع — گفت نامم پیش حق عبد العزیز — عبد عزے پیش این کیشت خبیث
من نبی ہوی پاک بیزار و برے — حق انگه داوت این پیغمبرے — کودک دو ماہہ همچون باوبدر — در سخن بالغ گشته چون صحابه
پس بخندید آن رسول خوش لقا — داد ماغ طفل و مادر بوسه شید — هر دو بیگفتند کز خوف سقوط — جان پیرون بر برین بوسه بخط
آنکه تعریفش شنفت خود کند — جامد و نامیش صد مرموق زند — آنکسے را که معرف حق بود — جامد و نامیش صد صدق بود

ربودن عقاب معجزۂ رسول علیہ السلام را و بردن بهوا و نگون کردن و از موزه ماری سیاه افتادن

آنکسے را کشف خود از نور بود — مرغ و ماهی هر دو را احراس شود
اندرین بودند کاو از مصطفے — موزه در آب بود و یک موزه بپای
خواست تا بی وضو را تازه کرد — هر دو پا پوشید بود و کرد رے
دست سوے موزه برد آن خوش خطا — موزه را اندر ربود از دشت عقاب
در فتاد از موزه یک مار سیاه — زان عنایت شد عقابش تنگ خوا — پس عقاب آن زه را آورد و باز
از ضرورت کردم این گستاخیے — مر مرا دارم شکسته شاخیے — رای کو گستاخ پائی می نهد — بے ضرورت کشف هوا فتوحی هم
پس رسولش شکر کرد و گفت ما — این چنین دیدیم و خود بودان وفا — موزه بر بود و سر ما هم شدم — تو غم موزه مخور من پر غم شدم
گر چه پیغمبر نبیند بیش از انک — گفته او را انکه غماز تو نیست — دل بران کن کو ترا خواهد همی — تا شوی راضی تو در حکم خدا
مار در موزه چه بیند هیچ هیچ — نیست از غیبش بجز لطف و هدی — ای بسا موزه پر از مار و دژم — که بود آن مار بهر تو علم
عکس غیب آن شه بود بر موزه بود — عکس بیگانه بهر کو بود — عکس نور آن خدا بر جان ماست — عکس نور ما بر آن اعیان ماست
غیر این هم قصه اے جان نزا — وجه عبرت گر نمیگنجد بیان — تا نگردد یک بما شی ریگ گمان — تو چگل خندان گهر در زیر زبان
زانکه گل گر ریگ گردد گه گهش — خنده گذارد دگر دو سه شبے — گویدت ما خود چرا آنرا نخوریم — خنده بر امن و فراغ آرد دوام
هر چه از تو یابد او گردد فنا — تو بقین دان کز خزینه ست از بقا — ما اشتهی فعلنا عند الفرح — ذوالفقار و عدا یتان الترح
آن عقابش را عنایتها بود — در ربود آن موزه را زان تنگ خو — تا مبادا باشدش زاد سفر — ای خنک عقلے که باشد اے پدر
گفت لا تاسوا علی ما فاتکم — آن نه السرحان او دی خاتکم — اینک هر چه آن فوت شد تنگ نشد — زانکه گر شد کمتر آید باز تو

گر بلا آید ترا اندہ مبر ۔۔۔ ور زیان بینی غم او را مخور ۔۔۔ کان بلا دفع بلاہاے بزرگ

راحت جان آمد ای جان محنت مال ۔۔۔ **استدعا نمودن شخصی از موسیٰ علیہ السلام زبان مہلم را** ۔۔۔ وان زیان منع زیانہاے شرگ

گفت موسیٰ را یکے مرد جوان ۔۔۔ کہ بیاموزم زبان جانوران ۔۔۔ تا بود کز بانگ حیوانات وورد ۔۔۔ مال چون جمع آمد ای جان شید دہل

چون زبانہای نبی آدم ہمہ ۔۔۔ در پے آب ست و نان و دمدمہ ۔۔۔ تا بود کز بوکہ حیوانات را ورد دگر ۔۔۔ عبرتے حاصل کنم در دین خود

گفت موسیٰ رو مگو کین خطر ار ۔۔۔ کاین خطر دارد بسی پیش و پس ۔۔۔ عبرت و بیدار از یزدان طلب ۔۔۔ باشد از تدبیر سنگام گذر

گرم تر شد مرد زان منعش کمرد ۔۔۔ گرم تر گردد ہمے از منع مرد ۔۔۔ گفت ای موسیٰ چو نور تو بتافت ۔۔۔ نہ از کتاب و نہ ز مقال حرف و لب

مر مرا محروم کردن زین مراد ۔۔۔ لائق لطفت نباشد ای جواد ۔۔۔ این زمان قائم مقام حق توئے ۔۔۔ ہر کہ چیزے یافت از تو چیز یافت

گفت موسیٰ یار بین مرد سلیم ۔۔۔ سخرہ کردستش مگر دیو رجیم ۔۔۔ گر بیاموزم زبان کارش بود ۔۔۔ یاس ناشد گر مرا مانع شوے

رد نکردیم از کرم ہرگز دعا ۔۔۔ گفت یارب او پشیمانے خورد ۔۔۔ در نیاموزم دلش بد می شود ۔۔۔ دست خاید جامہ ہا را بر درد

گفت ای موسیٰ بیاموزی کہ ما ۔۔۔ نیست قدرت ہر کسی را اسرار را ۔۔۔ عجز بہتر مایہ پرہیزگار ۔۔۔ فقر زین و فخر آمد جاودان ۔۔۔ کہ بتقوی ماند دستش جاودان

زان غناوزان غنی مردود شد ۔۔۔ کہ ز قدرت صبر ما پیدا نشد ۔۔۔ آدمی را عجز و فقر آمد امان ۔۔۔ از بلای نفس و سحر حرص و غمان

آن غم آمد آرزوہاے فضول ۔۔۔ کہ بدان خو کردہ است آن جہد غول ۔۔۔ آرزوی گل بود گلخوارہ را ۔۔۔ گلشکر نگوارد آن بیچارہ را

بعد از آن وحی آمد از حضرت سکر رو ۔۔۔ **وحی آمدن از حق تعالیٰ بموسیٰ علیہ السلام** ۔۔۔ ہر چہ میگوید بلطف خود شنو

گفت یزدان کہ بدہ بایست او ۔۔۔ **کہ بیاموزش چیزے را کہ استدعا مے کند** ۔۔۔ بر کشاد را اختیاران دست او

اختیار آمد عبادت را نمک ۔۔۔ ور نہ میگردد بنا خواہ این فلک ۔۔۔ گردش او را ز اجر و نے عقاب ۔۔۔ کاختیار آمد بہتر وقت حساب

جملہ عالم چون مسیح آمدند ۔۔۔ نیست زان تسبیح چیزے سود مند ۔۔۔ تیغ مرد دستش نہ از عجزش مکن ۔۔۔ تا کہ غازی گردد او یا راہ زن

زانکہ کرمنا شد آدم را اختیار ۔۔۔ نیم زنبور عسل شد نیم مار ۔۔۔ مومنان کان عسل زنبور و آ ۔۔۔ کافران خود کان زہری ہمچو مار

زانکہ مومن خورد و گزیدہ نبات ۔۔۔ تا چو نحلے گشت یق اوحیات ۔۔۔ باز کافر خورد شربت از صدید ۔۔۔ ہم ز قوتش زہر شد در وے پدید

اہل الہام خدا عین الحیات ۔۔۔ اہل تسویل ہوا سم الممات ۔۔۔ در جہان این مدح و شاباش و رہے ۔۔۔ ز اختیار ست و حفاظ و آگہے

جملہ رندان چونکہ در زندان روند ۔۔۔ متقی و زاہد و حق خوان شوند ۔۔۔ چونکہ قدرت رفت کاشد شد عمل ۔۔۔ ہین کہ تا سرمایہ نستاند اجل

قدرت سرمایہ سود ست ہین ۔۔۔ وقت قدرت را نگہدار و ببین ۔۔۔ آدمی بر جنگ کرمنا سوار ۔۔۔ در کف درکش عنان اختیار

باز موسیٰ داد پند او را بہر ۔۔۔ کہ مرادت زود خواہد کرد چہر ۔۔۔ ترک این سودا بگو و زخود بترس ۔۔۔ دیو دا ست ست برای مکر دست

ہین بر و در دسر خود کم طلب ۔۔۔ کاین مرادت افگند در صد تعب ۔۔۔ گفت بار نطق سگ کو بر دست ۔۔۔ نطق مرغ خانگی کاہل پرست

گفت موسیٰ ہین تو دانی در رسید ۔۔۔ **قانع شدن آن مرد طالب بتعلیم زبان مرغ خانگی** ۔۔۔ نطق این ہر دو شنو بر تو پدید

باد دادان آن برا امتحان ۔۔۔ **و سگ و اجابت کردن موسیٰ علیہ السلام او را** ۔۔۔ ایستاد او منتظر بر آستان

۱۲ ل من تحمد عسل ہا گوید ۱۲ ۔۔۔ ۱۲ ل بر تن آب دہان ۱۲ ۔۔۔ ۱۲ ل سہیدا آہو زرد گوید ۱۲ ۔۔۔ ۱۲ ل شاباش و نہی ہر دو لفظ موہم تحسین ست ۱۲

خادمہ تحفہ و پیشانہ و قدام — پارۂ نان بیاست آثار زاد — در ربود آخر خسی چون گرگ و دد

دانۂ گندم تو دانے خرد و من — عاجزم در دانہ خوردن ہر دمن — گندم و جو را و باقی جو بود

این لب نانی کہ قسمت ہست آن — چواب خروس سگ را — می بیائی اینقدر را از سگان

پس خروسش گفت تن زن تا بمحو — کہ عوض بہ خدا زین بہ کر — اسپ این خود بہ سقط خواہد شدن — روز فردا سیر خور کم کن حزن

مر سگان را عید باشد مرگ اسپ — روزی وافر بود بے جہد کسب — اسپ را بفروخت چون شد سیم برد — پیش سگ شد آن خر و سگ رو نہ زرد

روز دیگر میہمان نان را ربود — آن خروس سگ دلب کہ کشود — ظالمی کاذب بے وبے فروغ

اسپ کش گفتی سقط گردد کجاست — کاے خروس عشوہ دہ چندین دروغ — کہ سقط شد اسپ او جاے دگر

اسپ را بفروخت چون بشنید این — گفت او را آن خروس باخبر — مر سگان را باشد این نعمت سقط

زود شتر را فروشید آن حریص — آن زیان را مذاعت او بر دیگران — لیک فردا مشتری گردد سقط — ای امیر کاذبان با طبل کوس

تا بمکر گوئے در روغ اے بی فروغ — یافت از غم در زیان آمد مخیص — روز ثالث گفت سگ با آن خروس — لیک فردا مشتری آید مصاب

چون غلام او بمیرد نانہ ا — دروغ ای ناہل دروغے دو دروغ — گفت او بفروخت مشتر را شتاب — دست از خسران و سخ را برفروخت

شکر ہا میکرد و شادیہا کہ من — بر سگ و خواہندہ ریزند اقربا — این شنید و آن غلامش را فروخت — دید و سور القضا را دو ختم

رستم از سد واقعہ اندر زمن — تا زبان مرغ و سگ آموختم

خجل شدن خروس پیش سگ بسبب دروغ شدن سہ وعدہ

چند چند آخر دروغ و مکر تو — خود نپرد جز دروغ از وکر تو — گفت حاشا از من و از جنس من — کہ بکردم از دروغ ممتحن

ماخروسان چون مؤذن راست گو — ہم رقیب آفتاب و وقت جو — پاسبان آفتابیم از درون — گر کنے بالاے ما طشتے نگون

پاسبان آفتاب اند اولیا — در بشر واقف ز اسرار خدا — اصل ما را حق پے بانگ تمام — داد ہدیہ آدمی را در جہان

گر بنا ہنگام سہو از ما رود — در اذان آن مقتدا می شود — گفت تا ہنگام حی عالی الفلاح — خون ما را می کند خوار و مباح

آنکہ معصوم آمد و پاک از غلط — از خروس وحی جان آمد فقط — آن غلامش مرد پیش مشتری — شد زیان مشتری آن بی بصری

او گریزاند ید باشد لیک — خون خلق در انجیت اندر یانبک — یک زیان دفع زیانہا می شدے — جسم و مال ست جانہا را فدے

پیش شاہان در سیاست گستر — میدہی تو مال و سر را می خری — اعجمی چون گشتہ اند قضا — میگریزانے ز داور مال را

لیک نود انجا ہا و مردان یقین — خبر دادن خروس از مرگ خواجہ — گاو خواہد کشت وارث در حنین

صاحب خانہ بخواہد مرد و رفت — روز نزدیک سیدہ لوت رفت — پارہ ہا نانے لالنگ طعام — در میان کوی یا بد خاص و عام

گاو و ریسمانے و نانہاے تنک — بر سگان و سائلان ریزد بسک — مرگ اسپ و اشتر و مرگ غلام — بد قضا گردان این مغرور خام

از زیان مال و در آن گریخت — مال اجزون کرد و خون خویش ریخت — این ریاضتہاے درویشان چرا — کان بلا بر تن بقاے جانہاست

تا بقاے خود دیا بد سالکے — چون کند تن را سقیم و ہالکے — دست کے جنبد بایثار و عمل — تا نہ بیند دادہ را جائش بدل

گفت سگ گر دمی تو بر ما ظلم رو — تو توانی خورد و من نے اے عدو — می بیائی اینقدر را از سگان — روز فردا سیر خور کم کن حزن — پیش سگ شد آن خر و سگ رو نہ زرد — ظالمی کاذب بے وبے فروغ — کہ سقط شد اسپ او جاے دگر — مر سگان را باشد این نعمت سقط — ای امیر کاذبان با طبل کوس — لیک فردا مشتری آید مصاب — دست از خسران و سخ را برفروخت — دید و سور القضا را دو ختم — کاے خروش زفاکو طاق و جفت — کہ بکردم از دروغ ممتحن — گر کنے بالاے ما طشتے نگون — داد ہدیہ آدمی را در جہان — خون ما را می کند خوار و مباح — شد زیان مشتری آن بی بصری — جسم و مال ست جانہا را فدے — میگریزانے ز داور مال را — گاو خواہد کشت وارث در حنین — در میان کوی یا بد خاص و عام — بد قضا گردان این مغرور خام — کان بلا بر تن بقاے جانہاست — تا نہ بیند دادہ را جائش بدل

آنکه بد به بی امید سود ها — آن خدا است آن خدای آن خدا — آن ولی حق کز وی حق گرفت — نور گشت و تابش مطلق گرفت

او غنی است جز او جمله فقیر — کی فقیری بی عوض گوید بگیر — تا نه بیند کودکی که سیب هست — او پیاز گنده را ندهد ز دست

این بیانه بازار است این غرض — بر دکانها هست بهر این عوض — صد متاع خوب عرضه میکنند — و اندرون دل عوضها می تنند

یک سلام ای مرد دین — که نگیرد آخرت آن آستین — بی طمع نشنیدم از خاص و عام — من سلامی ای برادر السلام

جز سلام حق تو این آن مجو — خانه خانه جا بجا و کو بکو — از دهان آدمی خوش مشام — هم پیام حق شنیدم هم سلام

زین سلام با قیان بر گو آن — من همی نوشم بدل خوشتر ز جان — زان سلام ادسلام حق شده است — کاتش اندر ده دماغ ورده است

مرده است او زنده شد و نه مذهب — زان بود در پرتو حقش دو لب — مردن تن در ریاضت زندگی است — رنج این تن سوی جان را پایندگی است

گوش بنهاده بدان مرد خبیث — دوید آن شخص سوی موسی حدیث — می شنود او از خروش این حدیث

چون شنید این ها روان شد تیز و تفت — برد سوی کلیم الله رفت — رو همی مالید بر خاک او ز بیم — که مرا فریاد رس زین ای کلیم

گفت سو و نفروش خود را و بره — چونکه ها تا گشته بر جه زر چه — بر مسلمانان زبان انداز تو — کمسه و هیا نها را کن دو تو

من درون خشت زدم این قضا — که در آیینه عیان شد سر ترا — عاقل اول بیند آخر را بدل — اندر آخر بیند از دانش مقل

باز زاری کرد کای نیکو خصال — مر مرا در سر فرون در سود و مال — از من آن آمد که بودم ناسزا — ناسزا یم را تو وه حسن الجزا

گفت تیری صبت آشفت پی پسر — نیست سنت کاید او در پیش دگر — لیک در خواهم ز نیکو داوری — تا که ایمان آن زمان با خود بری

چونکه ایمان برده باشی زنده — چونکه با ایمان روی پاینده — هم در آئدم حال بر خواجه بگشت — تا دلش شوریده آورد طشت

شورش مرگ ست نی هیضه طعام — قی چه سود دارد ای بدبخت خام — چار کس بودند تا سوی وثاق — ساق می مالید او بر پشت ساق

پند موسی نشنوی شوخی کنی — خویشتن بر تیغ فولادی زنی — شرم ناید تیغ را از جان تو — آن تست این ای برادر آن تو

موسی آمد در مناجات آن بحر — دعا کردن موسی علیه السلام جهت سلامتی ایمان آن شخص — کای خدا ایمان از دستان مبر

پادشاهی کن بر و بخشا که او — سهو کرد و خیره رو نی و غلو — دفع پندارید قو لم را و مست

دست را بر اژدها آن کس نهند — گر عصا را دستش اژدرها کند — سر غریبی آز اسرار و آموختن — که ز گفتن لب تواند دوختن

دو چو در دریا نشد جز مرغ آب — فهم کن والله اعلم بالصواب — او بدریا یافت و مرغان بی نبود — گشت غرقه دست گیرش ای ودود

کرد اجابت آن دعا را کردگار — اجابت کردن حق تعالی دعای موسی را — رحم فرمودش بعجز و افتقار

گفت بخشیدم بدو ایمان نعم — و ر تو خواهی این زمان زنده تنم — زنده سازیم این زمان بهتر ز ما

گفت موسی این جهان مردن ست — بلکه جمله مردگان خاکدرا — باز گشت عاریت بس سود نیست

رحمتی افشان بر ایشان هم کنون — این فنا چو جان جهان بود نیست — سود جان باشد رها ز دار و بال

در نهانخانه لدنیا محزون — تا بدانی که زیان جسم و مال — سر بنه شکرانه ده ای کامیار

پس بیاض تند اندر جذبت جانبر — چون سپر ده تن بجذبت جانبر — در ریاضت آیدت بی اختیار

چون حقت اوراد این یاضت شکر کن — تو نکردی اوراد یاضت ترک کن — این حکایت بشنو و عظی شمر — تا نگردی خسته از نقص و ضرر

آن زنی هر سال زاید دی پسر — حکایت آن زن که فرزندش نمی زیست بحق تعالی ابتهال کرد و جواب آمدن که این عوض ریاضت و بجای مجاهده ات — بیش از شش مه نبودی عمر او — تا نکردی آن زن ای افغان ای آه

یا سه مه یا چار مه گشتی تباه — نه مهم هاروت و نه ماهم فرح — پیش مردان خدا کردی نفیر — این شکایت آن زن از دندیر

بیست فرزندش چنین در گور رفت — آتشی در جان او افتاد و تفت — تا شبی بنمود او را جنتی — باغکی سبز و خوشی بی غصتی

باغ گفتم نعمت بی کیف را — کاصل نعمتهاست مجمع باغها — ورنه لاعین رات چه جای باغ — گفت نور غیب یزدان چراغ

مثل نبود آن مثال آن بود — تا بر و بوی آنکه او حیران بود — حاصل آن زن دید آن راست شد — زان تجلی آن ضعیف ازدست شد

دید در قصرے نشسته نام خویش — آن خدا داد است آن محبوب کیش — اجداز ان گفتند کاین نعمت ورا ست — کو بجان باز بجز صادق نخواست

خدمت بسیار می بایست کرد — مرترا تا بر خوری این چاشت خورد — چون تو کاهل بود ے اندر التجا — آن عصیبتها عوض داد ت خدا

گفت یارب تا بصد سال و فزون — اندران باغ او چو آید پیش پیش — دید رو صد جمله فرزندان خویش

گفت از من کم شد از تو کم نشد — بے دو چشم غیب کس مردم نشد — خود ان فردون تا رتب جانت رسید

مغز هر میوه بهست از پوستش — پوست تبع دان و مغز آن دو تنش — یکدمے آنرا طلب کن زان دمے

در جوانے حمزه عم مصطفے — در آمدن حمزه رضی الله عنه در حرب بے زره — بازره می شد مدام اندر وغا

اندر آخر حمزه چون در صف شد — بے زره مست در غزو آمدی — در فگندی در صف شمشیر خویش

خلق پرسیدند کای عم رسول — ای هزبره صف شکن شاه فحول — تهلکه خواندے ز پیغام خدا

پس چرا تو خویش را در تهلکه — مے در اندازے چنین در معرکه — تو نمی رفتی سوے صف بے زره

چون شد پیر و ضعیف و منحنے — پرده های لا ابالے می زنے — مے نمائی دارو گیر امتحان

تیغ حرمت می ندارد پیر را — کے بود تمییز تیغ و تیر را — کشته گردد راست بر دست عدو

زین نسق غمخوارگان بیخبر — جواب حمزه رضی الله عنه — پند میداد و ندا و را از عبر

گفت حمزه چونکه بودم من جوان — مرگ میدیدم مراع این جهان — سوے مردن کس رغبت کی رود

لیک از نور محمد من کنون — نیستم این شهر فانے را زبون — از برون جس لشکر گاه شاه

خیمه در خیمه طناب اندر طناب — شکر آنکه کرد بیدارم ز خواب — آنکه مردن پیش چشمش تهلکه است

آنکه مردن پیش او شهد و رطب — سار عوا آید مرا و را در خطاب — الحذر ای مرگ بنمان و ارعوا

الصلا ای لطف بنمان الوحا — البلا ای قهر بنمان اترحوا — هر که یوسف دید جان کرد ش فدا

مرگ هر یک را ی پیر هر نگ و دست — آئینه صاف یقین همرنگ دست — پیش تر کآئینه را خوش نگی است — پیش نگی آینه هم زنگی است

ای که می ترسی ز مرگ اندر فرار — آن ز خود ترسانی ای جان هوشدار
از تو رست است از نکوئیست ار بدست — تا خوش و خویش هم ضمیر از خود تست
لیک نبود فعل هم رنگ جزا — هیچ خدمت نیست هم رنگ عطا
آنهمه سنجی و زر ریزی طبق — وینهمه سیمیت و زر پر طبق
تو همی گوئی که من آزاده ام — بر کسی من تهمتی ننهاده ام
او زناکرده جزا الله چو بود — گوید او من کی زدم کس را لعبود
مار کی ماند عصارا ای کلیم — در دکی ماند دوارا ای حکیم
یار شد یا مار شد آن آب تو — زان عصا چون نیست این عجاب تو
چون سجودی یار کو عی کرد زشت — شد دران عالم سجود او بهشت
حمد و تسبیحت نماند مرغ را — گرچه نطقه مرغ با دست و هوا
آب صد تا آب جوی خلد شد — جوی شیر خلد قهر است و ددی
این سببها آن آثرها را نساند — کش نداند چونش جا آن نشاند
هر طرف خواهی روانش می کنی — آن صفت چون بر خیالش میکنی
می دود در امر تو فرزند تو — که نمی جزوت که کردیش گرو
آن درختان مر ترا فرمان برند — کان درختان از صفاتت بابرند
چون نی دستت نخم بر مظلوم مرست — آن درختی گشت از ان قوم رست
آتشت اینجا چو آدم سوز بود — انچه ازوی زاد مر ترا فروز بود
آن سخنهای چو مار و کژدمت — مار و کژدم گشت و میگیرد دمت
وعدهٔ فردا و پس فردای تو — انتظار حشرت آمد وای تو
کاسمان را منتظر می داشتی — تخم فردا را روم می کاشتی
کشتن این نار نبود جز بنور — نور کو اطفا نار نحن النشکور
آن الکلف باشد رو پوش این — نار را نکشد بغیر نور دین
نور آبی دان و هم بر آب خویش — چونکه دارد آب آتش مر ترا
سگ آن مرغابیان بد روز چند — تا ترا در آب جوانی نکشند
هر یکی بر اصل خود را مانده اند — احتیاطی کن بهم مانده اند

وشت روی تست نی رخسار مرگ — جان تو همچون درخت مرگ برگ
گز بخار خسته خود گشته — در حریر و قز توری خود رشته
مزد مزدوران نماند بکار — کان عرض دین جوهر پایدار
گر ترا آید ز جائی تهمتی — کرده مظلومت دعا در محنتی
تو گناهی کرده شکل دگر — دانه کشتی دانه کی ماند بسر
نی جزای آن نابود این بلا — چوب کی ماند ز نار اندر خلا
تو بجای آن عصا آب منی — چون بیفکندی شد آن شخص سنی
زان عصا چون نیست این عجاب تو — هیچ ماند آب آن فرزند را
چونکه بر پرد از دهانش حمد حق — مرغ جنت ساختش رب الفلق
گرچه نطفه مرغ با دست و هوا — گشت این و آن نخل و نباتا
جوی شیر خلد قهر است و ددی — مستی و شوق تو جوی خمر این
کش نداند چونش جا آن نشاند — چار جو هم مر ترا فرمان نمود
آن صفت چون بر خیالش میکنی — نسل تو در امر تو آیند چست
که نمی جزوت که کردیش گرو — هم در امر است آن جوهر دان
چون بامر است اینجا این صفات — پس در امر است آنجا آن جزات
چون نخشم آتش تو در دلها زدی — مایهٔ نار جهنم آمدی
انچه ازوی زاد مر ترا فروز بود — نار کژدمی زاد بر مردم زند
مار و کژدم گشت و میگیرد دمت — او لیارا داشتی در انتظار
انتظار حشرت آمد وای تو — منتظر مانی دران روز دراز
تخم فردا را روم می کاشتی — در حساب آفتاب جان گداز
چشم تو تخم سعیر دوزخ است — هین بکش این دوزخت را کان نخست
گر تو بی نور کنی خانی بدست — آتشت نی نده است و خاکستر است
نار را نکشد بغیر نور دین — کاتش پنهان بود یک رنه فاش
آب آتش را کند آتش نخو — مر بسوزد نسل و فرزندان او
مرغ خاکی مرغ آبی هم تن اند — لیک ضد اند و آبی و غن اند
همچنان که وسوسه وحی دست — هر دو مقتول اند لیکن فرق هست

ف ۵۱ فرار یعنی مرگ ۵۲ عود چوب ۵۳ عجاب گفتن بود ۵۴ دد درندگی و وحشت ۵۵ خس یعنی پنبه

هر دو دلالان بازار ضمیر — رخنه آرامی ستانند ای اسیر — فرق کن بسر و فکرت چون نخاس
ور بدانی این دو فکرت را گمان — لاتخلا به گوی و مشتاب و مران — تا نماند در تفکر جان تو — غبن ناید بر تو و بر خوان تو

حیلهٔ دفع مغبون شدن در بیع و شرائے

که منم در سعها با غبن جفت — هم بجوشش سخت در راهم مے برد — گفت در بیعی که ترسے از غرار — شرط کن سسته ز خود را اختیار
کز تو صراف دلی فکرت شناس — هست تعجیلت ز شیطان العین — پیش سگ چون لقمه نان افگنی — بو کند وان را خورد یا می مقتنے
او به بینے بو کند ما نخرد — هم بجوشش بعقل منتقد — تا بشش روز این بمین و بین چرا — تا چهل سالش کند مرد تمام
ورنه قادر بود کز کن فیکون — صد زمین و چرخ آورد ے برون — آدمی را اندک اندک آن هام — بے توقف بر جهاند ے مرده را
گرچه قادر بود کامد ریک نفس — از عدم تیران کند پنجاه کس — بود عیسے را دمے کز یک دعا — کرطلب آهسته باید بے شکست
خالق عیسے نه بتواند که او — بے توقف مردم آرد تو بتو — این تانے از پے تعلیم تست — این تانے سبضهٔ دولت چون طیور
چو یک کوچک که دائم میرود — نے نجس گردد نه گنده مے شود — زین تانے زاید اقبال و سرور — سبضهٔ کبشک سا دوست ره
باش تا اعضاے تو چون سبضه یا — مرغها زایند اندر انتها — سبضهٔ ما را چه ماند در شبه — گرچه ماند فرقها دان ای عزیز
دانهٔ ای عاقل که ماند چون نشین — در نوشتن لیک اندر نقطه بین — دانهٔ آبے بدانه سیب نیز — لیک هر جائے بر بعے زنده اند
برگها هر نگ باشد در نظر — میوه ها هر یک بود نوع دگر — برگهاے جسمها ماننده اند — نیم در خسران و نیمے خسرویم
خلق در بازار یکسان میروند — آن یکے در ذوق دیگر در سمند — هچنان در مرگ یکسان میرویم — از بلال و از هلال و کاراو
این سخن پایان ندارد باز گو — چون بلال از ضعف شد سے چون بلال — پس بلالش گفت نے نی واطرب

وفات یافتن بلال رضے اللہ عنہ باشاد ے

چون بلال از رنگ مرگ افتاد بر روے بلال — جفت او دیدش بگفتا واحرب — پس بلالش گفت نے نی واطرب
تا کنون اندر حرب بودم ز رب — تو چه دانے آمرگ چه عیش ست و چیست — این همی گفت و خوش و خوش می گفت — نرگس و گلبرگ لاله می شگفت
تاب و و چشم پر انوار او — مے گوا هے داد بر گفتار او — هر سئیل مے سیه دیدے ورا — مردم دیده سیه آمد چرا
مردم نادیده باشد روسیاه — مردم دیده بود مرآت الله — خود که بیند مردم دیدهٔ ترا — در جهان جز مردم دیده مخواه
چون بغیر مردم دیده اش ندید — پس جز او جمله معطل آمدند — در صفات مردم دیده بلند
گفت جفتش افتراقے اخوش خصال — گفت نے نی الوصال الوصال — گفت جفت امشب بسے غمیروے — از نتار و خویش غائب می شوی
گفت نے نی ملکه امشب جان من — گفت ای جان دلم واحسرتا — گفت نے نی جان من او دولتا
گفت آن وعدت کجا شد بنیمیا — گفت اندر خلوت خاص خدا — گر نظر بالا کنے نے سوی پست
اندران حلقه ز رب العالمین — نورے تابد چو در حلقے نگین — گفت ویران گشت این خانه دریغ — گفت او را من نگر من گر بمیغ
حکمت ویران شدن این بدن بسبب مرگ
گرد ویران تا کند معمور تر — قوم ابنه بود و خانه مختصر

من چو آدم بودم اول صبر کم ۵۱ پر شد اکنون نسل جانم شرق و غرب من گرانبودم درین خانه چو چاه شاه گشتم قصر باید بهر شاه

قصر اخود مر شهان را مسکنست مرده را خانه و مکان کی رهزنست انبیا را تنگ آمد این جهان چون شهان را مقتدا ند لامکان

مردگان را این جهان نبود قفس ظاهرش زفت و لمعنی تنگ نفس گر سوی تنگ این افعال رجیست چون دو تا شد هر که رو سوی بسیست

در زمان خواب چون آزاد شد زان مکان بنگر که جان چون شاد شد روح از ظلم طبیعت بازرست مرد زندانی ز فکر حبس رست

این نی بین و آسمان بس فراخ سخت تنگ آمد بهنگام مناخ چشم بند آمد فراخ و سخت تنگ خنده کاو گریه گردش جمله تنگ

تشبیه دنیا که بظاهر فراخست و لمعنی تنگ که

هیچو گرمابه که تفسیده بود گرچه گرمابه عریض است و طویل تنگ آئی جانت بخسیده بود زان تپش تنگ آید جان کلیل

تشبیه خواب را بموت که خلاص از تنگیست

تا برون نائی نه بکشاید دلت پس چو سود اندر فراخی منزلت در بیابان فراخی مر روی

آن عوانی بیابان تنگ گشت بر تو زندان آمد آن صحرا و دشت که در آن صحرا چو اله بر تنگفت

او ندانسته تو همچون اهل آن از برون در گلشنی جان را فشان خواب تو آن گفش بیرون کردنست که زمانی جانت از زندان برست

اولیا را خواب ملکست ای فلان خواب می بینند و آنجا خواب نی در عدم در می روند و باز نی

خانه تنگ و درون چنگلوک کرده ویران تا کند قصر ملوک چنگلوکم چون جنین اندر رحم نه نهفته شتم شده لقمان نهم

گر نباشد روزه بر سادم من در بن زندان میان آذرم مادر طبعم زد رد مرگ خویش مر مرا زد تا بره بیند ز پیش

تا چره آن بره در صحرای سبز هین رحم بکشا که گشت آن بره بزرگ بر جنین است آشکستن بندان بود

حامله گریان رزه کاین المناص وان جنین شادان که پیش آمد خلاص از جهاد و از بهیمه و از نبات

هر یکی از درد غیری غافل اند جز کسانی که نبیه و عاقل اند بلکه از خانه خودش کی داند آن

انچه صاحب دل بداند حال تو انچه کوسه داند از خانه کسان کی بهبیند در خود ای از خود خجل

غفلت از تن بود چون تن مرده شد بیان آنکه هر چه غفلت و کاهلی و تاریکیست همه از تنست

بیند آن اسرار را بی هیچ شبه چون زمین برخاست از جور فلک نی شب نی روز و سایه ماند نی ملک هر کجا سایه است و شب با سایه

کی زند تشنه سراب تو هیچ لمم وهم افتد در خطا در غلط عقل باشد در اصابتها فقط

هر گرانی و کسل خود از تنست جان چو خفت جمله بر پریدن است روی سرخ از گشت خونها بود روی زرد از جنبش صفرا بود

رو سفید از قوت طعم بود باشد از سودا اگر رویی سیاه در حقیقت فائق آثار اوست لیک جز علت نبیند اهل بود

مغز کو از پوستها آوازه است از طبیب و علت او را چاره است چون دوم بار آدمی زاده بزاد پای خود بر فرق علتها نهاد

علت اولی نباشد دین او علت آخر ندارد کین او مه پرد چون آفتاب اندر افق باعروسی صدق و صفوت بر تبق

بلکه بیرون از افق و زچرخها بی مکان باشد چو ارواح و نهی بل عقول اما چو سایه اسی عمو مه فتد از هر طرف بر پای او

---

۵۱ کم اندوه ۱۲ ۵۲ انس علی انس ۵۳ مناخ فرود آمدن ۱۲ ۵۴ تفسیده مانند پوسیده ۱۲ ۵۵ خبیثه گرفته و فسرده ۱۲ ۵۶ عوی گرگ ۱۲ ۵۷ چنگلوک برزن عنکبوت آرد و دیوان نیز رهست ۵۸ نقلان انتقال ۵۹ سرین ۶۰ تبق ۶۱ بهیمه چارپایان ۶۲ نبیه ۶۳ صفوت

تشبیه کردن نص مطلق کہ نے قید بود با قیاس

مجتہد ہر گہ کہ باشد نص شناس
اندران صورت نبیند او قیاس

چون نیابد نص اندر صورتے
وان قیاس عقل جزوے تمحلین

عقل از جان گشت با ادراک و فر
زان اثر آمد عقل تدبیرے کند

نوح وار ارصد سنتے زد بر تو روح
نور خور از قرص خورد و زیست نیک

تا ان بقرصے سالکے خورسند شد
نیست ایمن روز و شب او اکمل است

وانکہ اندر قرص دارد پاس و جا
وا رہید او از دراق سینہ کوب

ایچنین کس حیلہ اش از افلاک بود
کہ زند بر وے شعاعے جاودان

گر زند بر خاک دائم نور خور
مار را با او کجا ہمرہ ے ست

لیک در گہ مارہا بر قرص اند
ہم زر با تاسہ شان رسوا کند

واندرین یم ماہیان پروانہ اند
تا شوی چون ماہیان اندر یم روان

ماہیان قعر دریاے جلال
نخس آن بخارفت و نیکو فال شد

زہرہا آنجا رفت و شکر شد یقین
مے نہ بیند جز بشر چشم بشر

تا قیامت گر بگویم زین کلام
صد قیامت بگذرد و ین ناتمام

آداب المتعلمین والمریدین عند فیض الحکمۃ من لسان الشیخ

بر رسولان این مکرر کردن ست
خاک از تاب مکرر زر شود

گر ہزاران طالب اند و یک رسول
مستمع خواہند اسرافیل خو

نکتہ ے دارند و کبری چون شہان
از رسالت شان چگونہ برخورے

کے رسانند آن امانت را بتو
کامد ندا لیشان ز ایوان بلند

نے گدایان اند کز بہر دہند
صدقہ سلطان بہ فیشان ان گیر

اسپ خود را ی رسول آسمان
اسپش اند رخندق آتش جہد

گرم گردانند فرس را آنچنان
ہمچو آتش خشک و تر را سوختہ

گر لیشیانے برو عیبے کند
چوں بہ بیند گرمے صاحب قدم

اسپ دانند بانگ بوی شیر را
گرچہ حیوان ست الا نادرا

بہل عدو خویش ہر جا جانور
خود بداند از نشان و از اثر

روز خفاشک نیارد دید بید
شب بود کہ آید چو از دان جست

از ہمہ محروم تر خفاشش بود
نے بنفرین تاندش مجبور کرد

کہ عدو آفتاب فاشش بود
نے تواند در مصافش زخم زد

ف ۱ نسخہ ج و ہ و ط و ی و ل و ب و ک و ن و ا و ر و ق و ح و ز و ت و ی و ل و ب و ک و ن و ا و ر و ق و ح و ز و ت

ف ۲ نسخہ ج و ہ و ط و ی و ل و ب و ک و ن و ا و ر و ق و ح و ز و ت

ف ۳ نسخہ ج و ہ و ط و ی و ل و ب و ک و ن و ا و ر و ق و ح و ز و ت

ف ۴ نسخہ ج و ہ و ط و ی و ل و ب و ک و ن و ا و ر و ق و ح و ز و ت

ف ۵ نسخہ ج و ہ و ط و ی و ل و ب و ک و ن و ا و ر و ق و ح و ز و ت

آنکه آن خورشید از احسان وجود — برنه در اندازد قهرش تا رود
غایت لطف و کمال او بود — ورنه خفاشش کجا مانع شود
قطره با قلزم که استیزه کند — ابله است ار خویش را گم می کند
با عدو آفتاب این بد عتاب — ای عدو آفتاب آفتاب
تو عدو را و نه را خصم خود ی — آفتابی که برگرداند قفاش
دشمن ابگیرد بجد سوی خویش گیر
چه غم آتش را که تو هیزم شدی — ای عجب از سوختن او کم شود
حیلت او از سیالش نگذرد — تا بود ممکن که گردانی اسیر
رحمتش نی رحمت آدم بود — که مزاج رحم آدم غم بود
رحمت مخلوق باشد غصه ناک — چنبره حجره قمر چون بر درد
رحمت هیچون چنین دان ای پسر — نا یداند رو هم از وی جز اثر
ظاهرست آثار میوه رحمتش — مه بلرزد آفتاب و اختریش
هیچ ماهیات او صاف کمال — کس نداند جز بآثار و مثال
طفل ماهیت نداند طلعت پدر — جز که گوئی هست چون حلوا تر
طفل را نبود ز وطی زن خبر — مثل ماهیات حلوا ای مطاع
لیک نسبت کرد از روی خوشی — تا بداند کودک آن را از مثال
پس اگر گوئی بدانم دور نیست — ور کسی گوید که دانی نوع را
گر بگوئی چون ندانم کان قمر — هست از خورشید و نه مشهورتر
نام او خوانند در قرآن صریح — قصه اش گویند از ما مضی فصیح
ور بگوئی من چه دانم نوع را — مور لنگم من چه دانم فیل را
این سخن هم راست از روی آن — عجز از ادراک ماهیت عمو
زانکه ماهیات و سر ستر آن — پیش چشم کاملان باشند عیان
چونکه او مخفی نماند از محرمان — عقل بخشی گوید این درست رو
قطب گوید مر ترا کاهی هست حال — واقعاتی که کنونت برکشود
چون ز ماهیت نبودت نیز دان کرم — فقر را بر خود مکن بر رنج و عنا
سهل گیرش تا نگردد مشکلت — کاین سخن پایان ندارد جان من
نسبت اثبات با نفی از نخست — چون جهت شد مختلف نسبت فتاست
ماهیت او ریت از نسبت است — نفی اثبات است هر دو مشیت است
آن تو افگندی بر دست تو بود — تو نیفگندی که حق قوت نمود
زور آدم زاده را حدی بود — زین دو نسبت نفی و اثباتش رواست

فرق میان دانستن چیزی بمثال و تقلید و دانستن ماهیت آن چیز بتحقیق

طفل را نبود ز وطی زن خبر — جز که گوئی هست آن چون شکر — کی بود ماهیت ذوق جماع
لیک نسبت کرد از روی خوشی — تا بداند کودک آن را از مثال
پس اگر گوئی بدانم دور نیست — ور بگوئی که ندانم زور نیست — گر کسی گوید که دانی نوع را
گر بگوئی چون ندانم کان قمر — هست از خورشید و نه مشهورتر — کودکان خرد در کتابها
نام او خوانند در قرآن صریح — قصه اش گویند از ما مضی فصیح — راست گوید تا ترا از روی وصف
ور بگوئی من چه دانم نوع را — مور لنگم من چه دانم فیل را — همچو آن دانا و را لای فتی
این سخن هم راست از روی آن — که بماهیت نه اینش ای فلان — عجز از ادراک ماهیت عمو
زانکه ماهیات و سر ستر آن — پیش چشم کاملان باشند عیان — در وجود از سر حق و ذات او
چونکه او مخفی نماند از محرمان — ذات بی صفتی چیست کان ندهان — عقل بخشی گوید این درست رو
قطب گوید مر ترا کاهی هست حال — آنچه فوق حال تست آید محال — واقعاتی که کنونت برکشود
چون ز ماهیت نبودت نیز دان کرم — تیه را بر خود مکن حبس از ستم — چون خلاصی یافتی از صد بلا
سهل گیرش تا نگردد مشکلت — ور نه شد شکر چو زهر قاتلت — سوی بحث خویش تا زابو الحسن
نسبت اثبات با نفی از نخست — گر بیانش می کنی بر گو درست — نفی آن یک چیز و اثباتش رواست

جمع و تفریق میان نفی و اثبات یک چیز از روی نسبت و اختلاف جهت

مشت خاک اشکست لشکری شود — مشت مشیت تست افگندن ما هست

یعرفون الانبیا اضداد هم — مثل لا یشتبه اولاد هم — همچو فرزندان خود دانند شان — منکران با صد دلیل و صد نشان

لیک از رشک و حسد پنهان کنند — خویشتن را بر ندانم می زنند — پس چو یعرفونی گفت چون جاگیر — گفت لا یعرفهم غیری قدر

انهم تحت قبائی کامنون — جز که یزدان شان ندانند از مکون — هم بر نسبت گیر این مفتوح را — که بدانی و ندانی نوع را

مسئلهٔ فنا و بقای درویش کامل

زین نسق بسیار آمد در خبر — کان بر نسبت باشد ای جان معتبر

گفت قائل در جهان درویش نیست — ور بود در وصف آن در پیش نیست — هست از رویی بقا آن ذات او — نیست گشته وصف او در وصف هو

چون ز پانه شمع پیش آفتاب — نیست باشد هست باشد در حساب — هست باشد ذات او تا تو اگر — بر نخیزد پنبه بسوزد زان شرر

نیست باشد روشنی ندهد ترا — در دو صد من شهد یک قیه حمل — چون در فگندی در دوغ گشت خل

نیست باشد طعم خل چون می چشی — هست آن قیه فزون چون می کشی — هشتیش در هست او روپوش شد — پیش شیری آهوی بیهوش شد

این قیاس ناقصان بر کار رب — جوشش عشق است از ترک ادب — خویش را در کفه شه می نهد — بعض عاشق بی ادب بر می جهد

بی ادب نیست نبود کس در جهان — با ادب تر نیست ز و کس در نهان — این دو صد با ادب با بی ادب — هم بر نسبت دان و فاق ای منتخب

بی ادب باشد چو ظاهر ننگری — که بود دعوی عشقش یکسری — او و دعوی پیش آن سلطان فناست — چون بباطن ننگری دعوی کجاست

ماند زید گر زید اگر فاعل بود — لیک فاعل نیست کو عامل بود — ور نه او منفعل و متوشش قائل است — اوز رویی لفظ نحوی فاعل است

قصهٔ وکیل صد جهان که متهم شد از بخارا گریخته و از بیم جان با معشقش گریبان گرفت که کار جان بهر جانان سهل باشد

فاعلی چه کو چنان مشهور شد — گه خراسان گه قهستان گاه دشت — گشت بیطاقت ز ایام فراق

در بخارا بندهٔ صدر جهان — از پس ده سال او را اشتیاق — آب زر دو گنده و تیره بود

مدت ده سال سر گردان بگشت — صبر کی داند خلاعت را نشاند — زرد و ریزان برگ او اندر حرض

گفت تاب فرقتم زین پس نماند — از فراق این فاکها شوره بود — بیدل از فرقت چنان لرزان بود

باد جان افروز او خرمن گرد دفنا — باغ چون جنت شود دار المرض — همچو مریم آبستن شود از روح پاک

عقل و ادراک از فراق دوستان — آتشی خاکستری گردد هبا — دوزخ از فرقت چنان سوزان شود

همچو تیر انداز بشکسته کمان — تا قیامت یک بود از صد هزار — ربّ سلّم ربّ سلّم گوی و بس

گر بگویم از فراق چون شرار — پس شرح سوز او کم زن نفس — آخر از وی هست و همچون باد شد

هر چه از وی شاد گشتی در جهان — از فراق او بیندیش آن زمان — نفس سا کالعذ و بالرحمن منک

از توهم بجهید تو دل بر وی منه — پیش ازان کو بجهد از تو تو بجه — جانفزای دلربای درخلا

دید مریم صورتی لبس جانفزا — پیدا شدن روح القدس بصورت آدمی بر مریم توقت غسل و برهنگی و پناه گرفتن او بحق تعالی — چون مه و خورشید آن روح الامین

پیش او برجست از روی زمین — آنچنان کز شرق روید آفتاب — لرزه بر اعضای مریم اوفتاد — کو برهنه بود و تر سید از فساد

از زمین بر جست خوبی بی نقاب — دست از حیرت بر برید چون زنان — همچو گل پیشش بر وید او ز نگل — چون خیالی که بر آرد سر ز دل

صورتی که یوسف آرد دیدعیان

گشت مریم نیجو دو بجویش او — گفت بجهم در پناه لطف هو — زانکه عادت کرده بود آن پاک جیب — در زهر بیت رخت دن سو می عیب

چون جهان را دید ملکے بیقرار — حاز ما بدساخت از انحضرت حصار — تا بگاه مرگ حصنے باشدش — کہ نیابد خصم راه مقصدش

از پناه حق حصارے به ندید — یور تگه نزدیک آن در برگزید — چون بدید آن عمرها عقل سنوز — کہ ازو می شد جگرها تیر دوز

شاه و لشکر حلقه در گوششان همه — خسروان عقل همه پوششان همه — صد هزاران شاه مملوکش برق — صد هزاران بدر را داده بدق

زهره نے مر زهره را تا دم زند — عقل کلشان چون آبیند کم زند — من چه گویم چون مرا بر دوخت است — دکمهم را دکمه او سوخت است

دود آن نارم دلیلم من برو — دور از ان شه باطل ما عبر وا — خود نباشد آفتابے را دلیل — غیر نور آفتاب مستطیل

سایه که بود تا دلیل او بود — این بسبستش که دلیل او بود — جمله ادراکات پیش او سجود — جمله ادراکات پیش او سابق ست

جمله ادراکات بر خرهاے لنگ — اوسوار باد پایان چون خدنگ — ور گریزند او بگیرد پیش ره — گر گریزد کس نیابد گرد شه

جمله ادراکات آرام نے — وقت صید آن ست وقت جام نے — وان یکے وهمے چو بادے می برد — آن یکے چون تیغ مغفر می درد

وان دگر چون کشتے بادبان — وان گران در تراجع هر زمان — جمله حرصے نمایند آن طیور — چون شکاری بنماید شان ز دور

چونکه ناپیدا شود حیران شوند — همچو چندان سوے هر ویران روند — تا که پیدا گردد آن صید نیاز — منتظر چشمے بهم یک چشم باز

چون بماند دیر گویند از ملال — صید بود آن خبث و عجب بد خیال — مصلحت آنست تا یک ساعتے — قوتے گیرند و زور از راحتے

گر نبودے شب همه خلقان ز آن — خویشتن را سوختندے از هوس — از هوس و حرص سود اندوختن — هر کسے دادی بدن را سوختن

شب پدید آید چو گنج رحمتی — تا نهند از حرص خود یک ساعتے — آن صلاح تست ای دل مشنو — چونکه قبضے آیدت ای راهرو

زانکه در خرجے ازان بسط و گشاد — خرج را خطے بباید زاعتماد — گر بهار و فصل تابستان بدے — سوزش خورشید در بستان زدے

منبتش را سوختے از بیخ و بن — که و گر تازه نگشتے آن کهن — صیف خندان است اما محرق ست — گر تر شروست آندی مشفق ست

چونکه قبض آمد تو در رو بسط بین — تازه باش و صبر کن بر جبین — غم جگر را باشد و شادی ز شش — کو دکان خندان و دانایان ترش

چشم کودک همچو خرد آخرست — چشم عاقل در حساب آخرست — او در آخر چرب بیند حلقت — وین نصاب آخرش بیند تلف

آن علف تلخ ست کان قصاب داد — بهر لحم مات را زو ئے نهاد — روز حکمت خور علف کاندر خلا — بیعوض داد ست و از محض عطا

فهم نان کردی به حکمت های رهے — چونکه حق گفتست کلوا من رزقه — رزق حکمت به بود در مرتبت — کان گلو گیرت نگردد عاقبت

این دهان بستے دهانے باز شد — کو خورنده لقمه هاے راز شد — گر ز شیر دیو تن را وا برے — در فطامش او بسے حلوا خورے

ترک جوشی کرده ام من نیم خام — از حکیم غزنوے بشنو تمام — آن حکیم غیب فخر العارفین — در الهے نامه گوید شرح این

غم خور و نان غم افزایان مخور — زانکه عاقل غم خورد کودک شکر — این فرح زخم ست آن غم مرهم ست — قند شادے میوهٔ باغ غم ست

غم چو بینے در کنارش کش بعشق — از سر ریوه نظر کن در دمشق — عاشق از معدوم شے بیند همے — عاقل از انگور مے بیند همے

جنگ میکردند حملان بر سریر — تو بکش تا من کشم حلش چو شیر — زانکه در آن رنج مے دیدند سود — حمل را هر یک نے دیگر مے ربود

مژدهٔ حق کو مر آن پیمانه کو — این دو هر گنجیت مژده آن تست — گنج زر کے کہ چو خسپے زیر ریگ — با تو باشد آن نماند در یکے

پیش پیش آن جنازه ات می رود — مونس و گور و غریبے مے شود — هر روز مرگ اندیشه باش — تا شوی با عشق هر دم خواجه تاش

صبر مے بیند ز پرده اجتهاد — روی چون گلنار و زلفین مراد — غم چو آئینه است پیش مجتهد — کاندران صد مے نماید روے ضد

بعد ضد ریخ آن ضد دگر — رود هر یعنے کشاد کر و فر — این دو وصف از پنجهٔ دست ببین — بعد قبض مشت بسط آید یقین

پنجه را اگر قبض باشد دائما — با همه بسط او بود چون مبتلا — این دو وصفش کار و کسب منتظم — چون برمغ این دو حال در امم

چونکه مریم شد مضطرب شد یک زمان — گفتن روح القدس مریم را علیها السلام که — همچنان که بر زمین ماهیان

هانگ بروے زد نمود ار کرم — من رسول حقم آشفته و پنهان از من مشو — که این حضرتم از من مرم

از سر ناز و از دلال عزت سر مکش — از چنین خوش مهربان دم در مکش — این همے گفت و زمالهٔ نور پاک — از لبش مے شد پیاپے بر سماک

از وجود من گریزے در عدم — در عدم من شاهم و صاحب علم — خود بنه و بنگاه من در نیستی ست — یک سوادم نقش من پیش ستی ست

مر مرا بنگر که نقش مشکلم — هم ملالم هم خیال اندر دلم — هر کجا که می گریزی با تو ست — چون خیالے در دلت آمد نشست

جز خیالے عار مخے یا طلے — کہ بود چون صبح کاذب آفلے — من چو صبح صادقم از نور رب — کہ نگردد گرد روزم هیچ شب

این مگو لاحول عمران زاده ام — من ز لاحول اینطرف اُفتاده ام — مر مرا اصل و غذا لاحول بود — نور لاحولے کہ پیش از قول بود

تو همے گیرے پناه از من بحق — من نگارنده بنا هم در سبق — آن پناهم من کن مخلصهاست بود — تو اعوذ آری من خود آن اعوذ

آفتے نبود بتر از ناشناخت — تو بر یار و مدانے عشق باخت — یار را اغیار پنداری ز جهل — شادئ را نام بنهادی غمے

اینچنین لطفے کہ دارد یار ما — تو گریزانے از وای بیوفا — اینچنین نخلے کہ قد یار ماست — چونکہ مادر زیم نخلش دار ماست

اینچنین مشکین کن زلف میر ماست — چونکہ بی عقلیم آن بخیر ماست — اینچنین لطفے چو نیلے میرود — چونکہ زرعونیم بر ما خون شود

خون همے گوید من آیم بین میز — تو نه بینے کہ یار ببرد بار — چونکہ با او ضد شوی گردد چو مار

لحم او و شحم او دیگر نشد — برقرار اول ست انسان کہ بُد — شمع مریم را بهل افروخته — کہ بخارا مے رود آن سوخته

سخت بے صبر و در آتش این تیز — غزم کردن آن وکیل از عشق کہ رجوع کن بہ بخارا — روسوے صدر جهان کن مے گریز

این بخارا منبع دانش بود — پس بخارا آمیت هر کا تشنه بود — پیش تسخے در بخارا اندرے — تا بخوارے در بخارا منگرے

جز بخوارے در بخارا لای دلش — راه ندهد جز رود هر مشکلش — ای خنک آنرا کہ دولت تفسه — وای آنکس را کہ بروی رفسه

وقت صدر جهان و جان او — پاره پاره کرده بود ارکان او — گفت برخیزم همانجا وارم — کافرار گشتم دگره بگردم

وارد م آنجا بفتم پیش او — پیش آن صدر نکو اندیش او — گویم انگندم به پیشت جان خویش — زنده کن یا سر ببر یا ره بپیش

کشته و مرده به پیشت ای قمر — به کہ شاه زندگان جای دگر — آزمودم صد هزاران بار پیش — بے تو شیرینے نه بینم کار خویش

عن قریب یا مهلتے نحن النشور — ابر کے یا نا قتے تم السرور — اسلمے یا ارض و سعے قد کفی — اشربے یا نفس ورد اتقد صفا

عدت یا عید ے الینا مرحبا — نعم ما رجعت یا بحر الصبا — گفت مے آیم ازان و آن گشتم وداع — سوے آن صدرے کہ میرست و مطاع

دمبدم در سوز بریان مے شوم — ہر چہ باد ا باد آنجا مے روم — گرچہ دل چون سنگ خارا میکند — جان من عزم بخارا مے کند

پرسیدن معشوقے از عاشق کہ از شہرہا کدام بہترست

سکن یارست و شہر شاہ من — تو بغربت دیدۂ بس شہرہا — پس کدامین شہر ازانہا خوشترے — گفت معشوقے بعاشق کای فتی

ہست صحرا اگر بود سیم الخیاط — ہر کجا بوسعت رخے باشد چو ماہ — جنت ست آن گرچہ باشد قعر چاہ — ہر کجا باشد شہ مارا بساط

با تو دوزخ جنت ست ای جانفزا — با تو زندان گلشن ست ای دلربا — بے تو شد ریحان و گل نار جحیم — شد جہنم با تو زندان نعیم

ہر کجا تو با منے من خوش دلم — ور بود در قعر گورے منزلم — کہ مرا با تو سر و سودا بود — خوشتر از ہر دو جہان آنجا بود

منع کردن دوستان او را از مراجعت بہ بخارا

بس درازست این سخن در انتظار — عاشق صدر جہان شد اشکبار

گفت او را ناصحے کالی بی خبر — عاقبت اندیش اگر داری ہنر — ور نگر پس را بعقل و پیش را — ہمچو پروانہ مسوزان خویش را

چون بخارا مے روے دیوانہ ٔ — لائق زنجیر و زندان خانہ ٔ — او ز تو آہن ہمے خاید ز خشم — او ہمے جوید ترا با بیست چشم

میکند او نیز از بہر تو کار — او سگ قحط ست و تو نانبان آرد — سوی زندان میروی چون ت فتاد — چون رہیدے و ہدایت راہ داد

بر تو کرد ہ کون موکل آمدے — عقل بایستے کز ایشان کم زدے — از چہ بستہ گشت بر تو پیش و پس — چون موکل نیست بر تو ہیچ کس

عشق پنہان کرد ہ بود او را اسیر — آن موکل را نمے دید آن نذیر — ور نہ او در بند سگ طبعی ز چیست — ہر موکل را موکل منتے ست

خشم شاہ عشق بر جانش شست — بر عوانے او سیہ روئیش بست — وان عوانان نہان افغان من — میزنند آنرا کہ بیند این را بزن

ہر کہ بیند زیانے مے رود — گرچہ تنہا با عوانے مے رود — پیش آن سلطان سلطانان شدے

تختے بر سر بہ پیش شاہ خاک — تا امان دیدے ز دیو سہمناک — گر ازو واقف بدے افغان زدے — زان ندیدی آن موکل را تو کور

غرہ گشتی زین دو عین پر و بال — میر دیدے خویش را اے کم مجو — چون گل آلودشد گر انہا کند

جواب مرد عاشق عاذلان و نصیحت کنندگان را

جہد کن پر را گل آلودہ مکن — پند کم دہ زانکہ بس سخت ست پند — سخت تر شد بند من از پند تو — عشق را نشناخت و نشنید تو

گفت ای ناصح خموش کن چند پند — بوحنیفہ و شافعے درسے نکرد — تو مکن تہدید م از کشتن کہ من — تشنۂ زارم نخون خویشتن

آن طرف کہ عشق مے افزود درد — مردن عشاق خود یک نوع زیست — او دو صد جان دارد از نور ہدے — وان دو صد را مے کند ہر دم فدا

عاشقان را ہر زمانے مرد نیست — از نبی خوان عشرت امثالہا — گر بریزد خون آن دو دست رو — پاے کوبان جان برافشانم بر و

ہر یکے جان را ستاندہ بہا — چون ہم زین زندگی پایندگی ست — ان فی قتلی حیاتا فی حیات

آزمودم مرگ من در زندگی ست — اقتلونی اقتلونی یا ثقات

یا منیر الخد یا روح البقا — اجتذب قلبی و جد لی بالتقا — لو یشا یمشی علی عینی مشا

پارسی گو گرچہ تازی خوشتر ست — عشق را خود صد زبان دیگر ست — ایں نہ با ناہا حملہ حیران می شود

بس کنم دلبر درآمد در خطاب — گوش شو والله اعلم بالصواب

گرچه آن عاشق بخارا میرود — نی بدرس و بی بباسامے رود

خامش اند و نعرهٔ تکرار شان — میرود تا عرش و تخت یار شان

سلسلهٔ این قوم و جمعِ مشکبار — مسئله دوست است و ما و دوست یار

گردم خلق و مبارا مے رود — بدبین کز بخارا مے رود

در بخارا در هنرها بالغے — چون بخاری کی نهی و فارغے

هر کرو در خلوت پنبش یافت راه — او ز دانشها نجوید دستگاه

دید پرانش بود غالب فزوا — از جمال جان چو شد هم کاسه

باز روسوے حدیثِ آن جوان — زان جهانے راهمی روشت دین

روے نهادن آن عاشق بسوے بخارا

دل طپان سوی بخارا گرم و تیز — ریگ آمو پیش او همچون حریر

می فتاد از خنده اش در عین گل ستان — در سمرقند ست قند اما نه اش

ای بخارا عقل افسز بوده — لیک از من عقل و دین بربوده

چون سواد آن بخارا را بدید — در سوادِ غم بیاضے شد پدید

بر سر و رویش گلابی می دمند — او گلستانی نهانے دیده بود

تو فسرده در خور انیدم نه — با شکر بقروان سنے گر خود نه

این سخن پایان ندارد تیز ران — در آمدن آن عاشق را بابالے در بخارا و تهدید کردن دوستان او را از پیدا شدن

آمد آمد در بخارا شاد هان — همچو آن مستے که پرد در اثیر

که ترا مے جوید آن شه خشمگین — تا کشد از جان تو ده سال کین

شحنهٔ صدر جهان بود در راه — معتمد بودے مهندس اوستاد

عذر کردے و زر جزا گر یختی — رسته بودی باز چون آو یختی

ایکه عقلت بر عطارد دق کند — عقل و عاقل را قضا احمق کند

هست صد چندین فسونهاے قضا — گفت اذا جاء القضا ضاق الفضا

گفت من مستقیم آیم کشد — جواب عاشق عاذلان و تهدید کنندگان را

هیچ مستسقی نرنجد زین جواب — گر دو صد بارش کند مات و خراب

گرچه میدانم که هم آیم کشد — گر برآ ماسد مراد ست و شکم

عشق آب از من نخواهد گشت کم

گو چه عیاران کنند بردار و رسن — چونکه عاشق تو بدی اکنون نه ئی

دفتر و درس سبق شان رد شد — عاشقان را شد مدرس خانقه

نے زیادت ست و باب و سلسله — درس شان آشوب و چرخ و ولوله

گو نگنجد گنج حق در کیسه ها — مسئله کیس از پسر پرسد کس ترا

زانکه دارد هر عرض ما هیتے — ذکر هر چیزے دهد خاصیتے

چشم پر خورشید بیند هیچ گاه — آن بخاری عقدهٔ دانش مدان

باشد ش از اخبار دانش تا سه — او ز دانشها نجوید دستگاه

وان جهانے را همی روشت دین — از جمال جان چو شد هم کاسه

کز غم صد رجهان شد ناتوان — زانکه دنیا را همے بیند عین

آب حیوان میش او چون آ گیر — روے نهادن آن عاشق بسوے بخارا

از بخارا یافت او آن شد مدش — ریگ آمو پیش او همچون حریر

صد رمیجویم درین صف نعال — می فتاد از خنده اش در عین گل ستان

عقل و پرید در بستان از — در سمرقند ست قند اما نه اش

غارت عشقش ز خود ببریده بود — لیک از من عقل و دین بربوده

وز جنود ألم تر و ها غافلے — بدرے جویم از انم چون هلال

تا رود سوی بخارا آن جوان — در سوادِ غم بیاضے شد پدید

پیش معشوق خود و دار الامان — ساعتے افتاد بیهوش و روان

پیش از پیدا شدن نشین گریز — از گلاب عشق او غافل بدند

تکیه کم کن بر دم و افسون خویش — او گلستانی نهانے دیده بود

گشته از بهر گناهے منهم — با شکر بقروان سنے گر خود نه

ای بلهے آورد ت اینجا یا جل — زخت عقلت با تو هست و عاقلے

زیرکے و عقل و چالاکیت کو — وز جنود ألم تر و ها غافلے

از قضا بسته شود گر اژدها ست — تا رود سوی بخارا آن جوان

گرچه میدانم که هم آیم کشد — پیش معشوق خود و دار الامان

عشق آب از من نخواهد گشت کم — پیش از پیدا شدن نشین گریز

تکیه کم کن بر دم و افسون خویش

که ترا مے جوید آن شه خشمگین

تا کشد از جان تو ده سال کین

الله الله در میاد در خون خویش

هم مشیر ش بودے و هم محترم

از بلا بگریختے با صد حیل

نحس گردد گر بباشد شیر جو

صده و مخلص بود از چپ و راست

جواب عاشق عاذلان و تهدید کنندگان را

اگر دو صد بارش کند مات و خراب

گر برآ ماسد مراد ست و شکم

عشق آب از من نخواهد گشت کم

گوییم انگه که پیر سندباز طبلون — گاشکے بحرم روان بود در درون — حیلۂ اسکم کو بدر از موج آب — کہ بمیرم ہست مرگم مستطاب

من بہر جانے کہ بنہم آب جو — رشکم آید بود مے من ہمچو او — دست ہمچون دشمنم ہمچون دہل — طبل عشق آبے کویم چوں چگل

گر بریزد خونم آن روح الامین — جرعہ جرعہ خون خورم ہمچون زمین — چون زمین چون چنین خمی نخوارم — تا کہ عاشق کشتہ ام این کار ام

شب چو خشم در تمش ہمچو یک — روز تا شب خون خورم ہمچون نمک — من پشیمانم کہ کم انگیختم — از مراد خشم او بگریختم

گو بران برجان مستم خشم خویش — عید قربان اوست عاشق کاویش — گاو اگر خسپد وگر چیزے خورد — بہر عید و ذبح خود مے پرورد

گاو موسیٰ دان مرا جان داد او — جزو جزوم حشر ہست آزاد او — گاو موسی بود قربان گشتنش — کمترین جزوش حیات کشتنش

بر جہد آن گشتہ از اسپش نرجا — در خطاب اضربوہ بعضہا — یا گرامے از بجو اہذا البقر — ان ردتم حشر ارواح النظر

از جمادی مردم و نامے شدم — وز نما مردم بحیوان سر زدم — مردم از حیوانے و آدم شدم — پس چہ ترسم کے زمردن کم شدم

حملۂ دیگر بمیرم از بشر — تا برآرم از ملایک بال و پر — وز ملک ہم بایدم جستن ز جو — کل شیٔ ہالک الا وجہہ

بار دیگر از ملک قربان شوم — آنچہ اندر وہم ناید آن شوم — پس عدم گردم عدم چون ارغنون — گویدم کانا الیہ راجعون

مرگ وان کان اتفاق امت است — کاب حیوانے نہان در ظلمت است — ہمچو نیلوفر بر و زین طرف جو — ہمچو مستسقے حریص و آب جو

مرگ آدابست و او جو یا آب — می خورد واللہ اعلم بالصواب — ای فسردہ عاشق ننگین نمد — کوزہ بیم جان جانان مے رمد

سوے تیغ عشقش ای ننگ زمان — جو دیے کوزہ اندر جوے ریز — آب را از جوے کے باشد گریز

آب کوزہ چون در آب جو شود — محو گردد روے و جو او شود — وصف او فانے شود ذاتش بقا — زین سپس نے کم شود نے بد لقا

حوضش را بر نخل او آوے نجستم — عذرہ آنرا کہ او را نگجستم — ہمچو گوئے سجدہ کن بر روے سر — جانب آن صدر شد با ہشتم تہ

رسیدن آن عاشق بمعشوق چون دست از جان بشست — رفت آن بیدل سوے صدر جہان

باخ چون زعفران اشک روان — چونکہ بود او عاشق سرمست او — جملہ خلقان منتظر سرور ہوا — کش بسوزد یا برآرد ور ہا

ہم کفن ہم تیغ اندر دست او — آن نماید کہ زمان بد بخت را — ہمچو پروانہ بشر را نور دید — ہمچنانہ در فتاد از جان برید

این زمان این احمق بد بخت را — روشن اندر روشن اندر روشنیست — او بعکس شعلہ ہاے آتشی ست — می نماید آتش و جملہ خوشی ست

ایک شمع عشق چون آن شمع نیست

حکایت آن مسجد کہ مہمان کش بود و آن عاشق — مسجدے بد در کنار شہرے

یک حکایت گوش کن اے بے نوا — کہ نہ فرزندش بدے آن شب بتیم — ہر کہ در وے بنجبر چون گور رفت — صبحدم چون خر از آن گور در گرفت

ہیچ کس در وے نخفتے شب ز بیم — ہر کسے گفتے کہ پریانند تند — اندر آن مہمان کشان با تیغ کند

خوشتن را نیک ازین آگاہ کن — صبح آمد خواب را کوتاہ کن — بر درش کای میہمان اینجا مباش

وان دگر گفتے کہ سحرست و طلسم — آن دگر گفتے کہ بر نقش فاش — غافلے کاید شما کم رہ وہید

شب نخسپ اینجا اگر جان بایدت — ور نہ مرگ اینجا کمین بکشایدت — وان دگر گفتا کہ قفلے بر نہید

آمدن مہمان در آن مسجد مہمان کش

تا یکے مہمان در آمد وقت شب — کہ شنیدہ بود آن صیت عجب

از برای آزمودن آن مرد را — زانکه بس مردانه و جانباز بود — گفت گر گیرم سر او را بشکنم — رفته گیرد از گنج زر یک حبه

صورت تن کو بر و من کیستم — نقش کم نایم چو من با قیستم — چون نفخت بود از لطف خدا — نفخ حق باشم زنای تن جدا

تا نیفتد بانگ نفخت این طرف — تا رهد آن گوهر از سنگ صدف — چون تو نالد گفتهای صادقین — صاد قم جان را برافشانم برین

قوم گفتندش که هین با ما بیا — ملامت اهل مسجد بر عاشق را از نخفتن در دعا بنجا — تا نگوید جانستانت همچو کسب

که غریبی و نمیدانی تو حال — کاندرین جا هر که خفت آمد زوال — اتفاقاتی نیست اینجا بارها — دیده ایم و جمله اصحاب نهی

هر که این مسجد شبی مسکن شدش — نیم شب مرگ او بهل آمدش — از یکی تا پانصد این را دیده ایم — نی بتقلید از کسی بشنیده ایم

گفت الدین النصیحة آن رسول — آن نصیحت دولت است و در دو است — در علو نی خانه ساگ پوست است

بی خیانت این نصیحت را نمود — جواب گفتن عاشق ناصحان و ملامت گویان را — مر نصیحت گزار عقل و داد

گفت او را ای ناصحان خوش نهاد — از جهان زندگی سیر آمدم — مستقبل بی زخم ناساید دمم — عاشقم بر زخمها بر می تنم

منبلی ام زخم جو زخم خواه — عافیت کم جو ز منبل راه — منبلی نی کو بکف بول آورد — منبلی آن کو بسر هر کانی مے زند

منبلی نی کو بکف بول آورد — منبلی چیست کزین پل بگذرد — آن بکو بسر هر دکانی مے زند — بل جهد از کون و بر کانی زند

مرگ شیرین گشت و نقلم زین مرا — چون قفص هشتن بریدن مر مرا — آن قفص کو هست عین باغ و مرغ — مرغ می بیند گلستان و شجر

جوق مرغان اند برون این قفص — خوش همے خوانند از آزادی قصص — مرغ را اندر قفص زان بهره زار — نی خورش ماند نه آب صبر قرار

سر زهر سو راخ بیرون میکند — تا بود کاین بند از پا برکند — چون دل او جاش چنین بیرون بود — آن قفص را در کشائی چون بود

نی چنان مرغ قفص کنده اند هان — گرد بر گردش گرفته گرگان — کی بود او را دران خوف و حزن — آرزوی از قفص بیرون شدن

او همی خواهد کزین ناخوش قفص — عشق جالینوس بن این حیات بود که در هین عالم بکار آید و — صد قفص باشد بگرداین قفص

آنچنانکه گفت جالینوس راد — هنری نورزید که دران بازار بکار آید از عوام ممتاز باشد — از هوای این جهان او زاد

راضیم کز من بماند نیم جان — که ز کون استر ے بنیم جهان — گر به می بیند بگرد خود قطار — مرغش آنگین گشته بود و از مطار

باعدم دیده است غیر این جهان — در عدم نادیده او حشر نهان — چون جنین کش مے کشد بیرون کم — می گریزد او پس و سوی شکم

لطف و بخشیش سوے مصدر میکند — او مقدر پشت مادر مے کند — که اگر بیرون نهم زین شهر گام — ای عجب دیگر نه بینم این مقام

یا در بوے و زین شهر و خم — تا نفگاره کرد مے اندر رحم — یا چو چشم سوزنے راهم بدے — که ز بیرون آن رحم دیده شدے

اینچنین هم غافل ست از عالمے — همچو جالینوس او نامحرمے — اوندانند کان سوا تی که هست — آن مدد از عالم بیرونی است

آنچنان که چار عنصر در جهان — صد مدد دارد ز شهر لامکان — آب دانه و قفص گر یافته است — آن ز باغ و عرصه دریافته است

جانهای انبیا بینند باغ — زین قفص وقت نقلان و فراغ — پس نه جالینوس و عالم فارغ اند — همچو ماه اند و فلکها باغ اند

ور نه جالینوس این را کی گفتستی — پس جوابیم همه جالینوس نیست — این جواب آنکس آمد کاو بگفت — کز بنود تش وے با نور خفت

Boilerplate: Persian calligraphy practice sheet

مرغ جانش موش شد سوراخ جو — چون شنید از گرگ گان او عزا
همچو سوراخ دنبلے گرفت — در خور سوراخ دانائے گرفت
زانکه دل بر کند از سیر ان شدن — بسته شد راه رهیدن از زبان
گر به گردد خیک خود اندر قفص — نام چنگش در رود سر سام و مغص
گر به مرگست و مرض چنگال او — میزند بر مرغ و پر و بال او
چون پیاده قاضی آمد این گواه — که بهنجا اند ز تا حکم گاه
جستن و مهلت دواو چاره ها — که زلے بر خرقه من پاره ها
عذر خواه از مشه بخواهای پسر — پیش از انکه آنچنان عذرے رسد
میگریزد از گواه و مقصدش — کان گواست و قاضی ما نخواندش
زین گذر کن جانب آن شخص ران — قوم گفتندے مکن جلدے برو

ملامت کردن اهل مسجد مهمان را آنرا که در مسجد خسپید

تا نگردد جامه جانت گرو — آن نه دور آسان نماید به نگر
وقت هیچا هیچ دستاویز چیست — پیشتر از واقعه آسان بود
آنزمان گردد بر آنکس کار زار — چون نه شیری هین مرو تا وی پیش
ایمن آنگه گرگ تو سر زیر شد — کیست بدان آنکه او مبدل شود
شیر پندارد ترا خود راهین مران — گفت حق را اهل نفاق ناشدید
در غزا چون عزتان خانه اند — گفت پیغمبر سپه را غیوب
وقت جوش جنگ چون کف بر فتند — وقت ذکر غزو شمشیر دراز
پس یک سوزن تهے شد جنگ او — من عجب دارم ز جویاے صفا
چون گواهت نیست دعوی شد تبا — چون گواهت خواهد این قاضی مرنج
بلکه با وصف بدے اندر تود — برنمد چونے که آن را مرد زد
آن نزد بر پاے در سکسک زند — تا ز سکسک وا رهد خوش پے شود
دید مردے آنچنانش زار زار — آمد و بگرفت زودش در کنار
چون نرسید از قهر او مردے بدست — گفت او را کی زدم ای جان دوست
آن گروهی کز ادب بگریختند — آب مردی و آب مردان ریختند
غازیان شان از دعا و آمدند — لاف غزه تا ز غازا کم شنو

دفتر سوم

ای برادر تو همه اندیشه ای — ما بقی تو استخوان و ریشه ای
گر گلستانست و گر بیت الحزن — آخر این دو چند روزه مرد و زن
گر ترا صد سال عمر و عیش خوش — چون بسر آید چنان گردد که دوش
گر ترا صد سال ملک و بخت و کام — چون بسر آید نماند جز پیام
گر ترا صد سال باغ و میوه هاست — چون بسر آید نماند جز خطاست
گر ترا صد سال نعمت خوردنی — چون بسر آید نماند جز بدی
گر ترا صد سال تن با جان خوش — چون بسر آید نماند جز خموش
گر ترا صد سال دل شاد و طرب — چون بسر آید نماند جز تعب
گر ترا صد سال بخت و اقبال و فر — چون بسر آید نماند جز خطر
گر ترا صد سال علم و فضل و هنر — چون بسر آید نماند جز حفر
گر ترا صد سال زهد و اتقا — چون بسر آید نماند جز ریا
گر ترا صد سال جاه و احترام — چون بسر آید نماند جز ظلام
گر ترا صد سال ناز و پرورش — چون بسر آید نماند جز خلش
گر ترا صد سال سلطانی و شاه — چون بسر آید نماند جز کلاه
گر ترا صد سال فقر و افتقار — چون بسر آید نماند جز نثار
گر ترا صد سال ذکر و اتقا — چون بسر آید نماند جز لقا
گر ترا صد سال فکر و اعتبار — چون بسر آید نماند جز بخار
گر ترا صد سال سیر اندر صور — چون بسر آید نماند جز اثر
گر ترا صد سال سیر اندر صفات — چون بسر آید نماند جز نبات
گر ترا صد سال سیر اندر عدم — چون بسر آید نماند جز ندم
گر ترا صد سال سیر اندر وجود — چون بسر آید نماند جز جحود
گر ترا صد سال سیر اندر عقول — چون بسر آید نماند جز فضول
گر ترا صد سال سیر اندر نفوس — چون بسر آید نماند جز هوس
گر ترا صد سال سیر اندر طبع — چون بسر آید نماند جز وجع
گر ترا صد سال عشق و اشتیاق — چون بسر آید نماند جز فراق
گر ترا صد سال سیر اندر مکان — چون بسر آید نماند جز گمان
گر ترا صد سال سیر اندر زمان — چون بسر آید نماند جز زیان
گر ترا صد سال سیر اندر ثبور — چون بسر آید نماند جز قبور
گر ترا صد سال سیر اندر حشر — چون بسر آید نماند جز سقر
گر ترا صد سال سیر اندر صراط — چون بسر آید نماند جز سخط
گر ترا صد سال سیر اندر حساب — چون بسر آید نماند جز عذاب
گر ترا صد سال سیر اندر جنان — چون بسر آید نماند جز هوان
گر ترا صد سال سیر اندر بقا — چون بسر آید نماند جز فنا
گر ترا صد سال سیر اندر ابد — چون بسر آید نماند جز صمد

اندرین سوراخ دنیا موش وار — اندرین سوراخ کار آمد گزید
از لعابی خیمه کے افراشتی — سکته وصل و جذام و ماشرا
مرگ چون قاضی قوی آور بخورے گوا — گر بپذیرت شد وگرنه گفت خیز
چند باشد مهلت آخر شرم دار — بر کند زان نور دل یکبارگے
کش کشان تا پیش قاضی شرمسار — کو بمسجد آمد آن شب میهمان
که بآخر سخت باشد رنگ مذ — در دل مردم خیال نیک و بد
کان اجل گر گشت و جانت در پیش — خمر شان از تبدیل یزدان خل شود
با سهم ما بنهم باس شدید — لا شجاعة یا فتی قبل الحروب
وقت کر و فر تیغش چون بیا — کو رمد در وقت صیقل از جفا
بوسه ده بر مار تا یابی تو گنج — پر نمد آن را ز در بر گرد زد
شیره ار زندان کنے تا مے شود — آمد و بگرفت زودش در کنار
من بران دیوی زدم کو اندروست — آب مردی و آب مردان ریختند
با جنیها در صف هیجا مرو

زانکه زادوکم خبالا گفت حق | کز رفیق سست گردان رخ بتاب
خویشتن با اشما هم صف کنند | پس گریزند و دل صف بشکنند
هست بادام کم خوش بخته به | ز بسیاری بتلخ آمیخته
گبر ترسان دل بود کو از گمان | می نوید در شک از حال آن جهان
چون نداند ره مسافر چون رود | با تردد ها و دل پر خون شود
در بداند ره دل پر هوش او | اکی رود هر های هوی گوش او
پس گریزند و ترا تنها هلند | اگرچه اندر لاف سحر بابلند

گفتن شیطان قریش که بجنگ احمد علیه السلام آئید که من یار بها کنم و قبیله خود را بمدد خوانم و گرختن او در ملاقات صفین

چونکه شیطان دست پیش آرد همی | چون سپه گرد آمد انگیزد غمی
که بیارم من قبیله خویش را | تا که در بیجا بود پشت شما
چون قریش از گفت او خرم شدند | بهر دو لشکر در ملاقات آمدند
آن جنود الم تر و ها صف زدند | گشت جان او ز بیم آتشکده
که اعاف الله لما منه عون | از مها یک دید شیطان اندهبوا
گفت ایندم من بری ام بیم حرب | گفت می بینم جماعتهای عرب
وی همی گفت که با پشتبان مقدم | که بود تان فتح و نصرت دمبدم
تا بخود دیم آن جم تو ود آمدیم | تو شبون فتنه و ما هیزم شدیم
دست خود خشمین بدست او گزید | چون نگفت او ش در دل رسید
چونکه ویران کرد چندین عالم او | پس بگفت انی بری ام منکم
نفس شیطان هر دو صورت خویش را | دو صورت خویش را بنموده اند
دشمنی داری چنین بر سر خویش | واقع عقل ست دشمن جان کیش
در دل و صورا نها دار د کمون | سر ز هر سوراخ می آرد برون
که خنوسش چون خنوس ثعلبست | چون سر قنفذ در آمد شد ست
می نهان گردد در آن غار نفیس | دم بدم از بیم صیاد در هشت

اگر ایشان با شما همره شوند | غازیان بیمیر همچون که شوند
پس سپاهی اندکی بی این نفس | سه که با اهل نفاق آید حشر
نقص از ان کی فتاد که همدلی فی اند | گام ترسان می نهد اعمی و لی
او کند از بیم آنجا وقف و لست | هر که گوید های انیسوا انیست
ز انکه وقف خیس و بیم اند آفلان | پس مشو همراه این با شر دلان
تو ز طاؤسان مجو سیر و شکار | تو ز رعنایان مجو هین کار زار
دم نزند تا از مقامت نبر کنند | گفتن شیطان با قریش که بجنگ احمد علیه السلام آئید که من یار بها کنم و قبیله خود را بمدد خوانم و گرختن او در ملاقات صفین
دم همید و گفت اگر آرید جیش | دم نزند تا از مقامت نبر کنند
بیخ و بنیاد از زمینش بر کنیم | کرد با ایشان بحیلت گفتگو
تا سپاه و دشمنان ان بشکنم | که همی بینم سپاهی بس گران
شقوا صف مومنان اندر رهی | گفت اعاف الله لما منه عون
که همی بینم سپاهی بس گران | گفت حارث را سراقه گشت این
وی چرا تو مر نگفتی پیش ازین | گفت هین خاموش کاین نیک ای فلان
آن زمان الا ف بود این دو تا | گفت می بینم جماعتهای عرب
دین نمان ناچیز و نامرد و مهین | وی نمی بینم لشکر های لعین
از عنایش خشمگین شد بر لعین | چونکه حارث با سراقه گفت این
خون آن بیچارگان در گردنت | چون نگفت او ش در دل رسید
لیس گریزان شد چو هیبت تاختش | گفت اندر سینه و اندا ختش
بهر حکمتهاش دو صورت شدند | چون فرشته و عقل کاینشان یک بدند
لیس لسورا خی گریزد در فرار | یک نفس حمله کند چون سو سمار
واندران سوراخ رفتن شد خصوص | نام نیهان گشتن دیو از نفوس
که خدا آن دیو را خناس خواند | که سر آن خار پشتک را بماند
تا چو فرصت یافت سر آرد برون | ز انچنین مکری شود دارش نگون

---

۱۵ اشارة ... است در الوطن الا الا فضل اعلم ... یعنی که الفقر ... یعنی ... یعنی ... یعنی

گر نه نفس از اندرون مهلت زدی — ره بر جان بر تو کی دستی بدی
زان عوان تا عوانان را بقهر — تست راه تا عوانان را بقهر
طمطراق این عدو مشنو گریز — کو چو ابلیس است در لج و ستیز
چه عجب گر مرگ را آسان کند — او ز سحر خویش صد چندان کند
ز اشتهار انعزر گرداند لفن — آدمی را خر نماید ساعتی
کار سحر اینست کو دم می زند — هر نفس قلب حقایق می کند
اندران عالم که هست این سحرها — ساحران هستند جادو دل کشا
گوید ت تریاق از من جو بسیر — که ز زهرم من بتو نزدیک تر
گفت پیغمبر کران تا بیکران — سحر او حق گفت آن خوش سهل دان
آن بیان اولیا و اصفیاست — کز همه اغراض نفسانی جداست
این طلسم سحر نفس اند رشکن — سوی گنج پیر کامل نقب زن

مکر کردن عاذلان پند را بهمان مسجد

هین مکن جلدی بروای جوانکرم — آتشی در مازنی زد آدنی
گر بگوید شمنی از وی شمنی — که بتاسانید او را فاضلی
تا بهانه قتل بر مسجد نهد — چونکه بدنام است مسجد او جهد
هین برو جلدی مکن سعی در امپز — که نشان ندهد گهان را انگبز
هین برو کوتاه کن این قیل و قال — چون تو بسیاران بلا نادیده زفت

جواب گفتن مهمان ایشان را و مثل آوردن بدفع حارث کشتن بیانگ دف از کشتن اشتری را که کوس محمودی بر پشت او زدند

گفت ای یاران از این دیوان نیم — حارث کشت بیانگ دف از کشت اشتری را
کودکی کو حارث کشتی بدی — که کوس محمودی بر پشت او زدندی
نار سیدی مرغ از ان طبلک زکشت — کشت از مرغان سلامت میگذشت
با سپاهی همچو استاره اشیر — اندر و فیروز و صفدر ملک گیر
بانگ کوس طبل ای روز و شب — ای زدندی در رجوع و در طلب
عاقلی گفتش مزن طبلک کراو — نخت طبل ست و با آن شهست خو
عاشقم من کشته قربان لا — جان من نو بنگ طبل بلا
ای حریفان من از اینها نیستم — کز خیالاتی درین ره بیستم
فارغم از طمطراق و از ریا — قل تعالوا گفت جانم را بیا

چونکه سلطان شاه محمود کریم — گفت پیغمبر که جادو فی السلف
اشتری بد کو بدی حامل کوس — بالعطیه من یتقین بالخلف
اندران مرغ در آمد آن شتر — پیش او چه بود بنزد اک تو طفل
پیش او چه بود بنزد اک تو طفل — پیش انچه دیده ست این دیدها
من چو اسمعیلیانم بی حذر — بل چو اسمعیل از آدم زسر

دل اسیر حرص و آز و آفت ست — بین جنبیکم لکم اعداء عدو
آن عذاب سر بسر را سهل کرد — باز کوهی را چو کاهی می تند
آدمی ساز دخری از اتیی — ان فی الوسواس سحرا مستمر
تیز روئید ست تریاق ای پسر — گفت من سحرست دفع سحر او
مایه تریاک باشد در بیان — نوش کن تریاق مر شد چیست و تیز
جانب مهمان و مسجد باز ران — مسجد ما را مکن زین متهم
بر بهانه مسجد او مبر سالمی — که نه ایم این زمکر دشمنان
ریش خود بر کنده یکیک نخت نخت — خویش را در مفگن در بو بال
که ز لاحولی ضعیف آید پیم — طبلکی در دفع مرغان می زدی
بر گذر ز د آن طرف خیمه عظیم — نخته بد پیغمبر همچون خیمه دس
کودک آن طبلک نه در حفظ پدر — که کشد او طبل سلطان بیت کفل

۱ در عربیت کما عدا اعدکم
۲ نفسک الذی بین جنبیک یعنی
۳ بزرین دشمنان تو نفس تست کز در
۴ این تو واقع است
۵ تا سایه ان گاو فرشته نخته
۶ کردن ۷ بگذشتم است
۸ بگذر خ ش
۹ طبل حکمی
۱۰ ان الشیطان یجری
۱۱ فرزند ابراهیم
۱۲ گفتن پیغمبر که جادو فی السلف

هر که بیند مر عطار اصد عوض — زود در بازد عطار از بین غرض
زر دود در انبانها نشسته منتظر — تا که سود آید ببذل آید مصر
گرم زان بازار است باد کو ندید — کاله‌های خویش را رایج و مزید
تا نبد از جان نیست جان باعزیز — چون بیامد نام جان شد چیز نیز
این تصور بر تخیل لعبت است — تا تو طفلی پس بدان حاجت است
نیست محرم تا بگویم بی نفاق — تن زدم والله اعلم بالوفاق
بر فهم از ان باز تمن او لنست — که تو در شکی یقینی نیست
هر گمان تشنه یقین است ای پسر — می رساند در تر ائد بال و پر
زانکه هست اندر طریق مقتفین — علم کمتر از یقین و فوق ظن
اندر الیکم بجو این را کنون — از پس کلا پس لو تعلمون
دید زائد از یقین بی امتثال — آنچنان کز ظن همی زاید خیال
از گمان و از یقین بالاترم — وز ملامت بر نمی گردد سرم
باز هم گستاخ چون خانه روم — پا نه لرزانم نه کورانه روم
آنچه زد بر سر قدش را راست کرد — و انچه از وی رنگس و نسرین نخورد
آنچه ابرو را چنان طراز ساخت — چهره را گلگونه و گلناز ساخت
چون در زراد خانه باز شد — غمزه های چشم تیر انداز شد
عاشق هم کم که هم آن او ست — عقل و جان جاندار یک مو جان او ست
چون نباشم سخت و پشتم من اوست — چون بنبدم چون حفیظ محزن اوست
هر که او خورشید باشد پشت گرم — همچو سایه آفتاب بجهد ز
گشت رویش خصم سوز و پرده در — سخت رو باشد نه بیم او را نه شر
یک تنه تنها بزد بر عالمے — دو نگردانید از ترس و غمے
سنگ از صنع خدا کی سخت شد — کاف کلبوخ از خشش کی یخت شد
گر سفندان گرد بر دان از حسد — یک شان جا نخورد از گرم و سرد
خلق مانند رمه او ساعی ست — از رمه چوپان نترسد در نبرد
وان نهرست آن که دارد بر همه — هر زمان گوید بگوشم نخبت تو
تا کت از چشم بدان پنهان کنم — تلخ گردانم ز غمها خوی تو
نی تو صیادی و جویای منی — بنده و افگنده رای منی

جمله در بازار از ان گشتند بند — تا چو سود افتاد مال خود دهند
چون بیند کاله را در رنج پیش — سر و گردد عشقش از کالا خویش
همچنین علم و هنرها در حرف — چون مدید افزون ز انها در شرف
تا نکشت او در بزرگی طفل را — لعبت مرده بود جان طفل را
چون بیامد نام جان شد چیز نیز — فارغ از حس ست و تصویر و خیال
تا نمیرد مرد نبود جان طفل — حق خریدارش که الله اشتری
مال و تن بر وف اندر یزدان فنا — که نمی بیرد به بستان یقین
وین عجب ظنی ست در تقوای مهین — مر یقین را علم او پویا شود
چون رسد در علم پس پویا شود — وان یقین جویای دیدار ست او عیان
علم چو بایست یقین با شد بدان — گر یقین بودی بدیدی دیده حیم
میکشد دانش بپیش ای علیم — که شود علم الیقین عین الیقین
اندر الیکم بیان این ببین — چون دو ا نم خورد از حلوای او
چشم روشن گشتم و بینای او — بر دل من گفت صد چندش کرد
آنچه گل را گفت حق خندانش کرد — و انچه خلقی یافتند از نقش گل
آنچه نی را کرد شیرین جان دل — مر زبان را داد صد آموزگاری
چهره را گلگونه و گلناز ساخت — بر دلم زد تیر و سودا میش کرد
غمزه های چشم تیر انداز شد — عاشق شکر و شکر خائیش کرد
عقل و جان جاندار یک مو جان اوست — من تن لالم و رلالم همچو آب
چون نباشم سخت و پشتم من اوست — نیست در آتش کشته ام اضطراب
هر که او خورشید باشد پشت گرم — سخت رو باشد نه بیم او را نه شر
هر هنر پیشه سخت رو بد در جهان — یک سوراخ کوفت بر جنبش شهان
سخت رو شد سنگ ثابت تا بحشر — او فتد سد از جهان پر کلوخ
گوسفندان گر بر ان نبود از حسد — زانکه شان چوپان کند هر بامداد علف آب
لیک شان جا فظ بود از گرم و سرد — از رمه چوپان نترسد در نبرد
گر ترا غمگین کنم غمگین مشو — هر زمان گوید بگوشم نخبت تو
تا نگردد چشم بد از روی تو — تلخ گردانم ز غمها خوی تو
حیله اندیشی که در من در رسی — در فراق و حبستم من نیکسی

چارہ می جوید پے من در دتو — مے شنودم دوش آہ سرد تو — رہ دہم بنمائمت راہ گذار
تا ازین گرداب دوران وارہے — بر سر گنج وصالم پا نہے — لیک شیر نیستی لذات مقتدر — ہست بر اندازۂ رنج سفر
آنکہ از شہر و ز خویشان بہ بود — کز غریبے رنج و محنتہا برے — ور نخود سنگر کہ اندر دیگ چون — می جہد بالا چو شد زآتش زبون
ہر چہ آسان یابی آسان دہے — درد مشکل یابرابر جان نہے — بشنو این تمثیل و قدر خود بدان — وز بلا ہا رو گردان اے جوان

تمثیل گرنخودن مومن و نے صبر در بلا با اضطراب و بیقراری نخود بجوش تا بیرون جہد و منع کدبانو

ہر زمانے مے برآید وقت جوش — بر سر دیگ و برآرد صد خروش
کہ چرا آتش بمن بر مے زنے — چون خریدی چون نگویم میکنی
می زند کفگیر کدبانو کہ نے — خوش بجوش و بر مجہ زآتش کنے — زان بجوشانم کہ مکروہ منے — بلکہ تا گیرے تو ذوق و چاشنی
تا غذا گردے بیا میرے بجان — بہر غارے نیستت این امتحان — آب مے خوردے بہ بستان سبز تر — بہر این آتش بدست آن آبخور
رحمتش سابق بدست از قہر زان — تا ز رحمت گردد اہل امتحان — رحمتش بر قہر زان سابق شدست — تا کہ سرمایہ وجود آید بدست
زانکہ بے لذت نزوید کم و بیش — چون زدید چہ گزارد عشق دوست — زان تقاضا گر بیاید قہرہا — زانکہ ایثار آن سرمایہ را
باز لطفت آید برائے مدد او — کہ بکردی غسل بر جستے ز جو — تا نخود گوید چریدے در بہار — رنج مہمان تو شد نیکو شوار
تا کہ مہمان باز گردد شکر ساز — پیش شہ گوید ز ایثار تو باز — تا بجائے نعمت منعم رسد — جملہ المنتہا بر تو حسد
من خلیلم تو بپیش پیش بیک — سر بنہ در ابر انی ذابح — تا بہ بینم حلقت اسمٰعیل وار
سر بہ بینم کہ این سخن بہ بود — کز بریدہ گشتن و کشتن بہ بود — لیک مقصودم ازان تعلیم تست — ای مسلمان باید ت تسلیم جست
ای نخود مے جوش اندر ابتلا — تا نہ ہستی و نہ خود مانی ترا — اندران بستان اگر خندیدۂ — تو گل بستان جان و دیدۂ
گر جہد از باغ آب تو گل شدے — گشتی اندر دا حیا آمدی — شو غذا و قوت اندیشہ ہا — غیر جود بے شیر شو در بیشہ ہا
از نہ تاش بستہ بالکل نخست — در صفا تش باز رو چالاک و چست — ز ابر و خورشید و گردون آمدی — پس قدم صافی و گردون بر شدے
آمدی سوے ز صد صورت باران و آب — می روی اندر صفات مستطاب — جزو شمس و ابر بار انہا بدے — نقش و فعل و قول تو کار تہا شدے
تا نہ حیوان شد از گرگ بنات — گشت اندر اقتلونی یا ثقات — ہست آمد ان فی قتلی حیات — از جمادی مر شد و شد جانور
حمل تو از ہفت طارق شد قوت — چون چنین بر دست مار العبدات — آنچنان کان طعمہ شد قوت شیر — از جمادی مر شد و شد جانور
این سخن بر آب سبہ پہنا دہے — گفتہ آید در مقام دیگرے — کاروان دائم ز گردون می رسد — تا تجارت میکند و امے رود
پیش ہیچ و شہر ہیچ خوش با اعتبار — نے ز تلخے و کراہت زرد رو — ز ان حدیث تلخ مے گویم ترا — تا ز تلخیہا نمرد و شویم ترا
ہیچ مرد و ہیچ لشکر را فسردہ رہبر — نے ز ترس و نے ز بیرون نہ — نوز تلخے چونکہ دارد ہیچ عون — پس ز تلخیہا ہمہ بیرون رود
آزمان تیغ یا کہ مجہول اصیل — خاص آنجا گر بتو ریزد خلل — ہر کرا اندر بلا صابر بنفد — مقبل این درگہ فاخر شد
نیست بے تلخی دوا اندر جہان — تمثیل صابر شدن مومن چون بر سر بلا واقف شد — خام ناجوشیدہ جزبے ذوق نیست

ل ۱ کفتن ز کچھ ا ز کفتن صفحہ ۱۲۱ ل ۲ ایثار کشید ۱۲ ل ۳ بیک ہوز ترک کار و رنگ ۱۲ ل ۴ خوش

آن نخود گفت آرمیدست ای سقی — خوش بخسپ ای پار بهر دل راستی — تو درین جوشش چو معمارے مسے — کنجلیزم من کہ بس خوش مے رسے

ہمچو سیلم بہر من خم و داغ — تا نہ بینم خواب ہندستان و باغ — تا کہ خود را در دہم در جوش من — تا رہے یا ہم دران آغوش من

زانکہ انسان در غطا طاغی شود — ہمچو بیل خواب بین باغی شود — پیل چون رخواب بیند ہم چنان — پیلبان را بر نشوید آن دو غا

عذر گفتن کدبانو با نخود و حکمت در جوش داشتن او

آن سقی گوید درو کہ پیش ازین — من چو تو بودم ز اجزاے زمین

چون بجوشیدم جہاز آوازہ ام — لیک زیر اکشتم و اندر غورے — مدتے جوشیدہ ام اندر زمن — مدتے دیگر درون دیگ تن

زین دو جوشش قوت حسہا شدم — روح گشتم لیک تر استا شدم — در جمادے گفتمے زان میروے — تا شنوی علم و صفات معنوے

چون بجوشد تو مرو ہم پس بار دگر — جوش دیگر کن ز حیوانے گذر — از خدا مے خواہ تا زین نکتہا — ورنہ لغزے ورسے در منتہا

زانکہ از قرآن بلسے گمرہ شدند — ران رسن قومی دروی جستند — مر رسن را نیست جرمے ای عنود — چون ترا سودے سر بالا نبود

بقیہ قصہ مہمان مسجد و ثبات و صدق عزم او

آن غریبے شہر سر بالا طلب — گفت می خسپم درین مسجد بشب

مسجد اگر کربلاے من شوے — کعبہ حاجت روے من شوے — تا رسن بازی کنم منصور وار — ہین مرا بگذار اے برگزیدہ یار

گر شدی یاند ز نصحت جبرئیل — می نخواہد غوث در آتش خلیل — جبرئیلا رو کہ من از فر و خت — بہترم چون عود و عنبر سوختہ

جبرئیلا گرچہ یاری می کنے — چون برادر پاسدارے می کنی — ای برادر من برآ ذر چا بکم — من نہ آن جانم کہ گردم بیش و کم

جان حیوانے فزاید از علف — آتشے بود و چو ہیزم شد تلف — گر نگفتے ہیزم او شد مرا — تا ابد معمور و ہم عامر مرا

باد سوزان است این آتش بدان — پر تو آتش بود نے عین آن — عین آتش در نگیرد در یقین — پر تو سایہ ولیست اندر زمین

زانکہ جرم پر تو بیاید ز اضطراب — سوے معدن باز مے گردد شتاب — قامت تو بر قرار آمد بسان — سایہ ات کوتہ دمے یکدم دران

زانکہ در پر تو نیابد کس ثبات — عکسہا او گشت سوے اصلہات — ہین بمان بر بند فتنہ لب بکشاد — باز گو اللہ اعلم بالرشاد

فتنہ زاد و کرد عالم را خراب — شرق و غرب اندر فتاد اندر اضطراب — چون مراتب گشت دلہا تنگ شد — ہر یکے با دیگرے در جنگ شد

گفت و گر بسیار شد خامش شدم — مسئلہ تسلیم کردم تن زدم — ور نگویم گوش کن چون غم فزود — باز گویم گوش کن چون غم فزود

ذکر بداندیشیدن قاصر مہمان و طاعنان

پیش ازان کاین قصہ تا خلص رسد — دود کندے آمد از اہل حسد

من ہمے رنجم ازین کہ یک ازین کلک — خاطر سادہ دلے را پے کند — خوش بیان کرد آن حکیم غزنوی — بہر محجوبان مثال معنوی

کہ ز قرآن گرنہ بیند غیر فال — این عجب نبود ز اصحاب ضلال — کز شعاع آفتاب پر نور — غیر گرمے نیابد چشم کور

خر بطے ناگاہ از خر خانۂ — سر برون آورد چون طغانۂ — کاین سخن پست است یعنی مثنوے — قصۂ پیغمبر ست و پیروے

نیست فی کرو بحث اسرار بلند — کہ دوانند اولیا را نسو سمند — از مقامات تبتل تا فنا — پایہ پایہ تا ملاقات خدا

شرح وحدہ ہر مقام و منزلے — کہ بپرّد بر پرد صاحبدلے — جملہ بر تر از فسانہ ست و فسون — کو دکانہ قصہ بیرون و درون

چون کتاب اللہ بیاید ہم بران — انچنین طعنہ زدند آن کافران — کہ اساطیر ست و افسانہ نژند — نیست تعمیق و تحقیقے بلند

کود کانے خرد فہمش میکنند — نیست جز امر سپند و ناسپند — ذکر آدم گندم و ابلیس و مار — ذکر ہود و باد و ابراہیم و نار
ذکر نوح و کشتی طعنہ فان تن — ذکر کنعان و سر از خط تافتن — ذکر یوسف ذکر زلف پر خمش — ذکر یعقوب و زلیخا و غمش
ذکر اسمٰعیل و ذبح و جبرئیل — ذکر قصہ کعبہ و اصحاب فیل — ذکر بلقیس و سلیمان و سبا — ذکر داؤد و زبور و اور یا
ذکر طالوت و شعیب و صوم او — ذکر یونس ذکر لوط و قوم او — ذکر حمل مریم و نخل و مخاض — ذکر یحیے و زکریا و ریاض
ذکر صالح ناقہ و تقسیم آب — ذکر ادریس و مناجات و جواب — ذکر الیاس و عزیر و موت او — ذکر قارون و زمین و محتش فرو
ذکر ایوب صبور بے در بلا — ذکر اسرائیلیان در تیہ لا — ذکر موسیٰ و شجر طور و عصا — خلع نعلین و خطابات و عطا
ذکر عیسیٰ و عروجش بر سما — ذکر ذوالقرنین و خضر و ارسیا — ذکر فضل احمد و خلق عظیم — کہ قرار معجزاتش شد دو نیم
طاہر ست و ہر کسے پے مے برد — گفت اگر آسان نماید این بتو — انچنین آسان یکے سورہ بگو
گو یکے آید ازین آسان بہار — حرف قرآن امد ان کی ظاہر ست — زیر ظاہر باطنے ہم قاہر ست

تفسیر حدیث ان للقرآن ظہرا و لبطنا و لبطنہ بطنا الی سبعۃ ابطن و فی روایۃ الی سبعین بطنا

بر بر آن باطن یکے بطن دگر — خیرہ گردد اندرو فکر و نظر
زیر آن باطن یکے بطن سوم — کہ رو گردد خرد ہا جملہ گم
بطن چارم از نبی خود کس ندید — جز خدائے بے نظیر بے ندید — ہمچنین تا ہفت بطن ای بوالکرم — مے شمر تو زین حدیث مغتنم
مرد را صد سال عمر و حال او — ور بود قرآن اے پسر ظاہر مبین — ظاہر قرآن چو شخص آدمی ست — کہ نقوشش ظاہر و جانش خفی ست
پیش خلق الیشان فراز صد گرہ — یک سر سوئے نہ بیند حال او — آنکہ گوید او لیا در گور روند — تا ز چشم مردمان پنہان بوند

بیان آنکہ رفتن انبیا و اولیا علیہم السلام بکوہہا و غارہا جہت پنہان کردن خویش نیست او جہت خوف نشویش خلق نہ بلکہ ارشاد خلق ست بقطع از دنیا

پس چرا پنہان شود کہ جو بود — گام خود بر چرخ ہفتم می نہند
چرخ گردد و نبیند او گردشان — گر نظاہر آن پرے پنہان بود — کہ ز صد دریا و کہ آنسو بود
نزد عاقل آن پری کہ مضمر ست — آدمی صد بار خود پنہان تر ست — آدمی نزدیک عاقل چون خفی ست — کز پیش کرہ فلک مد نعل تخت
آدمی ہمچون عصائے موسیٰ ست — چون بود آدم کہ در چوب او صفی ست

تشبیہ اولیا و کلام اولیا بعصائے موسیٰ و فسون عیسیٰ

در کف حق بہر داد و بہر زین — آدمی ہمچون فسون عیسیٰ ست
قلب معجز ہست بین الاصبعین — ظاہرش چوبے و لیکن پیش او — کون یک لقمہ چو بکشاید گلو
تو مبین ز افسون عیسیٰ حرف و صوت — تو مبین ز افسونش آن تلجات ست — آن نگر کہ مردہ چست و زشت
آن مبین کز وی گریزان گشت مار — تو زدورے دیدۂ چرب سیاہ
تو مبین مر آن عصا را سہل باف — تو زدورے مے نہ بینے غیر گرد — یک قدم پا پیش نہ بنگر سپاہ
اندکے پیش آ ببین در گرد مرد — دیدہ ہا را گرد او روشن کند — کوہہا امرے کرد بر کند

تفسیر قولہ تعالیٰ یا جبال اوبی معہ والطیر

چون در آمد موسیٰ از صحرائے دشت — کوہ طور از مقدمش رقاص گشت

روی داؤد از فغوش تابان شده — کوهها الدر پیش نالان شده — هر دو سلطان مست در عشق شهے

یا جبال اوّبی امر آمده — هر دو هم آواز و هم پرده شده — بهر من از همرهان ببریده

ای غریب فرد بے مونس شده — آتش شوق از دلت شعله زده — کوهها را پیشیت آرد آن قدیم

تا که تو الے و سرنائے کنند — تا بدانے ناله چون کهرا رواست — بے لب و دندان دلے را ناله هاست

نغمهٔ اجزاے آن صانع جسد — هر شبے در گوش حسش مے رسد — ای خنک جان کو بغیبش بگرود

هنگ در نفس خود صد گفت گو — همنشین او نبرده هیچ بو — صد سوال و صد جواب اندر دلست

جواب طعنه زنندهٔ مثنوے از قصور فهم خود

مثنوی تو نشنود زان گوشها — چون شمالش دیدهٔ چون نفنوی — گر نبرد یک تو آرد گوش را

گیرم ای گرخود تو آنرا نشنوی — ای سگ طاعن تو عوعو میکنی — طعن قرآن را بر دون مے کنی

این نه آن شیرست کز وی جان برے — یا د پنجهٔ قهر او ایمان برے — تا قیامت مے زند قرآن ندا

مر مرا افسانه مے پنداشتید — تخم طعن و کافری مے کاشتید — کاے گروه جهل بگذشته فدا

تا بدید یدا لے که طعنه مے زنید — خود بدید یدا لے حسینان زمن — که شما بودید افسانه زمن

که شما فالے و افسانه بدید — من کلام حقم و قائم بذات — فوت جان جان و یا قوت نجات

نور خورشیدم فتاده بر شما — لیک از خورشید ناگشته جدا — تا رهانم عاشقان را از ظلمات

گر چنان کند آن نان سنگینتے — جرعهٔ بگرو رتان حق ریختے — نے بگیرم گفت و پند آن حکیم

تا بیابد در دمن انا دوا — فارغ آیم من ز هر طعنے جدا — آنکه فرموده است او اندر خطاب

مثل زدن در رسیدن گرهٔ اسپ از خوردن آب

مے نخواهید نه هر دم آن نفر — سر همے برداشت و خود مے دید — گرهٔ چرا

آن نخواهیدن بگرهٔ مے رسید — مادرش پرسید کاے گرهٔ چرا — مے رمی هر ساعتے زین استقا

گفت گرهٔ مے نخواهد آن گرو — از نفاق بانگشان و ارام شکو — زانتفاق نعره خوفم مے رسد

گفت مادر تا جهان بیند دلت این — کار افزایان بدند اندر زمین — زود کایشان ریش خود بر مے کنند

وقت تنگ و میرود آب فراخ — پیش ازان کز بیخ برکردی شاخ شاخ — آب کشتن تا برد مدار از تو نبات

آب خضر از جوے نطق اولیا — مے خوریم اے تشنهٔ غافل بیا — تا گران بینے تو مشک خویش را

چون نشنیدی کاندرین جو آب هست — جو فرو بر مشک آب اندیش را — تا گران بینے تو مشک خویش را

چون گران بینے بشوے تو مستهل — رست از تقلید خشک انگاه دل — لیک بیند چون عصبه گردد گران

که ز جوانمرد سبو آبے برفت — کاین سبک بود و گران شد زان شگفت — باد مے زاید ثقلم فزود

مر سفیهان را رباید هر هوا — زانکه بود شان گرانے قوی — که ز باد کژ بیاید او مدر

لنگر عقلست عاقل را امان — لنگرے در ریزه کن از عاقلان — از خزینه دار آن دریاے جود

دین چنین یا مرد دل پرفن شود | بجهد زدل چشم هم روشن شود | زانکه نور از دل بسین دیده نشست | تا چو دل شد دیده کو غافل است
دل چو پر انوار عقل پیشرو | زان نصیبے هم بدو دیده رسد | پس بدان کاب مبارک آسمان | وحی دلها باشد و صدق بیان
ما چو آن کوزه هم آب جمع خوریم | سوے آبی دسوا اس طاعن تکریم | پیرو پیغمبر انے ره سپر | طعنهٔ خلقان همه بادی شمر

بقیهٔ قصهٔ مهمان مسجد مهمان کش

آن خداوندان که ره طی کرده اند | اندران مسجد چه بنمودند چه کرد | خفتند در مسجد خود اورا خراب کرد | گوش دار این بانگ سگان کے کرده اند
باز گو کان پاکباز شیر مرد | عاشقان بازیر غرقاب همی | نیم شب آواز باحرے شنید | مرد غرقه گشته چون خسپد نکو
خواب بے غم واهیان باشد همی | پنج کرت این چنین آواز سخت | می رسید و دل همے شد لخت لخت | کاسیر رنج دراز بیشے شوی
تو که عزم دین کنے با اجتهاد | دیو بانگت برزند اندر نهاد | که مرو زانسو بیندیشش ای غوی | واگریزے در ضلالت آن یقین
بینوا گردے و پشیمانی خوری | خوار گردے زیاران و ابرے | تو زبیم بانگ آن دیو لعین | میکشد همسایه را تا بانگ خواست
که هلا فرد او پس فرداست راست | راه دین پویم که مهلت بیش ماست | مرگ بینی باز گو از چند است | که من از خوفے نیارم پای کم
باز بانگے برزند بر تو ز سکر | مرده سازی خویشتن را یکزمان | پس سلح بر بندی از علم و حکم | آن سلاح علم و دین را بفگنے
سالها او را بیابانگے بنده | که بترس و باز گرد از تیغ قهر | باز بگریزے زراه روشنی | بنده کرده است و گرفته حلق را
تا چنان نومید شد جانش ز نور | کرد روان کافران زاهل قبور | هیبت بانگ شیاطین خلق را | هیبت بانگ خدائی چون بود
هیبت بانگ است بر کبک نجیب | مرگس نیست ترا زان هیبت نصیب | آن شکوه بانگ آن ملعون بود | عنکبوتان می مگس گیرند و بس
عنکبوت دیو بر چون تو ذباب | کرو فر دارد نه بر کبک و عقاب | زانکه بود باز صیاد مگس | بانگ سلطان پاسبان دلیاست

پرسیدن بانگ طلسم نیم شب مهمان مسجد را

تا نیایی زود بدین دو بانگ دور | کرد روان از جاهدان آن بانگ سخت | گفت چون ترسم چو هست آن طبل تخت | قطره از بحر خوش یا بحر شور
بشنو اکنون قصهٔ آن بانگ سخت | که نرفت از جاهدان آن بانگ تلخ | تا دل نترسد که زخم اورا رسید
امی دلهاے تهے پر ز کوب | قسمتان از عید چون شد زخم چوب | شد قیامت عید و بد بینان دهل | ما چو اهل عید خندان همچو گل
بشنو اکنون این دمامی دل چو بانگ زد | دیگ دولتها چگونه می پزد | چونکه بشنود آن دهل آن مرد دید | گفت چون ترسد دلم از طبل عید
گفت با خود هین بلرزان دل کنون | مرد جان مردان بے یقین | وقت آن آمد که حیدروار من | ملک گیرم یا بسپرد ازدم بدن
بر جهید و بانگ برزد کاهی کیاه | حاضرم اینک اگر مردے بیا | در زمان بشکست آواز آن طلسم | زر همے ریزید هر سو قسم قسم
رنجت چندان از که ترسید آن بشر | تا بگیرد زر بپرسے راه در | پر شد آن مسجد ز زر هر جایگاه | مرد حیران شد ز تقدیر الله
بعد ازان بر خاست آن شیر عتید | تا سحر گه زر به بیرون می کشید | دفن مے کرد و همے آمد بزر | با جوال و توبره بار دگر
گنجها بنهاد آن جا باز از آن | کورے ترسانے و پس خران | این ز ظاهر بر مخاطر آمده است | در دل بر کور دون ترسست

گود کان اسفالها را بشکنند — نام زر نبهند و در دامن کنند — اندران بازی چو گوئی نام زر — آن کند در خاطر کودک گذر

بل ز ضرب چوب ضرب ایزدی — کو نگردد کاسد آمد سرمدی — آن زری کاین زر از آن زر تاب یافت — گوهر تابنده گی و آب یافت

آن زری که دل از و گردد غنی — غالب آمد بر قمر در روشنی — خویشتن را نداخت آن پروانه خو — شمع بود و آن مسیح و پروانه او

سوخت پرش را و لیکن ساختش — پس مبارک آمد آن انداختش — همچو موسی بود آن مسعود بخت — کاتشی دید او بسوی آن درخت

چون عنایتها بر و موفور بود — نار می پنداشت آن خود نور بود — مر حق را چون عنایتها بود — تو گمان داری برا و نار بشر

تو ز خود مے آئی و او در نوا — نار و خار ظن و باطل ز انسوا است — او درخت موسی است و پر ضیا — نور خوان نارش مخوان بار بیا

نے نظام این جهان ناری نمود — سالکان رفتند آن خود نور بود — پس بدانکه شمع دین بر می شود — آن نه همچون دیگر آتشها بود

این نماید نور و سوزد دیار را — وان بصورت نار و گل نوّار را — این چو سازنده و لے سوزنده — وان گه و صلت دل افروزنده

شکل شعله نور پاک سازوار — حاضران را نور و دوران را چو نار — حاضران از غائبان خوشحال تر — غائبان را نیست توفیق خبر

ملاقات عاشق با صدر جهان

این سخن را نیست پایانے پدید — گشته بود از عشقش آسمان کبود — گو حدیث عاشق و صدر مجید

آن بخاری نیز خود بر شمع زد — آه سوزانش سوی گردون شده — در دل صدر جهان مهر آمده

گفت با خود در سحر گه کای اصل — حال آن آواره ما چون بود — رحمت را امید است نیک

خاطر مجرم ز ما ترسان شود — لیک صد امید در ترسش بود — وانکه ترسد من چه ترسانم ورا

بهر دیگ سرد آذر مے رود — نے بدان کی جوشش از بهر میرود — خائفان را ترس سر دارم نه حلم

پاره دوزم پاره بر موضع نهم — هر کسے را نسبت اندر خور دهم — ترسان بر وید بر گهاش از چوب سخت

در خور آن بیخ رسته بر گها — در درخت و در نفوس و در سنا — اصلها ثابت و فرعه فی السما

چون برست از عشق بر بر آسمان — چون نزوید در دل صدر جهان — که زهر دل تا دل آمد روزنه

که ز دل تا دل الف بین روزن بود — نے جدا دور و چو دو تن بود — نور شان همتر و چو باشد در چراغ

هیچ عاشق خود نباشد وصال جو — که نه معشوقش بود جویاے او — عشق معشوقان خوش و فربه کند

چون درین دل عشق مهر دوست جست — اندران دل دوستی می دان که هست — هیچ بانگ کف زدن آید بدر

جذب آب است این عطش در جانها — ما ازان اوواو هم زان ما — حکمت حق در قضا و در قدر

جمله اجزاے جهان زان جذب پیش — جفت و جفت و عاشقان جفت خویش — هست هر شهوت ز عالم جفت خواه

آسمان گوید زمین را مرحبا — با تو ام چون آهن و آهن ربا — آسمان مرد و زمین زن در خرد

چون نماند گرمیش بفرستاد او — بیخ خاکے جزو ارضے را بداد — بیخ آبے تر کشش اندر دهد

برج بادی را بسوی وی برد | تا بخارات دخم را بر درد | برج آتش گرمی خورشید از و | همچو نامه پر سوخ ز آتش پشت رو
هست سر گردون فلک اندر زمن | همچو مردان کرد کمتر بهر زن | وین زمین کندا نو بها می کند | بر ولادت او رضاعش می تند
پیش بین و چرخ را دان همچو شمن | چونکه کار هر شمندان میکنند | گر نه از هم این دو دلبر می فرند | پس چرا چون جفت در هم می خزند
بی زمین کی گل بروید از غوان | پس چه زاید از آب و آب آسمان | بهر آن میل ست در ماده ز نر | تا بود تکمیل کار همدگر
میل اندر مرد و زن حق زان نهاد | تا بقا یابد جهان زین اتحاد | میل هر جزوی بجزوی هم چنند | از اتحاد هر دو تولیدی جهند
شب چنین با روز اندر اتفاق | مختلف در صورت اما اتفاق | روز و شب ظاهر دو ضد و دشمن اند | لیک هر دو یک حقیقت می تنند
هر یکی خواهان دگر را همچو خویش | از پی تکمیل کار و فعل خویش | زانکه بی شب بی خلل نبود طبع را | پس چه اندر خرج آرد دهر ما

جذب هر عنصری جنس خود را که در ترکیب آدمی محتبس ست

خاک گوید خاک تن را باز کرد | ترک جان گوید سوی ما آ همچو رد
جنس ما پیش او و او پیش ما | گوید آری لیک من پابسته ام | گرچه همچون نور هجران خسته ام
تو ز من تن را همی جویند آبها | کای تری باز آ ز غربت پیش ما | گرچه تن را همی خواند شمس | که ز ناری راه اصل خویش گیر
هست هفتاد و دو ملت در بدن | از کشش های عناصر بی سخن | علت آید تا بجان را بگسلد | تا عناصر همدگر را واهلد
جان مرغ اند این عناصر بسته پا | مرگ را رنجور وقت پاکشا | پای شان از همدگر چون باز کرد | مرغ هر عنصر تقین پرواز کرد
چند ازین اضداد و غربت با دها | هر دمی رسته ند در جسم ما | تا کی این تن کیسه را بر درد | مرغ هر یک سوی با صل خود پرد
حکمت حق بالغ آمد زین شغل | جمع ثان دارد بحکمت تا اجل | گوید ای اجزا اجل مشهود ست | پیر زدان پیش جان نابود ست

منجذب شدن جان نیز بعالم ارواح و تقاضا و میل او

چونکه هر جزوی بجوید اتفاق | چون بود جان عزیز اندر وثاق
گوید ای اجزای بی من زشت شید | بی تن خود و منقطع شدن از اجزا جسام کی کند او میل تن
میل تن در میرد و آب روان | زان بود کو اصل او آمد از ان | میل جان اندر حیات مطلق ست
میل تن در باغ و راغ و در کروم | میل جان اندر ترقی و شرف | میل جان در حکمت و در علوم
میل عشق آن شرف هم جان ازین | زین عجب دو چون را بدان | گر بگویم شرح این بی حد شود | قصه ی حفاد من کاندر شود
آدمی چون بهائم و جماد | هر مرادی عاشق هر مراد | بی مرادان بر مرادی می تند | وان مرادان جذب آن ایشان سکنند
لیک میل عاشقان لاغرکند | میل معشوقان خوش و با فرکند | عشق معشوقان ورای آن دو تا | عشق عاشق جان او را سوخته
گه با عاشق شکل بی نیاز | این نه اکن عشق آن بسته دلان | تافت اندر سینه صد چون جهان
رفته در مخدوم او مشفق شده | لیکنش از ناموس و پوشش آبرو | شرم می آید که واجوید از و
رحمتش مشتاق آن مسکین شده | عقل حیران کاین عجب او را کشید | یا کشش ذالجلال من جانب ست
ترک جلدی کن بین نادر شنو | لب ببند الله اعلم بالصواب | توبه آرم هر زمان صد بار من

ن جان جان جان را نجوئید تا نیابید و نیابید تا نجوئید ۱۲ منه

کاین سخن بعد ازین مفون کنم | آن کشنده میکشد من چون کنم | کیست کت آن میکشد ای مقتدی | آنکه می نگذارد ت کردم زنی
صد هزیمت می کنی هر سو گریز | می کشاند مرترا جای دگر | ران بگرداند بهر سو آن لگام | تا خبر یابد ز فارس آن پیام
اسپ نیرک ساز ران بیکو پی است | کو همی داند که فارس بر وی است | او دلت ابرد و صد سودا بپست | بی مرادت کرد و بس دل را شکست
چون شکست او بال آن از امی است | چون نشد هستی مال اشکن بدست | چون قضایت جعل تدبیرت شکست | چون نشد بر تو قضای او درست

عزمها و قصدها در ما جرا | فسخ عزائم و نقض قصدها جهت باخبر کردن آدمی است | گاه گاهی رحمت می آید ترا
تا بطمع آن اولیا نیت کند | از انکه مالک قاهر اوست گاه گاه عزم او فسخ ناکرد | بار دیگر نیت را پشکند
ور بکلی بی مرادت داشتی | تا طمع او را بر عزم کردن دارد تا او را تنبیه باشد | دل شدی نومید امل کی کاشتی

در نگاری بی امل از عور یش | کی شدی پیدا بر تو مقهوریش | عاقلان بی مرادیها خویش | باخبر گشتند از مولای خویش
بی مرادی شد فلاح و بهشت | حفت الجنة بشنوای خوش سرشت | چون مرادات همه شکسته پاست | پس کسی باشد که کام او رواست
پیش شد مد شکسته شان این عاقلان | ز یک کو خود آن شکست بیدلان | عاقلان شکسته اش از اضطرار | عاقلان شکسته باصد اختیار
عاقلانش بندگان بندی اند | عاشقانش شکری قندی اند | ایتیاکرگاه مهار عاقلان | ایتیاطوعا مهار بیدلان

دیدن پیغمبر یکی جوق را بسیر | نظر کردن پیغمبر علیه السلام با سیران و مسلمان شدن و این حدیث | که همی پرسند و ایشان در نفیر
دیدشان در بند آن گه دلخوش | گفتن تعجبت من قوم یجرون الی الجنة بالسلاسل | می نظر کردند در روی ز یر زیر

خانه خانیه هر یک در تعصب | نیست عدل صادق و دندان ولایت | زهره ش آب آن تعصب کی دهند | زانکه در زیر تهر ده من اند
که کشندشان مر مکل سوی شهر | می پرد از کافرستان تا بقهر | نی فدا لے می ستانی نی بزر | نی شفاعت پیر سد از هیچ در
جمله عالم همچو بیدان و گله | عالمی را بر دحساق و گله | با هزاران مکر و با صد زرق و شاه | زیر لب با خود زنان بر کار شاه
چار ده با کرده ایم و اینجا چار دو | خود دل این مرد کی از خانه بست | با هزاران مرد چون الپ ارسلان | با دو سه عریان چنین بی ساز و جان
اینچنین دو مانده ایم از بخت بد | یا ز اختر هاست یا خود داد دست | بخت ما را بر در آن بخت بند | تخت باشد سنگ بر تخت او
کار او از جادو گر گشته فزون | عار دو کی کرده ایم ما هیچ چون | از تبان ما از خدا درخواستیم | گر کبود ما را گر نار است نیم

آنکه حق و راست ستار مدار | تفسیر آن لیستفزنک فاقدها حائل الفتح طاعنان گفتند | از فتوش و نصرت او در نکو
این عجب بسیار کردیم و جهاد | کار ما محض آنکه حق فتح و نصرتش ما را دهد | پیش ظلمات همی آرد ضیاء
که اگر حق ست او پیدا شکن | می گفتند گمان داشتند خود بر حق اند | ور نباشد حق او بنوان باش کن

چونکه دیدیم از منصور بود | طالب حق بند غرض اکنون محمد شد | ماه ظلمت چیست از نور بود
این جواب آنست کانها را شنید | گشت پیدا کز شما ها رمیدند | بالله این اندیشه ها از فکر تیست | کو محک و مدفع از فکر تیست
کاین تفکران هم ز اداد بار ست | که صواب او شود در دل درست | خود چه شد گر غالب آید بر دو بار | هر کسی با غالب آرد روزگار

لله موفق کسب کند و فتح و ظفر را بیند و ۱۲ در و بیشتر و فتح و ظفر را بیند و ۱۲ در و بیشتر

ما هم از ایام نخبت آورده‌ایم | بارها بر وی ظفر آمد یم | باز می گفتند اگرچه او شکست | چون شکست ما نبود او نیز نشست و

زانکه نخبت نیک او را در شکست | داد صد شاهی پهنان بر دست | گو با شکسته نی نباشد هیچ هیچ | که نه غم بودش در آن نی پیچ پیچ

چون نشان مومنان مغلوبی است | لیک در شکست مومن خوبی است | گر تو مشک و عنبرے را بشکنے | عالمے از فیض ریحان پر کنے

در شکستے ناگهان سرگین خر | خانه پاکیزه گردد سر بسر | آب پاکی را بدول اطلس و پلاس | که کند خود مشک را سرگین قباس

بیان آنکه پیمبر از بازگشتن رسول علیه السلام از حدیبیه حقتعالی

وقت واگشت حدیبیه رسول | در تفکر بود و غمگین و ملول

ناگهان اندر رسید از حق رسل | دولت ما فتحنا زد دهل

آمدش پیغام از دولت که رو | تو ز منع این ظفر غمگین مشو

و بمعنے فتح چنانچه شکستن ناقه بمعنے درستی اوست

کاندرین خارے بقدرت فتحهاست | بر قریضه بر نضیر از وے چه رفت

قلعها هم کرد آن پر بقعها | بر غم و رنج اند مفتون و عشیق

زهر خوارے را چو شکر میخورند | این تسلی مر ایشان چون رسد

آنچنان شاد اند اندر قعر چاه | وز خزان فاقه صد همچون بهار

تفسیر خبر لا تفضلونی علی یونس ابن متی الی آخره

هر که یار بس بود از همنشین | فوق گردون است از زیر زمین

گفت پیغمبر که معراج مرا | آن من بالا و آن او نشیب

نیست از معراج یونس انتها | زانکه قرب حق برون است از حسیب

قرب حق از حبس هستی رستن است | نیست را چه جای بالا و زیر

کارگاه صنع حق در نیستی است | حاصل این شکست ایشان این کیا

غرهٔ هستی چه دانی نیست چیست | می نماید هیچ با شکست ما

آنچنان شاد اند در ذل و تلف | فقر و خواری افتخار ست و علوست

همچو باد و قت اقبال و شرف | برگ بی برگے همه قطاع اوست

آن یکے گفت ار چنان است آن و بید | نیست زین ندان کنون آزادیش

چون بخندید او که ما را بسته دید | چونکه او مبدل شده است او شادیش

پس بقهر دشمنان چون شاد شد | یافت آسان نصرت و فتح و ظفر

چون ازین فتح و ظفر برباد شد | شاد شد جانش که بر شیران زد

پس نه استیم کو آزاد نیست | بر بد و نیک اند مشفق مهربان

جز بدنیا لخوش و دلشاد نیست | ورنه چون خندد که اهل آن جهان

آگاه شدن پیغمبر بر طعن طاعنان و شماتت ایشان

این بمنکیدند در زیر زبان | آن اسیران با هم اندر رنجت آن

تا موکل نشنود بر ما حسد | رفت در گوشے که آن بد بین بدان

خود سخن در گوش آن سلطان کند | گرچه نشنید آن موکل این سخن

بوی پیراهان یوسف را دید | نشنود آن سر لوح غیب دان

آنکه حافظ بود و یعقوبش شنید | آن شیاطین بر عنان آسمان

آن محمد خفته و تکیه زده | آن نخ کانگشتان او باشد دران

آمده سر گرداو گردان شده | هین بمسجد رو بجو رزق از آله

نجم ثاقب گشته حارس دیوران | ای دویده سوے دکان از پگاه

جواب رسول علیه السلام ضمیر آن اسیران را

پس رسول آن گفت شان را فهم کرد | گفت آن خنده منم دم از نبرد

مردہ اند ایشان و بو سیدہ فنا — مردہ گشتن نسبت مردے پیش ما — خود کنید ایشان کہ مرگ اند اندر مصاف
انگہے کاز اد بود دید و یکین — من شمارا بستہ می بینم چنین — ای بنازیدہ بملک و خانمان
نقش تن را تا فتاد از بام و طشت — پیش چشمم کالت آب گشت — بنگرم در غور مے بینم عیان
بنگرم سر عالمے بینم نہان — آدم و حوا ز ستہ از جہان — من شمارا وقت زادت بستہ
از حدوث آسمان بے عہد و سن — انچہ دانستہ بدم افزون نشد — من شمارا سر نگون می دیدہ ام
نو ندیدم تا کنم شادے بدان — این ہمی بینم دران قبال تان — بستہ قہر خفتہ انگہ چہ قہر
چون چنین قندے پر از زہر عدو — خوش نبودش چت حسد آید برو — با نشاط آن زہر مے گردد بدو
من نمی کردم تحذا از بہر آن — تا نظر بایم فراگیرم جہان — این جہان جیفہ است و مردارش حریص
سنگ نیم تا پر چشم مردہ کنم — عیسیم کہ تا زندہ اش کنم — زان ہمی گردم صفوف جنگ جاک
زان نمے ریزم گلوہا عالمے بشر — تا مرا باشد کر و فر و حشمت — زان ہمی برم گلوے چند تا
کہ شما پروانہ وار از جہل خویش — پیش آتش مے کنید این حملہ کیش — من ہمی انم شمارا ہمچو مست
آنکہ خود را افتہا پندا شتید — تخم منحوسی خود مے کاشتید — یکدگر را جد جد مے خواندید

بیان آنکہ طاغی در غیر قاہرے در مقہور بسیست

قہر سیکردید و اندر عین قہر — او بدان مشغول بد و ما رسید — گر ز خواجہ آنزمان بگریختے
وز و قہر خواجہ کرد و زر کشید — زانکہ قہر او سر او را ربود — غلبہ بے بر خواجہ دام او شود
قاہرے و زد مقہور خویش بود — آن بقاصد منہزم کر بست شان — تا نرسد اے بستاند قود
ای کہ تو بر خلق چیرہ گشتہ — در نبرد و غالبے آغشتہ — تا ترا در حلقہ مے آرد کشان
ہین عنان در کش تو ہم این منہزم — در مران تا تو نگردے منخزم — جملہ بینے بعد ازان اندر زحام
عقل ازین غالب شدن کے گشت شاد — چون درین غالب شدن دید او فنا — کہ خدایش سر مسر کرد از کمال حوصلہ
گفت پیغمبر کہ ہستند از فنون — اہل جنت ذی خضوع متہا زبون — نے ز نقص و بے دلے و ضعف کیش
در گرہ دادن شنودہ در کمون — حکمت لولا رجال مومنون — فرض شد بہر خلاص مومنین
قصۂ عہد حدیبیہ بخوان — گفت اید یکم تہاست ز ان بدان — دید او مغلوب دام کبریا
ما رمیت اذ رمیت آمد خطاب — گم شد او و اللہ اعلم بالصواب — کہ بگردم ناگہان شہ گیر تان
زان ہمی خندم من از زنجیر و غل — می کشم نان سوے سر مستان و گل — ای عجب کز آتش نے زیان
از سوے دوزخ بر نخیزد گران — می کشم تان تا بہشت جاودان — ہر مقلد را دریں رہ نیک و بد
جملہ در زنجیر بیم و ابتلا — میروند این رہ بجز اولیا — میکشندش این رہ را پیکار وار

چونکہ من با نفتہ ام اندر مصاف — نزد عاقل انتشے بر زد بان — بنگرم و نیست شی بینم عیان
دیدہ ام پایستہ و منکوس و پست — پیش ازان کز آب و گل پاید دام — قند می خورد بدو در دے و درج زہر
مرگ تان خفیہ گرفتہ ہر دو گوش — بر چنین مردار چون باشم حریص — تا رہانم مر شمارا از ہلاک
زان گلوہا عالمے یابد رہا — از زدر افتادن در آتش با دو دست — سوے از در ہا فرس مے راندید
خود شما مقہور قہر شیر و ہر — کے برد و اے حشر انگیختے — تا رسد اے بستاند قود
تا ترا در حلقہ مے آرد کشان — جملہ بینے بعد ازان اندر زحام — کہ خدایش سر مسر کرد از کمال حوصلہ
نے ز نقص و بے دلے و ضعف کیش — فرض شد بہر خلاص مومنین — دید او مغلوب دام کبریا
کہ بگردم ناگہان شہ گیر تان — بستہ می آریم تان بسنوہ دار — ہمچنان بستہ بحضرت میکشند

جهد کن تا نور تو رخشان شود — تا سلوک خدمت آسان شود — کودکان را مے بری مکتب بزور — زانکه میترسند از فوت حضور

چون شود واقف بمکتب مے دود — جانش از نقش شکفته مے شود — میرود کودک بمکتب هیچ هیچ — چون نمیداند ز فکر خویش هیچ

چون کند در کیسه را دست نگی — انگبے بنجواب گردد شب تو — جهد کن تا مزد طاعت در رسد — بر مطیعان انگبت آید حسد

اینتا کریما معتمد گشته — آمیتا طوعا صفا بسرشته — این محب حق ز بهر علتے — وان دگر بهر غرض خود خلتے

وان که خود عاشق دایه بود — بے غرض در عشق کایه بود — پس محب حق بامید و مترس — دفتر تقلید مے خواند بدرس

وان محب حق ز بهر حق بجاست — که ز اغراض و ز علتها جداست — گر چنین و گر چنان حق طالب ست — جذب حق اورا سوی حق جاذب ست

گر محب حق بود لغیره — یا محب حق بود لعینه — لاسواه خالقا من غیره — این گر فتاے دل ز ان دلبر ست

جذب معشوق عاشق دان حسن — لا لعلة العاشق و لا بروده — هر دو را این جستجو ها ز ان سر ست

لا یخطر ببالك و لا یظهر من ذلك الجذب الا من ذوق العاشق — آمدیم آنجا که در صدر جهان — گر نبودی جذب آن عاشق نهان

الا الخوف الممزوج بالیاس مع دوام الطلب — ناشکیبا کے بدی او از فراق — کے دوان باز آمدی سوی وثاق

میل معشوقان نهان بست و ستیر — میل عاشق باد و صد هیلل نفیر — لیک عاجز شد بجاری در انتظار

ترک آن کردیم کو در جستجوست — تا که پیش از مرگ بیند روے دوست — تا رهد از مرگ و یابد او نجات — زانکه دید و دوست ست آب حیات

هر که دیدار بنا شد دفع مرگ — دوست نبود که نه میجوشد ز مرگ — کار انکار ست ای مشتاق میت — کاندران کار ار رسد مرگ خوش ست

شد نشان صدق ایمان ای جوان — آنکه آید خوش ترا مرگ اندران — گر نشد ایمان تو ای جان چنین — نیست کامل دین بجو اکمال دین

هر که اندر کار تو شد مرگ دوست — بر دل تو بهر کراهت دوست اوست — چون کراهت رفت مردان نفع شد — صورت مرگست نقلان کرنیست

چون کراهت رفت مردان نفع شد — پس درست آمد که مردن طبع شد — که تو ای آن من و من آن تو — گوش دار اکنون که عاشق میرسد — بسته عشق اورا بگسل من مسد

رسیدن بجاری عاشق در بندگے صدر جهان

چون بدیدار او چود صدر جهان — گو بیاید پیش از تن مرغ جان — جان بجانان داد از خود باز رست — بر سر بر ملک جاوید ان نشست

همچو چوب خشك افتاد آن تنش — سر بشد از فرق سر تا ناخنش — نے بجنبید و نه آمد در خطاب

کار ناید از بجز راز نجو — جز که بوی آن شه با سر و نور — چون سر و آمد ز مرکب سوی او

گفت عاشق دوست جوید دوست دید — شاه چون بدیدان در عفو روے او — چون بیاید از تو نبود تا ر مو

صد چو تو فانی ست پیش آن نظر — چونکه معشوق آمد آن عاشق برفت — صد چو خورشید آورد با او دو چار

چونکه سر بر زد ز مشرق قرص شمس — عاشقے بر نفے خود خواجه مگس — سایه و عاشقے بر آفتاب

نه از ستاره ماند و نے از شب اثر — شد ز دل چونکه عشق آید درون — عقل رخت خویش اندازد برون

همچو شیرے خورد با آهو دو چار — گشت آهو بچه را فارغ ز یار — همچو زر شد پیش تن دینار

لیشه آمد از حدیقه ورگیاه — داود خواستن لیشه از باد بحضرت سلیمان علیه السلام — وز سلیمان نے شد او دلخواه

ف این محب را یا کسے از بهر شے دوان گردان او جز آن شے را دوست دارد یا نه ف یعنی بهر غرضے دوان گردان او جز آن غرض را دوست دارد یا نه ف یعنی بهر غرضے دوان گردان او جز آن غرض را دوست دارد یا نه

کای سلیمان معدلت پرور بدی — بر شیاطین و آدمی زاد و پری — مرغ و ماهی در پناه عدل تست — کیست آن گم گشته کش فضلت نجست

داد ده ما را که بس زاریم ما — بی نصیب از باغ و گلزاریم ما — مشکلات هر ضعیفی از تو حل — پشه باشد در ضعیفی خود مثل

شهره ما در ضعف و شکستگی پرور ما — شهره تو در لطف و مسکین پروری — ای تو در اطباق قدرت منتهی — منتهی مادر کجا گم رهی

داد ده ما را ازین غم کن جدا — دستگیری هست تو دست خدا — پس سلیمان گفت ای انصاف جو — داد و انصاف از که میجویی بگو

کیست آن ظالم که از باد و بروت — ظلم کرد و خراشیده ست روت — ای عجب بی عهد با ظالم کجاست — کو نه اندر حصن عدل و نیکخواست

چونکه ما زادیم ظلم آن روز و رو — پس بعهد ما که ظلمی پیش بود — چون برآمد نور ظلمت نیست شد — ظلم را ظلمت بود اصل و عضد

نک شیاطین کسب محدث میکنند — دیگران بسته باصفا[ع] دند و بند — اصل ظلم ظالمان از دیو بود — دیو در بند ست ستم چون نمود

ملک نه ان داد ست مار اکن فکان — تا ننالد خلق سوی آسمان — تا نبالا برنیاید دود ما — تا نگردد مضطرب چرخ خدا

تا نلرزد عرش از ناله یتیم — تا نگردد راست ستم جائے مقیم — زان نهادیم از ممالک مذهبی — تا نیاید بر فلک ما یارب

منگر ای مظلوم سوی آسمان — کاسمان شاهدارے در زمان — گفت پشه داد من از دست تو — کو دو دست ظلم را بر بر کشاد

ما ز ظلم او به تنگے اندریم — با لب بسته از دو خون میخوریم — ظلم او بر ما مثل روشن عیان — نیست ما را چاره جز کون بیان

امر کردن سلیمان پشه را متظلم را احضار خصم بدیوان وے

داد ما و انصاف ایستان از دو — ای کریم عادل اکرام خو

پس سلیمان گفت آریبا دوے[ع] — امر حق باید که از جان بشنوی

حق همین گفته ست همان اے داد دو — حق نیاید پیش حاکم ظلوم

خصم تنها گر برآرد صد نفیر — خصم خود را رو بیارد سوی من

گفت قول تست برهان در دست — پشه افغان کرد از ظلمت بیا

هین مقابل شو تو با خصم و بگو — پشه بگرفت آن زمان را دگربار

پس سلیمان گفت کای پشه کجا — خود سیا و این ورز من از دو داد ست

او چو آمد من کجا یابم قرار — چون خدا آید بشود جوینده لا

گرچه آن وصلت بقا اندر بقاست — میست گردد چون کند نورش ظهور

لیک از اول بقا اندر فناست — سایه ها نے که بود جویای نور

عقل کے ماند چو باشد سایه او — هستے اندر نیستے خود طرفه ایست

کل شئی هالک الا وجهه — هالک آید پیش وجهش هست و نیست

اندرین محضر خرد ها شد ز دست — در نوا رش عاشق خود را بهان

چون قلم اینجا رسید و سر شکست — باز گردم جانب صدر جهان

می کشیدا ز بهیشی آش در بیان

تواختن معشوق عاشق بیهوش خود را تا بهوش آید

برگرفتش سر نهاد اندر کنار — زر نثارش آورد و من کشا — جان تو کاندر فراقم می طپید

با نگ زد در گوش او شه کای گدا — چونکه زر نثارش رسیدم چون زرید

سلام اصفا در نسخها — در بعضی از نسخ کلمه دوم تا آخر نیست

ای بدیده وهم تو را قهر گرم و سرد — باخود آ از هیچ و باز آ گرد مرغ خانه اشتری را بی خرد — رسم مهمانش بخانه می برد

چون بخانه مرغ اشتر پا نهاد — خانه ویران گشت و سقف اندر فتاد — خانه مرغ ست عقل و هوش را — هوش صالح طالب ناقه خدا

ناقه چون سر کرد در آب و گلش — نے گل آنجا ماند و نے جان و دلش — کرد فضل عشق انسان را فضول — زین فزون جویی ظلوم ست و جهول

جاهل ست او اندرین عشق شکار — می کشد خر گوش شیر و کرگ را — کے کنار اندر کشیدی شیر را — گر ید انستی وی دیدی شیر را

ظالم ست او بر خود و بر جان خود — ظلم بین کز عدلها کو مے برد — جهل او بر علمها را اوستاد — ظلم او بر عدلها را اشد رشاد

دست او بگرفت کاین دانه منش — انگبے آمیخته من دم بخشمش — چون من بنده شود آن مرده تن — جان من باشد که ریزد آب من

من کنم او را ازین جان محتشم — جان که من بخشم به بیند بخشمش — جان نامحرم نه بیند روی دوست — جز همان جان کاصل او از کوی اوست

در دمم قصاب و این دو دست ما — ناملد آن مغز لغزش پوست را — گفت ای جان رمیده از ملال — وصل را مادر کشادیم اصلا

ای خود ما هیچ و هستیت — ای ز هست ما همه هستیت — با تو بے لب این زمان من نوشنو — رازهای کهنه مے گویم شنو

زانکه این لبها ازان دم می رمند — بر لب جوے نهان پر می دمند — گوش بے گوشے درین دم برگشا — بهر راز لفعل الله ما یشاء

چون صلاے وصل شنیدند گرفت — اندک اندک مرده جنبیدن گرفت — نے که از خاکست کز عشوه صبا — سبز پوشد سر برآرد از قفا

کم ز آب نطفه نبود کز خطاب — یوسفان نایند رخ چون آفتاب — کم ز بادے نے که شد از لم یکن — در رحم طاؤس و مرغ خوش سخن

کم ز نارے نیست کز امر سلام — کم ز چوبے نیست در دفع عدو — گشت اژدرهای منکر را همه

کم ز کوه و سنگ نبود کز ولا — ناقه کان ناقه ناقه زاد را — زین همه بگذر نه آن مایه عدم — عالمے زاد و بزاید دمبدم

بر جهید و بر طپید او شاد شاد — **باخویش آمدن عاشق بهوش و روے آوردن بشناو شکر** — یکدو چرخے زد بجو اندر فتاد

بشکفید از روی او وشاد شد — درد و صالی از بند هجر آزاد شد — گفت اے اعشاق حق جان را مطاف — شکر که باز آمدی ازان کوه قاف

ای سر فیل قیامت گاه عشق — ای تو عشق عشق و ای انجام عشق — اولین خلعت که خواهی دادنم — گوش خواهم که نهی بر روزنم

گرچه هیچ اندر نیابد در مقال — بنده پرور گوش کن اقوال من — صد هزاران بار اے صد زر دیه — ز آرزوی گوش تو هوشم بپر به

آن سمیعی تو و آن اصغا تو — وان تسبیحهاے جان افزاے تو — آن نیوشیدن کم و بیش مرا — عشوهٔ جان بد اندیش مرا

قلبهاے من که آن معلوم تست — پیش بینی تو چون نقد دست — هر گستاخی شوخی غرهٔ — حلمها در پیش حلمت ذرهٔ

اول و آخر ز پیش من بجست — تا نگاشتی تو اے صد رود رود — که بسے گشتم ترا تا نے نبود

گویبا تالف تلاقه گفته ام — تا نگاشتی تو اے صد رود رود — مے ندانم خامسه از رابعه

از حواس خمسه بودم در زیان — ساد سا از شش جهت دارد گواه — گویبا بارید بر من غم دو تو

خون همی گرید فلک از ظلم ما — هر کجا بینے تو خون بر خاکها — بے پرے باشد یقین از چشم ما

گفت من رستم دو این بانگ و حنین — من میان گفت گریه مے تنم — یا بگریم یا بگویم چون کنم

ل ۱ نسخهٔ گوش فرا دادن ۲ ناقه تلاقه اول لغتی ست که خود لغت عرب از ثالث آن تلاقه خواسته ۳ حنین بانگ زدن

اگر بگویم فوت مے گردد بکا ‌ ور بگریم چون کنم شرح ونوا ‌ می فتد از دیده خون دل شها ‌ هین چه باد تست از دیده مرا

این بگفت و دیده و دشت آن نحیف ‌ که بر او بگریست هم دون هم شریف ‌ از دلش چندان برآمد های هو ‌ حلقه کرد اهل بخارا گرد او

خیره گویان خیره گریان خیره خند ‌ مرد و زن خرد و کلان جمع آمدند ‌ شهر هم بر هم شد و اشک ریز ‌ مرد و زن دیوانه هم شده چون ستیز

آسمان بگیفت آمد هاز مین ‌ گر قیامت را ندیدستی ببین ‌ عقل حیران که چه عشق و چه حال ‌ یا فراق و عجب تر یا وصال

چرخ برخوانده قیامت نامه را ‌ تا مجره بر دریده نامه را ‌ باد و عالم عشق را بیگانگی ‌ وندران هفتاد و دو دیوانگی

سخت پنهان و پیدا خیرتش ‌ جان سلطانان جان در حسرتش ‌ خیر بر هفتاد و دو ملت کیش او ‌ تخت شاهان تخته بند میش او

مطرب عشق این ندوقت سماع ‌ بندگی بند خداوندی صداع ‌ پس چه باشد عشق دریای عدم ‌ در شکسته عقل را آنجا قدم

بندگی و سلطنت معلوم شد ‌ زین دو پرده عاشقی مکتوم شد ‌ کاشکی هستی زبانی داشتی ‌ تا زمستان پرده ها بر داشتی

هر چه گویم آید هستی از ان ‌ آفت ادراک آن حال است قال ‌ چون نجوشد شستن محال است و محال

من چو با سودائیان شش دم زنم ‌ روز و شب اندر رقص دمبدم ‌ صحت و مستی مجو دو اشفته ‌ دوش ای جان بر چه پهلو خفته

هان و هان هشدار بر ناری دمے ‌ عاشق و مستی بکشاده زبان ‌ الله الله اشتری برناوه دان

چون ز راز و ناز او گوید زبان ‌ یا جمیل الستر خواند آسمان ‌ ستر چه در پشم و پنبه آذر ست ‌ تو همی پوشیش او رسوا تر ست

چون بگویم تا سرش پنهان کنم ‌ سر بر آرد چون علم کانیک منم ‌ زغم آن غم گیردم او هر دو گوش ‌ کای مدمغ چونش می پوشی بپوش

گویمش و گر چه بر جوشیده ‌ همچو جان پیدا ئے و پوشیده ‌ گوید او مجبوس تست این تنم ‌ چون می اندر بزم خنبک میزنم

گویمش زان پیش که گردی گره ‌ تا نیاید آفت مستی برو ‌ گوید از جام لطیف آشام من ‌ یار روزم تا نماز شام من

چون بیاید شام و روز و جام من ‌ گویمش داده کرا ند شام من ‌ زان عرب بنهاد نام می مرا ‌ زانکه سیر نیست می عمر ما مدام

عشق چه شد پایه تحقیق را ‌ او بود ساقے نهان صدیق را ‌ چون بجنبے تو بتوفیق حسن ‌ باده آب جان بود ابریق تن

چون بمیزاید می توفیق را ‌ قوت می بشکند ابریق را ‌ آب گردد ساقے و هم مست آب ‌ خود بگوید والله اعلم بالصواب

پرتوی هستی ست کاندیشه دوست ‌ اندرین معنی بپرس آن خیره را ‌ که چنان کے دیده بودی بیشتر را

بے تفکر پیش هر دانندهٔ ‌ آنکه باگردنده گردانندهٔ ‌ حکایت آن عاشق در از هجران بسیار امتحان

یک مجرد بر بتے عاشق شده ‌ روز و شب نالان و خود را هاشده ‌ بید او مشهور بد در عشق مست ‌ می مدادش روزگار وصل دست

بس شکنجه کرد عشقش بر زمین ‌ عشق زاول سرکش و خونی بود ‌ تا گریزد آنکه بیرونے بود

چون ز دستاد ی سئوالش پیش رفت ‌ آن رسول از رشک گشتی آب گشت ‌ نامه را تصحیف خواندی تا بمش

ور صبا را پیک کردی در وفا ‌ از غباری تیره گشتی آن صبا ‌ رقعه گر بر پر مرغے دوختی ‌ پر مرغ از قصد رقعه سوختی

آنهما چاره را غیرت به بست ‌ لشکر اندیشه را هیبت شکست ‌ بود اول انس غم انتظار ‌ آخرش لشکست که هم انتظار

لہ کذا فی نسخی بزرگ ۱۲ لہ کذا فی نسخی بزرگ ۱۲ لہ کذا فی نسخی بزرگ ۱۲

گاه گفتی کاین بلا بی دوا ست — گاه گفتی کاین حیات جان ماست — گاه اواز نیستی خوردی برے
گاه تو یادش بگردون برشدے — گر خیال دلبرش ہمدم بدے — چونکہ بے سر گشتی این نہاد — جوش کردی کرم چشمہ اتحاد
چونکہ بابے برگے غربت بسپاخت — برگ بے برگے تسبو او نتاخت — خوشہ ہای فکرتش بیگاہ شد — شبروان را رہنما چون ماہ شد

ای بسا طوطے کو یائے خموش — ای بسا شیرین روان روتر ش
زد و گورستان و بے خاموش نشین — آن خموشان سخن گو را ببین
لیک اگر یک رنگ ہین خاکشان — نیست یکسان حالت چالاکشان
شحم لحم زندگان یکسان بود — آن یکے غمگین دگر شادان بود
تو چہ دانے تا نپوشے قال شان — زانکہ پنہان ست بر تو حال شان
بشنوی از قال ہای وہوی را — کے بہ بینے حالت صد توی را
نفسہا یکسان بضد ہا متصف — خاک ہم یکسان روان شان مختلف
ہمچنین یکسان بود آواز ہا — آن یکے پر درد و آن پر ناز ہا
بانگ اسپان شنوے اندر مصاف — بانگ مرغان بشنوی اندر طواف
آن یکے از حقد و دیگر از نشاط — آن یکے از رنج و دیگر از انبساط
ہر کہ دور از حالت ایشان بود — پیش شان آن آوازہا یکسان بود
آن درختی خشک از زخم تبر — وان درخت دیگر از باد سحر
بس غلط گشتم ز دیگ مرده یک — زانکہ سر پوشیده و می جوشید دیگ
جوش و نوش ہر کست گوید بیا — جوش صدق و جوش تزویر و ریا
گر نداری نور جان و شناس — رو دمے دست آور بو شناس
آن دمے کہ بر ان گلشن تند — چشم یعقوبان ہم اور روشن کند

یافتن عاشق معشوق را و بیان آنکہ جوینده یابنده بود

کہ من طلب شیئاً وجد وجد صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و من لعمل شقال ذرۃ خیرا یرہ

ہین بگو احوال آن خستہ جگر — کز بخارے دور ماند کیم ای پسر — کاین جوان در جستجو بد ہشت سال
سایۂ حق بر سر بندہ بود — عاقبت جوینده یابنده شود — گفت پیغمبر کہ چون کوبی درے
چون نشینے بر سر کوی کسے — عاقبت بینی تو ہم روئے کسے — چون نہ چاہی میکنی ہر روز خاک

از خیال وصل گشتہ چون غزال
عاقبت اندر رسی در آب پاک

جملہ دانند این اگر تو نیکروے — ہر چہ می کارد شود روزے بدرو — این بباشد ور نباشد نادر است

آنکہ روزی نیستیش بخت و نجات — ننگ و عقلش گر نباشد آن ذات — وان صدف برد و صدف گوہر نداشت

لعنہم باعوروا ابلیس لعین — سود نامد شاہد تہا و دین — ناید اندر خاطر آن بدگمان

[illegible] — صد ہزاران انبیا و رہروان

[illegible] — درویش لا یملک را چرا این کی نہند

[illegible] — مرگ او گردد بگیرد در گلو

[illegible] — تا نیفتی ہمچو او در شور و شر

[illegible] — زور می یابند و جان می پرورند

[illegible] — گر نہ محرومے و ابلہ زادۂ

[illegible] — تو بہشتہ سرفرو بردہ بچاہ

[illegible] — سر زچہ بردارو بنگر ای دنی

[illegible] — تا تو در چاہے نخواہد بر تو تافت

[illegible] — کم ستیز اینجا بدان کالکلح مشوم

[illegible] — در فلان سال و ملح کشتش نخورد

[illegible] — پس چرا افشانم این گندم ز دست

[illegible] — با توکل کشت کرد بشنو سخن

[illegible] — آنچنان کو بر نخیزد دانہ را

[illegible] — بر کند کوری تو انبار را

[illegible] — جانب احوال آن عاشق جوان

[illegible] — عاقبت دیدار روزی خلوتے

[illegible] — یار خود را یافت با شمع و چراغ

[illegible] — ای خدا تو رحمتی کن بر عسس

[illegible] — از در دوزخ بہشتم بردہ

[illegible] — در شکست پا بخشد حق بپرے

[illegible] — تو مبین کہ بر درختے یا بچاہ

ای اخی [illegible] — چارم بجو

تمت المجلد الثالث من کتاب المثنوی للمعنوی

دیباچهٔ جلد چہارم از مثنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ حق حمدہ والصلوٰۃ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وذریاتہ اما بعد فہذا الربع الرابع الی احسن المرابع واجل المطالع تسر قلوب العارفین بمطالعہ وتقر عیون المحققین بمراجعہ یطیب المنام فیہ ادریاح الاسحار وشفاء الاشباح وہو کما تشتہیہ المخلصون ویہواہ ویطلبہ الطالبون ویتمناہ للعیون قرۃ ولازم مسرۃ اطیب الثمار لمن یتناول المرادات والمنی موصل العلیل کطیبہ وہادی المحب الی حضرۃ حبیبہ وہو یحمد اللہ عز وجل من اعظم مواہبہ وانفس الرغائب محمد وعہدہ لا لفقہ مسہل عسر اصحاب الہ دسر تزل النظر فیہ آنفا من تجہم بار مقطوبا وتستقر المنی سعدۃ تتہم من جوہ بشرہ مالک تتہم من صدور العاتق رسلا من الحلل حبرا لاہل العلم والعمل فہی حبل لہ وان حبرا وحبل حبرا ایدہ عالم بعلمہ وبمثل الامثلین ناجاہی

ترجمہ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
سب تعریف اللہ کو سزاوار ہے اور درود ہو اللہ کے سب سے بہتر پیدا کئے ہوئے محمد پر اور آپ کی آل اور اولاد پر
اما بعد یہ چوتھا حصہ ہے بہترین مطالب کی طرف جو دلوں کو عارفین کے مطالعہ سے مسرور کرتا ہے اور آنکھوں کو محققین کے مراجعہ سے ٹھنڈا کرتا ہے
اس کا مطالعہ صبح کی ہوا کی طرح طبیعت کو خوش کرتا ہے اور بدنوں کو شفا دیتا ہے
یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مخلص لوگ چاہتے ہیں اور اس کی خواہش کرتے ہیں اور طلب کرنے والے طلب کرتے ہیں
اور آنکھوں کے لئے ٹھنڈک اور دل کے لئے خوشی کا باعث ہے
میٹھے پھلوں سے زیادہ میٹھا ہے اور بیمار کے لئے اس کا مطالعہ اس کی طبیعت کی طرح ہے
مرادوں کا دینے والا اور علیل کو موصل العلیل تک پہنچانے والا ہے
اور محب کو محبوب کی حضرت تک پہنچانے والا ہے اور وہ اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتا ہے جو اس کے بڑے عطیوں میں سے ہے
اور نفس کی بڑی خواہشوں میں سے ہے محمد اور آپ کے عہد کا ذکر کرنا
یہ مشکل کو آسان کرنے والا ہے اصحاب الہ دسر کے لئے
نظر اس میں پہلے ہی سے ایسے مطالب پر پڑتی ہے جو ترش رو کو بشاش کر دیتے ہیں
اور ایسے مطالب پر ٹھہرتی ہے جو مسعود کو مسعود تر کر دیتے ہیں
یہ مالک کی طرف سے بھیجے ہوئے ایسے رسول ہیں جو گلے کے ہار کو توڑ دیتے ہیں
یہ حلل میں سے ایسی دھاری دار چادر ہیں جو اہل علم و عمل کے لئے ہیں
پس یہ رسی ہے اس کے لئے اور اگر دھاری دار چادر ہے تو اس کے لئے جو اس کو پہنتا ہے
الامثلین نے ناجاہی

CALL No. { ۸۹۱۵۵۵۱ / م۴۲ر } ACC. NO. ۱۷۱۸۴

AUTHOR رومی، جلال الدین محمد

TITLE مثنوی مولوی معنوی ۔

۸۹۱۵۵۵۱ / م۴۲ر

۱۷۱۸۴

رومی، جلال الدین محمد۔

مثنوی مولوی معنوی ۔

Date	No.	Date	No.

MAULANA AZAD LIBRARY

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text book and **10 Paise** per volume per day for general books kept over due.